ماہنامہ

طلسماتی دُنیا

دیوبند
جنوری فروری ۲۰۰۳ء

موکّل تابع کرنے کے سیکڑوں طریقے
حاضرات ارواح کے نایاب عمل

موکّلات نمبر

پراسرار تحریریں



RS.75/=

دانش عامری
کیا علماء نے عید کے چاند کے سلسلے میں پھر دھوکہ کھایا؟

کرشماتِ مؤکلات



سیّد محمد حسن الہاشمی
(انڈیا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کرشمات موکلات

جنوری فروری ۲۰۰۳ء

چار سو روپئے رجسٹرڈ ڈاک سے

موکلات نمبر

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

ایڈیٹر: حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

معاون ایڈیٹر:۔
نازیہ مریم ہاشمی

منیجر:۔ ابوسفیان عثمانی

سرپرست:۔ الحاج حضرت مولانا سید
جمیل الدین میاں صاحب مدظلہ العالی

نگراں:۔
عمر فاروق عثمانی

خصوصی معاون:۔
عالی جناب سید ظہور قریشی

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

کمپوزنگ:
(عمر الٰہی) آرٹ لائن کمپیوٹر
لال مسجد دیوبند

اطلاع عام

کیا اور کہاں



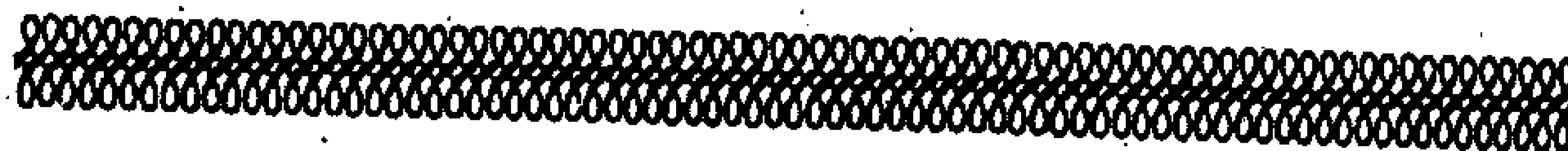
جنات نمبر، جادو ٹونا نمبر، شیطان نمبر اور ہمزاد نمبر کی زبردست کامیابی کے بعد ہم نے مؤکل نمبر نکالنے کا فیصلہ کیا۔ یہ ایک مشکل ترین موضوع تھا۔ لیکن اللہ کی دی ہوئی توفیق، علم اور صلاحیت کی وجہ سے ہم اس مشکل ترین موضوع کو سَر کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ اور آج ربّ العٰلمین کے شکر کے ساتھ اور قارئین کی قدردانیوں کی امید پر ہم یہ نمبر منظرِ عام پر لا رہے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ اس علمی کاوش کی پذیرائی ہوگی۔ اور ہمارے پڑھنے والے حسبِ عادت ہماری حوصلہ افزائی کریں گے۔

"مؤکلات" دراصل فرشتوں ہی کی ایک قسم ہے۔ جب کسی بھی فرشتے کو کوئی مخصوص ڈیوٹی اور ذمّہ داری اللہ تعالیٰ کی طرف سے تفویض کردی جاتی ہے۔ تو وہ اس ڈیوٹی اور کارگردگی کا مؤکل بن جاتا ہے۔ احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات ثابت ہے کہ جس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک یہودی نے سحر کیا۔ اس وقت اس لائن کی خبر دینے والے دو فرشتے یعنی دو مؤکل حاضر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہوتے۔ اور انھوں نے نشان دہی کی کہ فلاں کنوئیں میں کچھ چیزیں رکھی گئی ہیں جن کے ذریعہ آپؐ پر سحر ہوا ہے۔ چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اُس کنوئیں میں اُترے۔ اور وہاں انہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ بال، آپؐ کی کنگھی اور ایک پُتلا ملا چنانچہ حضرت علیؓ نے ان چیزوں کو وہاں سے نکال کر پھینک دیا۔ اس طرح سحر کی کارروائی تکمیل تک نہ پہنچ سکی۔ اور رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دشمنوں کی سازشوں کی زد میں نہ آسکے ــــــ اللہ نے آپؐ کی حفاظت فرمائی۔

یہ مؤکل۔ یہ رجال الغیب، یہ سب فرشتوں ہی کی قسمیں ہیں۔ اور بلاشبہ اللہ نے انسان کو فرشتوں سے زیادہ عظیم بنا کر دنیا میں بھیجا ہے۔ چنانچہ جب انسان محنت کرتا ہے اور مسلسل کسی وظیفے کا ورد کرتا ہے اور بذریعہ پرہیز اپنی نفسانی خواہشات کا گلا گھونٹ کر روحانی طور پر پاک صاف ہوجاتا ہے تو فرشتے انسان کی خدمت میں آکر سلام پیش کرتے ہیں۔ اور اظہارِ غلامی کرتے ہیں۔

اچھے ہیں وہ انسان جو فرشتوں کو خدمتِ خلق کے لئے اپنا مطیع بناتے ہیں۔ اور اُن سے ناجائز خواہشات کا اظہار نہیں کرتے۔ ایسے ہی اچھے انسانوں کے لئے ہم نے "مؤکلات نمبر" نکالا ہے۔ اس نمبر کے نکالنے پر ہم جہاں اپنے اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں وہاں یہ دعا بھی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس نمبر سے اُن ہی لوگوں کو استفادے کی توفیق دے جن کے دلوں میں ملّت کا درد ہے۔ اور جو اپنی خوشیاں تقسیم کرنے کے خوگر ہیں۔ جو لوگ خودغرض ہیں اور جو لوگ کسی کے بھی درد کو اپنے دل میں محسوس نہیں کرتے اُن کے لئے ہماری دعا یہ ہے کہ وہ طلسماتی دنیا کی اس عظیم پیش کش سے فائدہ اُٹھانے کی جرأت نہ کرسکیں۔ اسی میں سب کی بھلائی ہے۔ اور اسی میں سب کی عافیت پوشیدہ ہے۔ کیوں کہ خودغرض اور مفاد پرست لوگ جب کسی فن سے واقف ہوجاتے ہیں۔ تو وہ صرف اپنے مفادات اور اپنی اغراض کے لئے دوڑ دھوپ کرتے ہیں۔ انہیں نہ کسی کی خوشی میں خوشی ہوتی ہے نہ کسی کے غم میں غم۔ ایسے لوگوں سے اگر رُوحانی عملیات کے خزانے محفوظ ہی رہیں تو بہتر ہے۔ اس لئے ہم سب کو یہ دعا کرنی چاہیئے کہ رُوحانی عملیات کے ان خزانوں تک اُن ہی انسانوں کی رسائی ہو۔ جو دوسروں کے لئے جیتے ہیں۔ اور دوسروں کے درد کو اپنا درد سمجھ کر زندگی گزارتے ہیں۔

"مؤکلات نمبر" حاضر ہے۔ اہل حضرات سے گزارش ہے کہ اس سے حظ بھی اٹھائیں اور فائدہ بھی۔



مختلف پھول

فرمان حضرت علیؓ

تین آدمی تین چیزوں سے محروم رہیں گے

- جلد باز کامیابی سے غضب ناک صحیح اقدام سے۔ جھوٹا عزت سے۔
- زوال کی چار علامتیں۔ اصول سے فرار۔ فروغ سے بحث۔ کمینوں کی سرداری۔ اہل علم کی بدحالی۔
- حکمت کے درخت میں تین باتیں۔ دل میں اُگتا ہے۔ دماغ میں پکتا ہے زبان پر پھل لاتا ہے۔
- تین خصلتیں۔ دریا کی سی سخاوت۔ آفتاب کی سی شفقت۔ زمین کی سی تواضع۔
- تین آدمی دوزخ میں جائیں گے۔ احسان جتانے والا۔ والدین کا نافرمان۔ عادی شرابی۔
- افضل ترین نیکیاں۔ دل آئینہ کیطرح صاف رکھو۔ زبان شہد کی طرح میٹھی۔
- بہترین اخلاق۔ عزوانکساری مصیبتوں پر صبر کرنا۔
- تین خاص باتیں۔ پرانی لکڑی جلنے میں۔ پرانے دوست اعتماد کرنے میں۔ اور پرانا ادب پڑھنے میں بہتر ہیں۔

نورِ مبین

- قرآن اللہ کا دسترخوان ہے۔ جتنا کھا سکتے ہو کھا لو۔ کوئی روک ٹوک نہیں۔
- قرآن اللہ کی مضبوط رسّی ہے اچھی طرح پکڑ لو۔ پھسلنے سے محفوظ رہو گے۔
- قرآن نور مبین ہے۔ حاصل کر لو اس روشنی کو ٹھوکروں سے بچ جاؤ گے۔
- قرآن میں شفا ہے۔ استعمال کر لو۔ اس نسخہ کو بیماری سے دور رہو گے۔
- قرآن نجات دہندہ ہے۔ تلاوت اور عمل کی خوب کوشش کرو۔ بچ جاؤ گے جہنّم سے۔
- قرآن علم کا خزانہ ہے۔ لوٹ لو اس کو جتنا چاہو یہ خزانہ ختم نہ ہوگا۔
- اس کے ایک ایک حرف میں دس نیکیاں ہیں۔

بکھرے موتی

- جو شخص اس لئے اپنی اصلاح کر رہا ہے کہ دنیا اس کی تعریف کرے تو اسکی اصلاح نہیں ہوگی۔
- اپنی نیکیوں کا صلہ دنیا سے مانگنے والا انسان نیک نہیں ہوسکتا۔
- ریاکار اس عابد کو کہتے ہیں جو دنیا کو اپنی عبادت سے مرعوب کرنا چاہے۔
- جس نے لوگوں کو دین کے نام پر دھوکہ دیا اس کی عاقبت مخدوش ہے۔ کیوں کہ عاقبت دین ہے اور دین میں دھوکہ نہیں۔ اگر دھوکہ ہے تو دین نہیں۔
- انسان کا اصل جوہر صداقت ہے۔ مصلحت اندیشی نہیں ہوسکتی۔ جہاں اظہار صداقت کا وقت ہو۔ وہاں خاموش رہنا صداقت سے محروم کر دیتا ہے۔ ایسے انسان کو صادق نہیں کہا جاسکتا جو اظہارِ صداقت میں ابہام کا سہارا لیتا ہو۔
- دو انسانوں کے مابین ایسے الفاظ جو سننے والا سمجھے کہ سچ ہے اور کہنے والا جانتا ہو کہ جھوٹ ہے۔ خوشامد کہلاتے ہیں۔
- ہر انسان دوسرے انسان سے متأثر ہوتا رہتا ہے۔ ایک انسان دوسرے انسان کے پاس سے خاموشی سے بھی گزر جائے تو بھی اپنی تاثیر چھوڑ جاتا ہے انسان دوسرے انسان کے لئے محبّت، نفرت اور خوف پیدا کرتے ہی رہتے ہیں۔

عملی نکتے

- دلائل جتنے کمزور ہوں گے الفاظ اتنے ہی سخت ہوں گے۔
- جانور اپنے مالک کو پہچانتا ہے مگر انسان اپنے مالک (اللہ تعالیٰ) کو نہیں پہچانتا۔
- محبّت سب سے کرو مگر اعتبار چند ہستیوں پر۔
- قدر شناس نہ ملے تب بھی نیکی سے ہاتھ نہ روکو۔
- اگر تمہاری قسمت سو رہی ہے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ تم جاگتے رہو۔

کی خوشبو

گلچیں
مریم صدیقی

نو باتوں کا حکم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے رب نے مجھے نو باتوں کا حکم دیا ہے۔

● کھلے اور چھپے ہر حال میں اللہ سے ڈرو۔
● کسی پر مہربان ہوں یا کسی کے خلاف غصے میں دونوں حالتوں میں انصاف کی بات کرو۔
● راستی اور اعتدال پر قائم رہو چاہے امیر ہو یا غریب۔
● جو مجھ سے کٹے میں اس سے جڑوں۔
● جو مجھے محروم کرے میں اُسے دوں۔
● جو مجھ پر زیادتی کرے میں اُسے معاف کردوں۔
● میری خاموشی غور و فکر کی خاموشی ہو۔
● میری نگاہ عبرت کی نگاہ ہے۔
● میری گفتگو ذکر الٰہی کی گفتگو ہے۔
● ہنسنا اور خوش رہنا صحت کیلئے اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ غذا کو چبا کر کھانا۔ (ڈاکٹر ہورین فلیچر)
● وہ دن بالکل ضائع شدہ سمجھنا چاہیئے۔ جس دن ہنسی نہ آئی ہو۔ (جام فرٹ)
● دنیا میں کئی عجوبے ہیں لیکن انسان سے بڑا عجوبہ کوئی نہیں۔ (سوفوکس)

● اگر تمام سلطنتوں کے تاج میری کتابوں اور میرے شوق مطالعہ کے عوض میرے پاؤں پر رکھ دیئے جائیں۔ تو میں ان سب کو ٹھکرا دوں گا۔ (باکل)
● کپڑے چاہے پرانے پہنو۔ لیکن نئی نئی کتابیں ضرور خریدو۔

سُنیئے

● توحید مسلمانوں کیلئے ایمان کی جڑ ہے۔
● جہالت پر چلنا انسان کیلئے بربادی ہے۔
● ضد پر اڑے رہنا ابلیس کا عمل ہے۔
● نفسانی خواہش آدمی کو تباہ کرتی ہے۔
● منزل تک وہی پہنچتا ہے جس کو حق کی تلاش ہے۔

انمول باتیں

● اچھا دوست آسانی سے کھویا جا سکتا ہے۔ مگر پایا نہیں جا سکتا۔
● وہ انسان زندگی میں کبھی تنہا نہیں ہو سکتا۔ جسے ایک پرخلوص دوست میسّر ہو۔ (ٹیپو سلطان)
● سچا دوست دو جسموں میں ایک روح کی طرح ہوتا ہے۔ (ارسطو)
● ایک اچھا دوست اگر سو بار بھی رُوٹھے تو ہر بار اسے مناؤ۔ کیوں کہ قیمتی موتیوں کی مالا جتنی بار بھی ٹوٹے اسے بار بار پرونا پڑتا ہے۔

● دوست کو نصیحت تنہائی میں اور تعریف محفل میں کرو۔
● غریب وہ ہے جس کا کوئی دوست نہیں۔ (حضرت علی کرم اللہ وجہہ)
● خوش رہنا صحت کے لئے اتنا ہی ضروری ہے جتنا غذا کو چبا کر کھانا۔
● تم جہاں کہیں رہو خدا سے ڈرتے رہو۔ نیکی سے بدی کو مٹاتے رہو۔ لوگوں کے ساتھ حسن و اخلاق سے پیش آتے رہو۔
● زبان بند رکھنا سب سے بڑی عبادت ہے۔
● صورت بغیر سیرت کے ایک ایسا پھول ہے جس میں کانٹے زیادہ ہوں اور خوشبو بالکل نہ ہو۔

کامیابی کا راز

● قدرت نے انسان کو کامیاب ہونے کے لئے بنایا ہے۔ مگر یہ اپنی خواہشات کی وجہ سے ناکام ہوتا ہے۔
● مضبوط ارادہ آدھی فتح ہے۔
● کسی بُری عادت کو چھوڑنا اتنی تکلیف کا موجب نہیں بنتا۔ جتنا اس کے متعلق سوچنا۔
● کامیابی میں نو حصّے محنت اور ایک حصّہ ذہانت کا عمل دخل ہوتا ہے۔
● کامیابی کے لئے تین چیزیں ضروری ہیں۔
● مقصد۔ سخت محنت۔ مستقل مزاجی۔

اچھی باتیں

● اپنی اولاد کو ہم بہت کچھ سمجھانا چاہتے ہیں۔ لیکن وہ نہیں سمجھتی ہے ہماری اولاد بھی ہمیں بہت کچھ سمجھانا چاہتی ہے لیکن ہم نہیں سمجھتے۔

● خاوند کو غلام بنانے والی بیوی آخر غلام ہی کی تو بیوی کہلاتی ہے۔ دانا بیوی خاوند کو دیوتا بناتی ہے۔ اور خود دیوی کہلاتی ہے۔

● اپنے محسن کی ذات بیان کرنے کے بجائے اس کے احسانات بیان کرو۔

● لوگ تو ہماری خوشی میں شریک نہیں ہوتے غم میں کون شریک ہوگا۔

● سب سے بڑی خواہش ہر انسان کو خوش کرنے اور اسے متاثر کرنے کی خواہش ہے اور اس کی سزا یہ ہے کہ انسان نہ متاثر ہوں گے نہ خوش۔

● انسانوں کے وسیع سمندر میں ہر آدمی ایک جزیرے کی طرح تنہا ہے۔

شمع فروزاں

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ افضل صدقہ یہ ہے کہ ایک مسلم شخص علم سیکھ کر دوسرے مسلم بھائی کو اس کی تعلیم دے۔

● کسی سے بدلہ لینے میں جلدی نہ کرو اور کسی کے ساتھ نیکی کرنے میں تاخیر نہ کرو۔

● لوگو! حسد سے بچو کیوں کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو۔

● کسی کی مصیبت پر ہرگز بھی خوشی کا اظہار مت کرو۔ ممکن ہے اللہ تعالیٰ اس شخص پر اپنا رحم فرمائے اور تمہیں اس مصیبت میں مبتلا کر دے۔

اقوالِ حکمت

● تعلق اکثر رشتوں سے جیت جاتے ہیں۔

● کسی سے تلخ ہوتے ہوتے اتنی گنجائش ضرور رکھیے کہ اگر واپس آنا پڑے تو راستہ زیادہ کٹھن ثابت نہ ہو۔

● دو چیزیں ذات کی تکمیل کرتی ہیں۔ ایک یہ کہ آپ کا اپنا آپ، آپ کے مکمل اختیار میں ہو۔ اور دوسرا یہ کہ آپ کو ہر چیز کا حق ادا کرنا آتا ہو۔

● بددعا کبھی زبان سے نہیں دی جاتی۔ وہ آنسو جو پلکوں میں اٹکا رہ جاتا ہے۔ بذاتِ خود ایک بددعا ہوتا ہے اور دکھا ہوا دل خود ایک بددعا کی گزرگاہ بن جاتا ہے۔

● انسان اپنی طرف سے پوری کوشش پوری تدابیر اختیار کرتا ہے اور جب کامیابی اس کے قریب آتی ہے تو دو چیزیں اس کے اور کامیابی کے درمیان حائل ہو جاتی ہیں۔ ایک موت اور دوسری تقدیر۔

● کچھ خواہشیں کھڑے پانیوں جیسی ہوتی ہیں جن کے نیچے نظر نہ آنے والی کائی جمی ہوتی ہے جس پر ذرا سا پاؤں پڑنے پر انسان بہت دور جا گرتا ہے۔

● جڑیں سلامت ہوں تو ٹنڈ منڈ درختوں پر بھی موسم بدلتے ہی پھول آ جاتے ہیں۔

● ہر انسان کا ایک نہ ایک روپ آپ سے چھپا ہوا ضرور ہوتا ہے۔ ورنہ آپ کسی کے خاص رویے پر چونکتے نہیں۔

● جب کوئی شخص ٹوٹ کر کرچی کرچی بکھر جاتا ہے تب آپ کو احساس ہوتا ہے کہ آپ سب مل کر اس کے ساتھ کیا کیا کرتے رہے ہیں۔

● حقائق آپ کے ماننے نہ ماننے سے بدل نہیں جاتے۔

خوفِ خدا

ایک مرتبہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آپؐ کی امت میں کوئی ایسا بھی ہے جو حساب کتاب کے بغیر ہی جنت میں چلا جائے گا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

”ہاں! وہ شخص حساب کتاب کے بغیر جنت میں جائے گا جو تنہائی میں اپنے گناہوں کو یاد کر کے روتا رہا ہو۔“

چراغِ راہ

● وقت سے پہلے کبھی اپنے ارادے کا اظہار نہ کرو۔ (رجان سلطان)

● دوسروں کی نقل کرنے والے کبھی عظمت حاصل نہیں کر سکتے۔ (سموئیل جانسن)

● غربت انقلاب اور جرائم کو جنم دیتی ہے۔ (ارسطو)

● روشن ترین دل وہ ہے جو دُنیا کی گرد سے بچا ہو۔

● آدمی مطالعے سے بیدار ہوتا ہے۔ مکالمے سے تیز آتی ہے۔ اور لکھنے سے اس کی شخصیت نکھر جاتی ہے۔ (رابرجیلین)

● اپنا فرض ادا کرتے رہنا اور خاموش رہنا تہمت کا بہترین جواب ہے۔ (واشنگٹن)

● لوگ اپنی ضروریات پر غور کرتے ہیں۔ قابلیت پر نہیں۔ (نپولین)

روشن خیالات

- زیادہ بولنا کم عقلی کی نشانی ہے۔
- آنسو بہانے سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ حتیٰ کہ منزل اور دور ہو جائے گی۔
- اہلِ ہمت کے پاس مقاصد ہوتے ہیں لیکن عام لوگوں کے پاس خواہشات۔
- اگر کچھ بننا چاہتے ہو تو ایک لمحہ بھی ضائع نہ کرو۔
- انسان اتنا عظیم نہیں ہوتا جتنا کردار اسے عظیم بناتا ہے۔

دینی معلومات

- عورت کا اپنے شوہر کے لئے آرائش کرنا مستحسن ہے۔ اور دوسروں کے لئے مذموم اور غیر شرعی ہے۔
- والدین کی اطاعت لڑکا اور لڑکی دونوں ہی پر فرض ہے۔ البتہ لڑکی اپنے شوہر کے حکم کو والدین کے حکم پر ترجیح دے گی۔
- لڑکے والوں کا لڑکی والوں سے جہیز یا کیش کا مطالبہ کرنا شرعًا ـــ اور قانونًا ممنوع اور مذموم ہے۔
- عورت کو اپنے شوہر کی تمام خواہشات کا احترام کرنا باعثِ ثواب ہے ـــ (مگر خواہشات خلافِ شرع نہ ہوں)
- شادی کرنا سنتِ مؤکدہ ہے اگر کسی شخص کو حرام میں پڑنے کا خوف ہو جائے تو اس پر شادی واجب ہو جاتی ہے۔
- اذان و اقامت کے وقت غیر ضروری باتیں کرنا روزی میں کمی کا باعث ہوتا ہے۔
- جس مومن کی غیبت کی جاتی ہے اس کے دفترِ اعمال میں غیبت کرنے والے کے حسنات درج کئے جاتے ہیں۔

سیرت و اخلاق

حضرت ہند بن ابی ہالہؓ جو گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آغوش میں پروردہ تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نرم خو تھے۔ سخت مزاج نہ تھے۔ کسی کی توہین روا نہیں رکھتے تھے ـــ چھوٹی چھوٹی باتوں پر اظہارِ تشکر فرماتے تھے کسی چیز کو بُرا نہ کہتے تھے۔ کھانا جس قسم کا سامنے آتا، تناول فرماتے اور بُرا نہ کہتے۔ البتہ اگر کوئی امرِ حق کی ممانعت کرتا تو آپؐ کو غصہ آجاتا۔ اور حق کی پوری حمایت کرتے۔

سنہرے حروف

- دیوار کا ہر ایک پتھر خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا ہو۔ وہ قیمت رکھتا ہے
(لانگ فیلو)
- دنیا میں سب سے بہتر سوال یہ ہے کہ میں دنیا میں کونسی نیکی کر سکتا ہوں
(فرینکلن)
- جو شخص ارادے کا پکا ہو۔ وہ دنیا کو اپنی مرضی کے مطابق ڈھال سکتا ہے۔
(گوئٹے)

مسکراہٹ

- مسکراہٹ زندگی کی نشانی ہے۔
- مسکراہٹ محبت کی زبان ہے۔
- مسکراہٹ روح کی غذا ہے۔
- مسکراہٹ زندہ دلی کا نام ہے۔
- مسکراہٹ کامیابی کی کلید ہے۔
- مسکراہٹ دوستی کی کنجی ہے۔
- مسکراہٹ شدتِ غم کو چھپا دیتی ہے۔
- مسکراہٹ زندگی کا دوسرا نام ہے۔
- مسکراہٹ پیار کی پہلی زبان ہے۔
- مسکراہٹ دل کا راز فاش کر دیتی ہے۔
- مسکراہٹ محبت میں زبان کا کام دیتی ہے۔
- مسکراہٹ دلوں کے جیتنے کا واحد ذریعہ ہے۔
- مسکراہٹ شخصیت میں وقار پیدا کرتی ہے۔
- مسکراہٹ تاریکی میں امید کی کرن ہے۔
- مسکراہٹ پتھر دل کو موم کر دیتی ہے۔
- مسکراہٹ غموں کے پیار میں حوصلے کی چٹان ہے۔
- مسکراہٹ ایسی انمول دولت ہے۔ جس کو خرچ کر کے نفرت کو محبت میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔
- مسکراہٹ مایوسی کے تاریک بادلوں میں امید کی کرن ہے۔
- مسکراہٹ لاجواب ہے۔
- مسکرا دینا بھی صدقہ ہے۔
- مسکرا دینا اطمینان اور خوشی کی علامت ہے۔
- مسکراہٹ اجنبیت کو ختم کر کے اپنائیت پیدا کرتی ہے۔

مسکراہٹ ٹوٹے ہوئے رشتوں کو جوڑ دیتی ہے۔

انمول موتی

- ہمارا اور خدا کا ایک دوسرے سے گہرا تعلق ہے۔ جب ہم پورے خشوع و خضوع کے ساتھ دعا مانگتے ہیں تو وہ ہماری بڑی سے بڑی آرزو پوری کر دیتا ہے۔
- ان کے لئے دنیا ایک طربیہ ہے جو سوچتے ہیں اور ان کے لئے ایک المیہ ہے جو محسوس کرتے ہیں۔
- ذہن غلام ہو تو خیالات آزاد نہیں ہو سکتے۔
- مرد محبت میں موسم بہار کی طرح ہوتا ہے اور شادی کے بعد سرما کی طرح ہوتا ہے۔

نیک نیتی

حضرت مسلم بن زیادؒ ایک دعوتِ ولیمہ میں مدعو ہوئے۔ آپ کو دیر ہوگئی جب آپ گئے تو صاحبِ ولیمہ نے آپ کو دیکھ کر کہا۔

"آپ نے دیر کی۔ لوگ کھا کر چلے گئے۔ اب کھانا نہیں رہا۔"

مسلمؒ نے کہا "پیالوں میں شاید کچھ لگا ہو۔ میں وہی صاف کرلوں گا۔"

اس نے کہا "ہم نے برتن دھو ڈالے ہیں۔"

آپؒ نے فرمایا "شاید دیگ میں کچھ لگا ہو۔"

صاحب خانہ نے کہا "وہ بھی ہم دھو چکے ہیں۔" آپؒ نے کہا "شاید روٹی کا کوئی ٹکڑا بچا ہو۔"

مالک نے کہا "وہ بھی ہم فقراء میں تقسیم کرچکے ہیں۔ اب ایک لقمہ بھی نہیں ہے۔"

مسلمؒ بن زیاد ہنسے اور واپس چلے گئے۔

لوگوں نے کہا "آپ اس بات پر رنجیدہ نہیں ہوتے بلکہ ہنس رہے ہیں۔"

آپؒ نے فرمایا "اس نے نیک نیتی سے بلایا تھا۔ نیک نیتی سے واپس کیا ہے۔ اس میں خفگی کیوں ہو۔"

منتخب اشعار

ہمیں بھی سربلندی کی تمنا تنگ کرتی ہے
مگر ہم دوسروں کو روند کر اونچا نہیں ہوتے

●

محبت اور قربانی ہی میں تعمیر مضمر ہے
در و دیوار سے بن جائے گھر ایسا نہیں ہوتا

●

لوگ اخباروں کے عادی ہو گئے
ورنہ چہروں پر بھی کیا لکھا نہیں

●

زندگی درد ہے تکلیف ہے رسوائی ہے
سب تماشہ ہیں یہاں کون تماشائی ہے

●

بہت خراب ہے ماحول اس زمانے کا
نکلنا گھر سے تو ماں باپ کی دعا لے کر

●

ہمارے بعد اندھیرا رہے گا محفل میں
بہت چراغ جلاؤ گے روشنی کے لئے

معجزہ

ایک فوجی کی محبوبہ نرس بن گئی تو فوجی نے اس کو خط لکھا۔

ڈارلنگ! مجھے یہ جان کر بے حد خوشی ہوئی ہے کہ تم نرس بن گئی ہو۔ میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ میں کسی حادثہ میں زخمی ہوکر تمہارے اسپتال پہنچ جاؤں۔

کچھ دنوں کے بعد فوجی کو جواب ملا۔ حادثہ تو کیا کوئی معجزہ ہی تمہیں یہاں پہنچا سکتا ہے۔ دراصل میری ڈیوٹی زچہ خانہ میں ہے۔

پروفیسر صاحب

ایک پروفیسر صاحب گھر کے برآمدے میں داخل ہوئے تو ان کی بیوی نے سڑک پر جھانک کر دیکھا۔ اور پوچھا۔ اجی آپ کار کہاں چھوڑ آئے ہیں۔؟

کار۔ پروفیسر نے غور کرتے ہوئے جواب دیا۔ میں نے راستے میں ایک صاحب کو لفٹ دی تھی۔ یہاں پہنچ کر میں نے ان کا شکریہ ادا کیا۔ پھر پتہ نہیں کار کہاں چلی گئی۔!

یادگار لمحے

● زندگی میں دو چیزیں انتہائی تکلیف دہ ہوتی ہیں۔ ایک جس کی خواہش کی ہو۔ اس کا نہ ملنا اور ایک جس کی خواہش نہ کی ہو اس کا مل جانا۔

● محبت کے ذریعے دوسروں کو بیوقوف بنانا بہت آسان ہے۔

● دل کا ہر فیصلہ ہماری ذات سے منسلک ہوتا ہے اور دماغ کا دوسروں سے۔

● الجھے ہوئے شخص کے ہاتھ میں قلم آجائے تو دوسروں کی عزت پر حرف آتا ہے۔

بااصول

ایک اخباری رپورٹر ایک بھکاری کا انٹرویو لے رہا تھا۔ اس نے بھکاری سے کہا "کیا بھیک مانگنے کے بھی کچھ اصول ہوتے ہیں۔؟"

بھکاری نے جواب دیا۔ ہمارے تین اصول ہیں۔ ہر شخص سے مانگو ہر وقت مانگو اور ہر چیز مانگو۔

دیر سویر

گلیوں گلیوں
خاک اڑانے والے
مسافر کو ہے خبر
کھوتے ہوؤں کو پانے میں
زخم کو پھول بنانے میں
پہلا دیپ جلانے میں
دیر سویر تو ہوجاتی ہے۔

نوشتۂ دیوار

● رشتے اگر اذیت دیں تو ان سے دوری ہی بہتر ہے۔ خواہ وقتی ہو۔



قسط ۵۸

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند۔

سورۂ عنکبوت

موجودہ ترتیب کے اعتبار سے سورۂ عنکبوت قرآن حکیم کی ۲۹ ویں سورۃ ہے۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی دل شکستہ یا غمزدہ انسان عصر کے بعد اس سورۂ کوثر کو ایک مرتبہ پڑھ لے اور سات دن تک اس عمل کو جاری رکھے۔ تو اس کے غم دور ہو جائیں۔ اور اس کے دل کو تقویت حاصل ہو۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص روزانہ اس آیت کو ایک ہزار مرتبہ پڑھ لے تو اس کیلئے رزق کے دروازے ہر طرف سے کھل جائیں۔

آیت یہ ہے۔ وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (آیت نمبر ۶۰)

اگر کسی شخص کو حج کی آرزو ہو۔ لیکن وسائل مہیا نہ ہوں۔ تو وہ اس سورۃ کی آخری آیت کو نماز فجر کے بعد ۴۰ دن تک ۱۴ سو مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ حج کی کوئی سبیل نکل آئے گی۔

آیت یہ ہے۔ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ۔

اسی عمل کو بعض اکابرین نے اسی طرح تحریر کیا ہے کہ حج کی آرزو رکھنے والے حضرات اگر وہ صاحب استطاعت نہ ہوں تو وہ اس آیت کو عشاء کی نماز کے بعد تین ہزار مرتبہ پڑھیں۔ لگاتار ۱۲ دن تک۔ اگلے مہینے میں اسی عمل کو اسی طرح ۱۱ دن تک پڑھیں۔ اس کے بعد تیسرے مہینے میں اسی عمل کو سات روز تک کریں۔ اس کے بعد چوتھے مہینے میں اس عمل کو پانچ دن تک کریں۔ انشاء اللہ بہت جلد کسی ذریعہ حج کے وسائل مہیا ہو جائیں گے۔

اگر کسی کے سر میں مسلسل درد رہتا ہو اور کسی طرح آرام نہ ملتا ہو تو اس کو چاہیئے کہ اس سورۃ کی ۳ مرتبہ تلاوت کر کے ایک بوتل پانی پر دم کر کے رکھ لے اور روزانہ نہار منہ اس پانی کے ۳ گھونٹ پی لیا کرے۔ انشاء اللہ ۷ روز میں مکمل آرام مل جائے گا۔

اس سورۃ کی پہلی آیت "الٓمّٓ" پانچ ہزار ۱۴ مرتبہ فجر کی نماز کے بعد پرہیز جلالی کے ساتھ اگر پڑھ لی جاتے تو عامل اس سورۃ کے دوسرے عملیات کے لئے بھی بھرپور کامیابی ملتی ہے۔ اور وہ پھر اس سورۃ کے جو بھی اعمال انجام دیتا ہے اس میں اس کو کامیابی نظر آتی ہے۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جس شخص کے پاس سورۂ عنکبوت کا نقش ہوگا۔ اس کی تمام ضروریات وحاجات از غیب پوری ہوں گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۸۸۲۴	۶۸۸۲۷	۶۸۸۳۰	۶۸۸۱۶
۶۸۸۲۹	۶۸۸۱۷	۶۸۸۲۳	۶۸۸۲۸
۶۸۸۱۸	۶۸۸۳۲	۶۸۸۲۵	۶۸۸۲۲
۶۸۸۲۶	۶۸۸۲۱	۶۸۸۱۹	۶۸۸۳۱

• یہ نقش آتشی چال سے لکھا گیا ہے جو لوگ آتشی چال سے واقف نہیں ہیں وہ اس چال کو ملحوظ رکھیں۔

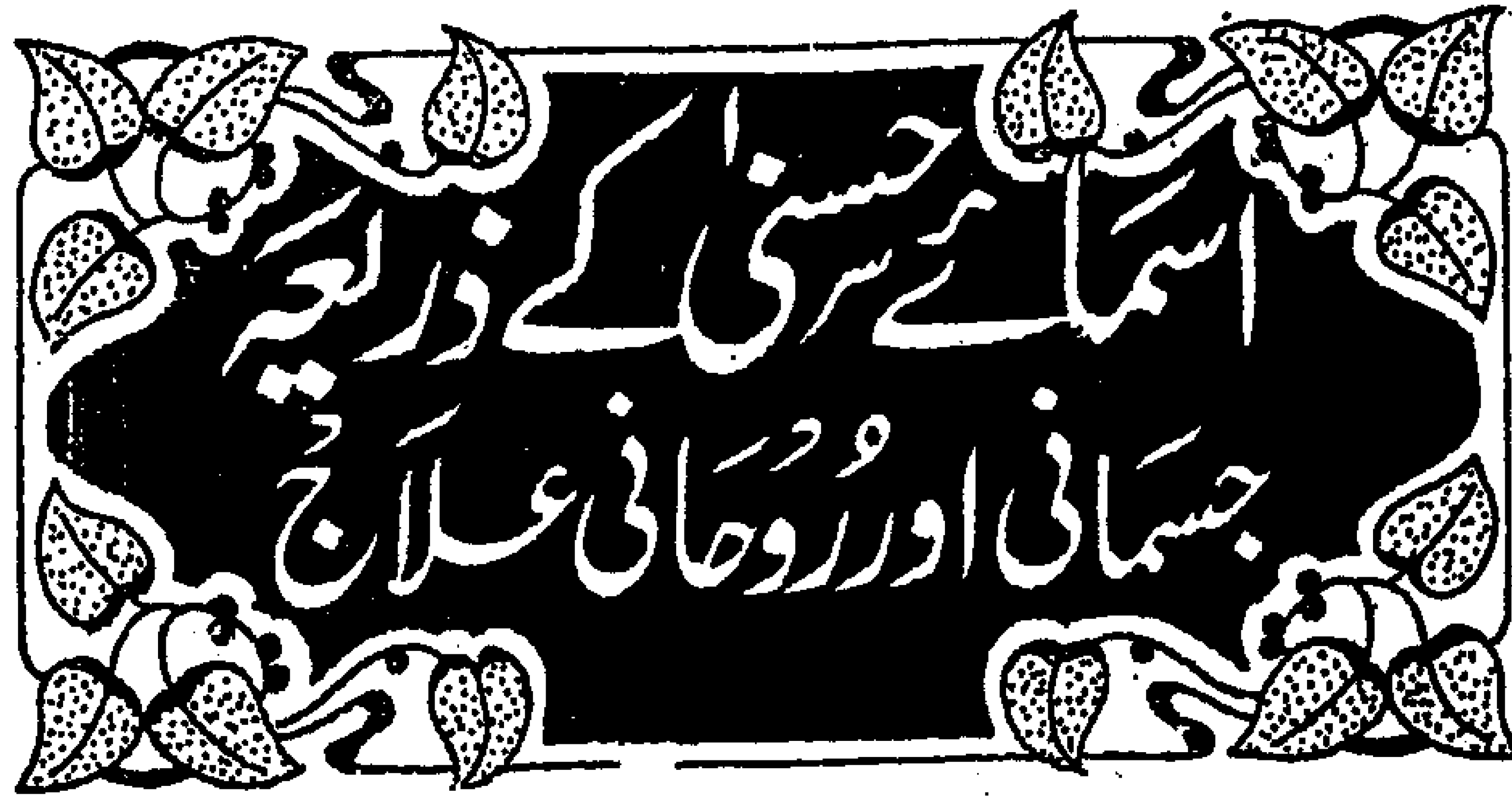
۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

نقش نویسی کے سلسلے میں یہ بات یاد رکھیں کہ جب تک نقش کو چال کے اعتبار سے نہیں لکھیں گے اس وقت اس کی تاثیر سامنے نہیں آئے گی۔ اس لئے ہر نقش کو چال کے اعتبار ہی سے پُر کریں۔

(باقی آئندہ)

قسط ۶۶



حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

الظاہرُ و الباطنُ

حق تعالیٰ کا ۷۵ واں صفاتی نام الظاہرُ اور ۷۶ واں صفاتی نام الباطنُ ہے۔ الظاہرُ سے مراد یہ ہے کہ حق تعالیٰ بہ اعتبار قدرت بالکل آشکارا ہیں۔ اور ان کی قدرت کا ظہور کائنات کے چپے چپے پہ نظر آتا ہے۔ اور الباطنُ سے مراد یہ ہے کہ انکی حقیقت اور ان کی ذاتِ گرامی سب کی نظروں سے پوشیدہ ہے بقول شاعر۔

ان کی ہی تجلّی عام ہوئی
ان کا ہی نظارا ہو نہ سکا

گویا کہ وہ درحقیقت ظاہر بھی ہیں اور دراصل پوشیدہ بھی۔ یا یوں سمجھئے کہ اُن سے زیادہ ظاہر بھی کوئی دوسری ذات نہیں ہے اور ان سے زیادہ پوشیدہ بھی کوئی دوسری ذات نہیں ہے۔

یاظاہرُ اسم مشترک ہے اور اس کے اعداد ۱۱۰۶ ہیں۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کسی کی آنکھ کی روشنی کم ہوگئی ہو تو وہ روزانہ پانچ سو مرتبہ اس اسم کا ورد کرے۔

اگر کوئی شخص ہر نماز کے بعد سو مرتبہ "یاظاہرُ" پڑھنے کا معمول بنائے تو اس کا قلب منور ہوجاتے۔ اور اس پر الہام نازل ہونے لگیں۔

اگر کوئی شخص کسی مصیبت کا شکار ہوجائے تو روزانہ اس اسم الٰہی کو ایک ہزار مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ دس دن میں مصیبت سے نجات مل جائے گی۔

اگر کوئی شخص گیارہ سو مرتبہ اس اسم الٰہی کو سرمہ پر پڑھ کر دم کرکے رکھ لے تو وہ جب بھی اس سرمہ کو لگا کر کسی محفل میں جائے گا تو لوگ اس کی طرف متوجہ رہیں گے۔

ہر فرض نماز کے بعد اگر گیارہ مرتبہ "یاظاہرُ" پڑھ کر انگلیوں پر دم کرکے کوئی اپنی انگلیاں اپنی آنکھوں پر لگالے تو اس کی بینائی کبھی کم نہ ہو۔ اگر خدانخواستہ بینائی کم ہوجائے تو نماز اشراق کے بعد پانچ سو مرتبہ اس اسم الٰہی کے ورد کرنے سے ۲۱ دن میں بینائی بحال ہوجاتی ہے۔

اگر کسی مکان کے دروازے پر اس اسم الٰہی کو لکھ کر لگا دیا جائے تو وہ مکان آندھیوں اور زلزلوں سے محفوظ رہے۔

نئے مکان کو تعمیر مکمل ہونے کے بعد اگر کوئی یہ چاہے کہ وہ حاسدوں کے حسد سے اور نظر بد اور دوسری آفات سے محفوظ رہے تو اس اسم الٰہی کو ۱۱۰۶ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے اس پانی کو مکان کی دیواروں پر چھڑکے اور اس عمل کو لگاتار ۷ روز تک کرے۔ انشاء اللہ مکان تمام آفات سے محفوظ رہیگا۔

اگر کسی مکان میں دفینہ ہو لیکن جگہ کا علم نہ ہو کہ کس جگہ ہے تو اس اسم الٰہی کو ۱۱ ہزار مرتبہ ۱۱ دن تک اسی مکان میں بیٹھ کر پڑھیں۔ انشاء اللہ گیارہویں دن یا اس کے کچھ دنوں کے بعد خواب میں اس بات کی نشان دہی ہوجائے گی کہ دفینہ کس جگہ مدفون ہے۔

اگر کوئی شخص اس اسم الٰہی کا عامل بننا چاہے تو ۴۴۴ مرتبہ اس اسم الٰہی کو ۴۰ دن تک پڑھے۔ انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔ پھر اس اسم الٰہی کے عملیات میں بھرپور کامیابی ملے گی۔

"الباطنُ" بھی اسم مشترک ہے اور اس کے اعداد ۶۲ ہیں۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص روزانہ "یاباطنُ" ۳۳ مرتبہ ہر فرض نماز کے بعد پڑھنے کا معمول بنالے تو اس پر اسرار الٰہی منکشف ہونے لگیں۔

اگر کوئی شخص روزانہ "یاباطنُ" ایک ہزار مرتبہ پڑھے تو

اس کو عشقِ الٰہی کی دولت نصیب ہوجاتی ہے۔ اور اس کا دل پوری طرح نکھر جاتا ہے۔

اگر کوئی شخص نمازِ فجر کے بعد ۷۰ مرتبہ اس اسم الٰہی کا ورد کرے تو اس کا دل منوّر ہوجاتا ہے۔ اور تمام مخلوق اس سے محبت کرنے لگے۔ اس کو ہر دلعزیزی کی دولت حاصل ہوجاتی ہے۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص روزانہ دل ہی دل میں زبان ہلائے بغیر یا باطنُ ایک ہزار مرتبہ پڑھے تو اس پر الہام اترنے شروع ہوجائیں۔ اور اسرارِ الٰہی اس پر پے در پے منکشف ہونے لگیں۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص ۲۱ ہزار مرتبہ ۱۲ روز تک "یا باطنُ" پڑھنے کی عادت ڈالے تو اس کو ہر دلعزیزی کی دولت حاصل ہوجاتی ہے اور وہ عزیز خلائق ہو کر زمانہ بھر میں مقبول ہوجاتا ہے۔

اگر کوئی شخص کسی پوشیدہ بات کا سراغ لگانا چاہے تو اس کو چاہیئے کہ روزانہ تین ہزار مرتبہ اس اسم الٰہی کو پڑھے۔ اس عمل کو عشاء کے بعد پڑھے اور روزانہ کسی سے بات کیئے بغیر عمل کے بعد سو جاتے۔ انشاء اللہ ۷ روز میں خواب یا الہام کے ذریعہ پوشیدہ بات اس پر آشکارا ہوجاتی ہے گی۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کسی جھوٹے انسان کے جھوٹ کی عادت چھڑانی ہے تو روزانہ اس اسم الٰہی کو بارہ ہزار پانچ سو مرتبہ پڑھ کر ۱۲ دن تک اس کے لئے دعا کریں۔ انشاء اللہ وہ کذب بیانی سے محفوظ ہوجاتے گا۔

اس اسمِ الٰہی کا عامل بننے کے لئے روزانہ اس کا ورد ۳۱۲۵ مرتبہ ۴۰ دن تک کر لینا چاہیئے۔ انشاء اللہ چالیس دن میں زکوٰۃ ادا ہوجاتے گی۔

علامہ بونیؒ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی ظاہری اور باطنی خوبیوں کا مالک بننا چاہتا ہو تو اس کو چاہیئے چاند کی چودھویں شب میں بشرطیکہ چاند عقرب میں نہ ہو تو الظاہر کا نقش ذوالکتابت بنائے اور اسی نقش کی پشت پر الباطنُ کا نقش ذوالکتابت بنائے اور اس نقش کو اپنے دائیں بازو پر باندھ لے انشاء اللہ بہت جلد اس کے اندر ظاہری ــــــ اور باطنی خوبیاں پیدا ہوجائیں گی ــــــ اور اس کی خوبیوں کو دنیا والے محسوس کرنے لگیں گے۔

الظاہرُ کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ال	ظا	ھ	ر
۶	۱۹۹	۳۲	۹۰۰
۱۹۸	۳	۹۰۳	۳۳
۹۰۲	۳۴	۱۹۷	۴

الباطن کا نقش یہ ہے

۷۸۶

ال	با	ط	ن
۱۰	۴۹	۳۲	۲
۴۸	۷	۵	۳۳
۴	۳۴	۴۷	۸

"الظاہرُ والباطنُ" کا مشترک نقش بہت مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ جو لوگ اپنے ظاہر و باطن میں خوبیاں پیدا کرنا چاہتے ہوں یا جو لوگ اپنے اندر للّٰہیت اور اخلاص پیدا کرنے کے متمنّی ہوں۔ یا جو لوگ دنیا والوں کی نظروں میں اپنا مقام بلند کرنے کے خواہش مند ہوں۔ ان سب کے لئے ان دونوں اسموں کا مشترک نقش مفید ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ش، ف یا ذ ہو تو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جاتے۔ اگر اس نقش کو لکھتے وقت عامل اپنا رُخ جانبِ مشرق کر لے اور ایک زانو ہو کر لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۸۴	۲۹۸	۲۹۵	۲۹۱
۲۹۶	۲۹۰	۲۸۵	۲۹۷
۲۸۹	۲۹۳	۳۰۰	۲۸۶
۲۹۹	۲۸۷	۲۸۸	۲۹۴

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کیلئے یہ نقش دیئے جائیں اور ان کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۹۳	۳۸۵	۳۹۰
۳۸۷	۳۸۹	۳۹۲
۳۸۸	۳۹۴	۳۸۶

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، د، ن، ی، ص، ت یا ض ہو تو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اگر اس نقش کو لکھتے وقت عامل اپنا رُخ جانبِ مغرب کرلے اور دوزانو ہو کر لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۸۷	۲۹۳	۲۹۰	۲۹۸
۲۹۹	۲۸۹	۲۹۶	۲۸۴
۲۹۴	۲۸۶	۲۹۷	۲۹۱
۲۸۸	۳۰۰	۲۸۵	۲۹۵

ان حضرات وخواتین کو پینے کیلئے یہ نقش دیتے جائیں۔ ان کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۸۶	۳۹۲	۳۹۰
۳۹۴	۳۸۹	۳۸۵
۳۸۸	۳۸۷	۳۹۳

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو تو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جاتے اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رُخ جانبِ شمال کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۹۸	۲۸۴	۲۹۱	۲۹۵
۲۹۰	۲۹۶	۲۹۷	۲۸۵
۲۹۳	۲۸۹	۲۸۶	۳۰۰
۲۸۷	۲۹۹	۲۹۴	۲۸۸

ان ہی حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیتے جائیں ان کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۹۰	۳۹۲	۳۸۶
۳۸۵	۳۸۹	۳۹۴
۳۹۳	۳۸۷	۳۸۸

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ر، ح، خ، ل، ع، غ یا ذ ہو تو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رُخ جانب جنوب کرلے اور ایک ٹانگ اُٹھا کر ایک بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۹۴	۲۸۸	۲۸۷	۲۹۹
۲۸۶	۳۰۰	۲۹۳	۲۸۹
۲۹۷	۲۸۵	۲۹۰	۲۹۶
۲۹۱	۲۹۵	۲۹۸	۲۸۴

ان ہی حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیتے جائیں۔ ان کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۸۸	۳۹۴	۳۸۶
۳۸۷	۳۸۹	۳۹۲
۳۹۳	۳۸۵	۳۹۰

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل "یَا ظَاہِرُ یَا بَاطِنُ" ۱۶۰ مرتبہ پڑھ کر ان نقوش پر دم کردے تو ان کی تاثیر وقوت دُگنی ہو جائے۔ (باقی آئندہ)



یقیہ: نفسیات ہے۔ اگر آپ سینہ تان کر پُر اعتماد انداز سے زندگی کے مسائل اور ہنگاموں کا سامنا کرنے کا ہنر جانتے ہیں۔ اگر آپ اس بات پر خدا کا شکر بجالاتے ہیں کہ اس نے آپ کو اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ تو آپ ایک کامیاب زندگی بھی گزار سکتے ہیں۔ کیوں کہ اسی صورت میں آپ کی سوچ اس کے تصوّرات اور افکار واضح اور ٹھوس حقائق پر مبنی ہوں گے۔

دوسری مخلوقات کے مقابلے میں آپکی برتری یہ بھی ہیکہ آپ فہم وادراک رکھتے ہیں۔ آپکے اندر تصوّرات سجانیکی خوبی ہے۔ یہ خوبی آپکے ذہن کی مخفی قوت ہے۔ جسے آپ بروئے کار لاسکتے ہیں۔

یاد رکھیئے ایک انسان ویسا ہی ہوتا ہے جیسے اس کے افکار وخیالات ہوں۔



علم الحروف

(مولانا) حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم — دیوبند

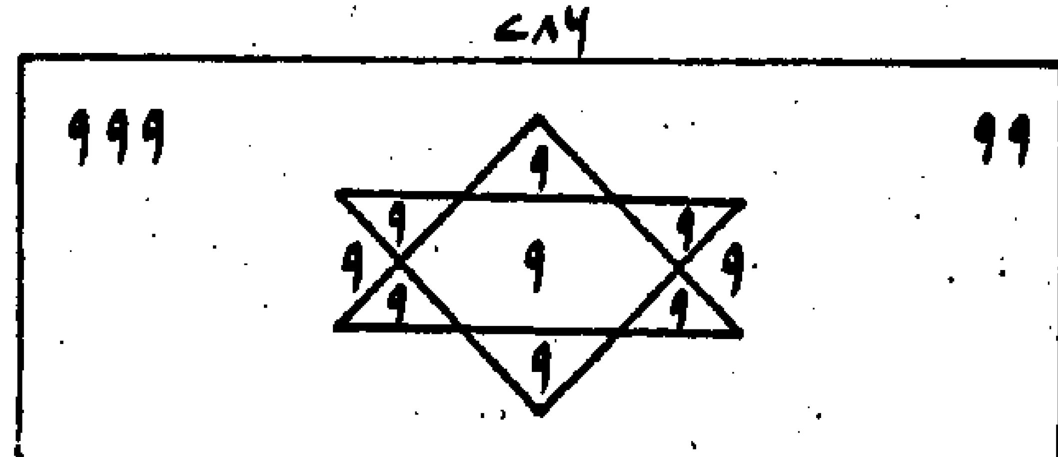
قسط ۱۴

ط:۔ مزاج آتشی۔ اعداد ۹۔

ارباب تحقیق فرماتے ہیں کہ یہ حرف دشمنوں سے حفاظت اور ان کی ہلاکت کے لئے خصوصی تاثیر رکھتا ہے۔ جو شخص دشمنوں کی ریشہ دوانیوں سے پریشان ہو۔ وہ شخص اس حرف کو روزانہ نوّے مرتبہ پڑھا کرے انشاء اللہ دشمنوں کی شرارتوں سے محفوظ ہو جائے گا۔

اگر کوئی شخص چاہے کہ اس کا دشمن برباد ہو جائے تو اس نقش کو تانبے کی تختی پر کندہ کر کے منگل کے پہلی ساعت میں کسی اندھے کنوئیں میں ڈال دیں۔ ایسے کام کے لئے شرعی فتویٰ ضرور حاصل کریں۔ ورنہ آخرت میں نقصان اٹھانا پڑے گا۔ بلاوجہ کسی کو پریشان کرنا ٹھیک نہیں ہے۔

نقش یہ ہے۔



دشمن کا نام مع اسم والدہ

اگر کوئی شخص دشمنوں میں پھنس جائے تو ناخن سے بغیر روشنائی کے اپنی ہتھیلی پر حرف "طا" ایک مرتبہ لکھے اور ۹ مرتبہ ایک سانس میں پڑھ کر وہاں سے نکل جائے۔ انشاء اللہ کوئی راستہ روکنے پر قادر نہیں ہو سکے گا۔

جس وقت برج عقرب کا نہم درجہ طلوع ہو تو ۱۹ حروف سفید پانی پر لکھے نیچے دو آدمیوں کے نام لکھ دیتے جائیں ان دونوں کے درمیان نفرت پیدا ہو جائے گی۔ اس طرح کے عملیات ناجائز تعلقات کو ختم کرانے کے لئے کرنے چاہئیں ورنہ گناہِ عظیم ہوگا۔

اگر حرف طا کو ایک ہزار دو سو مرتبہ سفید کاغذ پر زعفران سے لکھ کر طالب و مطلوب کو اُن کی ماؤں کے نام کے ساتھ لکھ کر اس نقش کو شربت میں گھول کر دونوں کو پلائیں۔ تو دونوں میں زبردست محبت پیدا ہوگی۔

اگر حرف طا ۹۰۹ مرتبہ لکھ کر مطلوب کا نام نیچے لکھ کر عاشق کو پلا دیں تو عشق زائل ہو جائے اور اس کے دل سے مطلوب کی محبت ختم ہو جائے۔

اگر کسی کاغذ پر ۹ مرتبہ حسب ذیل انداز سے حرف طا لکھ کر اس بچّے کے گلے میں ڈال دیں۔ جو بہت ضدّی ہو تو اس کی ضد ختم ہو جائے گی۔

نقش اس طرح بنائیں۔

۷۸۶

ط ط ط ط ط ط
ط ط ط

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص حرف طا کا نقش مثلّث ۹×۹ لکھ کر اپنے پاس رکھے گا۔ وہ دورانِ سفر کبھی تھکان محسوس نہیں کرے گا۔

اگر کوئی اس حرف کو تین سطروں میں ۹ مرتبہ لکھ کر اسکے اردگرد اضمار لکھ دے اور پھر اس کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے دکان میں لٹکا دے تو دکان میں خوب برکت ہو۔

اگر کوئی اس حرف کو ۱۹ مرتبہ لکھ کر اپنے تکیہ میں رکھ لے۔ تو بدخوابی سے محفوظ ہو جائے۔

اگر کوئی شخص اس حرف کو سَو مرتبہ لکھ کر اپنے پاس رکھے تو اس کے فہم و ادراک میں اضافہ ہو۔

اگر کسی شخص کا بخار نہ اُترتا ہو تو اس نقش کے گلے میں ۹ مرتبہ حرف طا لکھ کر لٹکا دے۔ انشاء اللہ بخار چند دن میں

اُتر جائے گا۔

کند ذہن انسان اگر اس حرف کو روزانہ نوّے مرتبہ نوّے دن تک پڑھے تو اس کی کند ذہنی رفع ہوگی۔

اس حرف کی ریاضت ۱۴ روز کی ہوتی ہے۔ اس کے مؤکل کا نام ھطیائیل ہے۔ اس حرف کا اضمار یہ ہے۔ اَجِبْ اَیُّھَا الْمَلَكُ ھطیائیلُ بِحَقِّ شمھط شمھیط شمھوطط شلخ اَجِبْ وتوکّل بکذا وکذا العجل الوحا وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

شیخ محمد عبد اللہ مغربی فرماتے ہیں کہ انسان کو بلوانا، غائب کو حاضر کرنا، مسافر کو حاضر کرنا اور روحانیت کو ظاہر کرنا اس حرف کے ذریعہ عین ممکن ہے۔ خواہ یہ لوگ کوسوں دور ہوں۔ اس حرف کی عزیمت کو ہرن کی کھال پر لکھ کر یا سفید کاغذ پر لکھ کر فتیلہ بنا کر چراغ میں روشن کریں۔ اور چراغ کے پاس بیٹھ کر اس عزیمت کو چالیس مرتبہ پڑھیں۔ اس حرف کا بخور جلاتے رہیں۔ اس کا بخور عود اور زعفران ہے۔ انشاء اللہ روحانیت حاضر ہوگی۔ عامل اس سے قول وقرار کرے اور اس کو اس کا پابند کرے کہ میں جب بھی طلب کروں گا۔ تمہیں آنا ہوگا۔

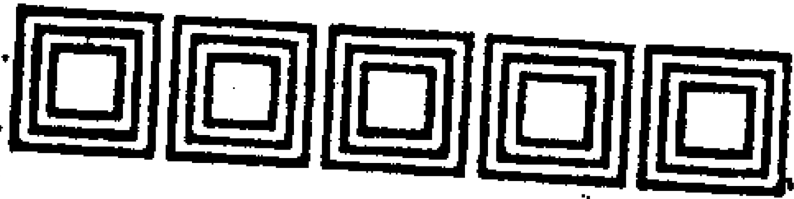
عزیمت یہ ہے۔ یاشمخشال یاطمھطیال، طال یاجعطمطیطال یاوعطھطیال یاوخطیطال یامخمصطال اَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ بالحروف الاعظم وصاحب المقام الاقوم والمعال الاعوان تسمعوا وتطیعوا وتجیبوا الداعی وتسمعوا قولی ویلغوا ما اریدنی ما ارید کیف ما ارید وتضوما اردت من الانعال۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کسی شخص نے حروف تہجّی کی حسب قاعدہ زکوٰۃ ادا کر رکھی ہے اور حرف طآ کی زکوٰۃ بھی ادا کر رکھی ہے تو اس شخص کے لئے حرف طآ کے عملیات ایک بیش قیمت دولت ہیں۔ اس لئے وہ شخص جو حروف تہجّی کا عامل ہوتا ہے اس کے عملیات بہت کم خطا کرتے ہیں۔ اور اللہ کے فضل وکرم سے وہ علم الحروف سے بھرپور فائدہ اٹھاتا ہے۔

جن حضرات کے نام کا مفرد عدد ۹ ہوتا ہے وہ لوگ اگر اس حرف کو ۹ مرتبہ لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں اور وہ حضرات جن کا نام حرف طآ سے شروع ہوتا ہے وہ لوگ بھی اگر اس حرف کو ۹ مرتبہ لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں تو اللہ کے فضل وکرم سے انہیں قدم قدم پر عزّت و دولت نصیب ہو۔

یہ تمام باتیں یقین سے تعلق رکھتی ہیں۔ لیکن اس طرح کے عملیات سے استفادہ کرتے وقت یہ یقین بھی دل میں جاگزیں ہونا چاہیے کہ اُن کی حیثیت اسباب وتدابیر کی سی ہے۔ دینے والی ذات ہر حال میں اور ہر صورت میں ربّ العلمین کی ہے۔ کسی بھی حرف کو اور کسی بھی عدد کو فی ذاتہٖ مؤثر سمجھ لینا شرک ہے۔ اور ہر مسلمان کو شرک سے دور رہنا چاہیے۔ اسی میں اس کی فلاح ہے۔

(باقی آئندہ)



ہمیشہ اچھی صحبت اختیار کیجئے

اپنی زندگی کا یہ اصول بنا لیجئے کہ کبھی بھی بُروں کی صحبت میں نہ بیٹھیے۔ ہمیشہ اچھے لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے کی کوشش کیجئے۔ شیخ سعدیؒ نے کیا ہی اچھی بات کہی ہے کہ جو بُروں کی صحبت میں بیٹھے۔ اگرچہ اُن کی عادت اختیار نہ کرے بُرا ہی کہلائے گا۔ جیسا کہ کوئی شخص شراب کی بھٹی پر جا کر نماز پڑھے تو وہ شراب خور ہی کہلائے گا۔ اور پھر جو شخص بُروں کی صحبت میں بیٹھتا ہے ہمیشہ نقصان ہی اٹھاتا ہے۔ ایسے کسی حال میں اس طرح کی صحبت سے فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ اچھے لوگوں کی صحبت اختیار کرو۔ اس طرح تمہارے افعال میں ان کے افعال کا رنگ پیدا ہو جائے گا۔ اور تمہاری زندگی امن وسکون سے گزرے گی۔

زندگی میں جب کبھی موقع ملے ہمیشہ اچھی صحبت میں وقت گزاریں۔ تاکہ اچھی باتیں حاصل ہو سکیں۔ اور زندگی کے بارے میں رہنما اصول فراہم ہو سکیں۔ اس لئے کہ اچھی صحبت سے ہی بے شمار باتوں کا علم حاصل ہوتا ہے۔

پیار، دولت اور موتیوں سے نہیں خریدا جا سکتا۔ حقیقی محبت اور دلی سکون خدا کی ایک عظیم نعمت ہے۔ اور اسی لئے حقیقی پیار کے متلاشی کا رابطہ براہِ راست قدرت سے ہوتا ہے۔

باب ۷

بابُ المؤکّلاتُ

صنم خانۂ عملیات کا یہ باب ایک اہم ترین باب ہے۔ اور اس باب میں مؤکلات تابع کرنے کے جو عمل پیش کئے جا رہے ہیں وہ سب پوشیدہ خزانے ہیں۔ اور ان پوشیدہ خزانوں کو ہم اہل حضرات کے لئے اس شرط کے ساتھ نقل کر رہے ہیں کہ وہ ان عملیات میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد اللہ کے بندوں کی بے لوث خدمت کریں گے۔ اور ان اعمال کا سہارا لے کر انسانیت اور دینِ ہدیٰ کو فروغ دیں گے مریضوں اور ضرورت مندوں سے ہدایا وصول کرنا غلط نہیں ہے۔ غلط یہ ہے کہ عامل دروغ گوئی کا راستہ اختیار کرے۔ دھوکہ دہی کرے اور مریضوں اور ضرورت مندوں کے ساتھ چوروں اور ڈاکوؤں جیسا رویہ اختیار کرے۔ مؤکل تابع کرنے کے بعد ہر عامل کے لئے ضروری ہے کہ وہ لوگوں سے اس قدر ہدیہ وصول کرے جو لوگوں کے لئے باعثِ آزار اور رُلا دینے والا نہ ہو۔ اور عامل کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ جو لوگ معمولی درجے کا بھی ہدیہ دینے کی پوزیشن میں نہ ہوں تو ان کا کام بغیر ہدیہ کے کر دے۔ یہی دراصل رُوحانی عملیات کی زکوٰۃ ہے۔

مؤکل تابع کرنے والے حضرات سے گزارش ہے کہ وہ کوئی بامؤکل بغیر پرہیز اور بغیر حصار کے نہ کرے۔ مکمل تنہائی میں عمل کریں۔ اور اپنے عمل کو صیغۂ راز میں رکھیں۔ دورانِ عمل رجال الغیب کا خیال رکھیں۔ اور رجال الغیب کی سمتوں کا خیال کرتے ہوئے —— ہر روز اور ہر رات اپنا رُخ بدلتے رہیں۔ اور ہر عمل عروج ماہ کی سعید ساعتوں میں شروع کریں۔

اس باب کے تحت ہم ایسے طریقے نقل کر رہے ہیں کہ جنہیں لاکھوں روپے خرچ کر کے بھی آپ کہیں سے حاصل نہیں کر سکتے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ طریقے ظاہر کرنے والی چیز نہیں ہیں۔ لیکن ہم نے اپنے قارئین کو روحانی عملیات کی لائن سے پوری طرح آشنا کرنے کا تہیہ کر رکھا ہے۔ اس لئے ہم کسی بھی دولت کو اپنے قارئین سے چھپانا نہیں چاہتے۔ لیکن دعا یہ ہے کہ اللہ اہل کو توفیق دے اور نا اہل کو ان خزانوں سے دور رکھے۔ (آمین)



طریقہ ۱

نوچندی جمعرات سے یہ عمل شروع کریں۔ عمل شروع کرنے سے پہلے احرام باندھ لیں۔ اور پرہیز جلالی اور ترکِ حیوانات کریں۔ عمل مکمل تنہائی میں پڑھیں۔ جس ستارے کی ساعت میں عمل کی شروعات کریں۔ اس کا بخور جلائیں۔ پہلے عشرہ میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پانچ ہزار مرتبہ پڑھیں۔ دوسرے عشرہ میں چار ہزار مرتبہ پڑھیں۔ تیسرے عشرہ میں تین ہزار مرتبہ پڑھیں۔ چوتھے عشرہ میں پانچ سو مرتبہ پڑھیں۔ ہر روز عمل کے شروع و آخیر میں گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں انشاء اللہ دورانِ چلہ یا پھر آخری دن مؤکل حاضر ہوگا۔ مؤکل حاضر ہوجائے تو اس سے عہد کریں۔ جب مؤکل تابع ہوجائے گا تو تنہائی میں گیارہ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے ہی انشاء اللہ حاضر ہوگا اور حکم کی تعمیل کریگا۔

طریقہ ۲

تین دن کا مجرّب عمل ہے۔ تین دن تک صرف دودھ پیو اور بعد نمازِ عشاء بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پینتالیس ہزار (۴۵۰۰۰) مرتبہ پڑھو۔ اوّل و آخیر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھو حصار کے بغیر اس عمل کو نہ کرو۔ ورنہ پریشانی اٹھانی پڑے گی۔ گیارہ مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر حصار کریں۔ انشاء اللہ تیسرے دن ۱۹ مؤکل حاضر ہوں گے انمیں سے ایک مؤکل تابع ہوجائے گا۔ اور پھر زندگی بھر عامل کی اطاعت کرے گا۔

طریقہ ۳

یہ عمل ۴۱ دن کا ہے۔ ترکِ حیوانات اور پرہیز جلالی کے ساتھ اس عمل کو کریں۔ بعد نمازِ عشاء ۱۲۵۳ مرتبہ آیت کریمہ پڑھیں۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ اوّل و آخیر اکیس اکیس مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اکیسویں دن سے مؤکل آنے شروع ہونگے۔ اکتالیسوے دن انشاء اللہ ۴ مؤکل تابع ہوجائیں گے۔

طریقہ ۴

یہ عمل دانۂ سلیمانی حاصل کرنے کا مجرّب عمل ہے۔ یہ عمل ہر مطلب برآری کیلئے بذریعۂ غیبی امداد انتہائی مفید اور مؤثر ہے۔ چاہیئے کہ اس عزیمت کو جس کے اعداد ۱۰۹۳ ہیں۔ اسی تعداد میں روزانہ پڑھیں۔ لگاتار چالیس دن تک۔ اور اس دوران پرہیز جلالی اور ترکِ حیوانات جاری رکھیں۔ ۴۱ ویں دن مکمل تنہائی میں لوبان جلائیں۔ دورانِ عمل دانۂ سلیمانی کا مؤکل جس کا نام صفرائیل ہے۔ اور یہ دانۂ سلیمانی کا محافظ بھی ہے۔ اپنی شان و شوکت کے ساتھ ظاہر ہوگا۔ عامل کو سلام کریگا۔ عامل کو چاہیئے کہ سلام کا جواب دے۔ اس کے سوا کوئی بات نہ کرے جبتک عزیمت کی تعداد پوری نہ ہوجائے عزیمت مکمل ہونے کے بعد عامل چپ ہوجائے۔ صفرائیل خود ہی بات چیت شروع کرے گا۔ اور پوچھے گا۔ کہ آپ کا مقصد کیا ہے؟ عامل جواب دے کہ میرا مقصد آپ کو مسخّر کرنا ہے۔ آپ کلمۂ محمّدی کی قسم کھا کر مجھ سے یہ عہد کریں کہ میں جب بھی آپ کو طلب کروں گا آپ حاضر ہوں گے اور خدمت بجالائیں گے۔ انشاء اللہ مؤکل عہد کرلے گا۔ اور خدمت کیلئے ہمیشہ حاضر رہے گا۔ مؤکل کو تابع کرنے کے بعد ۳۹۰ مرتبہ اس عزیمت کو روزانہ پڑھتے رہیں۔

عزیمت یہ ہے۔ اَجِبْ یَا صَفْرَائِیْلُ بِحَقِّ یَا صَمَدُ یَا قَیُّوْمُ یَا رَبُّ۔ اگر ایک چلے میں مؤکل حاضر

نہ ہو تو دوسرے میں ورنہ تیسرے چلّے میں لازماً حاضر ہوجاتا ہے۔ مسخّر ہونے کے بعد اگر عامل یہ چاہے کہ کسی وقت مؤکل کو طلب کرے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ مکمل گوشۂ تنہائی میں خوب لوبان سلگاتے اور غسل کر کے پاک صاف لباس پہنے اور مذکورہ عزیمت کو ۳۹۰ مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ مؤکل حاضر ہوگا اور حکم بجالائے گا۔ اگر عامل دانۂ سلیمانی مؤکل سے طلب کرے گا تو مؤکل غائب ہوجائے گا۔ اور کچھ دیر کے بعد دانۂ سلیمانی لے کر حاضر ہوگا۔ اور دانۂ سلیمانی عامل کی خدمت میں پیش کرے گا۔ لیکن دانۂ سلیمانی لانے کے بعد پھر مؤکل خود دوبارہ کبھی نہیں آئے گا۔

دانۂ سلیمانی کے ذریعہ عامل کس طرح خدمتِ خلق کرے گا اس کا طریقہ خود مؤکل سمجھا دے گا۔ اس دانۂ سلیمانی کو حیض و نفاس والی عورتوں اور ناپاک مردوں سے دور رکھنا چاہیئے۔ ورنہ اس کی تاثیر میں خلل پیدا ہوجاتا ہے۔ دانۂ سلیمانی ایک بیش بہا دولت ہے۔ یہ جس عامل کو مل جائے اس کی خوش نصیبی مسلم ہے۔

طریقہ ۵

اس عمل کو وہ عامل کر سکتا ہے جس نے "یَا لَطِیْفُ" کی زکوٰۃ باقاعدہ ادا کر رکھی ہو۔ عامل کو چاہیئے کہ مندرجہ ذیل عزیمت اپنے نام کے مجموعی اعداد کے مطابق روزانہ پڑھے۔ اور پرہیز جلالی کے ساتھ عمل کو جاری رکھے۔ دورانِ عمل نقش کے سیاہ خانے پر نظر رکھے۔ انشاء اللہ اس خانے میں مؤکل کی شبیہ نظر آئے گی۔ پھر رفتہ رفتہ مؤکل نقش سے باہر آجائے گا۔ اور عامل سے محوِ کلام ہوگا۔ یہ عمل چالیس دن کا ہے۔ لیکن مؤکل جب بھی حاضر ہوجائے اس سے قول و قرار لے کر عمل بند کر دیں۔ عزیمت یہ ہے۔ یَا لَطِیْفُ تَلَطَّفْ فِی بُطُوْنِکُمْ یَا لَطِیْفُ۔ نقش یہ ہے۔

۴۸۶

۴۳۹	۴۴۲	۴۴۶	۴۳۲
۴۴۵	۴۳۳	۴۳۸	۴۴۳
۴۳۴		۴۴۰	۴۳۷
۴۴۱	۴۳۶	۴۳۵	۴۴۷

طریقہ ۶

یہ عمل بہت سخت عمل ہے اس میں مؤکل نہیں جن حاضر ہوتا ہے۔ اگر کوئی عامل اس عمل میں کامیاب ہوجائے تو وہ اپنے وقت کا بادشاہ بن جاتا ہے۔ اور اس کے قدم عاملوں کی گردن پر ہوتے ہیں۔ اس عمل کو قابو میں کرنے کیلئے نوچندی بدھ سے سنیچر تک روزے رکھے۔ عامل روزانہ غسل کرے۔ اور روزانہ پاک صاف لباس تبدیل کرے۔ ہر روز عامل ایک ہزار مرتبہ سورۃ اخلاص، ایک سو مرتبہ سورۃ یٰسین، ۴۰ مرتبہ سورۃ دخان، ۴۰ مرتبہ الٓمٓ سجدہ اور چالیس مرتبہ سورۃ ملک پڑھے۔ پھر سنیچر کے روز عصر کے وقت جب سورج کی دسویں ساعت ہو تو کسی خلوت کی جگہ کاغذ کے سات ٹکڑے لے کر اس پر یہ آیت لکھے۔ وَهُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ۔ دوسرے پرچے پر یہ آیت لکھے۔ فَإِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ۔ تیسرے پرچے پر لکھے۔ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔ چوتھے پر ثُمَّ إِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً مِّنَ الْأَرْضِ إِذَا أَنتُمْ تَخْرُجُونَ۔ پانچویں پر

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَإِذَا هُمْ مِنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ۔ چھٹے پر وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا۔ ساتویں پر يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا كَأَنَّهُمْ إِلَىٰ نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ۔

ان آیات کے لکھنے سے پہلے چار رکعت نماز نفل پڑھیں ــــــ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ یٰسین۔ دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ دخان۔ تیسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الٓمٓ سجدہ۔ اور چوتھی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ ملک پڑھے۔ اور ہر سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ کے بعد یہ دعا پڑھے۔

سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْعِزَّ وَقَالَ بِهٖ سُبْحَانَ مَنْ تَعَطَّفَ بِالْحَمْدِ وَتَكَرَّمَ بِهٖ سُبْحَانَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ سُبْحَانَ مَنْ ذِى الْمَنِّ وَالْفَضْلِ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِى الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ سُبْحَانَ ذِى الطَّوْلِ وَالْفَضْلِ سُبْحَانَ ذِى الْعَرْشِ وَاللَّوْحِ وَالْقَلَمِ وَالنُّوْرِ۔ پھر اس کے بعد سجدے سے سر اٹھا کر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَاَسْأَلُكَ بِاِسْمِكَ الْعَظِيْمِ الْاَعْظَمِ وَبِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ الْاِكْرَامِ وَبِكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ اَنْ تُسَخِّرَ لِيْ عَوْنًا مِنْ صُلَحَاءِ الْجِنِّ يُعِيْنُنِيْ عَلٰى مَا اُرِيْدُ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا

اس وقت سات جنّات عامل کے سامنے آئیں گے اور سلام کریں گے۔ مذکورہ نماز سے پہلے عامل کو چاہیئے کہ اُن ساتوں کاغذوں کو جن پر آیاتِ قرآنی لکھی ہوئی ہیں ایک دھاگے میں باندھ کر اپنے سر پر باندھ لے اور تھوڑا سا موم اپنے پاس رکھے۔ جب جنّات حاضر ہو جائیں تو اُن ساتوں کاغذ کو اپنے سر سے کھولکر پوچھے کہ اپنے اپنے کاغذ بتاؤ کہ کونسا کاغذ کس کا ہے۔ اور اس پر اپنے نام کی مہر لگاؤ۔ سب اپنے اپنے کاغذ کو چھانٹ کر اپنے اپنے نام کی مہر لگا دیں گے۔ مہر لگانے کیلئے جنّات کو وہ موم دے دینا چاہیئے جو عامل کے پاس موجود ہے۔ پھر اُن کاغذوں کو احتیاط کے ساتھ کسی ڈبیا میں رکھ لیں۔ جنّات اپنے حاضر ہونیکا طریقہ بھی بتا دیں گے۔ اس کے بعد جب بھی عامل کو ضرورت ہو وہ جنّات کو طلب کرے۔ جنّات حاضر ہونگے۔ اور عامل کے ہر حکم کی تعمیل کریں گے۔ عامل کے ہر حکم پر جنّات خزانے بھی لا کر دیں گے۔ خبر بھی بتائیں گے۔ اور ہر حکم کی تعمیل کرنے پر مجبور ہوں گے۔

یہ بات یاد رکھیں کہ یہ عمل مؤکل کا نہیں ہے بلکہ جن تابع کرنے کا ہے اور اس کے لئے دل کا مضبوط ہونا بہت ضروری ہے۔ ورنہ جان کا خطرہ رہے گا۔ اس عمل کو وہی حضرات کریں جو مؤکل تابع کر چکے ہوں۔ اور جن کا دل حد سے زیادہ قوی اور مضبوط ہو۔ خواہ مخواہ اپنی جان کو ہلاکت میں نہ ڈالیں۔

طریقہ: یہ عمل سورۃ اخلاص کا ہے۔ جو شخص یہ عمل کرنا چاہے تو اس کو چاہیئے کہ سب سے پہلے اپنے دل کو اُمورِ دُنیا سے خالی کرے۔ اور بالکل تنہائی اختیار کرے۔ البتہ اپنے لئے ایک خادم رکھ سکتا ہے۔ جو بوقت عمل عامل کی خدمت کرتا رہے۔ اور عامل کی ضروریات مہیا کرتا رہے۔ لیکن وہ خادم بھی متقی اور پرہیز گار ہو۔ اگر کوئی نیک خادم مہیا نہ ہو تو بہتر ہے کہ عامل اپنے کام اپنے ہاتھ سے انجام دے۔ یہ عمل ۸ جمعرات تک جاری رہے گا۔ اس کے بعد چلّہ شروع ہوگا۔ لیکن یہ چلّہ صرف پندرہ دن کا ہوگا۔

آٹھ جمعراتوں میں یہ کرنا ہے کہ سورۃ اخلاص پانچ سو مرتبہ پڑھنی ہے۔ نوی جمعرات سے سورۃ اخلاص کی دعوت کا عمل شروع کردے۔ اس عمل کے دوران روزانہ روزہ رکھے۔ اور مکمل ترکِ حیوانات کرے۔ جَو کی روٹی اور روغنِ زیتون کے سوا کوئی غذا نہ لے۔ اس دوران ہر فرض نماز کے بعد ایکہزار مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے۔ اور نصف شب کو ایک ہزار مرتبہ پڑھے۔ لگاتار ۱۴ روز اس طرح پڑھنے سے کل تعداد ۸۴ ہزار مرتبہ ہوگی۔ آخری دن ذکر اور درود میں گزارے۔ یہ جمعرات کا دن ہوگا۔ اور عمل کا آخری دن ہوگا اس دن تمام نمازوں میں سورۃ اخلاص کی تعداد پندرہ ہزار مرتبہ کرلیں —— ہر فرض نماز کے بعد ایک ایک ہزار مرتبہ پڑھے۔ اور اس کے علاوہ مسلسل سورۃ اخلاص پڑھتا ہی رہے۔ آخری مرتبہ نصف شب کو ایکہزار مرتبہ پڑھے۔ اس کے بعد یہ دعا کرے۔ یہ دعا پندرہ مرتبہ پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ یَا وَاحِدُ یَا فَرْدُ یَا اَحَدُ یَا مَن یَتَّخِذُ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدَ یَا مَنْ لَّمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ط اَسْئَلُكَ اَنْ تُسَخِّرْلِیْ خُدَّامَ هٰذِهِ السُّوْرَةِ الشَّرِیْفَةِ اَنْ یُّجِیْبُوْنِیْ اِلٰی مَا اُرِیْدُ اِنَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ ط اَقْسَمْتُ عَلَیْكُمْ یَا خُدَّامَ هٰذِهِ السُّوْرَةِ مَا تَعْتَقِدُهٗ اِلَّا مَا اَسْرَعْتُمْ بِالْاِجَابَةِ۔

عمل کے اختتام پر انشاء اللہ تین مؤکل حاضر ہوں گے۔ اُن کے چہرے اس قدر چمک دار اور نورانی ہوں گے کہ ان پر عامل کی نظر نہیں جم سکے گی۔ بالکل چودھوی رات کے چاند کی طرح، وہ حاضر ہوکر کہیں گے السلام علیکم یا عبد صالح ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ہم اس سورۃ کے مؤکل ہیں۔ بتاؤ تمہارا مقصد کیا ہے۔؟ عامل یہ جواب دے، میں چاہتا ہوں کہ خدمتِ خلق کے معاملات میں جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو فوراً اس کی تعمیل کرو۔ وہ بولیں گے کہ ہماری کچھ شرطیں ہیں۔ کہ تم کوئی گناہ نہ کرنا۔ جھوٹ مت بولنا، لہسن پیاز نہ کھانا، مچھلی نہ کھانا۔ اور ہر جمعہ کو لازماً غسل کرنا۔ سال میں ایک مرتبہ دس ہزار مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھ کر تمام مُردہ مسلمانوں کو ثواب پہنچانا۔ اور روز گیارہ سو مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھ کر مرحوم مسلمانوں کو ایصالِ ثواب کرنا۔ عید کا دن مستثنیٰ ہے۔ یعنی عید کے دن کی ناغہ کی جاسکتی ہے۔ عامل کو چاہیئے کہ ان شرطوں کو قبول کرلے اور پھر اس پر عمل کرتا رہے۔ مؤکلین مصافحہ کریں گے اور فرمائیں گے کہ آج سے ہم تمہارے بھائی ہیں۔ عامل کو پوچھنا چاہیئے کہ آپ لوگوں کی کوئی نشانی۔ یا کوئی یادگار بات۔ اور میں کس طرح آپ لوگوں کو طلب کروں گا۔ اُن مؤکلین میں سے ایک کہے گا۔ کہ میرا نام عبدالواحد ہے۔ جس وقت تم یہ سورۃ پڑھ کر کہوگے اے عبدالواحد حاضر ہوجاؤ۔ میں فوراً حاضر ہوجاؤں گا۔ اور میں تمہیں زمانہ بھر کی خبروں سے آگاہ کردوں گا۔ دوسرا کہے گا کہ میرا نام عبدالصمد ہے۔ تم سورۃ اخلاص پڑھ کر جس وقت کہوگے کہ اے عبدالصمد حاضر ہوجاؤ تو میں فوراً حاضر ہوجاؤں گا۔ اور تمہیں پوشیدہ خزانوں کی اطلاع دوں گا۔ تیسرا کہے گا کہ میرا نام عبدالرحمٰن ہے۔ جس وقت تم سورۃ اخلاص پڑھ کر کہوگے کہ اے عبدالرحمٰن حاضر ہوجاؤ تو میں فوراً حاضر ہوجاؤں گا۔ اور تمہیں لوگوں کی نظروں سے چھپالوں گا۔ اور خزانے لاکر دوں گا۔ جب یہ نعمت حاصل ہوجائے تو عامل کو چاہیئے کہ اللہ

کا شکر ادا کرے اور اس دولت کو راز میں رکھے۔ ہر کس و ناکس کے سامنے اس کا تذکرہ نہ کرے۔ عامل اس دولت کو جتنا چھپائے گا اُتنا ہی فائدے میں رہے گا۔

طریقہ ۸ یہ عمل بھی سورۃ اخلاص کا ہے جب عامل اس عمل کا ارادہ کرے تو تین روزے رکھے۔ منگل سے جمعرات تک اور مکمل ترکِ حیوانات اور پرہیز جلالی کرے۔ ہر رات کو سورۃ اخلاص ایک ہزار مرتبہ پڑھے۔ اور چالیس مرتبہ مندرجہ ذیل دعا پڑھے۔ تیسرے روز مؤکل حاضر ہوگا۔ اور عامل سے دریافت کرے گا کہ کیا چیز مطلوب ہے۔ عامل کو چاہیئے کہ ایک خادم کی درخواست کرے۔ مؤکل ایک خادم عامل کو عطا کرے گا۔ عامل کو چاہیئے کہ بوقت ضرورت اس کو حاضر کرنے کی ترکیب پوچھ لے۔ یہ خادم عامل کے حکم کی تعمیل کرتا رہے گا انشاء اللہ۔ دورانِ عمل عامل کو لوبان جلانا چاہیئے۔

دعا یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْئَلُکَ بِقَافِ الْقُدْرَۃِ وَالْاَحَاطَۃِ وَبِلَامِ اللَّوْحِ وَاللُّطْف وبِھَا الھیبۃ وَالْھِدَایَۃِ وَبِوَاوِ وِلَایتہٖ وَالوُدُوۡدِ اَنْ تَجْعَلْ لِیْ قُدْرَۃً وَاِحَاطَۃً عَلٰی دَقَائِقِ الْکَائِنَاتِ اللوحیّۃ اسْتِھحابیا وَالْھَیْبَۃ مھدیۃ ھادیًا لِمَنْ شِئْتَ ھِدَایَتَہٗ اَنْتَ الْھَادِیْ مَن استھدیتہٗ یَا مَنْ سِتّرَہٗ عَنْ جمیع جھاتی والتغیّرات وَالتعطیلاتِ وَالْحَوَادِثِ وَالنّظیری والضدّ الانقسام وَالْعَدَدِ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد یَا وَاحِدُ فِیْ دیمُوْمِیۃ ملکۃ القدیم عَنْ غَیْرِ تحوّلٍ وَلَا تجسّو اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِوَاوِ الْوَحْدَانِیَّۃِ والالف المعطوفِ الَّذِیْ ھو اصل النشاہ الدوابیّۃ وَبِجَاءِ الحیٰوۃ الْاَزلیۃ وبِدالِ الدّوامِ الابدیتہٖ مِنْ حَصْرِ وَقْتٍ وعددٍ ولَاصَاحِبَۃٍ وَلَا وَلَدٍ انت اللّٰہ الواحد الاحد الصَّمَدُ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ فَرْدًا مَنْ لَا فرادِ واحد من الاحادِ مَدّنِیْ بنشاءۃٍ من نشاءہ الروحانیۃ الالف المعطوف حَتّٰی اُفَوِّضَ بِعَوْضِ مِن ذٰلِک بحار المقربین فی الافراد واحیی نفسِیْ بنفخۃٍ حِکمیۃٍ مِنْ نَفَخَاتِکَ وَرُوحانیۃٍ مَمْدُوْدِیَۃٍ بعظیمِ الاسد ادِ حَتّٰی اکُوْنَ رَاجِیًا من السعادۃِ وَالارشادِ وجیھًا بین عبادک یَوم المیعاد۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْئَلُکَ بصادِ الصدقِ والصبرِ والمیم الملک والمجدِ وبیاءِ الیقظۃ والیقین اَنْ تَجْعَلَنِیْ صَادِقًا مالکًا مجیدًا ممجّدًا بالیقظۃ مُعْتَقِدًا بالیقین ممدودًا مِنْ عظیم کرمِکَ وبصدیقٍ من ملٰئکتک استعینُ بہٖ علٰی صلاحِ اَمْرِیْ فِیْ اُمُوْرِ الدُّنْیَا وَالْاُخرویۃ وَاجْعَلْ لِیْ عَوْنًا مِنْ غَیْرِ عَائِقٍ بِمُضَرَّۃٍ اِلَی الابد لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِکَافِ کفایتک حَتّٰی لَا اَلْتَجِیْ اِلٰی اَحَدٍ مَخْلُوْقَاتِکَ ونورنِی بنورِ نورانیۃِ ذٰلک حَتّٰی افور بفاءِ الفوزِ والنجاۃ بَیْنَ عبادنا المقربین اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر۔ وَبالاجابۃِ جدید برحمتک یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

طریقہ ۹ یہ عمل سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ کا ہے۔ اس عمل کو نوچندی اتوار سے شروع کرے۔ اور چالیس دن تک لگاتار روزے رکھے۔ عشاء کی نماز کے بعد ۴۳۲ مرتبہ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ پڑھے۔ مکمل خلوت جہاں کسی کی آواز کانوں میں نہ آئے یہ عمل کرے۔ دورانِ عمل عود اور لوبان کا بخور لے۔ سفید لباس میں یہ عمل کرے۔ تیسرے دن تازہ غسل کرے۔ اور لباس پر خوشبو

لگائے۔ ہر نماز کے بعد مذکورہ آیت کو تین تین مرتبہ پڑھے۔ اس دوران نوافل اوابین، چاشت اور اشراق کی نمازیں بھی ترک نہ کرے۔ جب عمل کو ۲۰ روز گزر جائیں گے تو ایک مؤکل حاضر ہو کر کہے گا۔ اے شخص تو نے کافی مشقت اُٹھائی۔ اب اپنا مقصد بیان کر۔ عامل کو چاہیئے کہ اس کی طرف دھیان نہ دے۔ اپنا عمل ۴۰ دن تک جاری رکھے۔ چالیسویں دن کمرہ نور سے بھر جائے گا۔ اور در و دیوار پر آیت مذکورہ لکھی ہوئی نظر آئے گی۔ اس عرصے میں اچھے اچھے خواب نظر آئیں گے۔ اور ایک گھوڑے پر ایک بادشاہ سوار نظر آئے گا۔ اور اس کے ساتھ کثیر مخلوق بھی ہوگی۔ وہ سلام کرے گا۔ اس کی تعظیم کے لئے عامل کو کھڑا ہو جانا چاہیئے۔ عامل کھڑے ہو کر اس کے سلام کا جواب دے۔ اور کہے کہ جس طرح تم نے مجھے بزرگی دی اور مجھ سے ملنے کے لئے آئے۔ اللہ تمہیں بھی بزرگی دے اور تمہارے مرتبے کو قائم رکھے۔ اے بادشاہ میں تم سے اپنی نشانی طلب کرتا ہوں جس کے ذریعے میں بوقتِ ضرورت تم کو بلا سکوں وہ عامل سے عہد و پیمان کرے گا۔ اور کوئی نشانی دے گا۔ اور بلانے کا کوئی طریقہ بھی بتائے گا آیت مذکورہ کی تعداد پوری کرنے کے بعد یہ دعا تین مرتبہ پڑھنی چاہیئے۔

اَللّٰھُمَّ لَیْسَ فِی السَّمٰوٰتِ ذَرَاتٌ وَلَا فِی الْاَرْضِ غَمَرَاتٌ وَلَا فِی الْجِبَالِ مَدَارَاتٌ وَلَا فِی الْبَحْرِ قَطْرَاتٌ وَلَا فِی الْعُیُوْنِ لَحْظَاتٌ وَلَا فِی النُّفُوْسِ خَطْرَاتٌ اِلَّا وَھِیَ بِکَ دَالَّاتٌ وَلَکَ شَاھِدَاتٌ وَفِیْ مِلْکِ مُتَحَیِّرَاتٌ اَسْئَلُکَ بِتَسْخِیْرِکَ لِکُلِّ شَیْءٍ اَنْ تُوَفِّضِیْ کَمَا یُرْضِیْکَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْکَ التُّکْلَانِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ وَصَلَّی اللّٰہُ سَیِّدِنَا وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْن۔

طریقہ نمبر ۱۰ اسم "اللہ" کی ریاضت، جو شخص دن میں روزہ رکھے اور ریاضت کی نیت سے نصف شب میں اسم "اللہ" ۶۶ ہزار مرتبہ دو رکعت نفل نماز پڑھنے کے بعد پڑھے۔ چند ہفتوں کے بعد اس اسم الٰہی کا مؤکل جس کا نام کیا ئیل ہے۔ اور یہ بہت سے مؤکلوں کا سردار ہے۔ اور یہ مؤکل ۶۶ فرشتوں کی صفوں کا حاکم ہے۔ یہ حاضر ہو کر کہے گا کہ تو نے اللہ کو پکارا۔ ہم اس اسم اعظم کے خادم ہیں۔ اب تو بتا کہ تیرا کیا ارادہ ہے۔ عامل کو کہنا چاہیئے کہ میں اللہ کے واسطے اپنی اطاعت کا طالب ہوں۔ وہ کہے گا کہ تجھے اپنا جسم اور لباس پاک صاف رکھنا چاہیئے۔ اور ہر ماہ تین روزے (۱۳، ۱۴، ۱۵ کے) رکھنے چاہئیں۔ یعنی چاند کی تاریخوں کے لحاظ سے۔ حلال چیز سے افطار کرنا چاہیئے۔ پھر ہم تیرے بھائی ہیں اور تیرے مددگار بھی ہیں۔ بہت آسان عمل ہے۔ اور بہت ہی مؤثر عمل ہے۔

طریقہ نمبر ۱۱ اگر سورۃ واقعہ کو ۱۵ مرتبہ اور اسماء حسنٰی کو ایک مرتبہ لگاتار چالیس دن تک بعد نماز عشاء پڑھیں تو سورۃ واقعہ کا مؤکل عامل کے قبضے میں آجاتے گا۔ ۴۰ ویں دن یہ دعا بھی ایک بار پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا وَاحِدُ یَا فَرْدُ یَا صَمَدُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔ یَا بَاسِطُ یَا غَنِیُّ یَا مُغْنِیُّ مَھْمَھُوْبُ مَھْمَھُوْبِ مَھْمَھُوْبِ ذِیْ لُطْفٍ خَفِیِّ

بمصحع ذی نُوْرٍ لَہِمُ سَعْسُوْبٍ اللہ الذی لہٗ العظمۃ الکبریاءُ صَمْصَعُوْنَ ذُوْجمالٍ وَبِہَا طمعوبٍ ذُوْعِزٍّ شامخٍ یاکا مَہْمَہُوْبٍ اللہ الذی سَخَّرَ بنورہٖ کُلّ نورٍ اَجِیْبُوْا یاخُدّام ھٰذہ السورۃ وخدّام اسم اللہ العلی العظیم الاعظم بتسخیر القلوب الخلق وجلب الرزق وَحَرِّکُوْا روحانیۃ المحبّت لی بالمحبۃ الدّائمۃ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ احرق الحجب نورًا وذلّت الرقاب بعظمۃ وَتَرکت الجبالُ بِھَیْبَتِہٖ وسبّح الدعوتی بحمدہٖ وَالْمَلٰئِکَۃِ مِنْ خِیْفَتِہٖ وَھُوَ الذی لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ العظیم۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ باسمکَ المرتفع الّذی اعطیتہ من شئت مِنْ اولیائِکَ وَالھَمتہٗ اَصْفیاءِکَ مِنْ احبابِکَ اسئلُکَ اللّٰھُمّ ان تاتینی برزقٍ مِنْ عِنْدِکَ تغنِیْ بہٖ فقری وتجبُر بہٖ کسری وَتَقْطَعُ بہٖ علائق الشیطٰن مِنْ قلبِیْ فانکَ انت اللہ الحنان السلطان الدیان الوھاب الرزاق الفتاح العلی العَلیم القابض الباسط الخافض الرافع المعز المذل السمیع البصیر الحکم العدل اللطیف الخبیر المغنی الغنی الکبیر الکریم المعطی الرازق الواسع الشکور ذوالفضل والنعم والجود الکرم۔ اللّٰھم انی اسئلک بحقک وبحق حقک واحسانک یاقدیم الاحسان یامن احسانہٗ فوق کُلّ احسان یامالک الدنیا والاٰخرۃ یاصادق الوعد لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ اَللّٰھُمَّ یسّرلی رزق من الحلال وَاجْعلہ لی نصیبًا اللّٰھُمّ اجب دعوتی بحق سورۃ الواقعہ وبحق اسمک العظیم وبحرمۃ سیدنا محمد صلّی اللہ علیہٖ وسلّم وَعَلٰی اٰلہِ الطیّبین الطاھرین واصحابہٖ اجمعین وَبحق فتج فتّاحٍ رزاقٍ قادرٍ معطٍ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ مغنی الْبَائِسِ الْفَقِیْر توابٍ بصیرٍ لَا یُؤَاخِذُ بِالْجَرَائِمِ۔ اَللّٰھُمَّ یَسِّرْلِیْ رِزْقًا حلالًا طَیِّبًا واجمع بینی بینہٖ من حلالک وَاجعلہٗ نصیبی فی الحلالِ یاذوالجلالِ وَالاکرام فی ھٰذہ السّاعۃ یااللہ یاکافی یاوکیل اغنی بلطفک الخفی یاکریم یارحیم۔ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَبِطَاعَتِکَ عَنْ مَعْصِیَتِکَ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ۔ یااللہ یارحمٰن الدّنیا وَالْاٰخرۃ وَرَحِیْمُھُمَا یارَبّ العٰلَمِیْن توکّلت یاخدّام ھٰذہ السورۃ الشریفۃ بجمیع مَا اَمَرْتکُمْ بہٖ وَمَا وکّلتُمْ عَلَیْہِ بحقّ اھیًا اشراھیًا اذونائی صباؤت وَاٰل شُدَّائی اَسْئَلُکَ اَللّٰھُمَّ ان تصلّی علٰی سیّدنا مُحَمَّدٍ وَصَحْبِہٖ وَتَسَلّم تسلیمًا کثیرًا کثیرًا۔

طریقہ ۱۲ شب سہ شنبہ یا شب یکشنبہ کو آدھی رات گزرنے کے بعد باوضو ہو کر جائے نماز پر کھڑے ہو کر تین بار کہے فریاد فریاد فریاد بدرگاہِ تو بدوستی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم و بدوستی علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ و حسن مجتبیٰ و حسین شہید کربلا۔ آنچہ مطلوب می دارم بانصرام رساں بعدہٗ۔ اسی جگہ کھڑے ہو کر تین بار آیت الکرسی تین تین بار چاروں قل پڑھ کر حصار کرلے اور "یا اللہ" چار ہزار مرتبہ پڑھے۔ اور اسی طرح تین روز تک اس عمل کو جاری رکھے۔ انشاء اللہ تیسری شب مؤکل حاضر ہوگا۔ اگر دورانِ عمل مؤکل حاضر ہو جائے تو اس سے بات نہ کرے جبتک تعداد پوری نہ ہو جائے۔ تعداد پوری ہونے کے بعد مؤکل سے عہد و پیمان کرلے۔ اس کے بعد جب بھی مؤکل کو حاضر کرنا ہو تو خلوت میں مذکورہ بالا عمل کو پڑھ کر ۱۴ مرتبہ "یا اللہ" پڑھے۔ انشاء اللہ مؤکل حاضر ہوگا۔ اور حکم کی تعمیل کرے گا۔

طریقہ ۱۳ جو شخص، روزے رکھے اور ترک حیوانات اور پرہیز جلالی کے ساتھ عمل کو جاری رکھے۔ وہ اس عمل میں یقیناً کامیاب ہوگا۔ عمل یہ ہے کہ پانچوں وقت کی نماز باجماعت پڑھ کر ہر نماز کے بعد حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل ۱۳۵۰ مرتبہ پڑھے۔ اور ہر وقت بہ کثرت استغفار اور درود شریف پڑھے۔ ساتویں روز تک عشاء کی نماز کے بعد ۴۵ ہزار مرتبہ اس آیت کو مکمل تنہائی میں پڑھے۔ انشاء اللہ اس آیت کا مؤکل حاضر ہوگا۔ عامل کو چاہیئے کہ مؤکل کو دیکھ کر کھڑا ہوجائے اور سلام عرض کرے اور کہے کہ آپ نے مجھے عزّت بخشی۔ میں اس کا شکرگزار ہوں۔ اب آپ اپنے حلقہ میں کسی خادم کو حکم دیں کہ وہ میری اطاعت کرے۔ اور خدمتِ خلق کے معاملات میں میری مدد کرے۔ میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ مجھے جو کچھ بھی ملے گا وہ میں ہرگز ہرگز گناہ کے کاموں میں خرچ نہیں کروں گا۔ اور اللہ کے بندوں کی بھرپور مدد کروں گا۔ مؤکل عامل کی طرف بشاشت اور خوش دلی کے ساتھ متوجہ ہوگا۔ اور مرحبا کہے گا۔۔۔ اور آیت شریفہ کی تلاوت کی طرف رغبت دلائے گا۔ پیر اور جمعرات کو روزہ رکھنے کا حکم دے گا۔ اور اللہ کی نافرمانی سے باز رکھنے کی تاکید کرے گا۔ مخلوق پر شفقت کی تلقین کرے گا۔ اور اللہ کے محتاج اور کمزور بندوں کی مدد کرنے پر اکسائے گا۔ اگر عامل نے یہ سب کچھ قبول کرلیا تو مؤکل عامل کو ایک تلوار دے گا۔ جس کے چمکتے ہوئے نور سے وہ جگہ روشن ہوجائے گی۔ اور اس پر ایک سطر لکھی ہوگی جسے مؤکل خود پڑھ کر بتائے گا۔ یہ تلوار عامل کو چاہیئے کہ محفوظ جگہ رکھ دے اور بہت ہی شدید حالات میں اس کو نکالے مؤکل ایک انگوٹھی بھی دے گا جو مشک سے زیادہ خوشبودار ہوگی۔ اور چمکے گی۔ اور اس پر بھی ایک عبارت ہوگی۔ جسے مؤکل خود پڑھ کر سنائے گا۔ یہ ایک بیش بہا نعمت ہوگی۔ عامل ان چیزوں کو سبز رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے کسی محفوظ مقام پر رکھ دے۔ عامل جب بھی یہ انگوٹھی پہن کر کسی حاکم کے پاس جائے گا وہ حاکم مبہوت ہو کر عامل کے حکم کی تعمیل کرے گا۔ عامل کے لئے ضروری ہوگا کہ اس عمل میں کامیابی کے بعد ہر فرض نماز کے بعد ۴۵ مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل پڑھتا رہے۔ دورانِ عمل آیت مذکورہ ۱۳۵۰ مرتبہ اور یہ دعا ۳ مرتبہ پڑھے۔ یَا کَافِیُ (ایک سو گیارہ مرتبہ) پھر ایک سو گیارہ مرتبہ یَا کافی الغنیُ نواکب الدنیا و مصائب الدھر و ذل الفقر، پھر ۱۶۰ مرتبہ یَا غنی پھر ۱۶۰ مرتبہ اَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ و بجودك و فضلك عن خلقك فَاِنَّكَ قلت و قولك الحقّ المُبِیْن۔ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ دعوناك كَمَا اَمَرْتَنَا فَاسْتَجِبْ لَنَا كما وعدتنا۔ اس کے بعد تین بار یہ کہے۔ یَا فَتَّاحُ اِفْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ واسبل علیّ شرعنا یتك وسخّر لِیُ خادم ھذاہِ الاسماءِ بشیءٍ استعین بہ علٰے معالتین امر دنیاوی ودینی واٰخرتی وعاقبۃ اَمری وسخرہٗ لی کما سخرت الریح وَالْاِنس والجن والوحوش والطیور لنبیّك سلیمان ابن داؤد عَلَیْہِ السَّلام اھیًا اشراھیًا اذونائی اصباؤث ال شذائی یا امرہ من بین الکاف والذی اِنَّمَا اَمرہٗ اذا اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنْ ط سُبْحَانَ الَّذِیْ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْہِ تُرْجَعُوْن۔

طریقہ ۱۴ یہ عمل جن تابع کرنے کیلئے بہت مؤثر ہے۔ مکمل تنہائی میں اس عمل کو لگاتار ۴۰ دن تک مکمل پرہیز کے ساتھ جاری رکھے۔ اور دورانِ عمل حصار ضرور کر لے روزانہ سورۂ مزمل چالیس مرتبہ پڑھنی ہے۔ آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ۔ دورانِ عمل عامل کو مختلف ڈراؤنی چیزیں نظر آئیں گی۔ لیکن وہ سب حصار سے باہر ہوں گی۔ اگر نہ ڈرا اور اس نے اپنے عمل کو ترک نہ کیا تو چالیسوے دن ایک جن حاضر ہو کر عامل کی اطاعت کرے گا۔ انشاء اللہ۔

طریقہ ۱۵ اس عمل میں خواب میں آکر مؤکل عامل کی اطاعت کریں گے۔ عمل یہ ہے کہ نصف شب کے بعد عامل دو نفلیں ادا کر کے دوزانو ہو کر ایک ہزار مرتبہ استغفار پڑھکر ایک ہزار مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل پڑھے۔ اور تیرہ سو (۱۳۰۰) مرتبہ یہ پڑھے۔ یَاخُدَّامُ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ الشَّرِیفَۃِ وَالدَّعْوَۃِ الْمُنِیفَۃِ وَالْاَسْمَاءِ الرَّبَّانِیَّۃِ بِحَقِّ مَا فِیْھَا مِنَ السِّرِّ وَالْاَسْرَارِ النُّوْرِ وَالْاَنْوَارِ بَیِّنُوْا لِیْ مَا اُضْمِرْتُ عَلَیْہِ مِنْ کَذَا وَکَذَا (یہاں اپنے مقصد کا خیال کرے) بِحَقِّ مَا تَلَوْتُہٗ عَلَیْکُمْ وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَارَکَ اللّٰہُ فِیْکُمْ عَلَیْکُمْ۔ اس عمل کو کر کے پاک صاف بستر پر سو جائے۔ انشاء اللہ مؤکل خواب میں آکر صورتِ حال سے آگاہ کرے گا۔

طریقہ ۱۶ پانی کے طشت پر مؤکل کے حاضر ہونے کا عمل۔ طریقہ یہ ہے کہ عامل ۷ روزے رکھے۔ نوچندی اتوار سے شروع کرے اور ہر نماز کے بعد حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل ایک ہزار مرتبہ پڑھے۔ اور مندرجہ ذیل دعا کو سات مرتبہ پڑھے۔ جَو کی روٹی اور انجیر سے روزہ افطار کرے ساتوے دن اس آیت کا مؤکل حاضر ہوگا سبز لباس میں ہوگا۔ حاضر ہو کر وہ سلام کرے گا۔ عامل کو چاہیئے بہت اچھی طرح اس کے سلام کا جواب دے۔ وہ پوچھے گا کہ تو کیا چاہتا ہے۔ عامل چپ رہے۔ وہ ایک ہزار دینار کی تھیلی پیش کرے گا۔ عامل کو چاہیئے کہ تھیلی کی طرف التفات نہ کرے۔ اگر عامل تھیلی لے گا تو نقصان ہوگا۔ اس کے بعد مؤکل فریاد کرے گا کہ دنیا کی کوئی بھی دولت لے لے لیکن مجھے اپنا غلام نہ بنا۔ عامل کو چاہیئے کہ اپنے عمل کو پورا کرنے میں مشغول رہے۔ اس کے بعد بولے کہ جن اور شیاطین علوی اور سفلی میرے لئے مسخر کر دے۔ اگر وہ اس بات کو مان لے تو اس کو آزاد کرنے کی بات کرے اسوقت مؤکل ایک لوح عامل کو دے گا۔ اس پر لکھا ہوگا۔ وَحُشِرَ لِسُلَیْمَانَ جُنُوْدُہٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّیْرِ فَھُمْ یُوْزَعُوْنَ۔ اور دائرے میں لکھا ہوگا۔ اِنَّہٗ مِنْ سُلَیْمَانَ وَاِنَّہٗ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اس کے بعد عامل جب اس لوح سے کام لینے کا ارادہ کرے تو ایک طشت میں پانی بھرے اور کسی نابالغ بچے کو طشت کے پاس بٹھائے اور ایک مرتبہ مندرجہ ذیل دعا پڑھے۔ اس وقت پانی میں جنّات حاضر ہوں گے اور عامل کو حقائق سے آگاہ کریں گے۔

دعا یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ بِسَطْوَۃِ جَبَرُوْتِ قَھْرِکَ وَبِسُرْعَۃِ اِغَاثَۃِ نَصْرِکَ وَبِغَیْرَتِکَ لِانْتِھَاکِ حُرُمَاتِکَ وَبِحِمَایَتِکَ لِمَنْ اَحْتَمٰی بِاٰیَاتِکَ نَسْئَلُکَ یَا اَللّٰہُ یَا قَرِیْبُ

يَاسَمِيعُ يَامُجِيبُ يَاسَرِيعُ يَاجَبَّارُ يَامُنْتَقِمُ يَاقَهَّارُ يَاشَدِيدُ الْبَطْشِ يَامَنْ لَّايُعْجِزُهُ قَهْرُ الْجَبَابِرَةِ وَلَايَعْظُمُ عَلَيْهِ هَلَاكُ الْمُقَرَّدِينَ مِنَ الْمُلُوكِ الْاَكَاسِرَةِ۔ اَسْئَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ كَيْدَ مَنْ كَادَنِي فِي نَحْرِهِ وَمَكْرَ مَنْ مَكَرَ بِي عَائِدًا اِلَيْهِ وَحُفْرَةَ مَنْ حَفَرَ لِي وَاقِعًا فِيهَا وَمَنْ نَّصَبَ لِي شَبْكَةَ الْخِدَاعِ اِجْعَلْهُ يَاسَيِّدِي مُسَاقًا اِلَيْهَا وَمَصَادًا فِيهَا وَاَسِيرًا لَّدَيْهَا۔ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ كٓهٰيٰعٓصٓ اِكْفِنَا هَمَّ الْاَعْدَآءِ وَاَلْقِ عَلَيْهِمُ الرَّدٰى وَاجْعَلْهُمْ لِكُلِّ حَبِيبٍ فِدَاءً وَسَلِّطْ عَلَيْهِمْ عَاجِلَ النَّقَمِ فِي الْيَوْمِ وَفِي الْغَدَآءِ اَللّٰهُمَّ بَدِّدْ شَمْلَهُمْ اَللّٰهُمَّ فَرِّقْ جَمْعَهُمْ اَللّٰهُمَّ قَلِّلْ عَدَدَهُمْ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الدَّآئِرَةَ عَلَيْهِمْ اَللّٰهُمَّ اَرْسِلِ الْعَذَابَ عَلَيْهِمْ۔ اَللّٰهُمَّ اَخْرِجْهُمْ مِنْ دَائِرَةِ الْحِلْمِ وَاسْلُبْهُمْ مَدَدَ الْاِمْهَالِ وَغُلَّ اَيْدِيَهِمْ وَارْبِطْ عَلٰى قُلُوبِهِمْ وَلَاتُبَلِّغْهُمُ الْاٰمَالَ اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ مَزَّقْتَهُ مِنْ اَعْدَآئِكَ اِنْتِصَارًا لِّاَنْبِيَآئِكَ وَرُسُلِكَ وَاَوْلِيَآئِكَ اَللّٰهُمَّ انْتَصِرْ لَنَا انْتِصَارَكَ لِاَنْبِيَآئِكَ وَرُسُلِكَ وَاَوْلِيَآئِكَ اَللّٰهُمَّ انْتَصِرْ لَنَا انْتِصَارَكَ لِاَحْبَابِكَ عَلٰى اَعْدَآئِكَ اَللّٰهُمَّ لَاتُمَكِّنِ الْاَعْدَآءَ فِينَا وَلَاتُسَلِّطْهُمْ عَلَيْنَا بِذُنُوبِنَا۔ حٰمٓ۔ سَبْعًا حُمَّ الْاَمْرُ وَجَآءَ النَّصْرُ فَعَلَيْنَا لَايُنْصَرُونَ حٰمٓ عٓسٓقٓ حِمَايَتُنَا مِمَّا نَخَافُ۔ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنَا اَمَلَ الرَّجَآءِ وَفَوْقَ الْاَمَلِ يَاهُوَ ثَلَاثًا يَامَنْ بِفَضْلِهِ لِفَضْلِهِ نَسْئَلُ۔ اَسْئَلُكَ الْعَجَلَ الْعَجَلَ۔ اِلٰهِيَ الْاِجَابَةَ يَامَنْ اَجَابَ نُوحًا فِي قَوْمِهِ يَامَنْ نَّصَرَ اِبْرَاهِيمَ عَلٰى اَعْدَائِهِ يَامَنْ رَدَّ يُوسُفَ عَلٰى يَعْقُوبَ يَامَنْ كَشَفَ ضُرَّ اَيُّوبَ يَامَنْ اَجَابَ دَعْوَةَ زَكَرِيَّا يَامَنْ قَبِلَ تَسْبِيحَ يُونُسَ بْنِ مَتّٰى نَسْئَلُكَ بِاَسْرَارِ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ الْمُسْتَجَابَاتِ اَنْ تَتَقَبَّلَ بِاَنَّهٗ دَعَوْنَاكَ وَاَنْ تُعْطِيَنَا مَاسَاَلْنَاكَ اَنْجِزْ لَنَا وَعْدَكَ الَّذِي وَعَدْتَّ لِعِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِينَ اِنْقَطَعَتْ اٰمَالُنَا وَعِزَّتِكَ اِلَّا مِنْكَ وَخَابَ رَجَاءُنَا وَحَقِّكَ اِلَّا فِيكَ اِنْ اَبْطَئَتْ غَارَةُ الْاَرْحَامِ وَابْتَعَدَتْ فَاَقْرَبُ الشَّيْءِ مِنَّا غَارَةُ اللّٰهِ۔ يَاغَارَةَ اللّٰهِ جِدِّي السَّيْرَ مُسْرِعَةً فِي حَلِّ عُقْدَتِنَا يَاغَارَةَ اللّٰهِ عَدَتِ الْعَادُونَ وَجَارُوْا۔ وَرَجَوْنَا اللّٰهَ مُجِيرًا۔ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا۔ وَكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيرًا۔ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔ سَلَامٌ عَلٰى نُوحٍ فِي الْعٰلَمِينَ۔ اِسْتَجِبْ لَنَا اٰمِينْ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ۔

طریقہ ۱۷ یہ عمل بھی بہت مؤثر ہے۔ اور بزرگوں کے معمول میں رہا ہے۔ عامل کو چاہیئے کہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ کو عشاء کی نماز کے بعد ۱۹ ہزار مرتبہ پڑھے۔ اور اس عمل کو لگاتار ۴۰ دن تک کرے۔ دورانِ عمل پرہیز جلالی کے ساتھ ساتھ ترکِ حیوانات بھی رکھے۔ چالیسویں دن مؤکل حاضر ہوکر اطاعت کرنے پر مجبور ہوگا۔ دورانِ عمل مؤکلین آکر ڈرائیں گے۔ لیکن عامل کو کسی طرح کا خوف نہیں کھانا چاہیئے۔ البتہ حصار کے بغیر عمل کرنے کی غلطی نہ کرے ورنہ نقصانِ عظیم ہوگا۔

طریقہ ۱۸ سب سے پہلے ایک ایسا مکان تلاش کریں کہ جس پر عامل کا مکمل اختیار ہو اور عامل کے سوا کسی اور کی وہاں آمد و رفت نہ ہو۔ اس عمل میں ترکِ حیوانات اور پرہیز جمالی لازمی

کرنے ہیں ورنہ عمل میں کامیابی نہیں ملے گی۔ دورانِ عمل صندل اور عود کی دھونی لیں۔ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر عمل کی شروعات کریں۔ سب سے پہلے سورۂ یٰسین پڑھیں۔ اس کے بعد سورۂ واقعہ پڑھیں۔ اس کے بعد سورۂ توبہ پڑھیں۔ تینوں سورتوں کی تلاوت کے بعد پانچ سو مرتبہ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پڑھیں۔ اس کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھ کر سورۂ تکاثر سے سورۂ ناس تک کی تمام سورتیں پڑھیں۔ عمل کے اختتام پر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اور مصلّے ہی پر پڑ کر سو جائیں۔ اس عمل کو لگاتار پانچ دن تک کریں۔ تیسرے روز عامل کے بدن میں کپکپی شروع ہو گی۔ ڈراؤنی صورتیں نظر آئیں گی۔ اُن کے ہاتھوں میں تلواریں ہوں گی۔ عامل کو چاہیئے کہ ان چیزوں سے خوف نہ کھائے۔ پانچویں دن ایک نورانی بزرگ عامل کو شربت کا ایک پیالہ عطا کریں گے۔ اب عامل کو سمجھنا چاہیئے کہ اس کا عمل کامیابی سے ہمکنار ہو گیا۔ شربت پیتے ہی عامل کو روحانیت کا کمال حاصل ہو جائے گا۔ اس کے بعد عامل جب بھی تنہائی میں پانچ مرتبہ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پڑھے گا مؤکل حاضر ہو جائے گا۔ اور حکم بجا لائے گا۔

طریقہ ۱۹ اس عمل کا طریقہ یہ ہے کہ عروجِ ماہ میں نوچندی جمعرات کو عمل کی شروعات کریں مندرجہ ذیل کلمات عشاء کی نماز کے بعد گیارہ سو مرتبہ اور ہر فرض نماز کے بعد ۴۱ مرتبہ پڑھیں۔ عمل سے پہلے حصار ضرور کر لیں۔ دورانِ عمل طرح طرح کے ڈراؤنے چہرے نظر آئیں گے اور وہ اس بات کی کوشش بھی کریں گے کہ عامل اپنے عمل کو ترک کر دے۔ عامل کو دورانِ عمل ایسا بھی محسوس ہو گا کہ کوئی میدان ہے جہاں لوگوں کو قتل کیا جا رہا ہے اور مرنے والے چیخ و پکار کر رہے ہیں۔ عامل کو ایسا بھی محسوس ہو گا کہ زمین ہل رہی ہے۔ اور ہر طرف شعلے بھڑک رہے ہیں۔ لیکن عامل کو چاہیئے کہ وہ ان چیزوں سے خوف نہ کھائے۔ کیوں کہ یہ چیز حصار کے اندر آنے کی قوت نہیں رکھتیں۔

چالیسویں دن تین مؤکل حاضر ہوں گے۔ جو خود شیخ عبد القادر جیلانیؒ کا مرید اور معتقد بتائیں گے وہ آکر پوچھیں گے کہ انہیں کیوں بلایا ہے۔ عامل بتا دے کہ میں نے خدمتِ خلق کے کاموں میں مدد کے لئے بلایا ہے۔ وہ بطورِ نشانی انگوٹھی دیں گے۔ اور حاضر ہونے کا طریقہ بھی بتائیں گے۔

کلمات یہ ہیں۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَللّٰہُ الصَّمَدُ یَا اللّٰہُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ۔

طریقہ نمبر ۲۰ چاند کی گیارہ تاریخ کو اس عمل کی شروعات کریں۔ بعد نمازِ عشاء گیارہ سو مرتبہ "سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ" پڑھیں۔ اوّل و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ عمل مکمل تنہائی میں کریں۔ اس عمل کے دوران سب سے پہلے ایک اژدہا نظر آئے گا۔ اس کے بعد اور بھی خوف دلانے والی چیزیں دکھائی دیں گی۔ لیکن عامل کو چاہیئے ان چیزوں سے خوف زدہ نہ ہو۔ چالیسویں روز ایک مؤکل حاضر ہو گا۔ اور عامل کی اطاعت کا وعدہ کرے گا اور حاضر ہونے کا طریقہ بھی انشاء اللہ بتا دے گا۔

طریقہ ۲۱ عروجِ ماہ میں شروعات کریں۔ اور عمل مکمل تنہائی میں کریں۔ عامل کو چاہیئے کہ دورانِ عمل احرام باندھے۔ اور مکمل پرہیز کرے۔ یعنی پرہیز جلالی بھی کرے اور ترکِ حیوانات بھی۔ دورانِ عمل حصار ضرور کرے۔ دس دن تک روزانہ دس ہزار مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے۔ گیارہویں دن سے تیسویں دن تک ایک ہزار مرتبہ روزانہ بسم اللہ پڑھے۔ اکتیسویں دن سے چالیسویں دن تک روزانہ پانچ سو مرتبہ پڑھے۔ اس طرح چالیس دن میں سوا لاکھ مرتبہ بسم اللہ پڑھی جائیگی۔ دورانِ عمل خوفناک چیزیں نظر آئیں گی۔ لیکن عامل کو ڈرنا نہیں چاہیئے۔ چالیسویں دن مؤکل حاضر ہوں گے۔ سلام پیش کریں گے۔ اور عامل کی اطاعت کرنے کا وعدہ کریں گے۔ چلّے کے بعد سو مرتبہ روزانہ بسم اللہ پڑھنے کا معمول رکھیں۔ تاکہ عمل قابو میں رہے۔ عامل کو چاہیئے کہ بسم اللہ کے مؤکلین سے حاضر ہونے کا طریقہ پوچھ لیں۔ تاکہ بوقت ضرورت مؤکل کو مدعو کیا جاسکے۔

طریقہ ۲۲ نوچندی جمعرات سے شروع کریں اور تین ہزار ایک سو پچیس (۳۱۲۵) مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھنی ہے۔ چالیس دن میں سوا لاکھ کی تعداد پوری کرنی ہے۔ مکمل پرہیز کے ساتھ اس عمل کو کریں۔ دورانِ عمل خوفناک چیزیں نظر آئیں گی۔ لیکن عامل کا کچھ بگاڑنے پر قادر نہیں ہونگی۔ چالیسویں دن سورۃ فاتحہ کے مؤکل آکر اظہارِ اطاعت کریں گے۔ ان مؤکلوں سے اُن کو بلانے کا طریقہ معلوم کرلینا چاہیئے۔

طریقہ ۲۳ عروجِ ماہ میں شروع کریں۔ اور عمل مکمل تنہائی میں کریں۔ مکمل پرہیز کے ساتھ عمل کو جاری رکھیں۔ آیت الکرسی سوا لاکھ مرتبہ پڑھی جاتی ہے۔ عامل اپنی استعداد اور ہمت کے مطابق سات دن میں، چودہ دن میں، اکیس دن میں یا چالیس دن میں تعداد پوری کرے۔ چالیسویں روز آیت الکرسی کے مؤکل حاضر ہوں گے اور اظہارِ اطاعت کرنے پر مجبور ہوں گے۔ عمل کے بعد روزانہ پانچسو مرتبہ آیت الکرسی پڑھتا رہے۔ تاکہ عمل قابو میں رہے۔ جب مؤکل حاضر ہوں۔ اُن سے حاضری کا طریقہ ضرور پوچھ لیں۔

طریقہ ۲۴ یہ اسم ذات کا دوسرا عمل ہے۔ نوچندی جمعرات سے شروع کرنا ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد "یا اللہ" روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ پڑھیں۔ ۴۰ دن میں سوا لاکھ کی تعداد پوری کریں۔۔۔ اور دورانِ عمل صرف پرہیز جمالی کریں۔ ۴۰ دن کے بعد عشاء کی نماز کے بعد ۶۶ مرتبہ روزانہ "یا اللہ" پڑھتے رہیں۔ چالیسویں دن مؤکل حاضر ہوگا۔ اس کا نام کہیائیل ہے۔ یہ عامل سے عہد و پیمان کرے گا۔ اور اس کے بعد جب بھی اس کو طلب کرنا ہو تو مکمل تنہائی میں ۶۶ مرتبہ "یا کہیائیل بحق یا اللہ" پڑھیں گے تو مؤکل حاضر ہو جائے گا۔ اور اطاعت کرنے پر مجبور ہوگا۔

طریقہ ۲۵ "یا سلامُ" کا مؤکل بہت زبردست مؤکل ہے اس کا نام "درعیائیل" ہے۔ اسکے ماتحت چار مؤکل ہیں اور ہر مؤکل ۱۳۱ صفوں کا حاکم ہے۔ اور اسم سلام حضرت جبرئیل علیہ السلام

کے زیر اثر ہے۔ جو شخص یا سلام کے مؤکل کو تابع کرنا چاہے اس کے لئے ضروری ہے کہ بہ نیت دعوت یا سلام کی ایک لاکھ ۳۱ ہزار مرتبہ پڑھ کر زکوٰۃ نکالے اور عشاء کی نماز کے بعد روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ پڑھے ___ لگاتار چالیس دن تک ۴۰ دن میں سوا لاکھ تعداد ہوگی ___ ۴۱ ویں دن چھ ہزار مرتبہ پڑھ کر تعداد مکمل کریں۔ روزانہ عمل کے آخر میں ایک مرتبہ یہ دعا بھی پڑھنی ہے۔

یَا سَلَامُ اَنْتَ السَّلَامُ وَاِلَیْكَ یَعُوْدُ السَّلَامُ سَلَامُكَ التَّامُ رَافَتُكَ عَلَی الاَوْلِیَاءَ الانبیاءِ وَالْاِتْقِیَاءِ وَاَنْتَ الْمُحِیْطُ بِعِلْمِكَ الْقَدِیْمِ وَبِصَفَائِحِ الصَّفَا فِیْ قُلُوْبُ الْاَصْفِیَاءِ اَسْئَلُكَ بِسَكِیْنَتِكَ النَّازِكَۃِ عَلَی السِّرِّ الْمُوْسوی بِعِزَّ تِكَ الظَّاهِرَۃِ علی الجناب العیسوی وَبِمَا جَمَعْتُ فِیْ بَاطِنِ دَائِرَۃَ الهوی وَظَاهِرِ مَعَالِمِ الْمَنَاءِ اَنْ تَجْعَلَ قَلْبِیْ قَابِلًا لِتَوَارِدِ الوَاحِدِیَّۃِ فَارِغًا مِنْ شَوَاغِلِ الموحدیۃِ عَائِدًا بِكَ اِلَیْكَ فِیْ جَمِیْعِ الْاَوْقَاتِ السَّرمَدِیَّۃِ وَارْزُقْنِیْ بِلُطْفِكَ الْعَمِیْمِ وَاِحْسَانِكَ الْقَدِیْمِ حُسْنَ الظَّنِّ بِكَافَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ لِاَنَالَ سِرَّ سُبُوْاحِیَّتِكَ الَّتِیْ جَعَلْتَهُ بِهَا فِیْ مَقَامِ الیقین وَاجْعَلْنِیْ مُتَبَرِّكًا بِدَقَائِقِ نفائس الاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ فَارْزُقْنِیَ الرِّضَا بِمَا قَدَّرْتَہٗ لِیْ فِیْ عِلْمِكَ وَیَسِّرْہُ لِیْ بِاَمْرِكَ یَا مَنْ رزق سماه قُلُوْب الاولیاء بِمَصَابِیْحِ الْخَوَاطِرِ اِفْتَحْ لِیْ ابواب المشاهدۃ بِمَصَابِیْحِ بَصَائِرِ بالسَّلام یَا سَلَامُ۔ انشاء اللہ ۴۱ ویں دن دعا پڑھتے ہی مؤکل حاضر ہو کر اطاعت کا وعدہ کرے گا اور آئندہ اپنے حاضر ہونے کا طریقہ بتائے گا۔

طریقہ ۲۶ حق تعالیٰ کے چار صفاتی نام "یَا حَافِظُ یَا بَاسِطُ یَا وَدُوْدُ یَا مُبِیْنُ۔ ۱۱۸۳ مرتبہ ہر فرض نماز کے بعد سات روز تک پڑھے۔ ساتویں دن عشاء کی نماز کے بعد، ۱۱۸۳ مرتبہ ان اسماء کو پڑھے۔ سات دن تک پرہیز جلالی اور ترکِ حیوانات کرے۔ ساتویں روز پندرہ مؤکل عمل کے اختتام پر حاضر ہوں گے۔ اور عامل سے محو کلام ہوں گے۔ اور طلب کرنے کی وجہ دریافت کریں گے۔ عامل کو چاہیئے کہ ان سے ایک خادم کی فرمائش کرے۔ وہ ایک خادم عطا کر دیں گے جو زندگی بھر عامل کے ساتھ رہے گا اور عامل کے حکم کی تعمیل کرے گا۔ عمل کو برقرار رکھنے کے لئے ۳۰۰ مرتبہ روزانہ پڑھتے رہیں۔ اور خادم سے اس کو طلب کرنے کا طریقہ معلوم کر لیں۔

طریقہ ۲۷ یہ عمل جلالی اور جمالی پرہیز کے ساتھ بہ مع ترکِ حیوانات تین دن تک کرے۔ دن میں روزہ رکھے۔ اور رات کو مکمل تنہائی میں یہ عمل کرے۔ جگہ، لباس، جسم ہر طرح سے پاک صاف ہو۔ ہر نماز کے بعد سورۂ کوثر ایک ہزار مرتبہ پڑھتا رہے۔ اور اس کے بعد ۷ مرتبہ یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ مَا اَسْئَلُكَ بِمُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ اَنْ تسخر لِیْ خدام هذه سوارۃ عبدك عبد الكریم الاما احبت وسمعت والمعت بحقِ شریخ شریخ مَرْدِیخ مَرْدِیخ بحقِ مَنْ كَلَّمَا موسیٰ تكلیمًا علی طورِ سینا الوحا الوحا العجل العجل العجل الساعۃ الساعۃ الساعۃ بارك اللہ فیك وَعَلَیْكَ۔ آخری دن سورۂ کوثر کا مؤکل تابع ہو جائے گا۔

طریقہ نمبر ۲۸ "رزّاق" یہ اسم بھی بہت قدیم اسم ہے۔ کیوں کہ حق تعالیٰ شانہٗ ازل ہی سے اپنی مخلوقات کو روزی پہنچا رہا ہے۔ اس لئے بجا طور پر اس کو رزّاق کہا جاتا ہے۔ اس کے مؤکل کا نام یہوائیل ہے۔ اس مؤکل کے تحت چار افسر ہیں۔ جن میں سے ہر ایک افسر ۳۰۸ صفوں کا مالک ہے اور ایک صف میں ۳۰۸ مؤکل ہیں۔ جو اس اسم کی دعوت دیتا ہے تو اس اسم کا مؤکل عامل کے تابع ہو کر رزق کے مسائل منٹوں میں حل کر دیتا ہے۔

طریقہ دعوت کا یہ ہے کہ اس اسم کا نقش بنا کر عامل اپنے دائیں بازو پر باندھیں۔ اور نوچندی جمعرات سے شروع کریں۔ ہر فرض نماز کے بعد ۳۰۸ مرتبہ ۴۰ دن تک یا رزاق پڑھے۔ اور رات کو مکمل تنہائی میں مکمل پرہیز کے ساتھ ۳۰۸ مرتبہ یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الرَّزَّاقُ لِکُلِّ مَا اَرْجَدْتَہٗ مِنْ جُوْدِكَ وَاَنْتَ الْمُکْمَلُ ذَاتًا وَصِفَۃً مِنْ حَیَاشِھِدُ ذٰلِكَ وَاَنْتَ الْمبذل رِزْقَھُمْ مِنْ غَوَامِضِ عِلْمِكَ بوسیلۃ اسمآءِكَ وَاَرْضِكَ اَسْئَلُكَ بِمَکْنُوْنَاتٍ مِنْعَكَ اَنْ تَجْعَلَ وَجُوْدِیْ مَحَلَّ الْخَیْرَاتِ وَوَاسِطَۃَ الْبَرَکَاتِ مِنَ الْاَفْعَالِ وَالصِّفَاتِ وَارْزُقْنِیْ عِلْمًا نَافِعًا لِلْقُلُوْبِ النسفیۃ وَحَالًا جَامِعًا لِلْاَحْوَالِ الْاَنْسِیَّۃِ وَیَدًا مُعْطِیَۃً للعطایا الْمَرْضِیَّۃِ وَاجْعَلْنِیْ اٰخِذًا اَمِنْكَ عَلٰی نَعْتِ الْجَمْعِ وَالتَّفْصِیْلِ مُوْصِلًا اِلٰی عِبَادِكَ لَا اَجِدُ اِلَّا الْکَمَالَ وَالتَّکْمِیْلَ وَاَرِدْ لِیْ بلطائفِ التَّوْحِیْدِ وخصائصِ التوفیق وَالتَّسْدِیْدِ اِنَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ۔ ۴۰ ویں دن انشاء اللہ مؤکل یہوائیل حاضر ہو کر تابع ہو جائیگا۔ اور آئندہ اپنے آنیکا طریقہ بتائے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۹	۸۳	۸۰	۷۶
۸۱	۷۵	۷۰	۸۲
۷۴	۷۸	۸۵	۷۱
۸۴	۷۲	۷۳	۷۹

طریقہ نمبر ۲۹ نوچندی جمعرات سے یہ عمل شروع کریں۔ اور لگاتار ۴۰ دن تک عمل کو جاری رکھیں اور مندرجہ ذیل نقش پہلے ہی دن اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں۔ عمل یہ ہے۔ یَا حَاضِرُ یَا نَاظِرُ یَا شَافِیْ یَا حَیُّ یَا مَالِكُ روزانہ گیارہ سو مرتبہ پڑھیں۔ مکمّل تنہائی میں مکمّل پرہیز کے ساتھ پڑھیں۔ انشاء اللہ چالیس ویں دن پانچوں اسماءِ الٰہی کے پانچ مؤکل حاضر ہوں گے۔ اور اظہارِ اطاعت کرینگے ان میں کوئی ایک تابع ہو جائیگا۔ اور خدمت کا وعدہ کرے گا اور اپنے آنے کا طریقہ بھی بتلائے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۵۷	۴۷۱	۴۶۸	۴۶۴
۴۶۹	۴۶۳	۴۵۸	۴۷۰
۴۶۲	۴۶۶	۴۷۳	۴۵۹
۴۷۲	۴۶۰	۴۶۱	۴۶۷

طریقہ نمبر ۳

اسم "فتّاح" کی برکت سے باطن کے راز کھلتے ہیں۔ اور پوشیدہ خزانوں کا ادراک ہوتا ہے۔ اس اسم کے اعداد ۴۸۹ ہیں۔ جو شخص اسم کے حروف کو اس اسم کے اعداد میں ضرب دے کر روزانہ ۱۹۵۶ مرتبہ لگاتار ۴۰ دن تک اس طرح پڑھے کہ عمل کے اختتام پر ایک مرتبہ یہ دعا پڑھے۔ اور عمل مکمل تنہائی میں مکمل پرہیز کے ساتھ کرے تو انشاء اللہ چالیسویں دن مؤکل حاضر ہوگا۔ اس کا نام لحیائیل ہے۔ یہ مؤکل ۴۸۹ صفوں کا حاکم ہے۔ اور ایک صف میں ۴۸۹ فرشتے ہیں۔ اس اسم کی دعوت شروع کرنے سے پہلے اس اسم کا نقش عامل اپنے دائیں بازو پر باندھ لے۔

دعا یہ ہے۔ یَافَتَّاحُ اَنْتَ الَّذِیْ تَفْتَحُ اَقْفَالَ الصُّدُوْرِ بِمَفَاتِحِ الْعِنَایَۃِ الْاَزَلِیَۃِ وَاَنْتَ الْغَنِیُّ الْکَرِیْمُ وَاَنْتَ الْمُعْطِیْ نِعْمَتِکَ لِمَنْ شِئْتَ بِیَدِکَ مَفَاتِحُ الْخَیْرَاتِ وَالْکُنُوْزِ وَاَنْتَ الْمُسَھِّلُ بِصِعَابِ الْاُمُوْرِ وَبِیَدِکَ وَفَاتِقُ الذَّرِّ مِنَ النُّوْرِ وَالْبَاعِثُ رُوْحَ الْجُوَادِ اِلٰی ضَمَائِرِ سَرَائِرِ اَصْحَابِ الصُّدُوْرِ وَالْفَتْحَ بِعِنَایَتِکَ کُلَّ اَمْرٍ مُغْلَقٍ وَانْکَشَفَ بِاَمْرِکَ سِرُّ کُلِّ مُنْقَفِلٍ وَمُقْتَفِلٍ اَسْئَالُکَ یَا فَتَّاحُ کُلِّ خَیْرٍ وَّ دَافِعَ کُلِّ خَیْرٍ اَنْ تَجْعَلَنِیْ لَدَیْکَ وَاقِفًا قَابِلًا مِّنْکَ اِلَیْکَ قَابِضًا قُبُوْضَ الْحَیَاۃِ الْعِلْمِیَۃِ وَالْمَنَائِحِ سِرِّسِرِّیَتِہٖ وَحُسْنَ الْاِنْتِظَارِ بِظُهُوْرِ وَجُوْدِ لُطْفِکَ دَائِعَ التَّرْتِیْبِ لِحُصُوْلِ کَمَالِ فَضْلِکَ مُسْتَدِیْمَ التَّطَلُّعِ بِوَجْدَانِ اٰثَارِ خَزَائِنِ مَافِیْ رَحْمَتِکَ وَمَغْفِرَتِکَ یَا قَدِیْمَ الْاِحْسَانِ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ۔

نقش یہ ہے۔

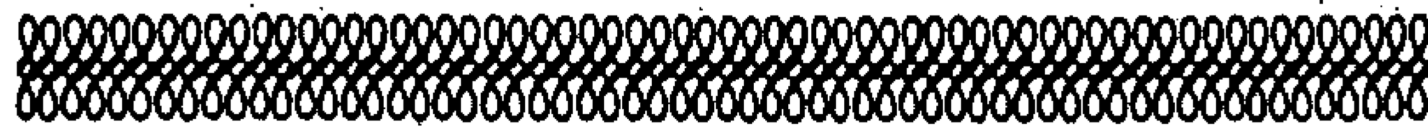
۷۸۶

۱۲۱	۱۲۴	۱۲۸	۱۱۴
۱۲۷	۱۱۵	۱۲۰	۱۲۵
۱۱۶	۱۳۰	۱۲۲	۱۱۹
۱۲۳	۱۱۸	۱۱۷	۱۲۹

مؤکل تابع کرنے کے شائقین کے لئے یہ ۱۳ فارمولے ۱۳ خزانوں کے مترادف ہیں۔ جو لوگ اہل ہیں۔ اور جن میں حوصلہ اور جرأت بھی ہے۔ وہ ان ہی ۱۳ فارمولوں میں سے کسی ایک یا چند فارمولوں پر عمل کرکے دولتِ دین و دنیا اپنے دامن میں سمیٹ لیں گے۔

اہلِ حضرات کے لئے ہماری دعا ہے کہ "ربّ العٰلمین" انہیں بھرپور کامیابی سے ہمکنار کرے اور نااہل حضرات کے لئے ہماری دعا یہ ہے کہ اللہ انہیں اس طرف دیکھنے کی بھی توفیق نہ دے۔ تاکہ یہ قیمتی سرمایہ غلط ہاتھوں میں جانے سے محفوظ رہے۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد



پرہیز کی باتیں

ترکِ حیوانات کی ضرورت کیوں۔؟

کلام الٰہی میں کیا تاثیر نہیں۔؟ لیکن ضرورت ہے تاثیر اپنے اندر پیدا کرنے کی، صحابہ کرامؓ اگر کوئی دعا کسی کام کے لئے پڑھتے تو فوراً اس کا اثر ہوتا۔ آج ہم بھی وہی دعائیں اور قرآنی آیات پڑھتے ہیں مگر بے سود، ایسا کیوں۔؟

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا ایک مشہور واقعہ ہے کہ زمانہ جنگ میں اسلامی فوجیں ایک قلعہ کا محاصرہ کئے ہوئے تھیں۔ اور قلعہ ابھی فتح نہیں ہوا تھا۔ محاصرہ سے تنگ آکر قلعہ کا بڑا پادری کچھ ساتھیوں کے ساتھ باہر نکل کر حضرت خالد رضی اللہ عنہ سے ملنے آیا۔ اور شرط یہ رکھی کہ اگر آپ اگلے اور قلعے فتح کریں گے تو ہم خود بخود یہ قلعہ آپ کو سونپ دیں گے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تک یہ قلعہ فتح نہیں ہوجاتا۔ ہم آگے نہیں بڑھ سکتے۔ پادری کے ہاتھ میں زہر کی پڑیا تھی۔ اس نے کہا کہ اگر آپ لوگ محاصرہ نہیں ہٹاتے تو میں یہ زہر کھاکر جان دے دوں گا۔ اس کا بار آپ کی گردن پر ہوگا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کس میں اتنی طاقت ہے کہ بغیر خدا کی مرضی کے کسی کو مار سکے۔ اس پر پادری بولا۔ لیجئے پھر یہ زہر آپ ہی کھا لیجئے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے یہ دعا بِسْمِ اللّٰہِ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِہٖ شَیْئًا فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ پڑھ کر زہر کھا لیا۔ چند منٹ تک آپ کے جسم سے پسینہ نکلتا رہا۔ اس کے بعد حالت اعتدال پر آگئی۔ اور زہر کا آپ پر کچھ اثر نہ ہوا۔ تو کیا آپ اس دعا کے عامل تھے۔ یا آپ نے کوئی چلہ کیا تھا۔؟ آج لوگ ہر عمل کی زکوٰۃ دیتے ہیں۔ چلہ کشی کرتے ہیں۔ پھر بھی عمل کا اثر نہیں ہوتا۔ اور صحابہ کرام، ائمہ عظام یا اور بزرگانِ دین اگر کوئی دعا بغیر کسی زکوٰۃ و چلہ کے جونہی پڑھتے فوراً اثر ہوتا۔ ہاں! تو وہ سچے مومن تھے، انکے اندر سچائی و پاکیزگی تھی۔ وہ صرف خدا پر بھروسہ رکھتے تھے اور عبادت الٰہی و طاعت ان کی زندگی تھی۔ پھر جس نے خود کو غلامی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا طوق اپنی گردن میں ڈال کر اپنی زندگی کو عبادت و طاعتِ ربِ کریم کے لئے وقف کردیا اس پر ہر کوئی مہربان کیوں نہ ہو۔ اور تمام مخلوق خدا اسکے زیرنگیں کیوں نہ ہو۔؟

ہمیں کوئی عمل پڑھتے وقت ترکِ حیوانات وغیرہ کی ضرورت کیوں پڑتی ہے۔ صرف اسی لئے کہ ہم اپنے اندر پاکیزگی، روحانیت نورانیت پیدا کریں۔ تمام مؤکل نوری ہیں اور ہم خاکی پھر جبتک ہمارے اندر نورانیت نہ ہوگی، وہ کیسے ہم سے مانوس ہوسکتے ہیں۔ ہم ہماری غذا ہمارے افعال اور اعمال بلکہ ہماری پوری زندگی گناہ وغلاظت اور ناجائز وغلط کاریوں کی کیچڑ سے لتھڑی ہوئی اور گرد وغبار سے آلودہ ہے۔ لہٰذا جبتک ہمارے ہر کام میں نیت بخیر نہ ہو اور رگ رگ میں مکمل پاکیزگی نہ ہو۔ ہمارے عملیات مؤثر کیسے ہوسکتے ہیں۔ عامل کے لئے ہر طرح سے پابند شرع متقی و پرہیزگار ہونا شرط اوّل ہے۔ پھر اس کے بعد کوئی بھی عمل پڑھیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ فوراً اس کا اثر ایسا ہوگا جیسے سوئچ دبانے پر بجلی جل اٹھتی ہے۔ کیوں کہ اس میں کرنٹ پہلے سے دوڑتا ہوتا ہے۔ لیکن اگر ہم تمام کنکشن کرکے میٹر بھی لگائیں مگر اس کا تعلق بجلی گھر کے کرنٹ اسٹور سے نہ ہو یا کہیں سے کنکشن صحیح نہ جڑا ہو تو اس سے بجلی کیسے جل سکتی ہے۔ لاکھ بٹن دباتے رہیئے۔

لہٰذا ہر مسلمان کے لئے سب سے پہلے صحیح معنوں میں مومن صالح بننا اوّلین فرض ہے۔ پھر عمل پڑھنے کے لئے اس کی جملہ شرائط پوری کرنا ہے۔ پھر دیکھئے کہ کیا اثر دکھاتا ہے کہ حیوانات

ترکِ حیوانات میں پرہیز دو طرح کے ہیں۔
(۱) پرہیز جمالی (۲) پرہیز جلالی۔

(۱) پرہیز جمالی گوشت، مچھلی، سرکہ، پیاز، لہسن وغیرہ سے پرہیز کریں۔ جماع نہ کریں۔ دہی اور مٹھائی بھی نہ کھائیں۔ میوہ، سرسوں اور تل کا تیل استعمال کرسکتے ہیں۔ مگر جب کہ اس کی پاکی میں ذرّہ برابر کا شبہ نہ ہو۔

(۲) پرہیز جلالی اور ترکِ حیوانات مچھلی، گوشت، انڈا، لہسن، پیاز، شہد، مشک، سرکہ، مولی، ہینگ، عنبر، چھوہارہ دیگر میوہ جات سے قطعی پرہیز کریں۔ اگر تیل استعمال کرنا چاہیں بھی تو صرف اسی شرط پر کہ خود اپنے سامنے مسلمان تیلی سے تیل اس طرح نکلوائیں کہ تِلوں کو یا سرسوں کو لے کر پانی میں ڈالیں۔ اور جو اوپر رہے اُسے دور کر دے۔ باقی کا تیل نکلواتے۔ پان کھانے تک کو منع ہے۔ کوئی بھی نشہ کی چیز یہاں تک حقّہ، سگریٹ، بیڑی کا استعمال بھی نہ کریں چمڑے کے ڈول سے پانی نہ پیئیں۔ دریا، ندی کا پانی مٹّی کے برتن میں استعمال میں لائیں۔ ریشمی اونی اور حیوان کے کسی بھی حصّے کے بُنے ہوئے کپڑے کا استعمال نہ کریں۔ چاقو بھی ہاتھی دانت کے دستے کا اور بارہ سنگھے وغیرہ کا۔ چمڑے کا جوتا۔ موزہ قطعی استعمال میں نہ لائیں۔ خط نہ بنوائیں۔ ناخن نہ ترشوائیں۔ جماع نہ کریں۔ غیر کے بستر پر نہ لیٹیں۔ ملنا جلنا سب سے ترک کر کے خلوت اختیار کریں۔ ہر وقت باوضو رہیں۔ اور اگر طاقت ہو تو روزہ رکھیں۔ اگر کوئی خدمت گار بھی چلّہ کے دوران ہو تو وہ شخص بھی پرہیزگار نمازی اور پابندِ شرع ہو عمر شرع میں گزاری ہو۔ اور غسل کریں —— کپڑا بغیر سِلا ہوا پہنیں۔ اور یہ بھی خیال رکھّیں کہ خون جسم کے کسی حصّے سے بھی باہر نہ نکلنے پائے اور وہ درخت جس میں دودھ نکلتا ہو اس کا پتّہ نہ توڑیں۔ اور شاخ، پھول اور میوے اپنے ہاتھ سے توڑیں نہ کاٹیں البتہ وہ بال جن کا تراشنا سنّت ہے۔ مثل لَب اور بغل وغیرہ وغیرہ ضرور بنائیں۔ ہاتھی و گھوڑے پر سوار نہ ہوں۔

اگر خدانخواستہ عامل کی زندگی کا کُل یا بعض حصّہ ناجائز کاموں میں گزرا ہو۔ یا نماز، روزہ فرائض و واجبات ذمّہ باقی ہوں تو سب سے پہلے سچّے دل سے توبہ و استغفار لازم و ضروری ہے۔ اور جتنی جلد ہو سکے قضائے عمری یعنی نمازیں اور روزے جو ذمّہ باقی ہیں حساب لگا کر ان کو پورا کرلیں۔ اگر ہمارے احباب نے یہی عمل کر لیا تو ہمارا دعویٰ ہے کہ پھر کسی مخصوص عمل کے پڑھنے کی ضرورت ہی محسوس نہ ہوگی۔ اور ہر جائز کام میں کامیابی اور کامرانی خود بخود حاصل ہوگی۔ مولیٰ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اور سب کے صدقے میں اس عاصی گنہگار کو نیکی کی توفیق مرحمت فرمائے۔ اور وہ کام لے جو اسکی اور اسکے حبیب کی رضا کا سبب بن جائیں۔ (آمین)

فنِ عملیات کی باتیں

از قلم حکیم مجید الماسؔ

عمل بامؤکل کے متعلق خصوصی ہدایات

یوں تو ہر عمل بامؤکل ہوتا ہے۔ کیوں کہ ہر آیت اور اسم بلکہ ہر حرف کے مؤکل ہوتے ہیں۔ جس کی تلاوت کرنے سے وہ مؤکل جو اس حرف یا اسم کے تابع ہوتے ہیں۔ اللہ کے حکم سے عامل کے کام کو سرانجام دیتے ہیں۔ مگر اصطلاح عاملین میں عمل بامؤکل اُسے بولتے ہیں۔ جس کے ذریعہ مؤکل کو عامل اپنے تابع بناتا ہے۔ اور مؤکل عامل کے سامنے بطریقہ عمل اچھی یا خوفناک شکل میں ظاہر ہوکر عامل کی اطاعت کا وعدہ کرتا ہے۔ اور آئندہ کے لئے اس کو بلانے کا طریقہ دریافت کیا جائے تو وہ طریقہ بھی خود ہی بتاتا ہے۔

مؤکل کی قسمیں ہر اسم کے پانچ مؤکل ہوتے ہیں۔ مؤکل علوی جمالی۔ مؤکل علوی جلالی۔ مؤکل سفلی جمالی۔ مؤکل سفلی جلالی۔ مؤکل قدسی۔

مؤکل قدسی، اہل تقویٰ یا اہل اللہ ہی تابع کرسکتے ہیں۔ ہر ایک کی طاقت سے باہر ہے۔

مؤکل علوی جلالی وجمالی ـــــ اہل اسلام یا بالفاظ دیگر صحیح العقیدہ اہل سنت کے سوا بدعقیدہ، بدمذہب، مرتد تو کیا صلح کل قسم کے تذبذب سنی بھی اس میں کامیاب نہیں ہوتے۔ بلکہ کتب اعمال سے کوئی عمل کریں بھی تو نقصان پہنچنے کا یقین ہے۔

مؤکل سفلی جلالی وجمالی میں کسی کی قید نہیں ہر ایک فرد کرسکتا ہے۔ مگر عام طور پر عمل سفلی مؤکل میں عامل ناجائز امور کی طرف زیادہ مائل رہتا ہے۔ اور مؤکل سے بھی ایسے ہی کام لیتا ہے۔ جس کی وجہ سے عقل وخرد کے ساتھ جانی ومالی نقصان بھی اُٹھانا پڑتا ہے۔ اگر صرف جائز امور میں ان سے کام لیا جائے تو کسی قسم کے نقصان کا اندیشہ نہیں۔

عمل بامؤکل علوی جمالی وجلالی کرتے وقت نیت صادق ہے۔ تو اس کا عامل اُمور خیر ہی طرف مائل ہوتا چلا جائے گا۔ یہاں تک کہ مؤکل اس سے مانوس ہوکر تابع ہوجاتے ہیں۔

ہدایات عمل بامؤکل عام طور سے عمل بامؤکل کی طرف زیادہ نظریں اُٹھتی ہیں۔

اس سلسلے میں چند ہدایات درج ذیل ہیں۔

ھدایت ۱:۔ ہر عمل بامؤکل میں تحریر ہو یا نہ ہو ترک جلالی وجمالی ضروری ہے۔ جس طرح عمل سے اوّل وآخر درود شریف ۳ بار یا ۷ بار یا گیارہ بار پڑھنا ضروری ہے۔

ھدایت ۲:۔ قلب وزبان وچشم کا ممنوعات شرع سے محفوظ رکھنا ضروری ہے

ھدایت ۳:۔ پاکیزگی وطہارت کے ساتھ اچھی خوشبو میں بسا ہونا ضروری ہے۔ کہ مؤکلین پاکی وطہارت اور خوشبو کو بہت پسند کرتے ہیں۔

ھدایت ۴:۔ جسم ولباس کی پاکی کے ساتھ قلب ونیت کی پاکی بھی شرط ہے۔ کسی ناجائز خیال کو دل میں جگہ نہ دیں ورنہ نقصان کا خطرہ ہے۔

عمل بامؤکل کا احسن طریقہ ان شرائط وہدایات پر عمل کرنے کی صلاحیت قابلیت اور اہلیت وقدرت ہو۔ جب بھی فقیر کی رائے یہ ہے کہ عمل بامؤکل کرے تو مؤکل کو تابع یا سامنے حاضر ہونے کی نیت سے نہ کرے۔ عامل کا مقصد یہ ہو کہ ہمارا فلاں کام مثلاً ادائیگی قرض، ملازمت کا ملنا، فلاں شخص جو غائب ہے حاضر ہو۔ فلاں کی بیوی میکے میں بیٹھ گئی ہے۔ شوہر کے گھر آجائے وغیرہ وغیرہ۔ یہ تمام امور مؤکل کی حاضری کے بغیر بھی پورے ہوسکتے ہیں۔ تو پھر کیا ضرورت ہے کہ مؤکل کو اپنے تابع ہی کیا جائے۔

ایسی صورت میں کسی عمل بامؤکل کو تین یوم یا حسب ہدایت جتنے دنوں کا ہو باشرائط کریں۔ اور نیت صرف یہ ہو کہ ہمارا

(باقی صفحہ ۱۶۱ پر)

تسخیرِ مؤکلات

(۱) دعوتِ کلمہ طیبؔ برائے حاضری مؤکلؔ

عبارتِ عمل: ۔لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِؐ۔

طریقۂ زکوٰۃ جاننا چاہیئے کہ یہ عمل بڑا متبرک ہے۔ لہٰذا شائقینِ مؤکلات کو چاہیئے کہ اس کا چلّہ ضرور کریں۔ اللہ ربّ العزّت آپ کو ضرور کامیاب کرے گا۔ عروجِ ماہ قمری میں ماہِ ثابت میں عامل کسی خلوت کے مکان میں گوشہ نشینی اختیار کرے۔ اور کسی مرد یا عورت کی شکل نہ دیکھے۔ اور آسمانؔ بیت الخلاء میں فضلے پر نگاہ نہ کرے۔ اور ترکِ جلالی وجمالی کرے اور نمازِ پنجگانہ قضا نہ ہونے دے۔ دورانِ چلّہ کسی سے گفتگو نہ کرے۔ درود شریف واستغفار کا فارغ اوقات میں ورد کیا کرے۔ اگر نمازِ تہجد وچاشت واشراق کی بھی نماز پڑھا کرے تو بہت خوب ہے۔ غذا میں جَو کی روٹی، نمک اور روغنِ زیتون یا کھجور استعمال کرے۔ چاہ یا دریا یا پھر چشمے کا پانی استعمال کرے۔ اگر دس یوم تک روزہ بھی رکھے تو ہر صورت سے عامل اپنے مقصد میں کامیاب ہوگا۔

یہ عمل صرف دس یوم کا ہے۔ بروز نوچندی اتوار یا جمعرات کو بعد نمازِ فجر ڈھائی ہزار مرتبہ کلمہ طیب مع اوّل وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف کے ورد کیا کرے۔ لیکن حصار پہلے ضرور کرلے۔ اسی طرح پانچوں وقت کی نمازوں کے بعد کیا کرے دورانِ پڑھائی اگربتی کا بخور روشن کرے اور لباس ومصلےّ سفید رنگ کا بغیر سِلا ہوا استعمال کرے۔ اپنا لباس احرام کی صورت میں استعمال کرے اور قبلہ کی سمت منہ کرکے بیٹھے۔ آخری دن یعنی دسویں یوم بعد نمازِ عشاء جب آپ کی پڑھائی ختم ہوگی تو یکایک ایک مؤکل نمودار ہوگا۔ اور عامل کو نہایت ادب سے السلام علیکم کہے گا۔ عامل اس کا جواب وعلیکم السلام دے۔ پھر وہ عامل سے دریافت کرے گا کہ مجھے کیوں بلایا ہے۔ پس عامل اس سے کہے کہ مجھے جس وقت کوئی دنیاوی حاجت پیش آئے گی تم اس میں میری معاونت کرنا اور اس سے جلد حاضر ہونے کا بھی طریقہ دریافت کرلینا۔ چنانچہ وہ اپنی جلد حاضری کا طریقہ آپ کو بتائیگا۔ جب بھی آپ اس طریقہ پر عمل کریں گے وہ فی الفور حاضر ہوا کریگا اور دنیا کا بڑے سے بڑا مشکل ترین کام چشم زدن میں پورا کردے گا۔ جب وہ تمام باتوں کا اقرار کرلے گا تو پھر کچھ اپنی بھی شرائط عامل پر لگائے گا۔ مثلاً ہر وقت پاک وطاہر رہنا نمازِ پنجگانہ ادا کرنا، فسق وفجور سے بچنا وغیرہ۔ پھر جب آپ سے اقرار کرلے گا تو آپ اس کو السلام علیکم کہہ کر رخصت کردیں۔ وہ آپکی آنکھوں سے اوجھل ہوجائے گا۔ اب آپ دو رکعت نمازِ شکرانہ ادا کریں۔ اور خدا کا شکر بجالائیں۔ اور کسی سفید شیرینی پر مؤکلات کلمہ طیبہ کی نیاز دیں۔ اور شیرینی تمام کی تمام خود کھالیں۔ اب آپکا عمل تمام ہوا۔ لہٰذا خلوت سے نکل کر اپنے کام کاج میں مشغول ہوں۔ اور اپنے عمل کا اظہار کسی دوسرے شخص پر ہرگز نہ کریں اور روزانہ کم ازکم پانچ سو مرتبہ کلمہ طیبہ کا ورد رکھا کریں تاکہ عمل قابو میں رہے۔ نیز مخلوقِ خدا سے شفقت سے پیش آئیں۔ اور انکی خدمت کرنا اپنا فرض سمجھیں۔ عملِ ھٰذا کی کامیابی پر ہرگز مغرور نہ ہوں۔ اور مؤکل سے کسی بھی ناجائز کام کو کروانے کی کوشش نہ کریں۔ ورنہ عامل اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔

اس عمل کے لامتناہی فیوض وبرکات ہیں۔ اگر کوئی شخص اس عمل کا عامل ہوکر دنیا میں نیکی کا کام کرے گا تو اللہ پاک اس کو اپنے نیک بندوں میں شامل کرلیں گے اور صاحبِ کشف بنادیں گے۔ اور عامل کا قلب مثلِ آئینہ ہوگا۔ عذابِ قبر سے وہ شخص محفوظ رہے گا۔ نیز اللہ پاک اس کی بخشش کردیں گے۔ یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا ہوں۔ بلکہ احادیثِ نبویؐ میں

یہ مذکور ہے۔

اس عمل کو کرنے سے پہلے کسی بزرگِ کامل یا اپنے پیر و مرشد یا پھر اپنے استاد سے اجازت لے لیں۔ تاکہ ان کی سرپرستی رہے۔ یہ عمل مجھے حضرت قلندر شاہ صاحبؒ جے پوری کے مرید خاص محترم جناب سلطان العارفین مرحوم نے عطا کیا تھا۔ لہٰذا جو حضرات اس عمل سے فیض اٹھائیں مرحوم کے لئے فاتحہ خوانی کریں۔ اور ان کے لئے دعائے مغفرت کریں۔

(۲) حاضری سُرخ مؤکل

عبارت عمل:۔ خدا کی ثنا محمدؐ کا نور خواجہ کی تسبیح کل عالم حضورؐ بھیجو مؤکل لائے حضورؐ۔

طریقہ زکوٰۃ عروجِ ماہ قمری میں ماہِ ثابت میں بروز نوچندی جمعرات سے عامل ترکِ جلالی وجمالی کرے۔ اور کسی خلوت کی جگہ پر بند کمرے میں قبلہ رُو جائے نماز پر بیٹھ کر عمل پڑھا کرے لیکن روزِ اوّل کسی سفید شیرینی پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم و مؤکلاتِ عمل کی نیاز دے۔ اور دو رکعت نماز نفل پڑھ کر اس کا ثواب حضورؐ و مؤکلاتِ عمل کو پہنچائے۔ یہ عمل کل چالیس یوم کا ہے۔ اور بعد نمازِ عشاء کمرے میں جائے نماز پر بیٹھ کر اوّل گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ پھر عبارتِ عمل کو تین ہزار ایک سو پچیس مرتبہ پڑھ کر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر عمل تمام کرے۔ دورانِ عمل خوشبودار بخور برابر روشن رہنا چاہئے۔ اور عامل کا لباس بھی عطر سے معطر ہونا چاہیئے۔ اسی طرح روزانہ وقتِ مقررہ پر عبارتِ عمل کا ورد کرتا رہے۔ اور دن کے وقت درود شریف و استغفار کا ورد کثرت سے کرے اور پانچوں وقت کی نماز پابندی سے ادا کرتا رہے۔ روزانہ عمل شروع کرنے سے قبل غسل ضرور کرنا چاہیئے۔ اور ہر وقت پاک طاہر ہونا لازمی ہے۔ عمل پڑھنے سے قبل حصار ضرور کرلے۔ اور چالیس یوم تک اس کمرے کو بند رکھے جس میں عامل چلّہ کشی کر رہا ہے۔ تاکہ کوئی دوسرا شخص کمرے میں داخل نہ ہو سکے۔ دورانِ چلّہ کشی عجیب وغریب واقعات پیش آئیں گے اور خواب میں بھی عجیب وغریب نظارہ ہوا کرے گا۔ اکثر پڑھائی کے دوران ڈراؤنی شکلیں نظر آئیں گی۔ لیکن عامل کو چاہیئے کہ وہ ان کی طرف قطعی توجہ نہ دے۔ ورنہ اس کا عمل ضائع ہو جائے گا۔ جب تک آپ کی پڑھائی مکمل نہ ہو جائے دورانِ پڑھائی کسی سے بھی گفتگو نہ کریں۔ اور بہتر یہ ہے کہ پڑھائی کے بعد آپ اسی جگہ پر روزانہ سو جائیں۔ اور چالیس یوم تک اس کمرے میں عامل کے علاوہ کوئی دوسرا شخص داخل نہ ہو۔ آخری دن عمل کے اختتام پر ناگاہ ایک مردِ غیب سے نمودار ہوگا۔ یہی سُرخ مؤکل ہے آپ اس کی بہت تعظیم وتکریم کریں۔ کیوں کہ اللہ پاک نے اس کو بڑی روحانی قوت عطا کی ہے۔ پس اس کو السلام علیکم کہہ کر یہ وعدہ لیں کہ جب بھی آپ کو کسی دنیاوی اغراض ومقاصد کیلئے بلائیں بغیر دعوت کے حاضر ہونا اور جو بھی کام کہیں اس کو فوراً کرنا اور اس سے جلد حاضری کا طریقہ بھی دریافت کرلینا۔ وہ اپنی جلد حاضری کا طریقہ کار بتائے گا۔ پھر آپ اس کا شکریہ ادا کر کے السلام علیکم کہہ کر رخصت کر دیں۔ فوراً غائب ہو جائے گا۔

ایک بات کا خیال رکھیں کہ مؤکل سے سختی سے یہ وعدہ لیں کہ ہر وقت عامل کے ساتھ نہیں رہے گا۔ اور بن بلائے نہیں آئے گا۔ اگر آپ نے یہ وعدہ نہ لیا تو آپ کا جینا دوبھر کر دے گا۔ عامل کو چاہیئے کہ دورانِ چلّہ کشی اپنا کھانا خود پکائے۔ تقریباً چار گھنٹے میں پڑھائی مکمل ہوتی ہے۔ لہٰذا اگر کسی شخص کے لئے ۳۱۲۵ (تین ہزار ایک سو پچیس) مرتبہ پڑھنا ممکن نہ ہو تو پھر سوا لاکھ کی تعداد کو تین چلّوں میں تقسیم کر دے۔ اور تین چلّوں تک باپرہیز روزانہ عبارتِ عمل کو مقررہ تعداد میں پڑھا کرے۔ سوا لاکھ کی تعداد مکمل ہونے پر سُرخ مؤکل حاضر ہوگا۔

عامل جب بھی کسی کام کی غرض سے مؤکل کو اس کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق حاضر کرے گا فوراً حاضر ہوا کرے گا۔ اور جو بھی جائز کام عامل کہے گا اس کو فوراً کرے گا چاہے وہ کام بظاہر مشکل ہی کیوں نہ ہو۔ اس مؤکل سے آپ ہر قسم کی معلومات بھی کر سکتے ہیں۔ لیکن کسی بھی ناجائز کام کے لئے مؤکل سے نہ کہنا چاہیئے۔ ورنہ پھر عامل کی جان کی خیر نہ ہوگی۔ جس کام کو مؤکل کرنے سے منع کرے اس کام کو نہ کرانا چاہیئے۔

یہ عمل مجھے علی صاحب مرحوم نے عطا کیا تھا۔ وہ بذاتِ خود اس عمل کے عامل تھے۔ مؤدبانہ عرض ہے کہ اگر آپ حضرات اس عمل سے فیض اٹھائیں تو ان کے لئے دعائے مغفرت کریں گے۔

(۳) دعوتِ آیتِ کریمہ برائے حاضری مؤکل

عبارتِ عمل:۔ اَجِبْ یَا جِبْرَائِیْلُ بِحَقِّ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝

طریقہ زکوٰۃ جاننا چاہیئے کہ یہ عمل نہایت درجہ حار و یابس ہے۔ اسی مناسبت سے یہ ایک زبردست جلالی عمل ہے۔ لہٰذا اس عمل کا چلّہ صرف نڈر و قوی دل کے مالک کا کام ہے۔ گو کہ محنت طلب ضرور ہے۔ لیکن سریع التاثیر بھی بہت ہے اور ہفتہ عشرہ میں عامل وہ سب کچھ دیکھ لے گا جو کہ برسوں کی ریاضت کے بعد بھی حاصل نہیں ہوتا۔

جو شخص اس عمل کا عامل بننا چاہے تو لازم ہے کہ کسی کامل بزرگ یا عاملِ آیت کریمہ سے اجازت لے کر چلّہ کشی کرے تا کہ رجعت سے محفوظ رہے۔

عروجِ ماہ قمری میں ماہِ ثابت میں عامل ترکِ جلالی و جمالی کرے۔ اور غذا میں جو کی روٹی، کھجور، نخود و روغنِ زیتون استعمال کرے۔ اپنا کھانا خود پکایا کرے اور لوگوں سے ملنا جلنا ترک کر دے تو بہتر ہے۔ ورنہ لوگوں سے بہت کم کلام کرے۔ بوقت پڑھائی بغیر سِلا ہوا لباس جو کہ گہرا سُرخ ہوگا۔ اور دو حصّوں پر مشتمل ہوگا۔ ایک حصّہ کا تہبند جب کہ دوسرے حصّہ کو اوپر کا دھڑ ڈھانپنے کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ سر ننگا ہوگا دورانِ پڑھائی خوشبودار بخور روشن رہنا ضروری ہے۔ بعد نمازِ عشاء کسی ایسی جگہ پر جائیں جس کے چاروں طرف آب ہو۔ مثلاً کسی دریا کے چاروں طرف آب ہو اور بیچ میں تھوڑی سی خشک جگہ ہو۔ اسی طرح سمندر و تالاب یا جھیل میں عام طور پر بیچ میں خشکی یا ٹیلا وغیرہ ہوتا ہے۔ ہمیں ایسی ہی جگہ مطلوب ہے۔ چنانچہ بعد نمازِ عشاء مطلوبہ جگہ پر کسی سُرخ مصلّے پر قبلہ رُو ہو کر بیٹھ جائیں۔ اور ایک عدد مٹی کا طشت لے کر اس میں اسی مقام سے آب بھر لیں۔ اور بخور روشن کر دیں اور حصار کسی چھری سے کر لیں۔ اور چھری سامنے زمین میں گاڑ دیں۔ لیکن دستہ باہر رکھیں۔ اب آپ اوّل ایک سو ایک بار درود شریف پڑھیں۔ پھر تسبیح کو طشت میں آدھی لٹکا دیں تا کہ وہ آب میں تر رہے۔ اب آپ عبارتِ عمل کو ۳۱۲۵ (تین ہزار ایک سو پچیس) مرتبہ ورد کریں۔ پھر ایک سو ایک مرتبہ درود شریف پڑھ کر دعا مانگ لیں۔ اور آب طشت کو پی جائیں۔ دورانِ پڑھائی بجز کسی وقت بھی نہیں رکنا چاہیئے اگر پڑھائی کے دوران گرمی و خشکی کا غلبہ ہو تو پھر آبِ طشت کو ہاتھ میں لیکر سر و مُنہ پر لگا لیں۔ بحکمِ خدا گرمی و خشکی جاتی رہے گی۔ جب آپ کا روزِ اوّل کا عمل تمام ہو تو واپس اپنے گھر آ کر کسی علیحدہ کمرے میں سو جائیں۔ بہتر یہ ہے کہ پڑھائی کے بعد کسی سے گفتگو نہ کریں اور جس کمرے میں آپ سوئیں وہاں کوئی دوسرا شخص موجود نہ ہو۔ جب تک نیند نہ آئے درود شریف کا ورد برابر کرتے رہیں۔ دورانِ چلّہ کشی نمازِ پنجگانہ قضا نہ ہونی چاہیئے اور استغفار کا ورد بھی زیادہ سے زیادہ کرنا چاہیئے۔

اسی طرح روزانہ وقتِ مقررہ پر مقررہ تعداد میں تمام لوازمات کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے عبارتِ عمل کو چہل یوم تک پڑھیں۔ چند یوم کے بعد نہایت خوفناک مناظر کا سامنا عامل کو کرنا پڑے گا۔ حتّٰی کہ ہیزدہ ہزار عالم کا نظارہ بھی ہوگا۔ پس اس وقت لازم ہے کہ اپنے مرشد یا استاد کا تصوّر کامل رکھے۔ اور عبارت عمل کو برابر پڑھتا رہے اور ہرگز ہرگز کسی بھی صورت میں اپنی پڑھائی سے غافل نہ ہو۔ ورنہ آپ کی جان جاتی رہے گی۔ یا پھر دیوانے ضرور ہو جائیں گے۔

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ ہرگز ہرگز آپ کے حصار کے اندر کوئی بھی مؤکل یا شئے داخل نہ ہو سکے گی۔ ہاں اگر پڑھائی ختم ہونے سے قبل حصار سے باہر نکلیں گے تو آپ کو ضرور نقصان پہنچے گا۔ اکثر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ دریا یا سمندر میں طغیانی آگئی ہے اور آب آپ کی طرف زبردست لہروں کی صورت میں آپ کے اوپر آنا چاہتا ہے۔ لیکن یہ آب حصار کے باہر ٹھہر جاتا ہے۔ اسی طرح مختلف جانور و خوفناک شکلیں بھی دکھائی دیتی ہیں۔ لیکن عامل کا اس وقت تک کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔ جب تک عامل حصار کے اندر بیٹھا ہوا ہے۔ اور جب عامل کی پڑھائی کی تعداد مکمل ہوتی ہے تو تمام مناظر خود بخود حیرت انگیز طور پر غائب ہو جاتے ہیں۔

آخری دن جس وقت آپ کی پڑھائی ختم ہوگی یکایک ایک مردِ جوان بصورتِ انسان آپ کے سامنے آ موجود ہوگا۔ پس عامل کو چاہیئے کہ اس کو السلام علیکم کہہ کر اس کی بہت تعظیم کرے اور عہد لے کہ عندالحاجت طلب کرنے پر حاضر ہونا اور جو بھی جائز کام کہیں کرنا۔ اور ہر خبر پہنچا دینا۔ اس سے جلد حاضری کا طریقہ کار بھی دریافت کر لینا چاہیئے۔ پس وہ عامل سے ان تمام باتوں کا اقرار کرے گا۔ لیکن عامل کو چاہیئے کہ عامل ہونے کے بعد روزانہ عبارتِ عمل کو کم از کم ایک سو ایک مرتبہ ورد کیا کرے تا کہ تاثیرِ عمل باقی رہے اور عمل قابو میں رہے۔

عامل ہونے کے بعد عامل کو چاہیئے کہ اس راز کو کسی پر ظاہر نہ ہونے دے۔ اور مخلوقِ خدا کی خدمت کرتا رہے اور

ان پر ہمیشہ شفقت کرتا رہے۔ اور تکبر کو اپنے پاس پھٹکنے نہ دے اور خدا اور رسول ؐ کی اطاعت و فرمانبرداری کرتا رہے۔ اگر آپ نے ان تمام باتوں پر عمل کیا تو اللہ پاک آپ کو درجہ ولایت پر فائز کر دیں گے۔ بصورتِ دیگر آپ کا عمل بھی ضائع ہوگا۔ اور دین و دنیا دونوں خراب ہوجائیں گی۔

آخری دن جب آپ کامیاب ہوجائیں تو پھر کسی سرخ شیرینی پر مؤکلات کی نیاز دیں اور تمام شیرینی آپ خود ہی کھالیں۔

(۴) احضارِ بُدوح

عبارتِ عمل :- اَجِبْ یَا بُدُّوْحُ۔

طریقہ زکوٰۃ آج ایک عظیم راز کو آپ پر ظاہر کرتا ہوں۔ ممکن نہیں کہ یہ عمل آپ کو دنیا کے کسی بھی رسالہ میں مل جائے۔ کیوں کہ ایسے اسراری اعمال سوائے کامل استاد یا پھر کامل فقیر کے پاس ہی مل سکتے ہیں۔ مجھے بھی کسی ایسے ہی شخص نے عطا کیا تھا۔ لفظ 'بُدوح' توریتی ہے۔ اور اس کے معنی "اللہ تعریف والا ہے"۔ گو کہ یہ اسم پاک اپنے اندر بے پناہ جلالیت رکھتا ہے۔ لیکن رجوعات و فتوحات کے لئے بہت زبردست تاثیر رکھتا ہے۔ اگر کسی شخص کو رجوعاتِ خلق و فتوحات درکار ہوں تو ایڈیٹر طلسماتی دنیا سے رجوع کریں۔

مندرجہ بالا تشریح سے یہ بات واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ لفظ 'بدوح' اللہ رب العزت کا اسم پاک ہے۔ اب اس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ ایک مؤکل علوی جس کا نام بھی بدوح ہے مخصوص طریقے سے دعوت دینے پر عامل کے رُوبرو حاضر ہوتا ہے۔ چوں کہ یہ بے پناہ قوت رکھتا ہے۔ اس لئے عامل کا کام چشم زدن میں پورا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص احضارِ "بدوح" کا شائق ہو تو اس کو چاہیئے کہ ترکِ جلالی و جمالی کا پابند ہو کر بوقتِ شب آبِ رواں میں کھڑے ہو کر رُو بقبلہ، لباس سفید احرام کی طرح پہن کر لیکن سر ننگا رکھے اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر عبارتِ عمل تین ہزار ایک سو پچیس مرتبہ پڑھ کر عمل تمام کرے اور بارگاہِ ایزدی میں اپنی کامیابی کے لئے دُعا کرے۔ لیکن حصار ضرور کر لیا کرے۔ اسی طرح چہل یوم کا چلّہ کرے۔ روزانہ وقتِ مقررہ پر عمل پڑھا کرے۔

واضح ہو کہ آبِ رواں سے مراد دریا، نہر، سمندر یا جھیل ہے۔ اور بوقتِ پڑھائی عامل کے ناف تک آب ہونا لازم ہے۔ اور اپنی حفاظت کے لئے چھری سے حصارِ عمل پڑھنے سے قبل ضرور کرنا چاہیئے۔ اور پڑھائی کے بعد حصار چھری سے کاٹ کر باہر نکلنا چاہیئے۔ دورانِ عمل روزانہ عامل کو نہایت خوفناک دل ہلا دینے والے مناظر سے واسطہ پڑے گا۔ پس اِس وقت عامل اپنا دل قوی رکھے اور اپنے حصار سے ہرگز اس وقت تک باہر نہ نکلے جب تک کہ پڑھائی کی تعداد مکمل نہ ہوجائے۔ اگر عامل چلّہ کے دوران خوف سے باہر نکل گیا تو سخت ترین رجعت کا شکار ہو کر دیوانہ ہوجائے گا۔ یا پھر اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔

چالیسویں روز جس وقت آپ کی پڑھائی کی تعداد مکمل ہوگی تمام خوفناک منظر عامل کے سامنے سے غائب ہوچکا ہوگا اور یکایک ایک مرد بصورتِ انسان غیب سے نمودار ہوگا اور عامل کے سامنے حصار کے باہر آبِ رواں پر کھڑا ہوگا اور عامل کو السلام علیکم کہے گا۔

عامل کو چاہیئے کہ اس کو وعلیکم السلام کہے اور اس سے وعدہ لے کہ عندالحاجت میرے طلب کرنے پر تم فوراً آنا اور جو بھی جائز کام میرا ہوگا تم اس کو پورا کرنا اور اس سے جلد حاضری کا ـــــ طریقہ کار بھی دریافت کر لینا چاہیئے۔ اس سے یہ بھی عہد لے کہ ہر وقت میرے ساتھ نہ رہنا۔ بلکہ صرف بلانے پر حاضر ہونا۔ وہ آپ کی تمام باتوں کا اقرار کرے گا۔ پھر آپ اس کو جانے کی اجازت دیدیں۔ فی الفور آپ کی نظروں سے غائب ہوگا۔ اب آپ حصار سے باہر نکل کر خشکی پر کنارے آئیں۔ اور دو رکعت نماز شکرانہ ادا کریں۔ پھر کسی سفید شیرینی پر مؤکلات کی نیاز دے کر شیرینی آپ خود کھالیں اور گھر واپس آجائیں۔ اور کسی سے اس راز کا ذکر نہ کریں۔

عمل کو قابو میں رکھنے کے لئے روزانہ عبارتِ عمل کو چار سو مرتبہ ورد میں رکھنا ضروری ہے۔ عامل کو جب کوئی مشکل آن پڑے یا کسی سائل کا کسی بھی قسم کا کام ہو تو آپ فوراً بدوح کو حاضر کر کے اپنا مقصد بیان کریں۔ فی الفور پورا کرے گا۔ مزید تفصیل اس لئے نہیں ذکر کر رہا ہوں کہ جب آپ اس عمل کے عامل ہوں گے تو تمام اِسرار آپ پر خود منکشف ہوجائیں گے۔

(۵) حاضری بچّہ مؤکل

عبارت عمل :- یَا حَلِیْمُ ذِالْاٰیَاتِ لَہٗ کُلُّ شَیْءٍ مِّنْ خَلْقٍ۔

طریقہ زکوٰۃ جاننا چاہیئے کہ یہ ایک زبردست قسم کا اسراری عمل ہے۔ اور بالکل بے خطا عمل ہے۔ لہٰذا اگر کوئی

شخص مؤکل کی تسخیر کا خواہاں ہو تو اس کو چاہیئے کہ اس عمل کا چلہ ضرور کرے۔ کیوں کہ اس میں کسی قسم کا کوئی خوف نہیں اور حصار تک کرنے کی ضرورت بھی نہیں۔ نہ ہی چلہ کے دوران خوفناک مناظر سامنے آتے ہیں۔ البتہ ہفتہ عشرہ کے بعد ایک طفل عامل کے مصلے پر بیٹھ جاتا ہے۔ اور پڑھائی کی تعداد مکمل ہونے پر چلا جایا کرتا ہے۔ اور عامل کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتا۔ دراصل یہ بچہ مؤکل ہے۔ جب تک یہ عامل سے خود کلام نہ کرے عامل کو چاہیئے کہ اس سے قطعی گفتگو نہ کرے ورنہ ہلاکت کا خوف ہے۔ عامل ترکِ جلالی وجمالی کا پابند ہو کر بوقتِ شب بعد نمازِ عشاء قبلہ رُخ جائے نماز پر بیٹھ کر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر عبارتِ عمل کو گیارہ سو اکیس (۱۱۲۱) مرتبہ پڑھ کر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر کامیابی کیلئے دعا مانگ لے۔ روزِ اوّل کا عمل تمام ہوا۔ دورانِ عمل بخور خوشبودار روشن کرتے رہنا چاہیئے۔ اسی طرح روزانہ وقتِ مقررہ پر پڑھائی کیا کریں۔ چند روز کے بعد بچہ مؤکل آپ کے مصلے پر دورانِ پڑھائی غیب سے نمودار ہوگا۔ اور آپ جب تک پڑھائی کی تعداد مکمل نہ کرلیں گے ہرگز نہ جائے گا۔ آپ کی پڑھائی کی تعداد مکمل ہونے پر غائب ہو جائے گا۔ پھر روزانہ آپ کے پاس دورانِ پڑھائی حاضری دیا کرے گا۔ لیکن آپ سے کسی بھی قسم کی گفتگو نہیں کرے گا۔ الغرض جب آپ سے وہ خود بات کرے تو آپ کرسکتے ہیں۔ اگر وہ آپ سے دریافت کرے کہ مجھ سے کیا چاہتے ہو؟ تو آپ اس سے کہیں کہ میں تم سے دوستی کرنا چاہتا ہوں۔ تاکہ میں اپنے دنیاوی کاموں میں تم سے مدد لوں۔ جب وہ اقرار کرلے تو اس سے اُسے بلانے کا طریقہ بھی دریافت کرلینا۔ وہ آپ کو جلد حاضری کا مخصوص طریقہ بتائے گا۔ یہ بھی اقرار کرلیں کہ ہر وقت میرے ساتھ نہیں رہنا۔ بلکہ صرف بلانے پر فوراً حاضر ہونا۔ جب وہ آپ کی تمام شرائط مان جائے تو پھر آپ اس کو جانے کی اجازت دے دیں۔ فوراً غائب ہو جائے گا۔ اب آپ فوراً کسی سفید شیرینی پر مؤکلات کی نیاز دیں۔ شیرینی خود بھی کھا سکتے ہیں اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کرسکتے ہیں۔

عامل ہونے کے بعد آپ کو عبارتِ عمل روزانہ ایک سو ایک مرتبہ پڑھنا ہوگا۔ اور اس راز کو کسی پر ظاہر نہ کرنا۔ نیز یہ کہ مؤکل سے کسی بھی ناجائز کام کو نہیں کروانا چاہیئے۔ ورنہ آپ کو زندہ نہیں چھوڑے گا۔ بظاہر قد وقامت کے لحاظ سے مؤکل لہٰذا چھوٹا ہے لیکن زبردست روحانی قوت کا مالک ہے۔

یہ عمل حاجی عثمان مرحوم نے عطا کیا تھا۔ اور انکا آزمودہ تھا۔

(۶) عملِ عجیب سورۃ اخلاص برائے حاضری مؤکل

عبارتِ عمل:۔ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا مَالِكُ عَبْدُ الصَّمَدُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ ۙ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔

طریقہ زکوٰۃ یہ حاضری مؤکل کا ایک نہایت سریع التاثیر وسہل قسم کا سورۃ اخلاص کا عمل ہے۔ شاید اس سے بہتر وآسان عمل آپ کو نہ ملے۔ لہٰذا ہر خاص وعام کو دعوت دی جاتی ہے کہ اس سے بھرپور استفادہ حاصل کریں۔ اور مصنف ومؤلف کو دعائے خیر سے یاد کریں۔

پرہیز جلالی وجمالی کے ساتھ اور ہر وقت باوضو ہونا ضروری ہے۔ نوچندی بدھ کو شب کے وقت کھلے آسمان کے نیچے ایک لکڑی کی چوکی بچھا کر اس پر مصلیٰ بچھائیں۔ اور ایک مٹی کا کوزہ لیکر اس میں چینی بھر کر سامنے رکھیں۔ اور اگربتی کا بخور روشن کریں۔ اور اپنے گرد حصار کھینچیں۔ پھر اوّل گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر عبارتِ عمل کو صرف ایک سو ایک مرتبہ پڑھ کر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر روزِ اوّل کا عمل تمام کریں۔ اور کامیابی کے لئے دعا مانگ لیں۔ اسی طرح روزانہ وقتِ مقررہ پر عمل کیا کریں۔ پہلے، تیسرے، پانچویں، ساتویں، نویں، یا گیارہویں روز مؤکل ہاتھ جوڑ کر حاضر ہوگا۔ اور عامل سے کہے گا کہ میں حاضر ہوں۔ آپ پڑھائی بند کردیں۔ اس وقت پڑھائی کی تعداد مکمل کرنے کے بعد آپ اس سے کہیں کہ میں تم کو اپنے جائز معاملات کے لئے بلاؤں گا۔ تم کو فوراً آکر میرا کام کرنا ہوگا۔ وہ اقرار کرے گا۔ پھر آپ اس سے جلد حاضر ہونے کا طریقہ کار بھی دریافت کرلیں۔ اور بغیر بلائے حاضر نہ ہونے کا عہد لیں۔ وہ آپ کی تمام شرائط مان جائے گا۔ پھر آپ اس سے تحت سے اُٹھنے کا طریقہ بھی دریافت کرلیں۔ وہ جس طرح بتلائے اسی پر عمل کریں۔ بعدہٗ آپ مؤکل کو جانے کا حکم دیں۔ فوراً آپ کی نظروں سے اوجھل ہوگا۔ اب آپ اس عمل کے عامل ہیں۔ لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے روزانہ گیارہ مرتبہ عبارتِ عمل ورد کرنا لازمی ہے۔ آخری دن کامیابی کے بعد سفید شیرینی پر مؤکلات کی نیاز ضرور دیں۔ اور شیرینی خود بھی کھا لیں۔ اور معصوم بچوں کو بھی تقسیم کریں۔ نمک وتلخ چیزوں کا پرہیز رکھیں۔ نیز کچا لہسن پیاز بھی

بالکل استعمال نہ کریں۔ میٹھی چیز کا زیادہ استعمال رکھیں۔ گیارہ یوم باوضو ہونا ضروری ہے۔ آخری دن نیاز چینی پر جو کہ روزِ اوّل آپنے رکھی تھی۔ ساتھ ساتھ کوئی مٹھائی بھی جو کہ سفید ہو نیاز میں شامل کریں۔ جب بھی آپ کسی کام کی غرض سے مؤکل کو حاضر کرینگے۔ فی الفور حاضر ہو کر آپ کا کام کرے گا۔

(۷) عمل سورۂ مزمّل برائے حاضریٔ مؤکلؔ

عبارتِ عمل:۔ شروع سے آخر تک لیکن مندرجہ ذیل آیات کی تکرار تین تین مرتبہ کرنا ہوگی۔

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ فَاتَّخِذْہُ وَكِيْلًا۔ وَاللّٰہُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّھَارَ ۔ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰہَ ط اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ط۔

طریقہ زکوٰۃ اس عمل کے لئے ضروری ہے کہ عامل تقویٰ وطہارت کا پابند ہو کر اس عمل کا چلّہ کرنے کا قصد کرے۔ نیز پہلے کسی عاملِ سورۂ مزمّل شریف سے اجازت لے۔ پھر پرہیز جلالی وجمالی کا پابند بن کر بعد نماز عشاء عروج ماہ قمری میں نوچندی جمعرات کو مصلّے پر بیٹھ کر سب سے پہلے اپنا حصار چہار قل وآیت الکرسی سے کرے جس کا طریقہ یہ ہے کہ چار عدد دائرے اپنے گرد کھینچ کر درمیانی دائرے میں خود بیٹھے اور اکتالیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر اکتالیس مرتبہ سورۂ مزمّل شریف پڑھے پھر اکتالیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر روزِ اوّل کا عمل تمام کرے۔ اسی طرح روزانہ وقتِ مقررہ پر پڑھائی کرنا چاہیئے۔ ساتویں روز دورانِ پڑھائی عامل کے سامنے یکایک تین مرد اور چار عورتیں غیب سے نمودار ہوں گی۔ عامل ان سے قطعی خوف نہ کرے ورنہ ہلاکت کا خوف ہے۔

اگر وہ ساتوں آپ سے گفتگو کرنے کی کوشش کریں تو آپ جب تک اپنی سورۃ کی مکمل تعداد ختم نہ کرلیں۔ ہرگز ان سے کوئی گفتگو نہ کریں۔ تعداد کے مکمل ہونے پر ان سے کہیں کہ عند الحاجت طلب کرنے پر فوراً حاضر ہونا اور جو کام بھی کہیں اس کو پورا کرنا اور ہمیشہ مطیع رہنے کا اقرار کرلیں۔ نیز ان سے جلد حاضر ہونے کا طریقہ کار بھی دریافت کرلینا چاہیئے۔ اگر آپ کی بات ماننے سے انکار کریں تو پھر آپ دوبارہ روزانہ پڑھائی کرتے رہیں۔ بالآخر یہ روحانی مؤکلات بہت مجبور ہوں گے۔ اور آپ کی کسی بھی شرط کے ماننے سے انکار نہیں کریں گے۔ یہاں یہ بات قابلِ یادداشت رہے کہ زیادہ سے زیادہ چہل و یک روز میں مکمل تسخیر ہو جائیں گے۔ لیکن کبھی چودہ یوم یا اکیس یوم یا اکتیس یوم یا پھر اکتالیسویں روز تابع داری کا اقرار لازمی کر لیتے ہیں۔ دورانِ پڑھائی بخور خوشبودار لازمی جلنا چاہیئے۔ اور اس عمل کا اظہار کسی بھی دوسرے شخص پر ہرگز نہ کرنا چاہیئے۔ سوائے اپنے پیر ومرشد یا استاد سے جس نے آپ کو اجازت دی ہو۔ جس دن آپ کامیاب ہو جائیں تو کسی سفید شیرینی پر مؤکلات کی نیاز دیں۔ شیرینی خود بھی کھائیں اور معصوم بچّوں کو بھی تقسیم کر سکتے ہیں۔ زکوٰۃ قائم رکھنے کے لئے روزانہ سورۂ مزمّل شریف ایک مرتبہ ورد کرنا لازمی ہے۔ جب بھی آپ مؤکلات کو کسی کام کے لئے حاضر کریں گے فوراً حاضر ہو کر آپ کا کام کر دیں گے۔ چاہے وہ مشکل ترین کام کیوں نہ ہو۔

(۸) عملُ سورۂ یٰسین برائے حاضریٔ ہفت مؤکل

عبارتِ عملُ سورۂ یٰسین شریف شروع سے آخر تک لیکن ہر مبین پر عزیمت مندرجہ ذیل ہفت، ہفت مرتبہ تکرار کریں۔ اور آخر مبین پر عزیمت پڑھنے کے بعد جہاں سے سورۃ چھوڑی تھی۔ یعنی آخر مبین کے بعد سے پڑھائی شروع کریں اور سورۃ ختم کر دیں۔ یہ ایک مرتبہ کی پڑھائی ہوئی۔ اسی طرح کل اکتالیس مرتبہ ورد کریں۔ عزیمت درج ذیل ہے۔

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ اَيَّتُهَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْكِرَامُ اَجِبْ يَا عَبْدَ السَّلَامِ وَيَا عَبْدَ الرَّبِّ وَيَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ وَيَا عَبْدَ الْحَيِّ وَيَا عَبْدَ الْوَهَّابِ وَيَا عَبْدَ الْكَرِيْمِ وَيَا عَبْدَ الشَّكُوْرِ سَامِعًا مُطِيْعًا بِحَقِّ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ط وَبِحَقِّ سُوْرَةِ يٰسٓ۔

طریقہ زکوٰۃ یہ ایک اسراری ولاثانی عمل جو کہ صدری ہے۔ ہرگز الّا ماشاء اللہ کبھی بھی خطا نہیں کرتا۔ شاید کہ سورۂ یٰسین کا اس سے بہتر عمل حاضریٔ مؤکلات کا دنیا کے کسی بھی عامل کتاب سے نہ مل سکے گا۔ اس عمل کا جو شخص بھی عامل ہوگا۔ دنیا کا بے تاج بادشاہ ہوگا۔ اور درجۂ ولایت پر فائز ہوگا۔ دورانِ چلّہ کشی اس قدر حسین وجمیل اور حیرت انگیز عجائبات کا دیدار ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص صد سال بھی ریاض کرے تو بھی ایسا لطف ہرگز نہیں آئے گا۔ جیسا کہ اس عمل میں اللہ ربّ العزّت نے بیش بہا خوبیاں رکھی ہیں۔ ایک سب سے بڑی خوبی اس میں یہ بھی ہے کہ کسی بھی قسم کی رجعت کا اندیشہ قطعی نہیں ہے۔ کیوں کہ سورۂ یٰسین

کے یہ ہفت مؤکلات نہایت رحم دل ہیں اور عامل کو کسی بھی قسم کا نقصان نہیں پہنچاتے۔ لیکن اگر کوئی شخص ان کو تسخیر کرنے کے بعد کسی بھی قسم کا ناجائز کام مؤکلات سے کرائے گا تو پھر عامل کی جان خطرے میں ہوگی۔ لہٰذا میرا مخلصانہ مشورہ یہ ہیکہ کسی بھی قسم کا ناجائز کام مؤکلات سے آپ ہرگز نہ لیجئے گا کیونکہ آپ کے پاس سے اس عمل کا تصرف چلا جائے گا۔ اور آپ ساری زندگی ہاتھ ملتے رہیں گے۔ بحث کافی طویل ہوتی جا رہی ہے۔ لہٰذا آخری بات کہہ کر طریقہ زکوٰۃ واضح کرتا ہوں۔

آخری بات یہ ہے کہ اس عنوان "تسخیر مؤکلات" کا صرف اسی عمل کا چلّہ کرکے آپ اپنی دنیا و دین سنوار سکتے ہیں۔ اور میرا دعویٰ ہے کہ آپ کو پھر کسی بھی دیگر عمل کی حاجت باقی نہیں رہے گی۔ کیوں کہ عمل ہٰذا کے مؤکلات دنیا کا تقریباً ہر کام سیکنڈوں میں کرنے کی قوت رکھتے ہیں۔ جو لوگ تقویٰ و طہارت کے پابند ہیں۔ اور رزق حلال کھاتے ہوں۔ نیز فسق و فجور سے دور ہوں۔ اللہ و محمدؐ اور اہل بیتؓ سے ظاہر و باطن قلبی الفت رکھتے ہونگے۔ بے شک اللہ پاک ان کو کامیابی و کامرانی عطا فرمائیں گے آمین ثم آمین۔

میری یہ بھی دعا ہے کہ جو لوگ محمدؐ و آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض و کینہ رکھتے ہوں اللہ پاک ہرگز ہرگز ایسے بدبختوں کو اس عمل میں کامیابی عطا نہ فرمائے نہ ہی اس کے اسرار و رموز ان پر منکشف ہوں۔

عروج ماہِ قمری ثابت میں عامل ترکِ جلالی و جمالی کا پابند بنے اور ایک علیحدہ کمرہ کا انتظام کرے۔ کہ اس کمرے میں چہل و یک یوم کے دوران سوائے عامل کے کوئی دوسرا شخص نہ جائے نوچندی جمعرات یا جمعرات کے دن سے اس عمل کا چلّہ بعد نمازِ تہجد کیا جاتا ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ عامل نمازِ پنجگانہ کی پابندی کرے۔ اور تہجد کی نماز پڑھ کر اوّل بخور اگربتی کا یا بخور سبع سیارگان کا روشن کرے۔ بخور روشن کرنے کے بعد آپ چاقو یا داہنے ہاتھ کی انگشتِ شہادت سے اپنے گرد حصار کریں۔ اور جائے نماز پر قبلہ کی طرف منہ کرکے بیٹھ کر اکتالیس مرتبہ درود شریف پھر اکتالیس مرتبہ سورۃ یٰسین شریف مع عزیمت پڑھ کر اکتالیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر سجدہ میں جا کر اللہ پاک سے کامیابی کے لئے دعا مانگیں۔ دعا مانگنے کے بعد اسی مقام پر سو جائیں۔ اگر پیاس یا دیگر کسی ضرورت کے لئے کمرے سے باہر جانا پڑے تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن اس کے لئے آپ پہلے حصار کاٹیں گے پھر باہر نکلیں گے۔ اسی طرح روزانہ مقررہ وقت پر آپ کو روزانہ چلّہ کشی کرنا ہوگی اور یہ سلسلہ اکتالیس یوم تک جاری رہے گا۔

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ چلّہ کشی کے وقت عامل کا لباس بصورتِ احرام ہونا چاہیئے۔ جیسا کہ حج کرتے وقت حاجی لوگ استعمال کرتے ہیں۔ جس کا رنگ سفید ہونا چاہیئے۔ سر پر سفید رومال ہونا چاہیئے جس میں سوئی سے سلائی نہ ہوئی ہو۔ اسی طرح مصلّے بھی سفید ہونا چاہیئے۔ اور یہ بھی سلا ہوا نہیں ہونا چاہیئے۔ البتہ سوتے وقت آپ سلا ہوا کپڑا پہن سکتے ہیں۔ دن کے وقت آپ اپنے دنیاوی کام کاج میں مشغول رہ سکتے ہیں۔ لیکن نماز کی پابندی ضروری ہے۔ اور درود شریف و استغفار کا ورد کثرت سے کرنا چاہیئے۔ اس عمل کا اظہار سوائے اپنے پیر و مرشد یا استاد کے علاوہ کسی سے نہیں کرنا چاہیئے۔ عامل کا ظاہر و باطن جس قدر پاک و طاہر ہوگا۔ اتنی ہی جلدی عامل کے سامنے عجائبات کا ظہور ہونا شروع ہوجائیگا۔ دورانِ پڑھائی نہایت بزرگ ہستیاں عامل کے سامنے آیا کریں گی۔ اور کلام بھی کریں گی۔ لہٰذا عامل کو چاہیئے کہ ان کے کسی بھی سوال کا جواب نہ دے صرف آپ نظارہ کرتے رہیں اور سنتے رہیں۔ اکثر آپ کو خواب میں بھی مؤکلات نظر آیا کریں گے۔ اور خواب میں مختلف قسم کی خبریں دیا کریں گے جو کہ سچ ثابت ہوں گی۔

جوں جوں دن گزرتے رہیں گے عجائبات و اسرارِ نہانی آپ پر منکشف ہوتے رہیں گے۔ حتیٰ کہ پینتیس دن کے بعد روزانہ دورانِ پڑھائی عمل ہٰذا کے مؤکلات کی آمد بہت زیادہ بڑھ جائیگی۔ اور یہ لوگ آپ سے گفتگو کرنے کی کوشش بھرپور انداز میں کرینگی۔ اکثر لالچ زر و جواہر کی دیں گی۔ عامل کو چاہیئے کہ ان کی طرف قطعی توجہ نہ دے بلکہ اپنی پڑھائی میں مشغول رہے۔ اکتالیسویں روز بہت زور و شور سے عجائبات و غرائبات کا ظہور ہوگا۔ یہ آخری دن عامل کے لئے سخت آزمائش کا ہوگا۔ لہٰذا عامل کو چاہیئے کہ اپنا دل قوی رکھے اور اپنے پیر و مرشد یا استاد کا تصور کامل رکھے اور با آواز بلند پکار پکار کر یٰسین شریف مع عزیمت پڑھنا شروع کر دے۔ حتیٰ کہ اکتالیس مرتبہ کی تعداد مکمل ہو جائے۔ پھر اکتالیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر چلّہ کشی مکمل کریں۔ اسی لمحہ ہفت مؤکلات عامل کے روبرو دست بستہ حاضر ہوں گے۔ جن کے پورے چہرے مثل آفتاب و ماہتاب ہوں گے۔ وہ عامل کو

السلام علیکم کہیں گے۔ عامل ان کو وعلیکم السلام کہے۔ پھر وہ عامل سے دریافت کریں گے کہ اے مردِ صالح ہم سبھوں کو کیوں بلایا ہے اور ہم سبھوں سے کیا چاہتا ہے۔؟ پس اس وقت عامل ان سے کہے کہ میری خواہش ہے کہ آپ ساتوں میرے دوست بن جائیں۔ تاکہ میں اپنی دینی ودنیاوی ضرورت کے لئے آپ لوگوں کی مدد لے سکوں اور آپ حضرات اپنی جلد حاضری کا طریقہ کار بھی مجھے عنایت کریں۔ تاکہ میں آپ لوگوں کو فوراً حاضر کرسکوں۔ چنانچہ یہ لوگ عامل سے تابعداری کا اقرار کریں گے۔ اور ساتوں الگ الگ اپنا تعارف بھی عامل کو کرائیں گے۔ پھر عامل ان کو جانے کی اجازت دے فوراً غائب ہوجائیں گے۔ اب عامل کسی سفید شیرینی پر مؤکلات کی نیاز دے کر تمام شیرینی خود کھالے۔ جب بھی عامل کسی کام کی غرض سے مؤکلات کو حاضر کرے گا فوراً حاضر ہوکر عامل کا کام چشم زدن میں پورا کریں گے۔

(۹) تسخیرِ ہاروت وماروت

عبارتِ عمل:۔ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ط وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَاۤ ط

طریقہ زکوٰۃ یہ عمل انتہائی اسراری وصدری ہے۔ دنیا میں بہت کم لوگ ہوں گے جوکہ اس عمل کے متعلق جانتے ہوں گے۔ اکثر بنگال وآسام ونکامرو کوچھوا کے لوگ اس کے عامل ہوتے ہیں۔ اور بمشکل ہی کسی کو اس عمل کی تعلیم دیتے ہیں جہاں تک مجھے معلومات ہیں کہ اس عمل کا عامل فی الوقت پورے ہندوستان میں کوئی بھی شخص نہیں ہے۔ اس عمل کو حاصل کرنے کے لئے میں نے بیشتر اپنے قیمتی اعمالِ روحانی دیئے ہیں۔ اب یہ آپ دوستوں کا کام ہے کہ چاہے اس کی قدر کریں یا نہ کریں۔ میرا دعویٰ ہے کہ کسی بھی دوسری کتاب میں یہ عمل آپ لوگوں کو ہرگز نہ مل سکے گا۔

اگر آپ لوگوں کو واقعی ہاروت وماروت کو مسخر کرنے کا شوق ہے تو دیر نہ کریں اور اپنی پہلی فرصت میں اس عمل کو کرنیکا قصد کریں۔ ہرگز ہرگز کسی بھی صورت میں آپ لوگوں کو ناکامی کا منہ نہیں دیکھنا پڑے گا کیوں کہ یہ جمالی عمل ہے۔ اس لئے کسی بھی قسم کی رجعت اس عمل کے عامل پر نہیں ہوتی۔

اس عمل کو عروج ماہِ قمری میں کرنا چاہیئے جوکہ ثابت ہو۔ نیز مشتری رجعت ونحوست سے پاک ہونا چاہیئے۔ اس کا چلّہ اکتالیس یوم کا ہوگا۔ دورانِ عمل عامل کو پرہیز جلالی رکھنا ہوگا۔ اور عمل کا اظہار سوائے اپنے مرشد یا استاد کے کسی پر نہ کرنا چاہیئے۔ جو شخص اس عمل کا عامل ہوگا۔ وہ ہی اس عمل کی اجازت دینے کا مجاز ہوگا۔ اگر زکوٰۃ صغیر کا بھی عامل ہو تو بھی اجازت دے سکتا ہے۔

بعد نمازِ تہجّد سب سے پہلے دو رکعت نماز نفل پڑھیں جس کی نیت اس طرح کریں "میں نیت کرتا ہوں دو رکعت نماز نفل واسطے حاجات کے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف" اللہ اکبر کہہ کر نیت باندھ لیں۔ پھر دو رکعت نماز پوری کریں۔ پھر اپنے گرد حصار کرلیں اور اگر بتی کا بخور روشن کریں۔ اور ایک سو ایک مرتبہ درود شریف کو پڑھ کر آیت مذکور کو دو ہزار دو سو سترہ مرتبہ پڑھ کر ایک سو ایک مرتبہ درود شریف پڑھ کر عمل مکمل کرلیں۔ پھر دعا مانگ لیں۔ اور وہیں جائے نماز پر سو جائیں۔ یہ شرط لازم ہے۔

اسی طرح وقتِ مقررہ پر روزانہ پڑھا کریں اور نماز پنجگانہ برابر ادا کرتے رہیں۔ دورانِ عمل جو عجائبات دیکھیں اس کا ذکر صرف اپنے مرشد یا استاد سے کریں۔ جب بیس یوم گزر جائینگے تو مؤکلات آپ کو خواب میں نظر آنا شروع ہوجائیں گے اور مختلف قسم کی راز ونیاز کی باتیں بتائیں گے جوکہ سچ ثابت ہوں گی تیس یوم گزرنے کے بعد مؤکلات آپ کے سامنے آکر گفتگو کریں گے۔ لہٰذا عامل کو چاہیئے کہ ان کی کسی بات پر توجہ نہ دے۔ بلکہ اپنی پڑھائی میں مشغول رہے۔

اکتالیسویں روز آپ کے سامنے آکر کہیں گے کہ ہمیں کیوں بلایا ہے۔؟ پس عامل پڑھائی کی تعداد مکمل ہونے کے بعد کہے کہ میں آپ کو اپنے پاس رکھنا چاہتا ہوں۔ اور آپ کی راہنمائی اور مدد چاہتا ہوں۔ تاکہ میرے دنیاوی ودینی کام خوش اسلوبی سے ہوتے رہیں۔ چنانچہ وہ ان تمام باتوں کا اقرار کریں گے پھر عامل دونوں مؤکلات سے الگ الگ نشانی طلب کرے اور ان کے جلد حاضر ہونے کا طریقہ بھی معلوم کرلے۔ تمام طریقہ کار عامل پر واضح کردیں گے۔ پھر عامل ان کو رخصت کردے اور خدا کا شکر ادا کرے۔ جب بھی عامل ان کو کسی کام کی غرض سے حاضر کرے گا وہ حاضر ہوکر کام کردیں گے۔ لیکن عام لوگوں پر یہ راز ظاہر نہ کرے۔

(۱۰) تسخیرِ شہنشاہِ جنّات

عبارتِ عمل:۔ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ط

طریقہ زکوٰۃ مندرجہ بالا آیتِ قرآنی سورۃ مزمل شریف کی ہے جو کہ انتیسویں (۲۹) پارہ میں ہے۔ شاہِ جنات کی تسخیر کے لئے حکماً اثرات رکھتی ہے۔ لہٰذا وہ لوگ جو کہ جنات کو مسخر کرنا چاہتے ہیں ان کو چاہئے کہ ہمت کر کے اس عمل کا چلّہ نکالنے کی کوشش کریں۔ اللہ پاک آپ لوگوں کو کامیابی عطا فرمائے۔

طریقہ یہ ہے کہ عروج ماہِ قمری ثابت میں عامل ترکِ جلالی کرے اور عمل کے لئے ایک علیحدہ کمرہ مقرر کرے جس میں کسی قسم کا دیگر گھریلو سامان نہ ہو۔ نیز عامل کے علاوہ کوئی دوسرا شخص اس کمرے میں اکتالیس یوم تک نہ جائے اور کمرہ کو نہایت پاک صاف رکھے۔ اب بروز نوچندی جمعرات کو عامل بعد نمازِ تہجد قبلہ رُو سفید لٹھے کے جائے نماز پر بیٹھے جو بغیر سلا ہوا ہوگا اور سفید ہی سوتی کپڑے کو مثل احرام اپنے جسم پر لپیٹے — پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر عبارتِ عمل کو گیارہ سو مرتبہ ورد کرے پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر عمل کی کامیابی کے لئے دعا مانگیں۔ اس طرح روزِ اوّل کا عمل تمام کریں۔

اگر عامل حصار کر کے پڑھے تو بہتر ہے۔ کیوں کہ دورانِ عمل عجیب وغریب مخلوقات کا مشاہدہ ہوگا جن سے عامل خوف زدہ بھی ہوسکتا ہے۔ حصار کے اندر کوئی بھی شئے داخل نہ ہوسکے گی حصار سے باہر نکلتے وقت سات جگہ سے حصار کاٹ کر باہر نکل آئیں۔ اسی طرح کل اکتالیس یوم کا چلّہ روزانہ وقتِ مقررہ پر کرتے رہیں۔ بیس یوم کے بعد عجائبات کا ظہور بڑھ جائے گا۔ اور تیس یوم کے بعد مزید خوفناک مناظر سامنے آئیں گے۔ حتیٰ کہ آخری تین دن بہت ہی خطرناک عجیب وغریب واقعات پیش آئیں گے اور آخری دن غلغلہ وشورِ عظیم ظاہر ہوگا۔ پس اس وقت عامل اپنا دل قوی رکھے۔ ورنہ ہلاکت کا خوف ہے۔ چنانچہ روزِ آخر جس وقت آپ کی پڑھائی ختم ہوگی شہنشاہِ جنات آپ کے روبرو حاضر ہوگا۔ اور عامل کو السلام علیکم کہہ کر سوال کرے گا۔ کہ "اے ابنِ آدم تونے مجھے کیوں یاد کیا ہے۔؟

"پس اس وقت آپ اس سے کہیں کہ میرا مقصد صرف آپ سے دوستی ہے تاکہ میرے تمام کام میں آپ مدد فرمایا کریں۔ وہ اقرار کرے گا اور اپنی کوئی نشانی آپکو دے کر حاضر ہونیکا طریقہ بتائیگا۔

(۱۱) حاضری شاہِ جنّات

عبارتِ عمل:۔ یَآیُّهَا الْمُزَّمِّلُ لا قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا لا نِصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلًا لا اَوْ زِدْ عَلَیْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ط

طریقہ زکوٰۃ جاننا چاہئے کہ یہ عمل حاضری جنات کا عجیب وغریب وصدری بزرگانِ دین کا ہے اور بے خطا ہے۔ ہرگز ہرگز اس میں ناکامی نہیں ہوتی۔ لیکن اس قسم کے سریع التاثیر اعمال بدقسمتی سے ہمارے مسلمان بھائیوں کے پاس ہیں جو کہ بخل کے لئے دنیا میں تمام مذاہب وقومیتوں کو پیچھے چھوڑ گئے ہیں۔ کاش کہ یہ اعمالِ مجربہ کسی غیر مسلم کے پاس ہوتا تو وہ اس کو سرِ عام کر دیتا تاکہ ہر مذہب وملت کے لوگ اس سے فیض اٹھاتے۔ آج کے دور میں بھی بدھ مت، ہندو، عیسائی علمائے روحانیات نے بیشتر ممالک میں باقاعدہ طور پر سرِعام ہر خاص وعام کے لئے مدارس کھول رکھے ہیں۔ جہاں پر طلبہ وطالبات کو روحانی علوم کی تعلیم دی جاتی ہے۔

کاش کہ ہندوستان کے ہر شہر میں علومِ مخفی کی تعلیم کا سلسلہ ہوجاتے تاکہ جعلی پیر فقیر وجعلی عاملین کاملین سے لوگ نجات پائیں اور سچے عاملوں کا بول بالا ہوا اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہو۔ شاہِ جنّات کو حاضر کرنے کے لئے عامل کو عروجِ ماہ قمری میں ترکِ جلالی کرنا چاہیئے اور نماز پنجگانہ پر کاربند رہنا چاہیئے۔ اور بعد نمازِ تہجد قبلہ رُو جائے نماز پر بیٹھے اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر عبارتِ عمل کو گیارہ سو مرتبہ پڑھے۔ لیکن عملِ ہٰذا کی عبارت کو پہلے زعفران سے کورے کاغذ پر تحریر کر کے آب گرم کی دیگچی میں ڈالے تاکہ آب اُبلتا رہے اور عامل عبارتِ عمل کو پڑھتا رہے۔ تعداد مکمل ہونے پر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر روزِ اوّل کا عمل تمام کرے اور کامیابی کے لئے دعا مانگ لے۔ اور چولہے کو بند کر دے۔ دیگچی کے آب کو کسی بھی پاک کچی جگہ پر روزانہ ڈال دیا کرے۔ عمل سے قبل حصار ضرور کر لیا کرے۔ اسی طرح روزانہ بوقتِ مقررہ پر عمل کا چلّہ کیا کرے اور روزانہ عبارتِ عمل کو تحریر کر کے آب میں ڈال کر اُبالنا ضروری ہے۔ اور اسی دوران عبارتِ عمل کو پڑھتا رہے۔ الغرض اکتالیسویں یوم شاہِ جنّات حاضر ہوگا۔ مناسب شرائط طے کرلیں۔ ہر کام میں آپ کی معاونت کرے گا۔

(۱۲) تسخیرِ مُردے کے مٹکے کا مؤکل

عبارتِ عمل:۔ یا تمکیشا یا بلکیشا۔

طریقہ زکوٰۃ واضح ہو کہ یہ عمل انتہائی اِسراری ہے اور ہرگز کسی بھی کتاب میں نہ مل سکے گا یہ میرا دعویٰ ہے۔ میں پورے ہندوستان کے عاملوں کو چیلنج کرتا ہوں جو کہ اپنے آپ کو تو ماہر الطلسمات کہلاتے ہیں۔ کیا ان کو اس عمل کے اسرار و رموز کے متعلق کچھ علم ہے؟

یہ عمل میرے محسن و شاگرد محترم جناب مولانا انوار کا عطا کردہ ہے۔ انہوں نے اپنے ہندو استاد جناب چودر مرحوم سے حاصل کیا تھا۔ اور مولانا انوار کا ایک استاد بھائی اس عمل کو کرنے کے بعد مؤکل کو حاضر بھی کر چکا ہے۔ گویا بے نظیر عمل ہے۔ آپ بھی تجربہ کر کے فائدہ اُٹھائیں۔

جب بھی کوئی شخص مرجائے تو اس کے نہلانے کا مٹکا یعنی وہ مٹکا جس میں آب گرم کر کے مردے کو نہلاتے ہیں حاصل کریں۔ اور شب کے وقت اس مٹکے کو لے کر اس قبرستان میں جائیں جہاں مُردے کو دفن کیا ہے۔ چنانچہ مردے کی قبر تک مٹکا لیکر جائیں۔ پھر آٹھ قدم پیچھے اُلٹا چلیں اور کسی جگہ پر مٹکے کو اُلٹا کر کے رکھیں۔ اور حصار کر کے عبارتِ عمل کو تین ہزار ایک سو پچیس مرتبہ پڑھیں۔ اور گھر واپس آجائیں۔ اور پیچھے مڑ کر نہ دیکھیں۔ عمل سے قبل حصار ضرور کرلیں۔ اور مٹکے کو چھپا کر یعنی جھاڑی وغیرہ سے روزانہ ڈھانپ دیا کریں۔ تاکہ کوئی دوسرا شخص اس کو ہاتھ نہ لگا سکے۔ الغرض کل چالیس یوم کا چلّہ کریں۔ اور روزانہ پڑھائی کے وقت مٹکے پر سے جھاڑی وغیرہ ہٹا کر پڑھا کریں۔ عمل کے دوران پرہیز جلالی کرنا ضروری ہے۔ انتالیس (۳۹) یوم تک دورانِ پڑھائی کوئی بھی ارواح وغیرہ عامل کو نہ دکھائی دیں گی۔ لیکن چالیسویں روز یکایک ایک مرد کلاہ بردار مٹکے کے پاس نمودار ہوگا۔ اور مٹکے کو بغور دیکھتے ہوئے اس کے گرد چکر لگانا شروع کر دے گا۔ اور عامل کی طرف اس کی قطعی توجہ نہ ہوگی۔ اکثر مٹکے کو پھلانگ بھی جایا کرے گا۔ آپ کو چاہیئے کہ اس کی طرف قطعی توجہ نہ کریں۔ بلکہ اپنے عمل کو پڑھنے میں مشغول رہیں۔ جب آپ کی پڑھائی کی تعداد مکمل ہو جائے تو آپ اس سے قول و قرار لے لیں۔ ہر کام چشم زدن میں پورا کرے گا۔

(۱۳) تسخیر جنّات

عبارتِ عمل یَاطَهْسُوْسَا یَاشَهْمُوْسَا یَاشَیْخُوْسَا یَاشَیْعُوْسَا یَامَهْطِیْسَا یَاشَیْمُوْسَا یَامَهْنِیْثَا یَامُجْلَیْثَا یَاعَلْبَلِیْلَا لَیَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

طریقہ زکوٰۃ جنّات کی تسخیر کے لئے نہایت مجرّب آسان عمل ہے۔ ہر خاص و عام کو دعوت دی جاتی ہے کہ اس عمل کا عامل بن کر جنّات جیسی مخفی مخلوق کا مشاہدہ کر کے دنیاوی اغراض و مقاصد کے لئے اس مخفی مخلوق سے معاونت حاصل کریں۔ اور دنیا میں خوش و خرّم زندگی بسر کریں۔ لیکن کسی قسم کا بھی ان سے ناجائز کام نہ لیں۔ ورنہ نقصان ہوگا۔

طریقہ یہ ہے کہ نوچندی جمعرات یا نوچندی اتوار سے عامل ترکِ جلالی کرے اور بعد نمازِ عشاء قبلہ رُو جائے نماز پر بیٹھ کر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر عبارتِ عمل کو سات سو مرتبہ پڑھ کر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر روزِ اوّل کا عمل تمام کرے۔ عمل سے قبل حصار ضرور کرلے۔ دورانِ عمل خوشبودار بخور روشن کرے۔ اسی طرح روزانہ وقتِ مقررہ پر عمل پڑھا کرے۔ روزِ اوّل سے ہی عجائبات کا ظہور ہوگا۔ اور ساتویں روز جس وقت عامل کی پڑھائی کی تعداد مکمل ہونے والی ہوگی۔ اس وقت عظیم شور و غلغلہ ظاہر ہوگا۔ پس اس وقت عامل اپنا دل قوی رکھے۔ ورنہ ہلاکت کا خوف ہے۔ پڑھائی کی تعداد مکمل ہونے کے فوراً بعد یکایک دست بستہ عامل کے روبرو جنّات حاضر ہوں گے۔ چنانچہ عامل کو چاہیئے کہ ان کی بہت تعظیم و تکریم کرے اور اپنا سلام عرض کرے۔ وہ جواب میں وعلیکم السلام کہیں گے پھر مقصد دریافت کریں گے۔ آپ ان سے کہیں کہ خدا نے آپ کو بزرگی و قوّت عطا کی ہے۔ لہٰذا میری خواہش ہے کہ آپ سب مجھ سے دوستی کرلیں۔ تاکہ آپ میرے دنیاوی کام میں مدد فرمایا کریں اور ہر پوشیدہ راز کی بات مجھ پر ظاہر کر دیا کریں۔ نیز آپ لوگ اپنی اپنی مخصوص نشانیاں عطا کر دیں۔ تاکہ مجھے جب بھی ضرورت ہو آپ لوگوں کو حاضر کرلیا کروں اور اپنے جلد حاضر ہونے کا طریقہ کار بھی مجھے بتائیں۔ چنانچہ وہ عامل کی مندرجہ بالا باتوں کا اقرار کریں گے اور عامل پر بھی کچھ پابندیاں لگائیں گے۔ لہٰذا عامل کو بھی ان کی باتوں پر عمل کرنا ہوگا۔ پھر آپ انکو رخصت کر دیں۔ اور انکی دی ہوئی نشانیاں عام لوگوں پر ظاہر نہ کریں۔ اور یہ کہ میرے پاس جنّات ہیں۔ ورنہ نقصان کا احتمال ہے۔

(۱۴) احضار رُوحانیات

عبارتِ عمل بِسْطِلِع سَلْطِع بَسْلِطَق سَلْطِق تَهْكِرَاْن

بِحَقِّ اَرْقَاشِ شَمْلِيْخَ لِيَاخِ شَرَاهِيْو اُحْدَاعِ يَتلاً اَجِبْ يَا طَقَاطَقَا قَوَاسِ اَنْزَلَ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَآءِ الَّذِىْ اَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ اَنْزِلْ يَا اَيُّهَا الْاَرْوَاحُ الرُّوْحَانِيَّةِ بِالَّذِىْ هَدٰيكُمْ وَاَبْنَكُمْ فِيْكُمْ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَىَّ وَاْتُوْنِىْ مُسْلِمِيْنَ۔

طریقہ زکوٰۃ مندرجہ بالا عمل انتہائی سہل و مجرّب ایرانی علمائے روحانیات کے معمولات میں سے ہے۔ لہٰذا مومنین مومنات کے لئے خصوصیت سے تحریر کر رہا ہوں۔ تاکہ اس سے آپ لوگ فوراً استفادہ حاصل کریں۔ عموماً اس عمل کو سخت ترین مشکلات کے لئے کیا جاتا ہے۔ جس وقت روحانیت کا نزول ہوتا ہے اُن سے حاجت بیان کی جاتی ہے۔ اور وہ فی الفور حکم بجالاتے ہیں۔

طریقہ یہ ہے کہ جس دن سے اس عمل کو کرنے کا ارادہ ہو اس دن روزہ رکھیں اور ترکِ جلالی کریں۔ افطار کھجور و زیتون سے کریں۔ اور بعد نمازِ عشاء قبلہ رُو جائے نماز پر بیٹھ کر خوشبودار بخور، عود و مشک کا روشن کریں۔ اور کمرے میں ایک عدد مٹی کا چراغ روشن کریں جس میں روغن چنبیلی و روئی کا فلیتہ ہوگا۔ اور کسی قسم کی بھی روشنی نہ ہو۔ یعنی بلب یا ٹیوب لائٹ نہیں جلانا چاہئے۔ اب آپ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر عزیمت کو ۵۳۳ (پانچ سو تینتیس) مرتبہ کامل یکسوئی سے پڑھ کر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اللہ ربّ العزّت سے کامیابی کی دعا مانگیں۔ اور روزِ اوّل کا عمل تمام کریں۔ چراغ بجھا دیں۔ پھر پنکھا اور بجلی جلا سکتے ہیں۔ لیکن سونا اسی جگہ ہے۔ جہاں پر آپ نے عزیمت کا چلّہ کیا تھا۔ اسی طرح سہ یوم روزہ رکھ کر اس عمل کو کریں۔ تیسری شب جس وقت آپ کی پڑھائی کی تعداد مکمل ہونے والی ہوگی یکایک رُحانی جماعت آپ کے سامنے دست بستہ حاضر ہوگی۔ آپ ان کو اشارے سے السلام علیکم کہیں۔ اگر آپ کی تعداد مکمل ہوگئی ہو تو آپ باآوازِ بلند اپنا سلام اس روحانی جماعت کو پیش کریں۔ وہ سب وعلیکم السلام کہیں گے۔ پھر آپ کی جو بھی حاجت ہو ان سے بیان کریں۔ فوراً اقرار کریں گے۔ آپ ان کا شکریہ ادا کر کے رخصت کر دیں۔ آپ کا کام نہایت جلد پورا ہوگا۔

(۱۵) تسخیر مؤکل سورۃ اللّیل

عبارتِ عمل وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى بِاشَمْسَائِيْلُ بِحَقِّ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى يَا طَهْطَائِيْلُ بِحَقِّ هُوَ الْحَىُّ الَّذِىْ لَا يَمُوْتُ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى يَا طَمَائِيْلُ بِحَقِّ هُوَ الْغَنِىُّ وَالْقَوِىُّ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى فَاَمَّا مَا اَعْطٰى وَاتَّقٰى يَا شَمَائِيْلُ بِحَقِّ يَا عَدْلُ يَا حَلِيْمُ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى يَا كَزْكَائِيْلُ بِحَقِّ اَللّٰهُ الصَّمَدُ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى وَمَا يُغْنِىْ عَنْهُ مَالُهٗٓ اِذَا تَرَدّٰى اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى يَا كَاكَائِيْلُ بِحَقِّ يَا وَهَّابُ وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى لَا يَصْلٰهَآ اِلَّا الْاَشْقَى يَا كَرْسِيَائِيْلُ بِحَقِّ الْوَدُوْدُ الَّذِىْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى الَّذِىْ يُؤْتِىْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى يَا رَفْتَمَائِيْلُ بِحَقِّ يَا حَىُّ يَا قَيُّوْمُ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى وَلَسَوْفَ يَرْضٰى۔ اَجِيْبُوْا يَا مُوَكَّلُوْنَ هٰذِهِ السُّوْرَةِ بِحَقِّ سِرِّ اللّٰهِ وَعَظَمَةِ اللّٰهِ وَقُدْرَةِ اللّٰهِ وَوَجْهِ اللّٰهِ۔

طریقہ زکوٰۃ بروز نوچندی جمعہ یا نوچندی پیر کی شب کو غسل کر کے اور عشاء کے فرض پڑھ کر جائے نماز پر قبلہ رُو بیٹھیں اور خوشبودار بخور روشن کریں اور اکتالیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر سورۃ واللّیل مغربی اکتالیس مرتبہ پڑھ کر اکتالیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر اللہ پاک سے کامیابی عمل کے لئے دعا مانگ لیں۔ یہ روزِ اوّل کا عمل تمام ہوا۔ پھر نماز وتر و سنّت و نفل پڑھ کر نمازِ عشاء مکمل کرلیں۔ اسی طرح روزانہ عمل کیا کریں۔ اور ترکِ جلالی لازم ہے۔ کل اکتالیس یوم کا عمل ہے۔ درمیان چلّہ کشی عامل کو سیرِ ملکوتی حاصل ہوگی۔ اور کلید غیبی نصیب ہوگی۔ اگر عامل کشف کا طالب ہوگا تو وہ بھی حاصل ہوگا۔ عامل کو چاہیے کہ سورۃ واللّیل پڑھنے کے بعد چھیاسٹھ ۶۶ مرتبہ اسمِ ذات ضرور پڑھ لیا کرے۔ تاکہ جلد تر اسرار ظاہر ہوں۔ اگر عامل مؤکل کو تسخیر کرنے کا طالب ہو تو اس کو چاہیے کہ سورۃ کو ایک ہزار مرتبہ تلاوت کرے اور اسی تعداد میں اسمِ ذات بھی ورد کرے۔ بحکمِ خدا اکتالیسویں روز مؤکل اس سورۃ کا عامل کے روبرو بصورتِ انسان حاضر ہوگا جس کا چہرہ مثل شمس کے منوّر ہوگا۔ اور عامل کی اطاعت قبول کرے گا۔

(۱۶) تسخیر شمعلونی

عبارتِ عمل:۔ اَجِبْ يَا شَمْعَلُوْنِىْ بِحَقِّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

طریقہ زکوٰۃ میرے پیر و مرشد حضرت مولانا شیخ احمد الفاروقی

الٰہ آبادی سے میں نے ۱۹۸۰ء میں شعلونی کے متعلق دریافت کیا تھا۔ کہ یہ کیا ہے ؟ تو آپ نے فرمایا تھا کہ یہ ایک مؤکل ہے۔ اس کے نوّے (۹۰) ہزار بادشاہ ملکوتی فرمانبردار ہیں۔ بذاتِ خود یہ ایک زبردست قوّت کا مالک ہے۔ لہٰذا اس عمل کا چلّہ صرف وہ حضرات کریں جو کہ صوم وصلوٰۃ کے پابند ہوں۔ نیز تقویٰ وطہارت کا پابند ہونا بھی لازم وملزوم ہے۔

اگر کوئی شخص شعلونی کو مطیع کرکے اس سے دنیا ودین میں مدد لینا چاہتا ہے تو عروجِ ماہ قمری ثابت میں جب کہ مشتری وعطارد رجعت ونحوست سے پاک ہوں۔ بروز نوچندی جمعرات سے ترکِ جلالی کرکے ایک علیحدہ کمرۂ پاک وطاہر میں اس عمل کا چلّہ شب کو بعد نمازِ عشاء سے کرے اور قبلہ کی طرف منہ کرکے جائے نماز سفید پر جو بغیر سِلا ہوا ہو اور اپنا لباس مثل احرام بغیر سِلا ہوا اوڑھ کر بخور عود کا روشن کرے اور خوشبودار پھول اپنے سامنے رکھ کر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر عبارتِ عمل کو تین ہزار ایک سو پچیس مرتبہ پڑھ کر گیارہ بار درود شریف پڑھ کر روزِ اوّل کا عمل تمام کرے اور حصار قبل از عمل ضرور کر لیا کرے۔ اور ورد مکمل ہونے پر حصار کو سات جگہ سے کاٹ کر باہر نکل آیا کرے۔ اگر ورد سے قبل دو رکعت نمازِ حاجت پڑھے تو بہت خوب ہے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد عشری تعداد میں سورۂ نصر پڑھا کرے۔ ورد مکمل ہونے پر وہیں جائے نماز پر سوجانا چاہیئے اور کسی سے کلام نہ کرنا چاہیئے۔ صبح اُٹھ کر اپنے کام کاج میں مصروف ہوسکتے ہیں۔ پڑھائی کے وقت لباس مخصوص ہونا چاہیئے جیسا کہ مندرجہ بالا سطور میں، میں نے عرض کیا ہے۔ دورانِ عمل بخور برابر روشن کرتے رہنا چاہیئے۔ دن کے وقت عامل کو پان زیادہ کھانا چاہیئے اور خوشبودار اشیاء کا زیادہ استعمال کرنا چاہیئے۔ مثلاً الائچی خورد وغیرہ۔ دورانِ چلّہ کشی بڑے ہی حسین وجمیل مناظر نظر آیا کرینگے۔ اور چالیسویں روز یکایک غیب سے ایک نورانی صورت کے بزرگ عامل کے روبرو حاضر ہوکر عامل کو السلام علیکم کہیں گے۔ عامل کو چاہیئے کہ ان کو جواب میں وعلیکم السلام کہے۔ اگر تعداد مکمل نہیں ہوئی ہو تو ہاتھ کے اشارے سے جواب دینا چاہیئے۔ تعداد مکمل ہونے پر ان سے وعدہ لیں کہ جس وقت حاضر کروں۔ فوراً بغیر دعوت کے حاضر ہونا اور اپنی کوئی نشانی مجھ کو عطا کریں۔ اور ہر کارِ دنیا ودین میں آپ اور آپ کے لشکر میری مدد فرمایا کریں۔ نیز اپنے جلد حاضر ہونے کا طریقہ بھی مجھے ارشاد فرمایئے۔

وہ ان تمام باتوں کا اقرار کریں گے۔ چنانچہ عامل ان کا شکریہ ادا کرکے رخصت کردے اور اِس راز کو پوشیدہ رکھے۔ اور اللہ پاک کا شکر بجالاوے۔ عامل جب بھی ان بزرگ کو حاضر کرنا چاہے گا فی الفور حاضر ہوا کریں گے اور دنیا کا مشکل سے مشکل ترین کام فی الفور پورا کردیا کریں گے۔ اس رُوحانی ہستی سے کسی بھی قسم کا ناجائز کام کسی بھی صورت میں نہ لینا چاہیئے۔ ورنہ عامل کو سخت ترین نقصان ہوگا۔ اور یہ روحانی بزرگ عامل سے ناراض ہوکر ہمیشہ کے لئے چلے جائیں گے۔ عامل کو امورِ شرعیہ پر کاربند ہونا بھی ضروری ہے۔

(۱۷) احضارِ ملک سورۂ فیل

عبارتِ عمل اَلَمْ تَرَ كَيْفَ يَا جِبْرَائِيْلُ فَعَلَ رَبُّكَ يَا تَمَائِيْلُ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ يَا كَاكَائِيْلُ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ يَا لُوْمَائِيْلُ فِيْ تَضْلِيْلٍ يَا مِيْكَائِيْلُ وَاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ يَا اِسْرَافِيْلُ طَيْرًا اَبَابِيْلَ يَا هَمْزَائِيْلُ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ يَا كَيْفَائِيْلُ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ تَوَكَّلُوْا بِاِحْضَارِ مَلِكِ يَوْمِ الْاَحَدِ مَذْهَبْ بِحَقِّ هٰذِهِ السُّوْرَةِ الْمُبَارَكَةِ السَّاعَةَ السَّاعَةَ السَّاعَةَ الْوَحَا الْوَحَا الْوَحَا۔

طریقۂ زکوٰۃ اگر کوئی شخص ملک سورۂ فیل کو تسخیر کرکے اس سے دنیاوی امور میں مدد لینا چاہے تو اس کو چاہیئے کہ تقویٰ وطہارت کا پابند بنے اور عروج ماہ قمری میں ترکِ جلالی کرے۔ بروز اتوار بعد نمازِ عشاء کسی تنہا مقام پر علیحدہ کمرے میں قبلہ رُو ہوکر بیٹھے۔ اور بخور خوشبودار روشن کرے اور چہار قل وآیت الکرسی کا اپنے گرد نئی چھری سے حصار کرکے چھری سامنے رکھے۔ پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھکر سورۂ فیل با مؤکل پانچ سو مرتبہ تلاوت کرے۔ پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر عمل تمام کرے اور حصار کھول کر باہر نکل آئے اور اپنے کام کاج میں مشغول ہو۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ پڑھائی مکمل کرنے کے بعد اسی کمرے میں سوجائے اور کسی سے گفتگو نہ کرے۔ صبح نمازِ فجر ادا کرنے کے بعد اپنے کام کاج میں مشغول ہوسکتا ہے۔ اور لوگوں سے ہمکلام بھی ہوسکتا ہے۔

یہ عمل کل چالیس یوم کا ہے۔ دورانِ عمل بڑے ہی عجیب وغریب حالات وواقعات پیش آئیں گے۔ لہٰذا کسی بھی صورت میں گھبرانا نہیں چاہیئے۔ آپ کے حصار میں کوئی بھی چیز داخل نہ ہوسکے گی۔

جوں جوں دن گزرتے جائیں گے نہایت خوفناک دل ہلا دینے والے مناظر سامنے آئیں گے۔ پس آپ ثابت قدم رہیں اور اپنے مرشد یا استاد کا کامل تصوّر رکھیں۔ خوف جاتا رہے گا۔ بالآخر چالیسویں روز یکایک آپ کے کمرے میں ملک سورۂ فیل نہایت شان و شوکت سے حاضر ہوگا۔ آپ کو السلام علیکم کہے گا۔ آپ اس کو وعلیکم السلام کہیں۔ اگر ورد مکمل نہیں ہوا تو صرف ہاتھ کے اشارے سے جواب دیں۔ ورد مکمل ہونے پر اس سے قول و قرار لیں کہ آئندہ بغیر دعوت کے فوراً حاضر ہونے کا طریقہ بتائے اور ہر کارِ دُنیوی میں میری مدد کیا کرے وہ تمام باتوں کا اقرار کرے گا۔ پھر آپ اس کو السلام علیکم کہہ کر رخصت کر دیں۔

(۱۸) تسخیر مؤکل سفلی ہفلطوش

عبارتِ عمل هَلُوْشٍ هَلُوْشٍ هِيلُوْشٍ هِيلُوْشٍ هَفْلَطُوْشٍ هَفْلَطُوْشٍ أَجِبْ يَاهَفْلَطُوْشٍ بِحَقِّ مَا تلوته عَلَيْكُمْ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ

طریقہ زکوٰۃ عروجِ ماہ قمری میں عامل ترکِ جلالی کرے۔ بعد نمازِ عشاء قبلہ رُو جائے نماز پر بیٹھے اور چہار قل و آیت الکرسی اور حصارِ سلیمانی سے اپنے گرد کسی نئے چاقو سے حصار کرے۔ اور بخور دارچینی کا روشن کر کے عبارتِ عمل کو ۳۵۰ مرتبہ تلاوت کر کے سورۂ ہمزہ آخر میں ایک مرتبہ تلاوت کرے۔ دورانِ عمل بخور برابر روشن کرتا رہے اور بروز نوچندی جمعرات اس عمل کو شروع کرنا چاہیے۔ کمرے میں کوئی دوسرا سامان نہ ہونا چاہیے۔ بہتر ہے کہ چہل یوم تک اس کمرے میں عامل کے علاوہ کوئی دوسرا شخص نہ جائے۔ دورانِ عمل کمرے میں صرف ایک چراغ گلی میں روغن تلخ و دارچینی و فلیتہ روئی کا سامنے رکھنا چاہیے۔ صرف فلیتہ کمرے کو روشن کرنے کے لئے جلانا چاہیے۔ اور کسی قسم کا بلب یا ٹیوب لائٹ وغیرہ روشن نہیں کرنا چاہیے۔ روزانہ پڑھائی کی تعداد مکمل ہونے پر حصار کو سات مقام سے کاٹ کر باہر نکل آنا چاہیے۔ اور چراغ بجھا دینا چاہیے۔ دورانِ عمل اگر آپ سے کوئی گفتگو کرے تو ہرگز ان کو کسی قسم کا جواب نہ دینا چاہیے۔

یہ عمل کل چالیس یوم کا ہے۔ دورانِ عمل بڑے خوفناک حالات و واقعات آپ کے سامنے پیش آئیں گے۔ لہٰذا آپ اپنا دل قوی رکھیں۔ کوئی شے آپ کے حصار میں ہرگز داخل نہ ہو سکے گی۔ جو کچھ بھی نظر آئے گا حصار کے باہر ہوگا۔ وقت کی پابندی اس عمل کے لئے ضروری ہے یعنی رات کو اگر آپ نے دس بجے اس عمل کو روزِ اوّل شروع کیا تو پھر آپ کو اسی وقت روزانہ عمل شروع کرنا ہوگا۔

چالیسویں روز جس وقت آپ کا عمل مکمل ہوگا یکایک غیب سے ایک مرد نمودار ہوگا۔ جس کا نام ہفلطوش ہے۔ یہ مؤکل سفلی ہے۔ پس آپ اس سے عہد لیں کہ آئندہ بغیر عذر کے فی الفور حاضر ہو کر میرا ہر کارِ دنیوی کرنا اور اپنے جلد حاضر ہونیکا طریقہ بھی بتاؤ۔ وہ عامل کی تمام باتوں کا اقرار کرے گا۔ پھر عامل اس کا شکریہ ادا کر کے رخصت کر دے۔ فوراً غائب ہو جائے گا۔ آپ اس کو جس کام کے لئے حاضر کریں گے فوراً حاضر ہو کر آپ کی مدد کرے گا۔

(۱۹) تسخیرِ عبدِ اسود

عبارتِ عمل :۔ کرنمو شلخ جلنمو اشلخ۔

طریقہ زکوٰۃ یہ عمل کل آٹھ یوم کا ہے۔ اور نہایت آسان ہے۔ دورانِ عمل پیاز و لہسن کا استعمال زیادہ رکھیں۔ اور ترکِ جلالی کریں۔ عروج ماہِ قمری میں بوقتِ شب بارہ بجے ایک علیحدہ کمرے میں ایک عدد چراغ گلی کو روشن کریں۔ جس میں روغن تلخ و روئی کا فلیتہ ہونا چاہیے۔ بخور دارچینی و مُشکی کا روشن کرنا چاہیے۔ لباس بالکل سیاہ بغیر سلا ہوا دو ٹکڑوں میں پہننا چاہیے۔ مصلّے بھی سیاہ ہونا چاہیے۔ اب آپ قبلہ رُو مصلّے پر بیٹھ کر سب سے پہلے اپنے گرد حصار کریں۔ پھر بخور روشن کرتے ہوئے عبارتِ عمل کو ایک ہزار مرتبہ پڑھیں۔ یہ روزِ اوّل کا عمل تمام ہوا۔ پھر آپ حصار کو کھول کر باہر نکل آئیں۔ یا پھر وہیں سو جائیں۔

سات یوم تک روزانہ وقتِ مقررہ پر آپ تمام لوازمات کو مدّنظر رکھتے ہوئے پڑھائی کیا کریں۔ اور آٹھویں یوم عبارتِ عمل کو دو ہزار مرتبہ ورد کریں۔ تعداد مکمل ہونے پر آپ کے سامنے ایک سیاہ فام شخص غیب سے نمودار ہوگا۔ آپ کو اس سے قطعی خوف کھانے کی ضرورت نہیں۔ آپ اس سے خاتم مانگیں وہ آپکو ایک عدد خاتم عطا کرے گا۔ جو کہ سونے کی ہوگی۔ آپ کو چاہیے کہ اس کا شکریہ ادا کریں۔ اور خاتم کی بہت حفاظت کریں۔ اور یہ راز کسی پر ظاہر نہ کریں۔ آپ اس سے یہ عہد لیں کہ جب بھی اس خاتم کو حرارت پہنچائی جائے۔ فوراً حاضر ہو کر ہمارے دنیاوی

(باقی صفحہ ۶۷ پر)

خزانہ طلسمات عرف اُلّو تنتر

مطبوعہ 1940ء

(باتصویر فوٹوسٹیٹ مجلّد)

مؤلف: ڈاکٹر گنیش داس چوپڑہ ملتان نواسی

اُلّو تنتر ایک ایسا مجموعہ منتر ہے جو ہر ایک کے لئے برابر فائدہ مند ہے۔ اس کے پریوگ سے کل جُگی لوگ اتنا ہی فائدہ اُٹھا سکتے ہیں جس قدر کہ دوسرے یُگ کے لوگ مستفید ہو سکتے ہیں۔ گوشِ ہوش سے سُنو نااہل لوگوں سے پوشیدہ رکھو۔ یہ امر واضح کر دینا بھی نہایت ہی ضروری ہے کہ اس تنتر کے متعلق شری نارد رشی مہاراج کا یہ بھی سُراپ (یعنی بددُعا) ہے کہ جو انسان ان اعمال کو ناجائز استعمال کرے گا وہ ہمیشہ ذلیل و خوار ہوگا۔ اپنی عاقبت کو برباد کرے گا۔ اس کی آتما (یعنی رُوح) ہر طرف نفرت کی نگاہ سے دیکھی جائے گی۔ اس اُلّو تنتر کے عامل کو ایسی خوشی حاصل ہوگی کہ وہ اپنے آپ کو ہفت اقلیم کا بادشاہ سمجھنے لگے گا۔ دین و دُنیا کے تمام فوائد سے بہرہ اندوز ہو کر اپنی اور دوسروں کی زندگی کو کامرانی سے ہمکنار کرے گا۔ یہ کتاب سفلی منتروں کا بحرِ ناپیدا کنار ہے۔ جس میں اُلّو سدھی کے تمام حقیقی درست منتر اور اعمال درج ہیں۔ حُبّ و تسخیر کے بے مثال اعمال، لوہے کی لاٹھ عمل اور باتصویر اعمال و نقوش کا ذخیرہ اس کے اندر موجود ہے۔

تسخیرِ مؤکلین

سورۂ کافرون کے مؤکل کی تسخیر

عروج ماہ میں پیر کے دن سے بعد نماز عشاء سورۂ "کافرون" کے مؤکل "وشاتیل" کی تسخیر کے لئے سورۂ "کافرون" کو اپنے نام کے اعداد کے مطابق یا پھر کم از کم ۱۴ مرتبہ پڑھیں۔ بعد سورۃ کے سات مرتبہ عملِ تسخیر پڑھیں۔ بعض اوقات شروع دن سے عجیب وغریب واقعات شروع ہوجاتے ہیں۔ آپ بالکل نہ گھبرائیں۔ اور یہ صرف عمل میں رکاوٹ پیدا کرنے کے لئے ہوتے ہیں۔ مؤکل کے حاضر ہونے پر عہد وپیمان کرلیں انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے ہر کام میں مؤکل آپ کی مدد کرے گا۔

عمل تسخیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَجِبْ یا وشائیلُ بحق بحرمت سورۂ کافرون حَاضرشو حَاضرشو۔

سورۂ "فلق" کے مؤکل کی حاضری

اگر آپ سورۂ "فلق" کو عروجِ ماہ میں پیر کے دن سے بعد از نماز عشاء اپنے نام کے اعداد کے مطابق یا پھر کم از کم ۱۴ مرتبہ پڑھیں۔ پھر سات مرتبہ عملِ تسخیر پڑھیں۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ مؤکل "ضجائیل" کی حاضری ہوگی۔ یہ مؤکل سورۃ مذکورہ بالا کا خادم ہے۔ اس کے ماتحت ۷۰ ہزار مؤکلات ہیں۔ جو دعوت کرنے والے عامل کی بھرپور مدد کرتے ہیں۔

عمل تسخیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ ضجائیل عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ ضجائیل حاضر شو بِحَقِّ بِحُرْمَتِ سورۃ الوحا العجل السَّاعَۃَ۔

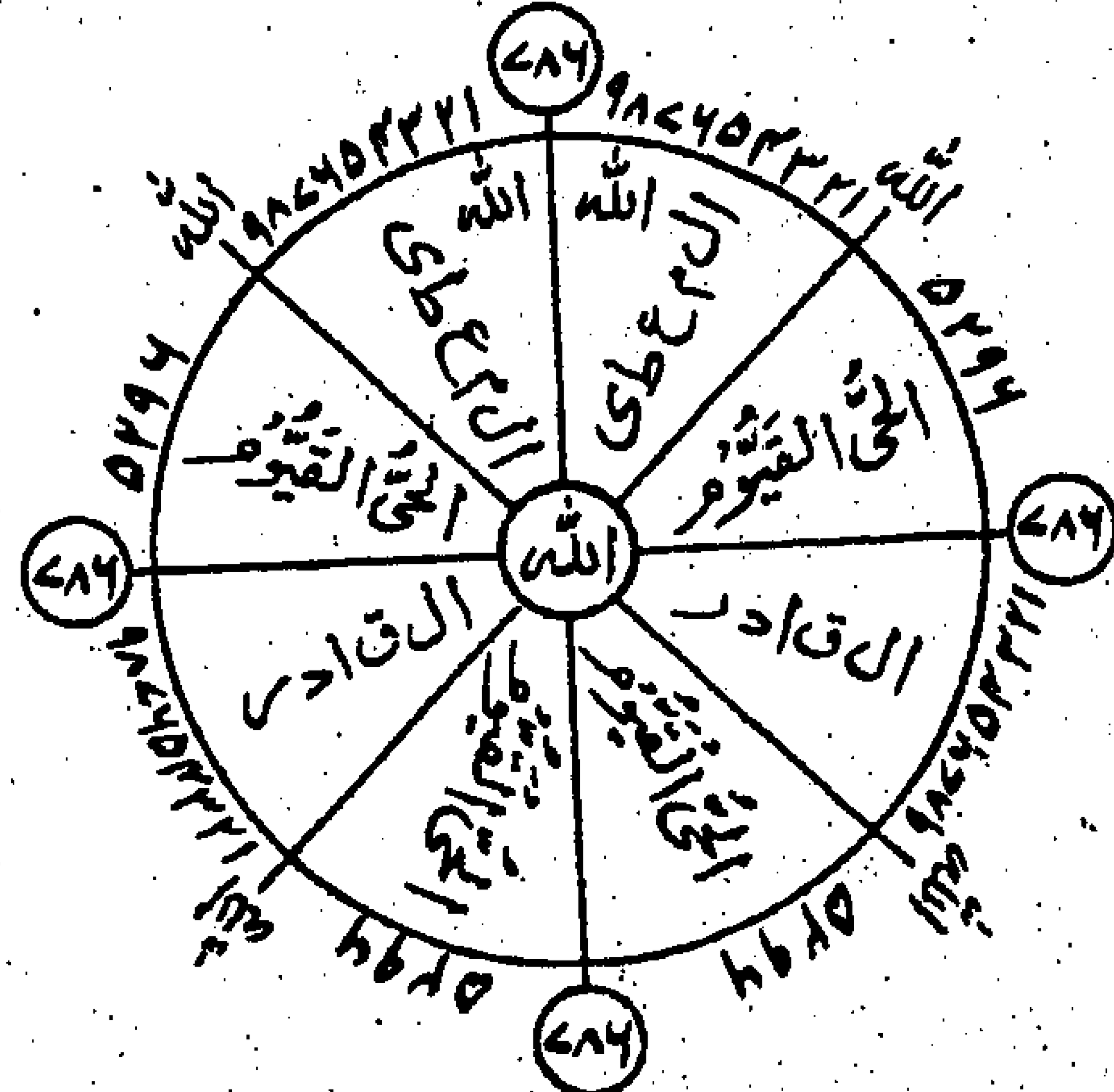
سورۃ النّاس کے مؤکّل کی تسخیر

عروج ماہ میں پیر کے دن سے بعد نماز عشاء سورۃ "النّاس" کے مؤکل "ثکوائیل" کی تسخیر کے لئے سورۃ الناس کو اپنے نام کے اعداد کے مطابق یا پھر کم از کم ۱۴۱ مرتبہ پڑھیں۔ بعد سورۃ کے سات مرتبہ عمل تسخیر پڑھیں۔ بعض اوقات شروع دن سے عجیب وغریب واقعات شروع ہوجاتے ہیں۔ آپ بالکل نہ گھبرائیں۔ کیونکہ یہ صرف عمل میں رُکاوٹ پیدا کرنے کیلئے ہوتے ہیں۔ مؤکل حاضر ہونے پر عہد وپیمان کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپکے ہر کام میں مؤکل آپ کی مدد کرے گا۔

عمل تسخیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَجِبْ یَا ثکوائیل بحق بحرمتِ سورۃ النّاس حاضر شو۔ حاضر شو



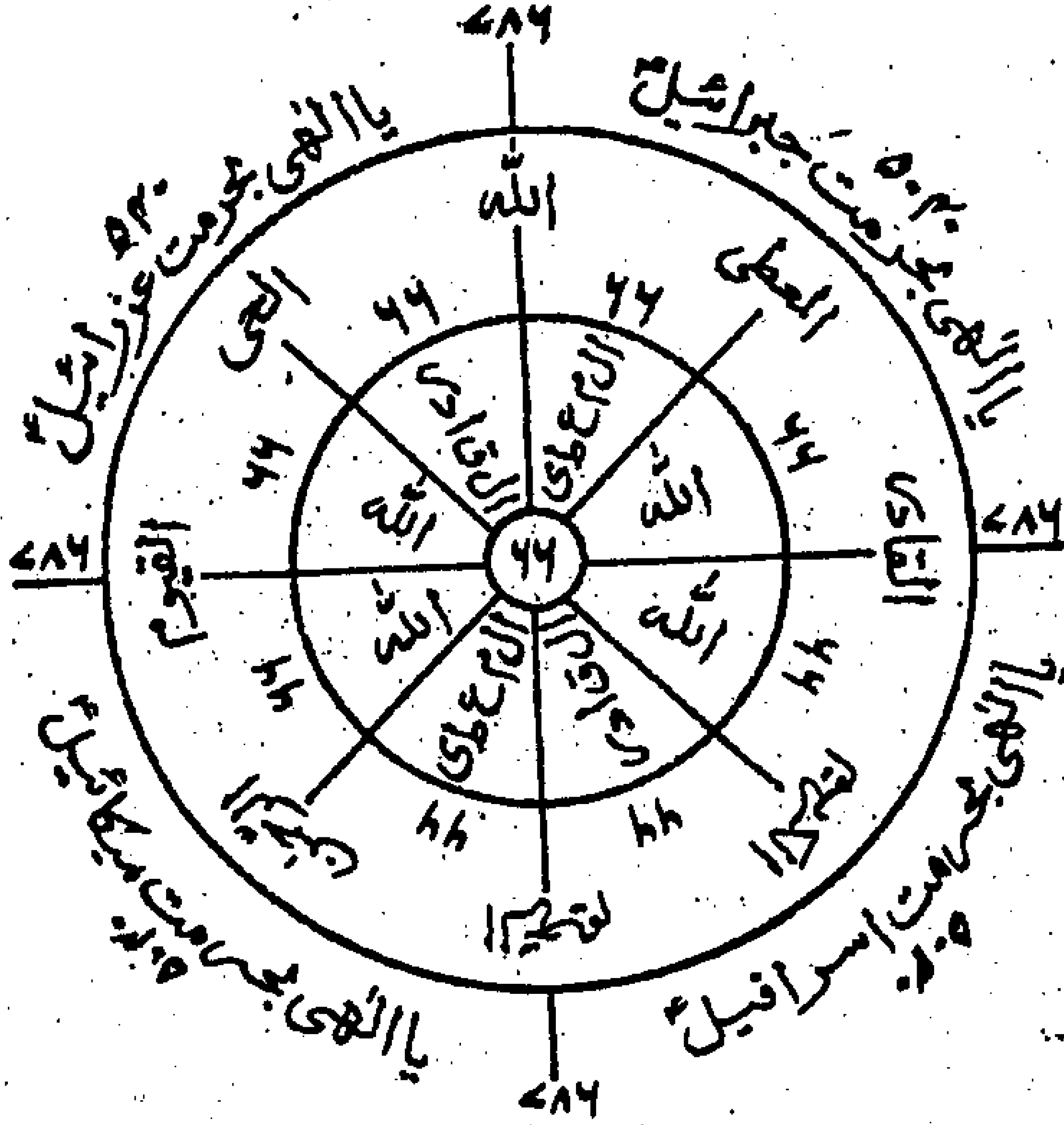
سورۃ "لہب" کے مؤکل کی حاضری

اگر آپ سورۃ "لہب" کو عروج ماہ میں پیر کے دن سے بعد از نماز عشاء اپنے نام کے اعداد کے مطابق یا پھر کم از کم ۱۴۱ مرتبہ پڑھیں۔ پھر سات مرتبہ عملِ تسخیر پڑھیں تو انشاء اللہ تعالیٰ مؤکل "ثدائیل" کی حاضری ہوگی۔ یہ مؤکل سورۃ مذکورہ بالا کا خادم ہے ——— اس کے ماتحت ستّر ہزار مؤکلات ہیں۔ جو دعوت کرنے والے عامل کی ——— بھرپور مدد کرتے ہیں۔

عمل تسخیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ ثَدَائیل عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ ثدائیل حاضر شو بحقِّ بحرمتِ سورۃ الوحا العجل السّاعۃ۔



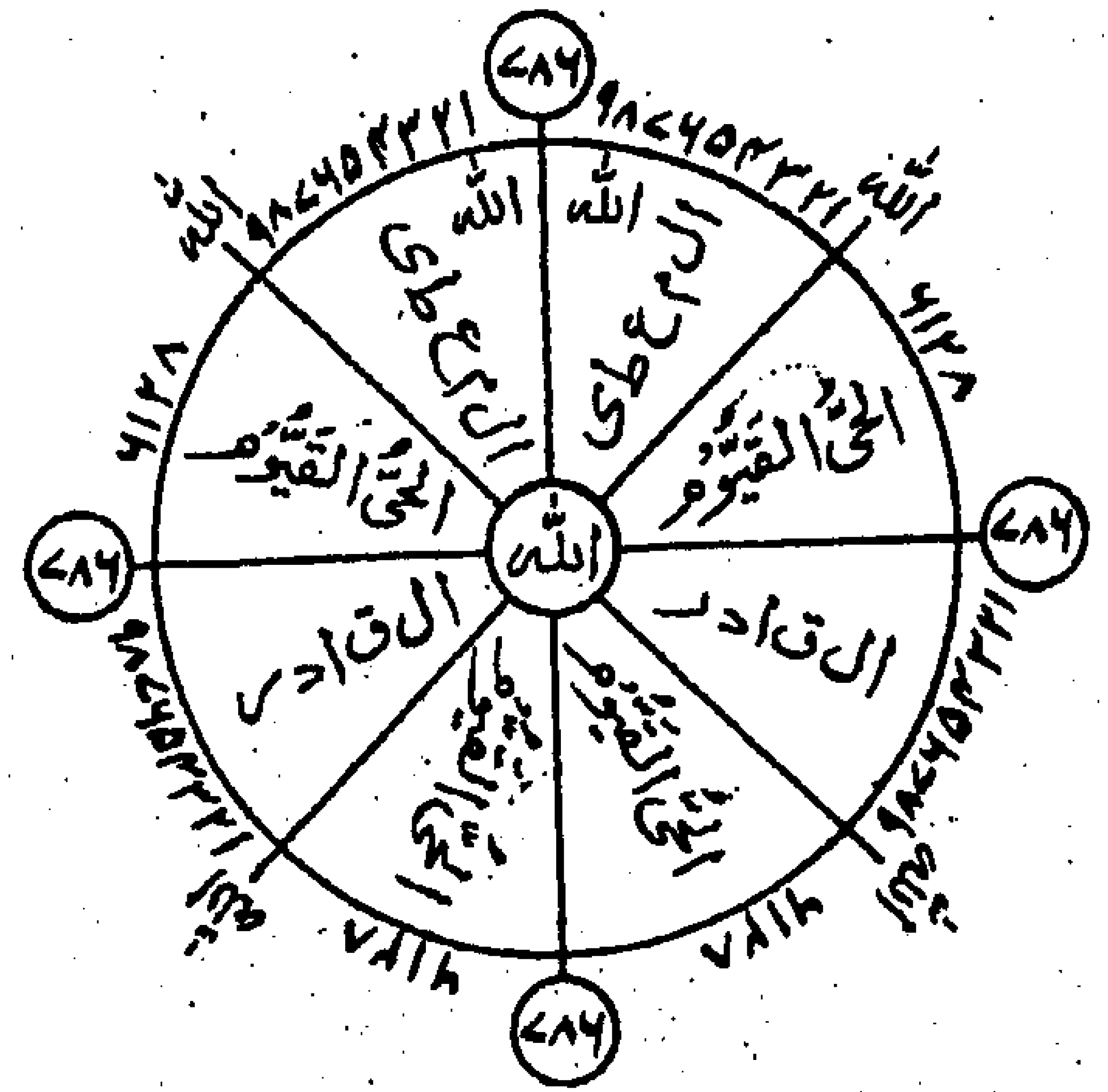
سورۃ النّصر کے مؤکل کی تسخیر

عروج ماہ میں پیر کے دن سے بعد نمازِ عشاء سورۃ النصر کے مؤکل "خیائیل" کی تسخیر کے لئے سورۃ "النصر" کو اپنے نام کے اعداد کے مطابق یا پھر کم از کم ۱۴۱ مرتبہ پڑھیں۔ بعد سورۃ کے سات مرتبہ عملِ تسخیر پڑھیں۔ بعض اوقات شروع دن سے عجیب وغریب واقعات شروع ہوجاتے ہیں۔ آپ بالکل نہ گھبرائیں۔ کیونکہ یہ صرف عمل میں رُکاوٹ پیدا کرنے کیلئے ہوتے ہیں۔ مؤکل حاضر ہونے پر عہد وپیمان کریں۔ انشاء اللہ آپ کے ہر کام میں مؤکل آپ کی مدد کرے گا۔

عمل تسخیر

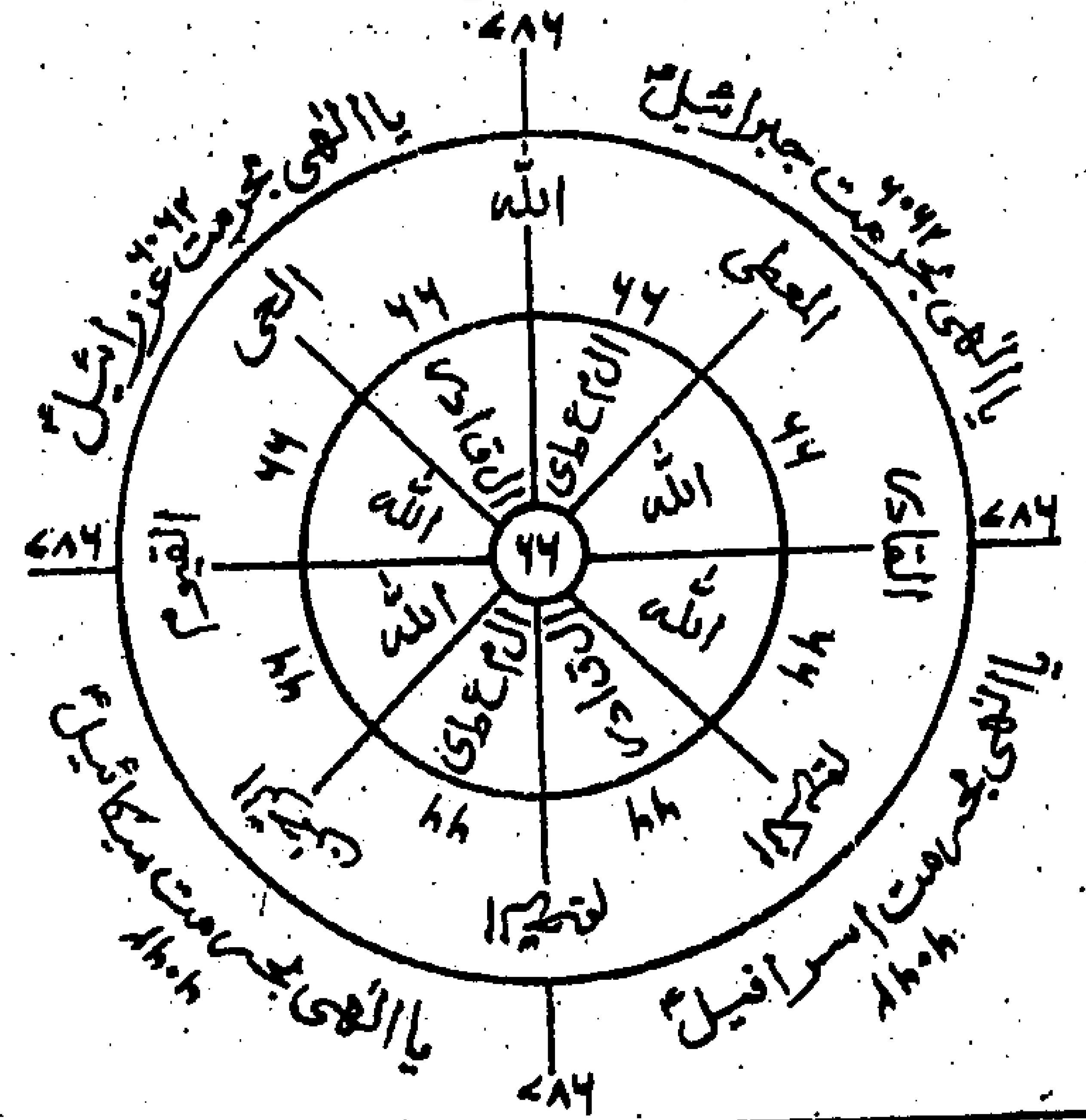
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَجِبْ یَا خیائیل بحقِّ بحرمتِ سورۃ النّصر حاضر شو حاضر شو۔



سورۂ "قریش" کے مؤکل کی حاضری

اگر آپ سورۂ "قریش" کو عروجِ ماہ میں پیر کے دن سے بعد از نماز عشاء اپنے نام کے اعداد کے مطابق یا پھر کم از کم ۴۱ مرتبہ پڑھیں۔ پھر سات مرتبہ عملِ تسخیر پڑھیں تو انشاء اللہ تعالے مؤکل "خوائیل" کی حاضری ہوگی۔ یہ مؤکل سورۃ مذکورہ بالا کا خادم ہے۔ اسکے ماتحت ۷۰ ہزار مؤکلات ہیں۔ جو دعوت کرنے والے عامل کی بھرپور مدد کرتے ہیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔
عمل تسخیر: اَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ خَوَائِیل عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ حاضر شو بحقِ بحرمت سورۃ الوحا العجل الساعۃ۔



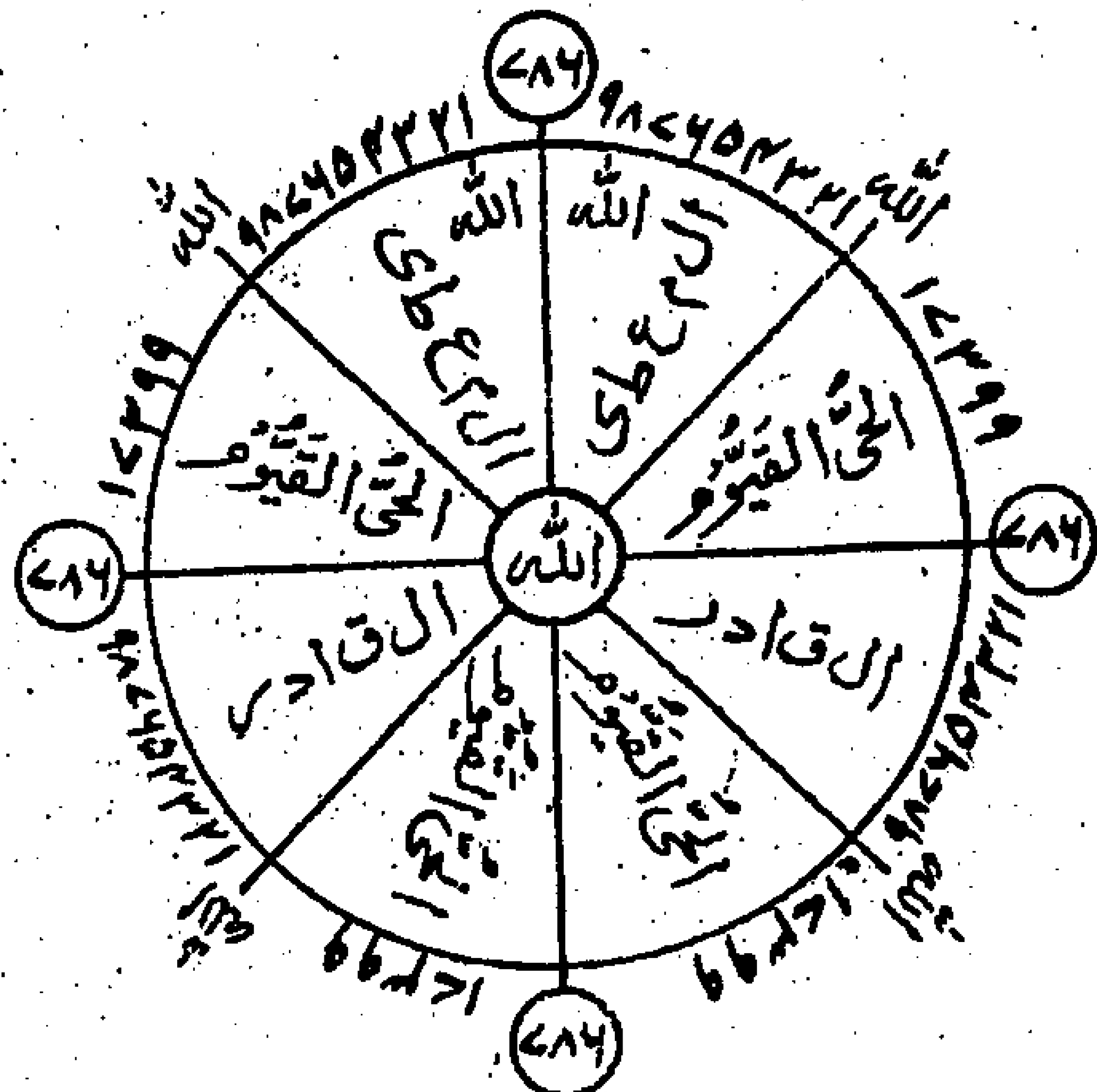
سورۃ الزلزال کے مؤکل کی تسخیر

عروج ماہ میں پیر کے دن سے بعد نمازِ عشاء سورۃ "الزلزال" کے مؤکل "طلذغائیل" کی تسخیر کے لئے سورۃ الزلزال کو اپنے نام کے اعداد کے مطابق یا پھر کم از کم ۴۱ مرتبہ پڑھیں۔ بعد سورۃ کے سات مرتبہ عملِ تسخیر پڑھیں۔ بعض اوقات شروع دن سے عجیب و غریب واقعات شروع ہوجاتے ہیں۔ آپ بالکل نہ گھبرائیں۔ کیونکہ یہ صرف عمل میں رکاوٹ پیدا کرنے کیلئے ہوتے ہیں۔ مؤکل حاضر ہونے پر عہد و پیمان کرلیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپکے ہر کام میں مؤکل آپ کی مدد کرے گا۔

عمل تسخیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَجِبْ یَا طلذغائیل بحقِّ بحرمت سورۃ الزلزال حاضر شو حاضر شو۔

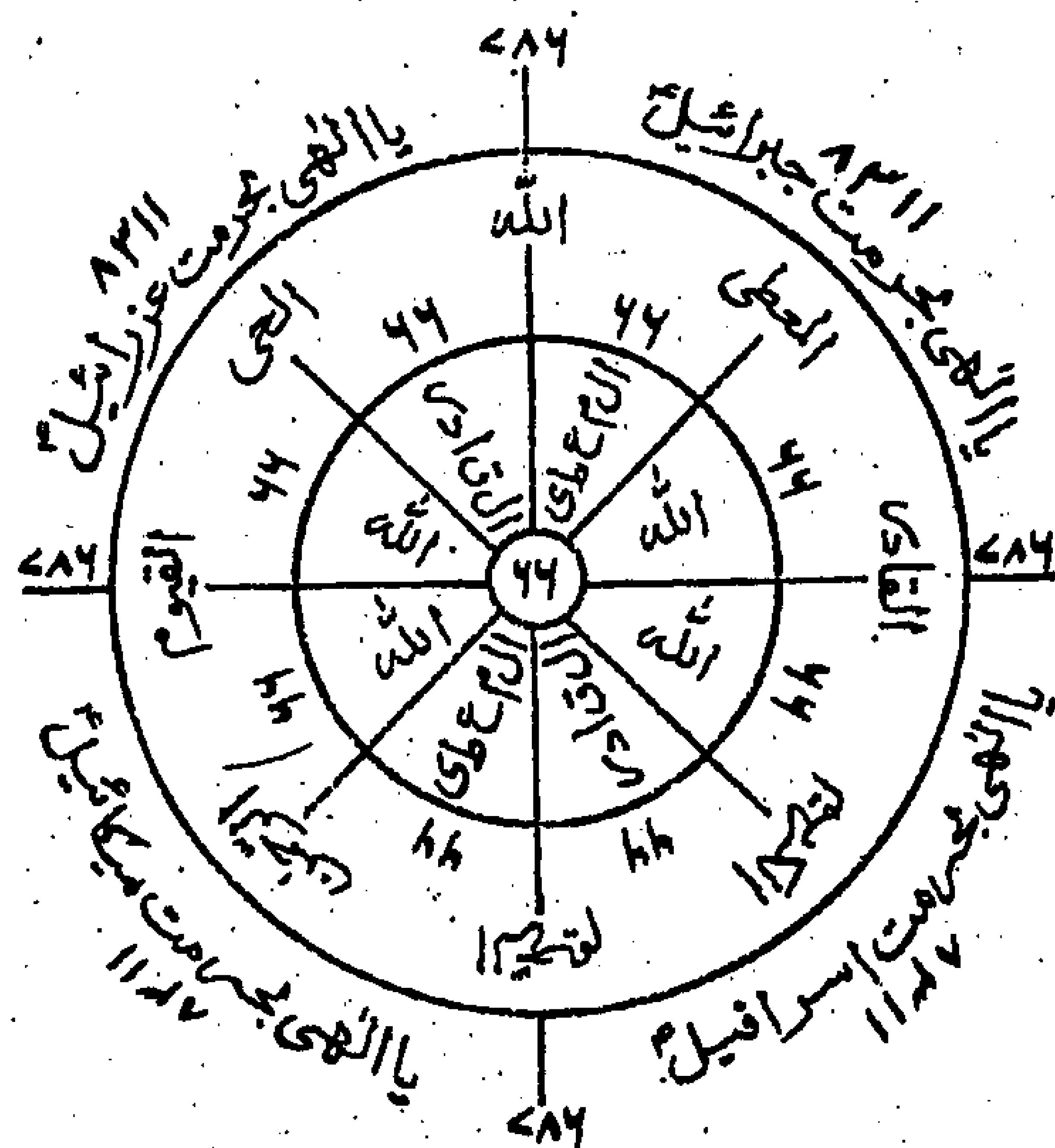


سورۂ "قدر" کے مؤکل کی حاضری

اگر آپ سورۂ "قدر" کو عروج ماہ میں پیر کے دن بعد از نماز عشاء اپنے نام کے اعداد کے مطابق یا پھر کم از کم ۴۱ مرتبہ پڑھیں۔ پھر سات مرتبہ عملِ تسخیر پڑھیں۔ تو انشاء اللہ تعالے مؤکل "بلغائیل" کی حاضری ہوگی۔ یہ مؤکل سورۃ مذکورہ بالا کا خادم ہے۔ اس کے ماتحت ستر ہزار مؤکلات ہیں جو دعوت کرنے والے عامل کی بھرپور مدد کرتے ہیں۔

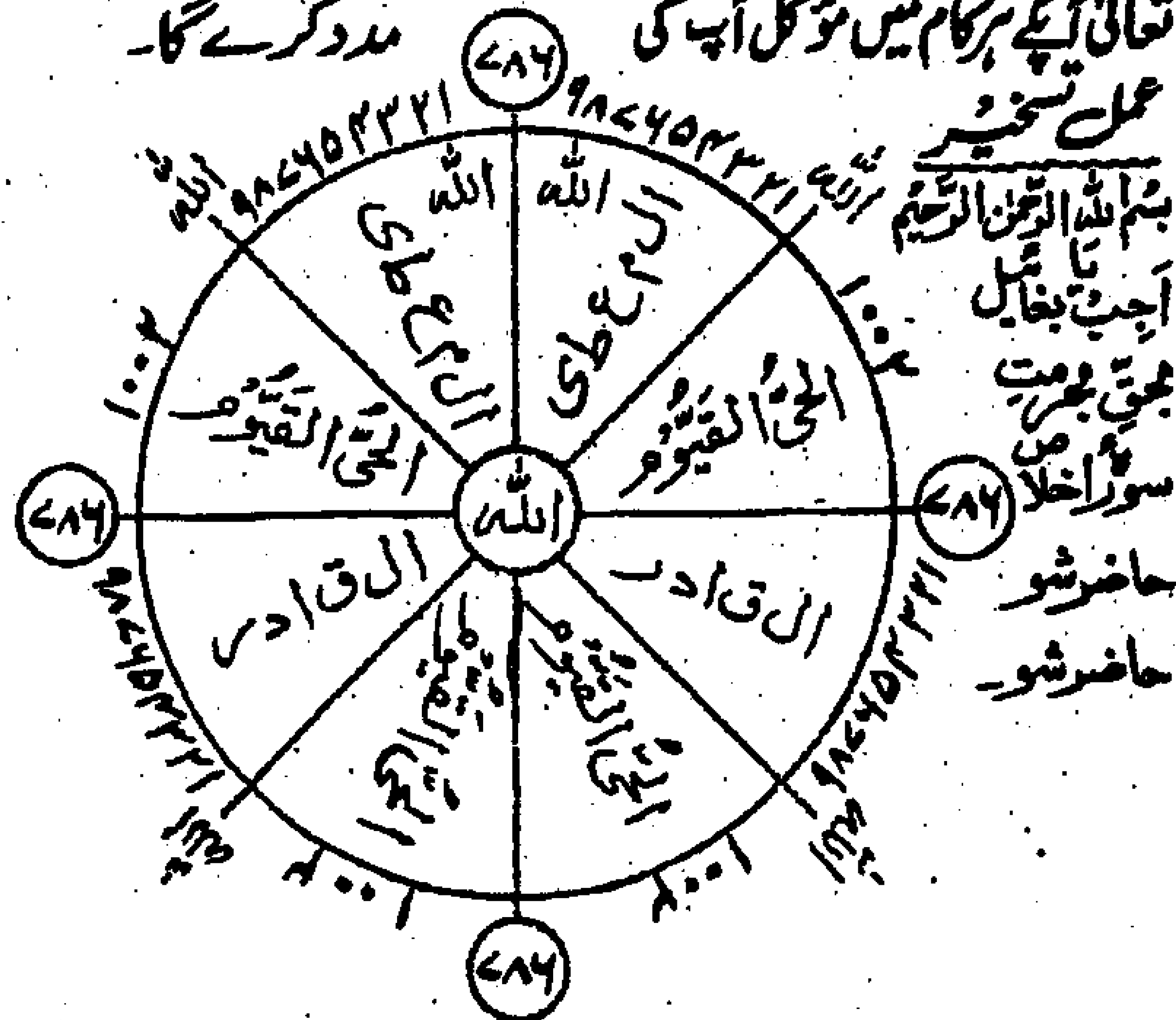
عمل تسخیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اَقْسَمْتُ

عَلَیۡکُمۡ بلغائیل عَزَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ بلغائیل حاضر شو بِحَقِّ بحُرۡمَتُ سورۃ الوحا العَجَل السَّاعَۃ۔



سورۃ اخلاص کے مؤکل کی تسخیر

عروج ماہ میں پیر کے دن سے بعد نمازِ عشاء سورۃ "اخلاص" کے مؤکل "بغائیل" کی تسخیر کیلئے سورۃ اخلاص کو اپنے نام کے اعداد کے مطابق یا پھر کم از کم ۱۴۱ مرتبہ پڑھیں۔ بعد سورۃ کے سات مرتبہ عملِ تسخیر پڑھیں۔ بعض اوقات شروع دن سے عجیب وغریب واقعات شروع ہوجاتے ہیں۔ آپ بالکل نہ گھبرائیں کیونکہ یہ صرف عمل میں رکاوٹ پیدا کرنے کیلئے ہوتے ہیں۔ مؤکل حاضر ہونے پر عہد وپیمان کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپکے ہر کام میں مؤکل آپ کی مدد کرے گا۔



سورۃ "کوثر" کے مؤکل کی حاضری

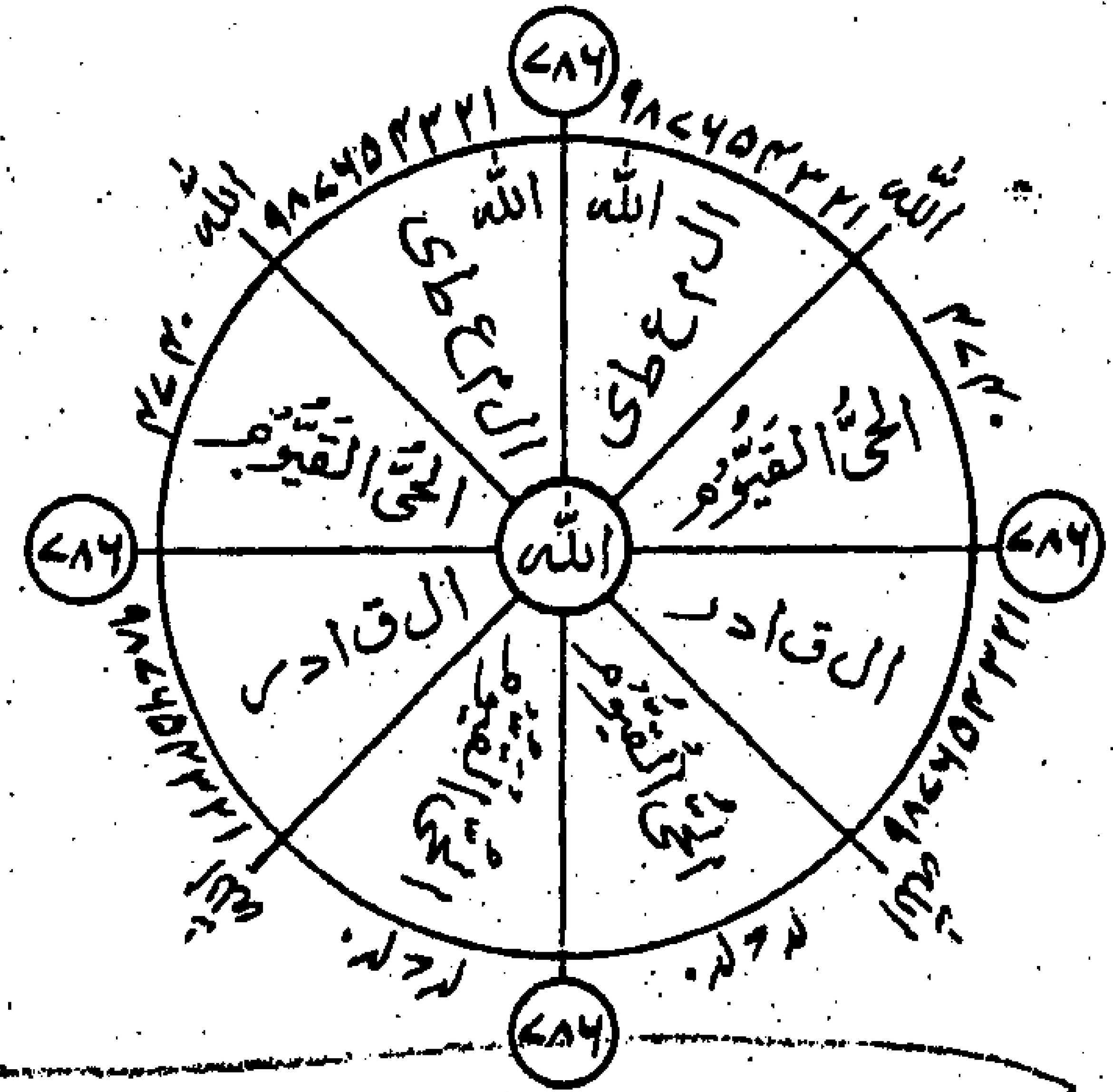
اگر آپ سورۃ "کوثر" کو عروجِ ماہ میں پیر کے دن سے بعد از نماز عشاء اپنے نام کے اعداد کے مطابق یا پھر کم از کم ۱۴۱ مرتبہ پڑھیں۔ پھر سات مرتبہ عملِ تسخیر پڑھیں تو انشاء اللہ تعالیٰ مؤکل "رعظائیل" کی حاضری ہوگی۔ یہ مؤکل سورۃ مذکورہ بالا کا خادم ہے۔ اس کے ماتحت ستر ہزار مؤکلات ہیں جو دعوت کرنیوالے عامل کی بھرپور مدد کرتے ہیں۔

عمل تسخیر:- اَقۡسَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ رعظائیل عَزَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ رعظائیل حاضر شو ـــــــ بِحَقِّ بحُرۡمَت سورۃ الوحا العَجَل السَّاعَۃ۔

سورۃ عصر کے مؤکل کی تسخیر

عروج ماہ میں پیر کے دن سے بعد نماز عشاء سورۃ "عصر" کے مؤکل "اتیائیل" کی تسخیر کے لئے سورۃ عصر" کو اپنے نام کے اعداد کے مطابق یا پھر کم از کم ۱۴۱ مرتبہ پڑھیں۔ بعد سورۃ کے سات مرتبہ عملِ تسخیر پڑھیں۔ بعض اوقات شروع دن سے عجیب وغریب واقعات شروع ہوجاتے ہیں۔ آپ بالکل نہ گھبرائیں کیونکہ یہ صرف عمل میں رُکاوٹ پیدا کرنے کیلئے ہوتے ہیں۔ مؤکل حاضر ہونے پر عہد وپیمان کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے ہر کام میں مؤکل آپ کی مدد کرے گا۔

عمل تسخیر:۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ أجِبْ یا اتیائیل بِحَقِّ بِحُرمتِ سورۂ عصر حَاضر شو حَاضر شو۔



عمل برائے ملاحظہ عجائبات وغرائبات

یَا دَیَّانَ العِبَادِ کُلٌّ یَقُومُ خَاضِعًا لِرَهْبَتِهٖ وَرَغْبَتِهٖ یَا دَیَّانُ
یہ دعا بعد نماز عصر سے غروب آفتاب تک پڑھے۔ اوّل و آخر ۱۱ بار درود شریف اور صبح کو سنّت فجر اوّل وقت پڑھنے کے بعد سے فرض ادا کرنے تک اور فرض کے بعد سے طلوع آفتاب تک یَا مُعِیْدُ مَا أَفْنَاهُ إِذَا بَرَزَ الْخَلَائِقُ لِدَعْوَتِهٖ مِنْ مَخَافَتِهٖ یَا مُعِیْدُ۔ اوّل و آخر درود شریف ۹ بار۔ یہ عمل عجیب وغریب ہے۔ ۴۰ روز نہیں گزرنے پائیں گے کہ وہ عجائبات وغرائبات دیکھنے میں آتے ہیں کہ اس کا عامل خود بھی حیران ہوتا ہے۔

تین روز میں کام پورا ہو

یہ عمل اچانک حاجت در پیش ہونے پر تو کسی دن بھی شروع کر سکتے ہیں۔ مگر شب شنبہ میں شروع کرنا زیادہ بہتر ہے۔ شب شنبہ بعد نماز عشاء تنہائی میں روشنی گل کر کے اوّل ۱۱ بار درود شریف ۱۹ بار بسم اللہ شریف بعدہٗ ایکہزار بار یَا بَدِیْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَا بَدِیْعُ۔ اور درود شریف ۱۱ بار۔ شب یکشنبہ کو دریا یا تالاب یا حوض یا چشمہ کے کنارے اس طرح بیٹھیں کہ پاؤں پانی میں رہیں۔ اوّل ۲۱ بار درود شریف ۱۹ بار بسم اللہ شریف بعدہٗ ۵۰۰ بار لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ درود شریف ۲۱ بار۔ شب دوشنبہ کو کسی ایسے مقام پر جہاں سر اور آسمان کے درمیان کچھ حائل نہ ہو۔ سر برہنہ کر کے اوّل درود شریف ۴۱ بار بسم اللہ شریف ۱۹ بار۔ یَا غِیَاثِیْ عِنْدَ كُلِّ كُرْبَةٍ وَمُجِیْبِیْ عِنْدَ كُلِّ دَعْوَةٍ وَمُوْنِسِیْ عِنْدَ كُلِّ وَحْشَةٍ وَمَعَاذِیْ عِنْدَ كُلِّ شِدَّةٍ وَرَجَائِیْ حِیْنَ یَنْقَطِعُ حِیْلَتِیْ یَا غِیَاثِیْ ۱۰۷ بار۔ درود شریف ۴۱ بار۔

صحت کی خرابی خوف

ڈاکٹر نپولین ہل نے لکھا ہے۔ یوں تو ہر خوف تکلیف دہ اور تباہ کن ہوتا ہے۔ لیکن صحت کی خرابی کا خوف ہر خوف سے زیادہ تکلیف دہ اور تباہ کن ہے۔ یہ خوف موت اور بڑھاپے کے خوف سے بھی زیادہ بُرا ہے۔ انسان درحقیقت اتنا بیمار نہیں ہوتا جتنا بیماری کے خوف سے بیمار ہوتا ہے۔ ذہن جہاں انسان کی زندگی بنا سکتا ہے بگاڑ بھی سکتا ہے۔ اگر آپ کے ذہن میں یہ خیال آگیا کہ آپ کی صحت اچھی نہیں ہے تو یقین جانئے کہ آپ کبھی صحت مند نہیں رہ سکتے۔ انسان کی اس کمزوری سے فائدہ اٹھا کر آج دوائیں بنانے کے سینکڑوں کارخانے ہیں جو خوب دولت کما رہے ہیں۔ ڈاکٹر مریض کو تبدیلی آب و ہوا کی اس لئے رائے دیتے ہیں کہ وہ اس ماحول سے مریض کو ہٹانا چاہتے ہیں۔ جہاں رہ کر وہ اس مرض میں مبتلا ہوا۔ تاکہ مریض کا ذہن دوسری طرف مشغول رہے۔ دنیا میں کچھ ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ جو اپنی ناکامی کو چھپانے کیلئے بیماری کا بہانہ تلاش کر لیتے ہیں۔ ہزاروں ایسے مریض ہیں جو صرف مرض کے خوف سے مرے جاتے ہیں۔ اگر آپ ان کی بیماری کا علاج کریں تو وہ خود بخود ایک دوسرا مرض اپنے اندر پیدا کر لیں گے۔

بقیہ ——— تسخیراتِ مؤکلات

دوسرا طریقہ:۔ ۴۰ دن ہر روز با پرہیز ۲۵۰ بار پڑھے اور ہر روز اوپر بتائی ہوئی ترکیب سے نقش کا انتخاب کرے اور ہر روز ترتیب وار ۲۰ عدد ہر نقش لکھتا رہے۔ آخری ۲۴ گھنٹے پاس رکھے باقی ۱۹ نقش دریا میں ڈالے۔ غرض آخری دن کا آخری نقش اپنے پاس موم جامہ شدہ رکھے۔ کبھی اپنے سے جدا نہ کرے جبتک پاس رہے گا تسخیر اور دولت خوب رہے گی۔

ایک روحانی تحفہ

دانۂ سلیمانی حاصل کرنے کا مجرّب عمل

یہ عمل ہر مطلب براری کے لئے بذریعہ غیبی امداد مفید اور مؤثر ہے۔ چاہیئے کہ اس عزیمت کو جس کے اعداد ۱۰۹۳ ہیں۔ اسی تعداد سے یہ عزیمت ۴۰ روز تک ترکِ حیوانات کے ساتھ پڑھے۔ جب چالیسواں دن آئے تو اس دن خالی حجرہ میں خوب لوبان وغیرہ سلگاتے اور اس عزیمت کو حسب معمول پڑھے۔ پڑھتے پڑھتے ناگاہ اس کا مؤکل صفرائیل جو دانۂ سلیمانی کا محافظ ہے۔ اس عزیمت کا تابع ہو کر اچھی طرح ظاہر ہوگا۔ اور سلام کرے گا۔ چاہیئے کہ سوائے سلام کا جواب دینے کے اور کوئی کلام نہ کرے۔ جب تک کہ ۱۰۹۳ بار عزیمت کی تعداد پوری نہ کرلے۔ یہاں تک کہ وہ خود کلام کرے گا! اور پوچھے گا۔ کہ تیرا کیا مقصد ہے؟ مجھ سے طلب کر۔ اسی سوال کا جواب عزیمت کی تعداد ختم کرنے کے بعد دے یعنی یہ کہے کہ میرا مقصد تمہاری تسخیر ہے۔ مجھ سے کلمۂ محمدی کی قسم کے ساتھ یہ عہد کرو کہ جب میں تم کو طلب کروں فوراً حاضر ہو۔ جب یہ عہد مکمّل ہوجائے تو اس مؤکل کو رخصت کردے اور اس عزیمت کو روزانہ ۳۹۰ بار ورد میں رکھے۔ تاکہ عمل قائم رہے۔

عزیمت یہ ہے۔ اَجِبْ یَاصَفْرَائِیْلُ بِحَقِّ یَاصَمَدُ یَاقَیُّوْمُ یَارَبُّ۔ اگر ایک چلّہ میں مؤکل حاضر نہ ہو تو تین چلّے تک برابر حسب معمول یہ عمل پڑھتا رہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ تیسرے چلّے میں ضرور ضرور مسخّر ہوگا۔ اور عہد وپیمان کرے گا۔ بعدہٗ اگر چاہے کہ کسی مطلب کے لئے مؤکل کو بلائے یا دانۂ سلیمانی طلب کرنا ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ گوشۂ تنہائی میں خوب لوبان سلگاتے اور غسل کرکے پاک جامہ پہنے اور اس عزیمت کو ۳۹۰ مرتبہ پڑھے جب وہ حاضر ہو اور سلام کرے۔ تو سلام کا جواب دینے کے بعد اپنا مطلب بیان کرے۔ یا دانۂ سلیمانی کو اس سے طلب کرے فوراً اس دانے کو لانے کے لئے وہ مؤکل غائب ہوجائے گا۔ اس کے واپس آنے کے وقت تک اسی جگہ عامل ٹھہرا رہے۔ یہاں تک کہ وہ حاضر ہوکر مطلوبہ دانہ عامل کے روبرو پیش کرے گا۔ چاہیئے کہ تعظیم کرے اس دانہ کی اور اس کو سر آنکھوں پر رکھے۔ اور حیض ونفاس والی عورت اور جنب والے مرد کی نظر سے پوشیدہ رکھے۔ اور یہ بھی ضروری ہے کہ اس دانہ کو خلافِ شرع کام کے لئے ہرگز طلب نہ کرے کیونکہ ایسی نیت سے اگر عمل کیا گیا تو مؤکل ہرگز مسخّر نہ ہوگا۔ بلکہ نقصان پہنچائے گا۔ اس کے ذریعہ ہر ہر جائز کام لیا جاسکتا ہے۔ جس کا طریقہ وہ مؤکل خود بتائے گا۔

تنبیہ

یہ عمل مجرّبات سے ہے۔ مگر اس میں ترک حیوانات جلالی ضروری ہے۔ جس کی تشریح طویل ہے۔ بہتر ہوگا کہ لوکی کی ترکاری بغیر مرچ کی اور جو کی روٹی خود پکا کر کھاتا رہے اور روزانہ پانی دریا کا کسی نمازی آدمی سے منگا کر رکھ لے اور تا اختتام عمل اسی کو پیتا رہے۔ مخلوقِ خدا اور دین کی نیت سے اس عمل کو پڑھے۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ ایک ہی چلّے میں کامیابی کی سَو فیصدی امّید ہے۔ اگر یہی نیت رہی تو عامل کی ضروریاتِ زندگی امّید و خیال سے زیادہ قدرتاً پوری ہوں گی کہ عامل خود حیران رہ جائیگا۔



دنوں کے مؤکلین اور اُن کے احکامات

ماہ قمری سعد منقلب ونحس

ثابت وسعد	محرم	ربیع الثانی	رجب	شوال
ذوجدین منقلب	ربیع الاوّل	جمادی الاوّل	شعبان	ذی القعد
نحس ومنقلب	ربیع الاوّل	جمادی الثانی	رمضان	ذی الحج

جو لوگ ماہِ سعید منقلب اور نحس کا خیال نہیں رکھتے۔ جب چاہیں عمل شروع کر دیتے ہیں وہ ناکامی کا منہ دیکھتے ہیں اسلئے انتہائی ضروری ہے کہ ماہِ سعید میں دعوت وغیرہ دی جائے ـــ اگر منقلب مہینوں میں عمل شروع کریں تو تاثیر الٹی ہوکر رجعت طاری ہوکر پاگل یا دیوانہ کر دیتی ہے۔ جیسا کہ کئی مخبوط الحواس لوگ نظر آتے ہیں۔ جو کہ اپنی غلطی سے رجعت میں گرفتار ہوکر حواس کھو بیٹھتے ہیں۔

نحس مہینوں میں عمل کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ عمل بالکل ضائع ہوجاتا ہے۔ لہٰذا ماہِ سعید کا خیال کر کے عمل کرنا چاہیئے تاکہ کامیابی وکامرانی سے ہمکنار ہوسکے۔

خواص واحکام روزہائے ہفتہ

ھفتہ کا دن:۔ مکلاوہ اور غسل صحت ونوخوردن دھنیا دہنی، جسے کہتے ہیں رکھنا چاہتے ہو تو تحویل مکان وخرید وفروخت چوپایہ اور سواری گھوڑا ہاتھی وغیرہ کے لئے بہتر ہے۔

اتوار کا دن:۔ یہ نام رکھنے اور نیا کھانے اور نیا سرخ کپڑا پہننے کا اور آغاز تعلیم اور عملیات اور زمین جوتنے اور ملازمت بادشاہوں کے لئے نیک اور بہتر ہے۔

سوموار کا دن:۔ مکلاوہ کرنے، نام رکھنے، غسل صحت، زمین جوتنے یا بنیاد رکھنے تحویل ونقل مکان اور خرید وفروخت اسباب چوپایہ اور سواری وسفر کیلئے بہتر اور اچھا گنا جاتا ہے۔

منگل کا دن:۔ غسل صحت وعملیات ونوخوردن یا پوشیدن پارچہ سرخ اور نقل وتحویل اور وخرید وفروخت چوپایہ سواری وسفر کے لئے بہتر ہے اور نیک ہے۔

بدھ کا دن:۔ مکلاوہ کرنے، نام رکھنے، نیا کپڑا پہننے، نیا کھانا کھانے، تعلیم، زمین جوتنے، بنیاد رکھنے، تحویل مکان، حجامت بنوانا وملازمت سلاطین خرید وفروخت چوپایہ سواری نیک ہے۔

جمعرات کا دن:۔ مکلاوہ کرنے، نام رکھنے، پوشش نو تعلیم وغیرہ بمطابق بدھ کے نیک اور بہت بہتر اور خوش رہے۔

جمعہ کا دن:۔ مکلاوہ لباس نو زمین جوتنے، نو تعلیم بنیاد رکھنا، تحویل خرید وفروخت، حجامت بنوانا اور سواری ہاتھی، گھوڑے کو نیک سمجھا جاتا ہے۔ یہ عامل لوگوں کے لئے دنوں کے خواص لکھ دیئے ہیں۔

خصوصیات ایّام کا

معلوم ہونا چاہیئے کہ خداوند تعالیٰ نے سات آسمان اور سات ستارے اور سات زمین، سات سمندر، سات دن اور سات اقلیمیں اور سات معدن، سات ملوک سفلی پیدا کیئے اور بہت ہی مواصلے شروع ہوتے۔ سات آسمانوں میں پہلا آسمان یعنی سب کے اوپر وہ ہے جس کو ساتواں آسمان کہتے ہیں اور اس آسمان کی تدبیر خداوند تعالیٰ نے کوکب زحل سے متعلق کی ہے۔

دعوت زحل اور شنبہ معجون سیاف سجابی ابی نوح کے واسطے۔

آجِبْ یَا ابانوخ وَبِحَقِّ الْمَلَكِ المؤكل بكَ الّذِیْ لَتَسَرَّعْ اِلٰی خدمتِہِ کسفیائیل وَبِحَقِّ ازلی ازدارداتفحش هلکماکشلطلش کلست لطہ نفعائیوبشمخلیص علشاقش مهراقش اقشامقش ثقمونهش اركشاليخ كياغ

بکشلیخ علمش لهش نمونٔ اجب یَا میموت یا امانوخ وَتوَکّلُ
بکذ اوکَـذَ ابحقّ ما اَقسمت بہٖ علیكَ العَجل ۲ الوَحا ۲
بار السّاعة ۲ بار۔

یہ دعوت شنبہ یعنی ہفتہ کے دن کی ہے۔ اس کا مؤکل بادشاہ مؤکلِ زمین کے مؤکلات سے کام لیتاہے۔ سب کا بادشاہ ہے۔ ہر کام کرواتا ہے۔ اور چھٹے آسمان سے اسی طرح سب آسمانوں کی تدبیر ایک ایک ستارہ سے متعلق ہے۔ جیسا کہ پہلے بتا چکا ہوں۔

پھر ان سات آسمانوں کے اوپر ایک آسمان ہے۔ جس کو فلک ثوابت کہتے ہیں۔ یہ توبہ کا آسمان ہے۔ اور یہاں پر ہی توبہ کی دعا پہنچتی ہے اور توبہ قبول ہوتی ہے۔ وہاں پر ایک مؤکل روحانی رہتاہے۔ یہ مؤکل سب مؤکلوں کا بادشاہ ہے۔ اور اس کا نام میططرون علیہ السلام ہے۔ اس طرح ساتوں زمین اور ساتوں سمندر پر ایک مؤکل ارضی خداوند تعالیٰ نے مقرر کیاہے۔ جس کا نام میمون آتانوخ ہے۔ اور یہ مؤکل زحل کے تابع ہے۔ جس کی دعوت پیچھے لکھ چکا ہوں۔ اس طرح چھٹی زمین کا مؤکل شہورش مشتری کے تابع ہے۔

پانچویں زمین اور پانچویں سمندر کا مؤکل ابو یعقوب احمر محزر مریخ کا تابع ہے۔ چوتھی زمین اور سمندر کا مؤکل ابوالنور زوبعہ زہرہ کا مطیع ہے۔ دوسری زمین اور سمندر کا مؤکل ابوالعجائب برقان عطارد کا تابع ہے ——— اور پہلی زمین اور سمندر کا مؤکل ابوانور ابیض قمر کا تابع ہے۔ اور ساتوں زمینوں کے نیچے جو مچھلی ہے۔ اُس کو بہموت کہتے ہیں۔

اس پر خدا نے ایک مؤکل میمون السیاف نام کا مقرر کیا ہے۔ وہ ساتوں زمینوں اور ساتوں سمندروں کا حاکم ہے۔ جس کو چاہے گرائے جس کو چاہے نوازے۔ یہ خدا نے اس کو کام سونپے ہیں۔

میططرون ساتوں آسمانوں اور کواکب کا حاکم اور کل مؤکلات علوی و سفلی اس کے ماتحت ہیں۔ اور یہ مؤکلات جو آسمانوں میں ہیں۔ میططرون کے محکوم ہیں۔ اور اس بات پر مامور ہیں جو کام سونپے جاتے ہیں بہت جلدی کرتے ہیں اس بات پر بھی مامور ہیں کہ مؤکلات سفلی کے پاس زمین پر آئیں۔ اور احکام پہنچائیں۔

پس مؤکلات علوی مؤکلات سفلی کے احکام میں میططرون ان سب کا بادشاہ ہے۔ بعض کا بیان ہے کہ میططرون نویں آسمان کا حاکم اور کھڑا ہے۔ اس کے ہاتھ میں ایک کوڑا ہے۔ جس کے اندر تین سو ساٹھ گرہیں ہیں۔ اور ان گرہوں کے ساتھ وہ مؤکلات اور جنّات پر حکومت کرتا ہے اور حضرت سلیمانؑ نے اسے تسخیر کیا۔ تھا۔ سب جنّات سلیمانؑ بن داؤدؑ کے تابع تھے۔ اور وہ کوڑا اس کا مثل شعلہ آتش کے روشن ہے۔ جس وقت عامل صحت الفاظ اور پابندی وقت کے ساتھ عمل پڑھتاہے اور بخور روشن کرتا ہے۔ اور سریانی کے ناموں کا تذکرہ کرتاہے۔ اس کے منہ سے ایک نور نکل کر میططرون کے سامنے آجاتا ہے۔ اور میططرونؑ اس کے عمل کو قبول کرتاہے اور اپنے کوڑے کو ہلا کر اس مؤکل کی طرف نظر کرتا ہے۔ جو اس وقت کی منزل کا مالک ہے یہ مؤکل فوراً زمین پر حاضر ہوکر زمین کے مؤکل کو پکڑ کر عامل کی خدمت میں حاضر ہوجاتاہے۔ وہ عامل کے عمل کو پورا کرتاہے۔ ذرا توقف نہیں کرسکتا۔ مگر یہ بات اس وقت ہوتی ہے جبکہ سریانی نام کو نہایت صحت کے ساتھ بغیر غلطی اور ظن کے پڑھا ہو۔ اگر اس نے غلط پڑھا تو مؤکل ہرگز حاضر نہ ہوں گے۔ اور خدا سے پناہ مانگیں گے۔ یہی سبب ہے کہ اکثر لوگوں کے عمل کامیاب نہیں ہوتے۔ اور عامل لوگ اس کو غلط قرار دیدیتے ہیں۔ پہلے عمل کا ورد کسی اچھے عامل سے درست کروائیں۔ اور اچھے عامل سے اجازت لے لیں۔ کیوں کہ صحت الفاظ اور پابندیٔ وقت نہایت ضروری ہے۔

——— ہر قسم کے اعمال پر جداگانہ مؤکل مقرر ہیں۔ جب عامل صحت کے ساتھ عمل کرتاہے۔ میططرون اس عمل کے مؤکل کیطرف توجہ کرتاہے اور وہ مؤکل عامل کی خدمت گزاری کو حاضر ہوجاتاہے۔ یعنی مؤکل ارضی کو حاضر کرتاہے اور صاحبِ حاجت کی حاجت کو پوری کرتاہے جیساکہ مذکور ہوا۔

میططرون سب مؤکلات علوی کا حاکم ہے۔ اور مؤکلات علوی، مؤکلات سفلی یعنی عرضی کے حاکم ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا ——— تو سفلی عامل کی اطاعت کبھی بھی قبول نہ کرتا۔ اس لئے لازمی ہے کہ جب کوئی سفلی عامل کا کہنا نہ مانے تب عامل اسماء قدرت اور اس مؤکل علوی کا نام لے گا جو مؤکل سفلی کا حاکم ہے۔ اس وقت عامل کے منہ سے نور نکل کر میططرون کے پاس چلاجائے گا۔ اور وہ علوی کو حکم صادر کرے گا۔ اور فوراً عامل کا کام ہوجائے گا۔ یہ ایک سرکل ہے جو چلتا رہتاہے اور عامل کا کام کروا کر اپنی ذمہ داری ختم کرے گا۔ اور میططرون جب مؤکلوں کی طرف دیکھتاہے اور غور سے دیکھتاہے تو تمام مؤکل تھرتھرا اس طرح خوف سے تھرتھراتے ہیں جیسے آندھی سے درختوں کے پتّے اور خود درخت تھرتھراتا

ہے اور فوراً اس حکم کی تعمیل کرتے ہیں۔

اب ہم آتے ہیں ملوک علویہ کی طرف

ان کے ماتحت ملوک سفلیہ کے اسماء بیان کرتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں۔ سب سے پہلے مؤکل علوی ردقیائیل ہے۔ ملوک سفلیہ سے اس کا ماتحت من حب جو یکشنبہ کا مالک ہے۔

دوسرا مؤکل شندخیائیل ہے اور اس کے ماتحت مرابیض دو شنبہ کا مالک ہے۔ اور تیسرا مؤکل ہقیائیل ہے اور اس کے ماتحت ابومحرز احمر سہ شنبہ کا مالک ہے۔

چوتھا مؤکل شفیائیل ہے۔ اس کے ماتحت برقان چہارشنبہ کا مالک ہے۔ پانچواں مؤکل جھلیائیل ہے۔ اسکا ماتحت شمہورش پنج شنبہ (جمعرات) کا مالک ہے۔ اور چھٹا مؤکل عیتیائیل اس کے ماتحت زوبعہ جمعہ کا مالک ہے۔ اور ساتواں مؤکل کسفیائیل ہے۔ اور ماتحت اس کے میمون شنبہ کا مؤکل ہے۔

مؤکلات علوی کے اوپر اور سات مؤکلات حاکم ہیں۔ چنانچہ ادقیائیل کا حاکم طحطلحلیائیل ہے اور شمخیائیل کا حاکم صعطلکیائیل ہے۔ بعض صعلصعلیائیل کہتے ہیں ۔۔۔ اور ہفیائیل کا حاکم ہتہطلطلیائیل ہے۔ اور حجلیائیل کا حاکم سطسیائیل ہے اور سیططردن کا حاکم اعلیٰ الخیطخلیائیل علیہ السلام ہے۔

آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ان مؤکلات کے اوپر اور مؤکلات بھی ہیں۔ چوں کہ ان کے ناموں میں علماء نے اختلاف کیا ہے وہ بہت سخت اور دشوار بھی ہیں۔ اس وجہ سے ہم نے ان کا بیان ترک کر دیا ہے۔ پس پاک ہے اس کی ذات پاک اعلیٰ کہ جو رحیم ہے۔ رحمان ہے۔ غفور ہے۔ جو اپنے لشکروں کی تعداد آپ ہی خود جانتا ہے۔ حضرت آصف بن برخیا وزیر حضرت سلیمان علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب خداوند تعالیٰ کسی مؤکل یا کسی کو پیدا کرتا ہے تو اپنا ایک نام لے کر فرماتا ہے کہ کن (ہوجا)، پس وہ مؤکل پیدا ہوجاتا ہے۔ جو شخص اسم کو معلوم کرے وہ اس کے ذریعہ سے مؤکل کو یا شیطان کو تابع کر سکتا ہے۔

اے طالب تمکو یہ بات معلوم ہونی چاہیئے اگر خدا نے تمہیں توفیق دی اور ان علوم کو تم نے حاصل کیا۔ پس تم اس مقام میں صدر نشین ہوگئے جہاں تمہارے باپ دادا کا بھی گزر نہ ہوگا۔ اور نہ کوئی تمہارے قریب پہنچ سکے گا یہ اللہ تعالیٰ کا فرمان الٰہی ہے۔ اس علم کو حاصل کرنے میں روزہ و ریاضت کی بھی ضرورت ہے اور اس کی طلب نایاب میں گھبرانا بھی نہیں چاہیئے کیوں کہ ان کاموں میں تکلیفیں ضرور آتی ہیں۔ کسی چیز کو پانے کے لئے کچھ کھونا بھی پڑتا ہے۔ اور ان مشائخ کی صحبت اختیار کرنی چاہیئے۔ جو اس میں علم کمال رکھتے ہیں۔

اس میں یہ معلوم ہونا چاہیئے جب تم ان مؤکلات میں سے ایک مؤکل کو حاضر کرنا چاہتے ہو۔ تب اس کے روز میں اس کو حاضر کرو اور وہ اسم پڑھو جس اسم کے ساتھ خداوند تعالیٰ نے اس مؤکل کو پیدا کیا تھا۔ یہ اسم اس کے حق میں آگ سے زیادہ ہوگا اور وہ آنے میں ذرا سا بھی توقف نہ کر سکے گا اور یہ اسماء سریانی زبان میں ہیں۔ اور بہت طاقت رکھتے ہیں۔

اب آپ کو یہ علم ہو چکا ہے کہ جب مؤکل کو طلب کریں تو اس کے روز میں طلب کرنا بہت ضروری سمجھا گیا۔ مثلاً اتوار کے روز مذہب کو بلائے یہ اتوار کے دن کا مؤکل جانا گیا ہے۔ کیوں کہ وہ مؤکل کوکب شمس سے تعلق رکھتا ہے اور بعض علماء کہتے ہیں کہ شمس کی قسم اس کو دے۔ شمس اس کو حاضر کر دے گا۔ یہ بھی آپ کو معلوم ہوگا کہ پیر والے دن مرہ ابیض کو بلانا ہوگا کیونکہ اس کا تعلق کوکب قمر کی روحانیت سے منسوب ہے۔ غرضیکہ اس طرح تمام مؤکلات کا خیال کرنا چاہیئے جب جسکو بلانا ہو اس کے دن میں عمل کرے اس کو کوکب کی قسم دینا ضروری بتایا ہے۔ علماء کے نزدیک یہ خیال کرنا ضروری سمجھا گیا ہے۔

مؤکل سفلی کے سامنے مؤکل علوی کو حاضر کرنا چاہیئے۔

اب ہم آتے ہیں دعوات مؤکلات کی طرف

جس کو ہم نے بڑی تفصیل اور طول سے سمجھایا ہے۔ امید ہے آپ کو سمجھ میں آگیا ہوگا۔ ان کے اندر وہ اسماء ہیں جن کے ساتھ خداوند تعالیٰ نے مؤکلات کو پیدا کیا تھا۔ جس مؤکل کو تسخیر کرنا منظور ہو اس کے دن میں اس کی دعوت کو پڑھے۔ اس کے کوکب کو بتلاتے ساتھ بخور کے روشن کر کے۔ ان اسماء کو قاعدہ روحانی کہتے ہیں۔ یکشنبہ کے روز ابوعبداللہ سعید المذہب کی دعوت یہ ہے۔ جو تحریر کر رہا ہوں۔

أَجِبْ يَامُذْهِبُ مَا أَعْظَمَ سُلْطَانُ اللهِ احترق مَن عَصَى اللهَ بِنَارِهِ المُوقَدَةِ أَهُنَا ۲ تَاهٍ ۲ خَنُوخٍ ۲ اهيًا آشَرَاهِيًا ادرنای اصبارث الُ شدای یاہ ۲ صبوح ۲ ما اعزا صباوتا القدیم الازلی أجب يَامُذهبُ بِحَقِّ

سُبّوحٌ ۲ قُدّوسٌ ۲ رَبُّ الْمَلٰئِکَۃِ وَالرُّوحِ ۲ اَلْوَحَا ۲ اَلْعَجَلُ ۲ السَّاعَۃَ ۲ بار۔ اس کی دعوت اتوار کے دن سے تسخیر کیا جاتا ہے۔

دعوت دوشنبہ امرہ ابیض بن ہارث مؤکل

اس کی دعوت پیر کے دن میں شروع کرتے ہیں اور یہ شام کو مؤکل حاضر ہوتا ہے۔ بڑے کام کرتا ہے۔ عامل کو کسی چیز کی کمی محسوس نہیں ہوتی۔

اَجِبْ یَا مُرَّۃَ بِحَقِّ طهش طهشرۃٍ طهشوه جاروشہٍ ۳ بار جنجروشہ ۲ بار هبشرۃٍ آجِبْ یَاُمَرَّۃَ بِحَقِّ سام ۲ بار بِالَّذِیْ تَجَلّٰی لِلْجَبَلِ فَجَعَلَہٗ دَکًّا وَّخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا۔ اَلْعَجَلُ ۲ بار اَلْوَحَا ۲ بار السَّاعۃ ۲ بار۔

یہ دعوت بروز منگل ابی محرز احمر کو حاضر کرنے کی ہے

یہ منگل کے روز ہی حاضر ہوتا ہے۔ اس سے جو بھی کام لینا ہے منگل کے دن لے سکتا ہے۔ اور آناً فاناً ہی کرتا ہے۔ مگر جو کام کریگا وہ منگل کو ہی حاضر ہوگا۔ اور کام بھی منگل کے دن کرے گا۔ اسکی دعوت یہ ہے۔

اَجِبْ یَا آبَا مُحْرِزِ الْاَحْمَرِ بِحَقِّ الطفف ۲ بار اجلفف ۲ بار شفف ۲ لیطشلا ۲ شلادون ۲ للہ ۲ هلل ۲ ففهشل ۲ جهلفف ۲ مهلقات ۲ حلصص ۲ هلهلص ۲ شهلیص ۲ نمُوۃٍ ۲ دَملیخ ۲ اجب یا اَحمَرُ بِحَقِّهَا عَلَیْكَ بِحَقِّ الْمَلِكِ الْغَالِبِ عَلَیْكَ سسمائیل وَتَوَکَّلْ بِکَذَا وَکَذَا الْعَجَل ۲ الوحاء ۲ السَّاعۃ ۲ بار پڑھنا ہے۔

دعوت چہارشنبہ یعنی بدھ برقان اصغر ابو العجائب مؤکل کا حاضر کرنا

یہ بروز بدھ کا مؤکل ہے۔ اس کا دن اس کو لگے گا حاضری بھی بدھ کے دن ہوگی۔ یہ بھی بدھ کے دن بہت اچھے کام کرتا ہے دعوت اس کی یہ ہے۔

اَجِبْ یَا بُرْقَانُ بِحَقِّ هت ۲ مدت ۲ یولث ۲ الولیہٍ ۲ یوہٍ ۲ هلیون ۲ یَاہٍ ۲ هیوث ۲ طلطلیوث ۲ هیا ۲ لوث ۲ اهیاش خَلَقَ اللّٰہُ اللَّیْلَ وَالنَّهَارَ کرابیل اهیا شراهیا اذونی اصباث ال شدای تَوَکَّلْ یَا بُرْقَانُ بکذا وکذا بِحَقِّ الْمُوَکِّلِ بِكَ

میکائیلَ الَّذِیْ لتسرِعُ لخدمتہٖ العجل ۲ اَلْوَحَا ۲ السَّاعَۃَ ۲ بار۔

اس کی حاضرات بہت جلد ہوتی ہے۔ صبح سے ۱۱ بجے تک حاضرات شروع ہوجاتی ہے۔ تسخیر رات کے دس بجے ہوتی ہے۔ جب بدھ کا دن ختم ہوجاتا ہے یہ بھی آسمان پر چلا جاتا ہے۔

دعوت بروز جمعرات شمہورش قاضی الجنُ کی حاضرات

یہ نکاح وغیرہ کروانے میں بہت مدد کرتا ہے۔ اگر کوئی نہ مانے تو اس کو راضی کرتا ہے۔ اس کی طاقت صرف بدھ والے دن کی ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ رات کے ساڑھے گیارہ بجے تک ہوتی ہے۔ پھر اپنے آسمان پر چلا جاتا ہے۔

اس کی دعوت یہ ہے۔

اَجِبْ یَا شمہورش بحق الملك المؤکل بِكَ الَّذِیْ التسرع بخدمتہٖ صرفیائیل وبِحَقِّ شططلش ۲ شطهش ۲ بار ملك عحرش ۲ بعحرش ۲ هبقا ۲ اجب یا شهورش بحق دردمیش ۲ وبِحَقِّ مَا فِیْ لَوْحِ الْقُدْرَۃِ مکتوبٌ آن نتوکل بِکَذَا وَکَذَا الْعَجَلُ ۲ الْوَحَا ۲ السَّاعَۃَ ۲۔

یہ ایک قاضی کا کام دیتا ہے۔ لڑکی کو راضی کرنا ایک سیکنڈ کا کام ہے۔ نکاح کرانے میں اس کا نمبر اوّل ہے۔

دعوت بروز جمعہ زوبعہ ابیض کے حاضر ہونے کا

یہ جمعہ کے دن کا مؤکل ہے' اس کا کام جمعہ کے دن کا ہے آسمان سے بہت جلد آتا ہے اور جاتا بھی بہت جلد ہے۔ سلیمان کی کتاب مرکبات سلیمانی میں صفحہ ۳۲۰ پر لکھا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم معراج پر اسی مؤکل کے ذریعہ خدا کے حضور حاضر ہوتے تھے۔

اَجِبْ یَا اَبیض یَا زوبعہ بِحَقِّ الْمَلِكِ الْمُوَکِّلِ بِكَ عینیائیل الَّذِیْ تَسْرَعُ اِلٰی خِدْمَتِہٖ وَبِحَقِّ دموسی ابیہ بشیلی جرهططسبوحٍ اِذَا العرتات یا ابیض وَاِلَّا آعرِضُهَا عَلَی النَّاسِ اَجِبْ واسرِع وَتَوَکَّلْ بَکَذَا وَکَذَا بَارَكَ اللّٰہُ فِیْكَ وَعَلَیْكَ۔

یہ تھیں دعوات ملائکہ جو فقیر عرض کر چکا ہے۔ ان کی قدر کرنی چاہیئے۔ کیوں کہ یہ سب ملائکہ بھی ہیں۔ کیوں کہ یہ بہت کمیاب ہیں۔ اور ایسی صحت کے ساتھ اور کسی کتاب میں آپ کو نہیں ملے گی۔ یہ آپ سے میرا وعدہ ہے کہ آپ جو بھی عمل کریں اس کے

ساتھ اس روز کے مؤکل کے دعوت بھی ان دعوتوں میں سے ضرور پڑھیں۔ پھر دیکھیں عمل کیسے کامیاب ہوتا ہے۔ خواہ وہ کوئی عمل بھی ہو۔ جنات پریوں کا وغیرہ تو بہت بہتر طریقہ سے کامیاب ہونگے دور دور سے دُنیا تمہارے پاس آئے گی۔ آپ کے ہاتھ شفا ہوگی۔ دور دور تک دھوم ہوگی۔ اور ہر کام آپ کا انجام کو پہنچے گا بہر حال تقویٰ اور طہارت کا اختیار کرنا بہت ہی ضروری ہے اور وہی ایسی چیز ہے جس کے سبب سے تمام عالم علوی وسفلی مطیع ہوتا ہے۔ ریاضت ہر کام کی بنیاد ہے۔ ان اعمال کے عامل کو لازم ہے کہ اپنے خلائق کا بھی ورد رکھے جو انس وجن کے شر سے محفوظ رکھنے والے ہیں۔

اس عامل کے اکثر انسان وجنات دشمن ہوجاتے ہیں اور تاک میں لگے رہتے ہیں۔ اس لئے عامل کو اسماء الٰہی کے ساتھ اپنی حفاظت کرنی ضروری ہے۔ تاکہ وہ انس اور کل موذیات کے شر سے محفوظ رہے۔ لہٰذا آیت الکرسی جو شخص ہر فرض نماز کے بعد گیارہ بار پڑھا کرے۔ ہر جن وانس کے شر وفساد سے محفوظ رہے۔ جب تم کسی خوفناک مکان میں ہو یا اسماء سریانی کی دعوت کرنی چاہتے ہو۔ پس تم کو لازم ہے کہ آیت الکرسی تین تین بار پڑھکر اپنے دائیں بائیں اور آگے پیچھے اور اوپر نیچے دم کرلو۔

اس کی برکت سے ہر ایک شر سے محفوظ رہوگے اور جنات کوئی اذیت نہ پہنچا سکیں گے۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ جو شخص اس علم روحانی کے حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ شیاطین اور جنات اس کو ضرر پہنچانے اور عمل چھڑانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس واسطے عامل کو اپنی حفاظت کرنی لازمی ہے ہمیشہ طہارت کاملہ کے ساتھ رہنا چاہیئے۔ تاکہ جنات اس کو اذیت نہ پہنچا سکیں۔ بلکہ اس کے مطیع اور ہر حکم کو بجالائیں جب عامل کسی ایسی جگہ ہو جہاں وہ جنات کی اذیت پہنچنے سے خوف رکھتا ہو اس وقت آیت الکرسی ہی ہر شر مخلوق سے محفوظ رکھتی ہے۔ ہر قسم کے جنات وانسان کے شر سے محفوظ رکھتی ہے۔



ایک واقعہ

بعض لوگ حد سے زیادہ سنجیدہ اور کم گو ہوتے ہیں اسی سنجیدگی اور کم گوئی کے باعث بسا اوقات وہ نقصان بھی

اٹھا بیٹھتے ہیں۔

میرے ایک ڈاکٹر دوست نے مجھے ایک ایسی مریضہ کہانی سنائی جس کا شوہر خوبصورت ضرور تھا۔ لیکن عموماً خا رہا کرتا تھا۔ وہ اپنے شوہر کی توجہ اپنی جانب مبذول کروا کیلئے بہت ہاتھ پاؤں مارتی۔ مگر اس کا کوئی عمل بھی شوہ سکوت توڑنے میں کامیاب نہ ہوتا۔ چنانچہ وہ اس غلط فہ مبتلا ہوگئی کہ اس کا شوہر اسے پسند نہیں کرتا۔ اس وجہ اس میں چڑچڑا پن پیدا ہوگیا۔ آہستہ آہستہ وہ اس غم میں کانٹا ہوگئی کہ اسے شوہر کی توجہ حاصل نہیں۔ شوہر نے اُ ہسپتال میں داخل کروادیا۔ جہاں ڈاکٹروں نے اس کے انتقال خون کا نسخہ تجویز کیا۔ شوہر نے اس کام کے لئے خود کو کردیا۔ اتفاقاً اس کے خون کا گروپ بھی بیوی کے خون سے مل گیا۔ کچھ دیر کے بعد جب کہ جان کا خون اس کی بیوی کی رگ میں منتقل ہورہا تھا۔ وہ بولا۔ "سوزی! میں چاہتا ہوں کہ بہت جلد ٹھیک ہوجاؤ۔"

"لیکن تم ایسا کیوں چاہتے ہو۔" اس کی آنکھیں بند تھیں "اسلئے کہ مجھے تمہاری ضرورت ہے۔" ——— سوز نے آنکھیں کھولیں۔ اور حیرت سے بولی "لیکن اس سے قبل تم ایسا کیوں نہیں کہا۔" سوزی ٹھیک ہوگئی۔ اُسے ڈاکٹروں کے تجربے نے تندرست نہیں کیا۔ بلکہ چند الفاظ پر مبنی ایک جملہ نے اسے موت کے منہ سے بچالیا تھا۔ جو اگر اس سے قبل کہا جاتا تو وہ یقیناً بیمار نہ پڑتی۔ موقع ملنے پر بات کرنے میں آپ کو تاخیر نہیں کرنی چاہیئے۔ بالکل خاموشی موت ہے۔ زندہ رہنے کے لئے باتیں کیجئے۔ آپ کی خاموشی قریبی افراد کیلئے تکلیف دہ ہوسکتی ہے اگر آپ نے باتیں اسلئے چھوڑدی ہیں کہ دوسرے آپکی باتوں کا مذاق اڑاتے ہیں تو آپ ایسی باتیں کرتے ہی کیوں ہیں جو باعثِ مذاق بنیں۔

احساسِ کمتری میں مبتلا افراد بھی "چپ کا روزہ" بڑے ذوق شوق سے رکھتے ہیں۔ عقل مندی کا تقاضا یہ ہے کہ ہم نہ تو اس قدر زیادہ بولیں کہ دوسرے بیزار ہوجائیں۔ اور نہ ہی چپ سادھ لیں ہمیں باتیں ضرور کرنی چاہیئیں۔ لیکن سلیقے سے ——— کیوں کہ بے ڈھنگے پن سے بات کرنے کا نتیجہ ہمیشہ غلط ہی ہوجاتا ہے۔



کامل 2 جلد

(فوٹو سٹیٹ مجلّد)

حِرزِ جان

المعروف مطلوب النساء مزید الباہ والقوٰی

از زبدۃ الحکماء حکیم ڈاکٹر غلام نبی قادری چشتی مرحوم

ایڈیٹر رسالہ
حافظِ صحت لاہور

سو سال سے پہلے کی ایک قدیم اور نایاب کتاب۔ اس کو قوتِ باہ کی ڈکشنری یا انسائیکلو پیڈیا کہا جائے تو موزوں ہے۔ اس میں کمی باہ کے تمام اسباب، پیدائش اور ان کا مکمل علاج درج ہے۔ آج تک قوتِ باہ کے بارہ میں جس قدر حکمائے سلف اور حال اطبائے یورپ و مصر کی تحقیق ہے وہ سب اس میں موجود ہے۔ مصنف کا دعویٰ ہے کہ انڈیا کے رہنے والے مریضوں کے حالات کا فالنامہ یہ کتاب ہے۔

ملاقاتِ ارواح اور ملاقاتِ خضر علیہ السلام

ملاقاتِ ارواحِ مقدسین

جب ارواحِ طیبین مقدسین رضوان اللہ علیہم اجمعین سے شرفِ ملاقات حاصل کرنا ہو یا کسی اہم ضرورت وحاجت کو حل کرنا مقصود ہو تو سورۂ یٰسین شریف اس طرح پڑھیں۔ سورۂ یٰسین شریف میں ۷ مبینیں ہیں۔ سورۂ یٰسین شروع کریں جب پہلی مبین پر پہنچیں تو یہ دعا تین بار پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سُبْحَانَ الْمُنَفِّسِ عَنْ کُلِّ مَدْیُوْنٍ سُبْحَانَ الْمُفَرِّجِ عَنْ کُلِّ مَحْزُوْنٍ سُبْحَانَ النَّاصِرِ عَنْ کُلِّ مَظْلُوْمٍ سُبْحَانَ الْمُخَلِّصِ عَنْ کُلِّ مَسْجُوْنٍ سُبْحَانَ مَنْ جَعَلَ خَزَائِنَہٗ بَیْنَ الْکَافِ النُّوْنِ سُبْحَانَ الْمُھَیْمِنِ اَمْرُہٗ اِذَا اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ۝ سُبْحَانَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ۝ اسی طرح ہر مبین پر تین بار یہ پڑھیں تین دن میں مقصود حاصل ہو۔

ملاقاتِ خضر علیہ السلام

حضرت ابراہیم تیمی جو اعظم ترین اولیاء کرام میں سے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ یہ عمل خضر علیہ السلام نے مجھے تعلیم فرمایا۔ اس عمل سے تین فائدے بیک وقت حاصل ہوتے ہیں۔ اوّل سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو۔ دوسرے خضر علیہ السلام سے شرفِ ملاقاتِ حاصل ہو۔ تیسرے آپ ملاقات کرکے حاجات حل ہونے کی تدبیر بتائیں۔ قبل طلوعِ آفتاب وقبل غروبِ آفتاب، سورۂ فاتحہ ۷ بار، سورۂ فلق اور سورۂ ناس ۷ بار، سورۂ اخلاص ۷ بار، سورۂ کافرون ۷ بار، آیت الکرسی ۷ بار، کلمۂ تمجید ۷ بار،

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَحَبِیْبِكَ وَنَبِیِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ، ۷ بار اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَاءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّكَ مُجِیْبُ الدَّعْوَاتِ وَرَافِعُ الدَّرَجَاتِ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ، ۷ بار اَللّٰھُمَّ یَا رَبِّ افْعَلْ بِیْ وَبِھِمْ عَاجِلًا وَّاٰجِلًا فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ مَا اَنْتَ لَہٗ اَھْلٌ وَّلَا تَفْعَلْ بِنَا یَا مَوْلٰنَا مَا نَحْنُ لَہٗ اَھْلٌ اِنَّكَ غَفُوْرٌ جَوَّادٌ کَرِیْمٌ مَّلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۷ بار اس کا ثواب سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم وحضرت خضر علیہ السلام وجمیع ارواحِ امّتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشے۔ تین روز میں ستارۂ قسمت بالائے عرش نظر آئے ــــــ اور مشرف بہ زیارت سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہو۔ اگر ہر روز ورد میں رکھے اس کو غیب سے بے مشقت روزی ملے۔

حصولِ کشف ومراد

حضرت سیّدی شیخ نظام الدین اولیاء قدس سرہٗ العزیز نے یہ عمل تعلیم فرمایا کہ اگر اپنے مقصد ومراد کے متعلق دریافت کرنا ہو کہ یہ کام کس طرح ہوگا یا کیسے کیا جائے تو یہ عمل کرے مجرب ہے۔

شب یکشنبہ یا روز یکشنبہ یعنی اتوار کی شب کو یا دن میں جو وقت بھی مقرر کرے۔ یَا وَاحِدُ یَا اَحَدُ ۲۰۰ بار دوشنبہ کو یَا صَمَدُ یَا فَرْدُ ۲۰۰ بار۔ سہ شنبہ کو یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ۲۰۰ بار۔ چہارشنبہ کو یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ ۲۰۰ بار۔ پنج شنبہ کو یَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ۲۰۰ بار۔ جمعہ کو یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ ۲۰۰ بار شنبہ کو یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ ۲۰۰ بار۔ ہر روز اوّل وآخر درود شریف دس دس بار۔

آئینۂ قلب پر جلا کرنے کے لئے

یہ عمل عجیب ترین ہے۔ اس عمل کا کرنیوالا

ایسے حیرت انگیز مناظر دیکھتا ہے کہ خود محوِ حیرت رہتا ہے۔ یہ عمل تہجد پڑھنے والوں کے لئے ہے۔ تہجد کا وقت عشاء پڑھ کر سونے کے بعد جس وقت آنکھ کھلے وہ ہی تہجد کا وقت ہے۔ مثلاً اگر عشاء ۹ بجے پڑھ کر سو گیا۔ ۲½ بجے آنکھ کھل گئی تو وہ ہی وقت تہجد ہے۔ تہجد کے لئے سونا شرط ہے۔ تہجد کی کم سے کم ۴ رکعت اور افضل ۱۲ رکعت اور زیادہ کی کوئی مقدار نہیں۔ ۶ سلام سے ۱۲ رکعت پڑھنا ہیں۔ ہر پہلی رکعت میں بعد الحمدُ والضحیٰ دوسری میں الم نشرح ۳، ۳ بار پڑھیں۔ بعدہٗ یَا جِبْرِیْلُ تَجَلَّلْتُ بِالْجَلَالِ وَالْجَلَالُ فِیْ جَلَالِكَ یَا جَلِیْلُ ۳ بار، اوّل و آخر درود شریف ۳، ۳ بار۔ اس کے بعد اس طرح دعا کر کے سو رہیں۔ (اگر آخر شب میں پڑھیں تو ہرگز نہ سوئیں فجر قضا ہونے کا خطرہ ہے)، وہ دعا یہ ہے۔

اے اللہ تو نے عالم کو بے سبب پیدا کیا اور آسمان کو بے ستون کھڑا کیا۔ تنور سے پانی جاری کیا۔ اور پتھر سے ناقہ نکالا۔ عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا فرمایا۔ اور آدم علیہ السلام کو بغیر ماں باپ کے ظہور میں لایا۔ اور ہمارے نبی امی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم اوّلین و آخرین سے سرفراز فرمایا۔ الٰہی اس نبی امی کی برکت سے مجھ کو نورِ ایمان و عرفانِ کمالی عطا فرما۔ اور نفس و دل و جان کو اپنے نورِ احدیت و وحدانیت سے روشن کر۔ آمین بحق سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ محمد و آلہٖ وصحبہٖ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

برائے کشف القلوب
سیدنا جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے یہ دعا منقول ہے۔

پہلے دو نفل پڑھ کر جمیع اہلِ اسلام کو اس کا ثواب بخشے بعدہٗ درود شریف ۲۱ بار یَا نُوْرُ تَنَوَّرْتَ بِالنُّوْرِ فِیْ نُوْرِ نُوْرِكَ یَا نُوْرُ ۲۵۶ بار پڑھ کر یوں دعا کرے۔

الٰہی جب یونس علیہ السلام نے دعا کی کہ ظلمت و تاریکی سے نجات دے تو تو نے اُن کی دعا قبول فرمائی۔ الٰہی میری دعا بھی قبول فرما۔ اور گناہوں کی تاریکی سے نجات دے اور ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی کہ تو ــــ مردے کس طرح زندہ کرتا ہے۔ مجھے دکھا تو نے ان کی دعا قبول فرمائی۔ الٰہی میری دعا بھی قبول فرما۔ اور میرے مردہ دل کو زندہ فرما دے بحرمت سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وبارک وسلم آمین یا ارحم الراحمین ــــ بعدہٗ درود شریف ۹ بار۔

برائے نورانیت قلب
یہ عمل کشفِ قبور اور کشفِ قلوب کے لئے بہت مجرب ہے۔

اوّل دو رکعت نفل ادا کریں۔ پھر یَا جَمِیْلُ تَجَمَّلْتَ بِالْجَمَالِ وَالْجَمَالُ فِیْ جَمَالِ جَمَالِكَ یَا جَمِیْلُ ۳۳۲ بار پھر ۲ بار یہ دعا پڑھیں۔ اِلٰهِیْ قَلْبِیْ مَحْجُوْبٌ وَنَفْسِیْ مَعْیُوْبٌ وَعَقْلِیْ مَغْلُوْبٌ وَطَاعَتِیْ قَلِیْلٌ وَمَعْصِیَتِیْ كَثِیْرٌ فَكَیْفَ حِیْلَتِیْ یَا سَتَّارَ الْعُیُوْبِ اِغْفِرْ ذُنُوْبِیْ كُلَّهَا یَا غَفَّارُ یَا سَتَّارُ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ اوّل و آخر درود شریف ۱۱ بار۔

برائے کشفِ قبور
جب چاہے کہ صاحبِ قبر کے وسیلے سے فیض حاصل کرے اور اپنی حاجت روائی کے لئے آسان ذریعہ معلوم کرے تو نماز مغرب یا بعد نمازِ عشاء غسل کرے اور خوشبو سے کپڑوں کو بسائے اور صاحب مزار کے حضور حاضر ہو اور یوں عرض کرے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ کہہ کر فاتحہ پڑھے۔ پھر اہلِ مزار کے چہرے کے سامنے باادب دو زانو بیٹھ کر یہ درود شریف ۲۴۵ بار پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ وَجَسَدِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْعٰلَمِیْنَ وَعَلَی الْاَرْوَاحِ وَاَجْسَادِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ وَالْاَوْلِیَآءِ كَامِلِیْنَ وَالْعُلَمَآءِ الرَّاشِدِیْنَ وَجَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ پڑھ کر ثواب اس کا صاحب مزار کی روح کو بخشے۔ اور اسی طرح سلام عرض کر کے واپس چلا جائے۔ دوسری شب کو حسب دستور بعد سلام یہ ہی درود شریف ۱۱ بار پڑھیں۔ پھر انگشتِ شہادت قبر پر رکھ کر آنکھیں بند کر کے ۲۱ بار یَا رُوْحُ یَا رُوْحُ کہے۔ پھر ۲۱ بار یَا رُوْحُ الْاَرْوَاحِ کہے۔ اس کے بعد قبر سے انگلی ہٹا لے اور سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ۔ ۸۵۰ بار پھر درود شریف ۱۱ بار پڑھ کر ثواب بخشے اور سلام عرض کر کے واپس آ جائے۔ تیسری شب کو حسب دستور سلام درود فاتحہ کے بعد یَا رُوْحُ ۲۱ بار یَا رُوْحُ الْاَرْوَاحِ ۲۱ بار اور سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ۳۱ بار پڑھ کر سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ بے شمار پڑھتا رہے یہاں تک کہ صاحبِ مزار کے دیدار سے مشرف ہو اور جو حاجت ہو عرض کرے۔

درود کشف: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

مَعْدِنِ الْاَنْوَارِ وَالْاَسْرَارِ وَكَاشِفَ الْاَسْتَارِ وَكَاشِفَ الْاَسْرَارِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ الْاَنْوَارِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَعْدِنَ الْاَسْرَارِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا كَاشِفَ الْاَسْتَارِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا كَاشِفَ الْاَسْرَارِ اِكْشِفْ عَنِّيْ اِكْشِفْ قَلْبِيْ اِكْشِفْ صَدْرِيْ يَا كَاشِفَ الْاَسْرَارِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خُذْ بِيَدِيْ اَغِثْنِيْ اَغِثْنِيْ يَا صَادِقُ صِدْقُ قَوْلِكَ مَنْ عَسُرَتْ عَلَيْهِ حَاجَةٌ فَلْيُكْثِرْ بِالصَّلٰوةِ عَلَيَّ فَاِنَّهَا تَكْشِفُ الْهُمُوْمَ وَالْغُمُوْمَ وَالْكُرَبَ وَتُكَثِّرُ الْاَرْزَاقَ وَتَقْضِي الْحَوَائِجَ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْكَ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔ جب سونے کا قصد ہو ۱۱ بار پڑھیں۔

عمل شب جمعہ برائے قضائے حاجت

بعد نصف شب جمعہ تازہ غسل کرے اگر سو کر اٹھے تو دو رکعت نماز تہجد اور سویا نہ ہو تو دو رکعت نفل قضائے حاجت کی نیت سے پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے تین بار سورۂ اخلاص پڑھے۔ بعد سلام تین بار درود قضائے حاجت پڑھے۔ پھر ایک ہزار بار یَا بَدِیْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَا بَدِیْعُ۔ پھر اپنے لئے دعا کرے۔ اس کے بعد اَللّٰهُمَّ اقْضِ حَاجَتِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ یَا مُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ دس بار یَا مُدَبِّرَ الْاُمُوْرِ دس بار پھر درود شریف نماز فجر تک پڑھتا رہے۔



بقیہ: ــــــ تسخیر مؤکلات

امور میں مدد کرنا وہ آپ سے اقرار کرے گا۔

پس آپ اس کا شکریہ ادا کر کے رخصت کر دیں۔ اور خدا کا شکر ادا کریں۔ جب بھی آپ کو کسی مشکل ترین وقت پر کام لینا ہو تو اس خاتم کو حرارت پہنچائیں۔ یا پھر اس کو رگڑیں فوراً حاضر ہو کر آپ کی مدد کیا کرے گا۔







روحانی ڈاک

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے۔ سوال کرنیکے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں (ایڈیٹر)

حاضرات الارواح کے بارے میں

سوال از: عبدالسلام ——— حیدر آباد۔

میں دو سال سے بہ پابندی آپ کا رسالہ پڑھ رہا ہوں ۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔ اس رسالے کے لئے آپ کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ چوں کہ جن نقوش اور تعویذات کو آپ نے لکھا الحمد للہ اس سے لوگوں کو فائدہ پہنچ رہا ہے۔ اللہ کرے سورج کی طرح اس کی روشنی ساری دنیا کو پہنچے۔ (آمین)

ماہ جون، جولائی کے رسالہ طلسماتی دنیا میں ص۳۹ پر حاضرات الارواح سندونی کا عمل تحریر فرمائے ہیں کہ حاضری کا بھی ایک مخصوص وقت ہے۔ اور پڑھنے کا بھی وقت مخصوص ہے۔ ان دونوں اوقات کا میزان کرنا ضروری ہے۔ لیکن پڑھنے اور حاضری کے وقت اور دونوں اوقات کے میزان کی صراحت نہیں فرمائی گئی۔ براہِ کرم صراحت فرمائیں۔ کہ عمل رات کتنے بجے شروع کریں۔ اور ختم کیا فجر کی نماز سے پہلے ختم کرنا وغیرہ۔

عمل شروع کرنے سے ایک دن قبل جَو کی روٹی کھانا۔ کیا اس میں پرہیز جلالی کرنا ہے یا جمالی، نمک مرچ، میٹھا تیل، کھٹی ترکاری استعمال کرسکتے ہیں۔ دیکاشن پی سکتے ہیں یا نہیں دوسرے روز بعد عمل، کیا روز کی طرح کھا پی سکتے ہیں۔ نیز عزیمت میں ..... اُذکج بسری سندونی تنقفر سوہاتن ہے یا تنقفر سوہاتن۔

نقش اللہ کا کیسا لکھنا ہے کیا صرف اللہ لکھنا کافی ہے۔

جواب اس طرح کے عملیات بالعموم نصف شب کے بعد کرنے چاہئیں۔ لیکن عمل اگر بڑا ہو اور نصف شب کے بعد صبح تک اس کو پورا کرنا ممکن نہ ہو تو پھر عشاء کے ایک گھنٹے کے بعد عمل شروع کردینا چاہئے۔ بامؤکل جتنے بھی عمل ہوتے ہیں اُن سب میں پرہیز جلالی کرنا ضروری ہے۔ پرہیز جلالی وجمالی اور ترک حیوانات کی تفصیل کئی بار طلسماتی دنیا میں چھاپی جاچکی ہے۔ اور غالباً اس شمارے میں بھی کسی جگہ پرہیز کی تفصیل کو پھر نقل کیا جارہا ہے۔ اس کو غور سے پڑھ لیں۔

یہ بات یاد رکھیں کہ دورانِ عمل جتنے بھی محتاط رہیں گے اور جس قدر بھی پرہیز کریں گے اور خود کو جتنا بھی لذّتوں سے باز رکھیں گے اُتنے ہی کامیابی کے آپ قریب ہوں گے۔ بدپرہیزی سے انسان کی محنت ضائع ہوجاتی ہے۔ اور مقصد میں کامیابی نہیں مل پاتی۔ وہ لوگ سمجھ دار ہوتے ہیں جو خود لذّتوں سے دور رہ کر کامیابی کے قریب پہنچ جاتے ہیں۔

مذکورہ عزیمت میں تَنقفرُ صحیح ہے۔ یعنی حرفِ تا پر زبر ہے۔ اللہ کا نقش اس طرح بنالیں تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۳	۱۸	۲۵
۲۴	[redacted]	۲۰
۱۹	۲۶	۲۱

برائے اولاد پریشان

سوال از (ایضاً)

میری بیٹی نازیہ رحمت، ماں کا نام صوفیہ سلطانہ ہے۔ تاریخ پیدائش ۶ر جون ۱۹۷۲ء ہے۔ جمعرات کا دن سوا نو بجے صبح اس کی شادی شفیع اللہ خان سے ۳ر نومبر ۱۹۹۶ء کو ہوئی بعد مغرب، لیکن اب تک اولاد سے محروم ہے۔ کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اولاد نہ

ہونے کیلئے کچھ گاڑ دیتے ہیں۔ براہِ کرم آپ حساب دیکھ کر صحیح مشورہ سے نوازیں۔ اس سے پہلے آپسے رجوع ہوا تو آپ نے لکھا تھا۔ سیب پر پڑھ کر کھلا دیں۔ دونوں کو یہ کیا ــــــ لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ ڈاکٹری تحقیق سے یہ معلوم ہوا کہ اولاد ہونے کیلئے جن جراثیم کی ضرورت ہوتی ہے اس میں پانچ فی صد یا ے فیصد کمی ہے۔ کافی علاج کروا چکے۔ لیکن فائدہ نہ ہوا پھر آپسے رجوع ہوا ہوں۔ خدا کے لئے آپ حساب دیکھ کر اولاد ہونے کے لئے جو بھی مناسب سمجھتے ہیں دیں۔ تاکہ امّید بر آئے۔ بہت لوگ آپسے فیضیاب ہوتے ہیں۔ آپ عامل کامل ہیں۔ عامل اللہ کی عدالت میں وکیل کی طرح ہوتا ہے۔ امید کہ آپ مجھے مایوس نہ فرمائیں گے۔ جواب آئندہ ماہ کے پرچہ میں یا جوابی لفافہ میں بھیج دیں تو دعا گو ہونگے۔

جواب اولاد کے معاملات میں اگر نقص عورت میں ہو تو اس کا علاج آسانی سے ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر کمی مرد میں ہوتی ہے تو پھر کافی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

آپ کی بیٹی کے اولاد سے محروم ہونے کی وجہ ظاہر ہے کہ اس کے شوہر کے مادۂ منویہ میں جراثیم کی کمی ہے۔ اس لئے اولاد کے سلسلے میں دشواری پیش آرہی ہے۔ تاہم اللہ بہت بڑا ہے۔ وہ مُردے میں بھی جان ڈال سکتا ہے۔ اور بنجر زمین میں درخت اُگا سکتا ہے۔ اور پتھروں سے چشمے جاری کر سکتا ہے تو بغیر جرثوموں کے اولاد بھی عطا کر سکتا ہے۔ بلاشبہ وہ ہر چیز پر قادر ہے اور بلاشبہ اس کے سامنے ہر چیز ہیچ ہے۔ جب ہم اس کی بارگاہ میں درخواست کریں گے تو پھر دنیاوی وسائل کی طرف ہم کیوں دیکھیں اور جراثیم کی پانچ سات فیصد کمی پر ہم مایوس کیوں ہوں۔

آپ روزانہ "یَاخَالِقُ یَاصَبُوْرُ" دو سو مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے اپنی صاحب زادی کو پلائیں اور اس عمل کو ایّام سے فراغت کے بعد شروع کر کے پورے مہینے جبتک دوبارہ ایام نہ آجائیں یا اللہ کا کوئی فیصلہ ظاہر نہ ہو جائے۔ تب تک جاری رکھیں۔ اور مندرجہ ذیل نقش خود بنا کر اپنی صاحبزادی کے گلے ڈال دیں۔ نقش سُرخ رنگ کے کپڑے میں پیک کر لیں۔

نقش یہ ہے۔

یاخالق		یاخالق
	یاصبور	
یاخالق		یاخالق

نگینہ کونسا مفید رہے گا

سوال از زایفا،

میری عمر ۲ے سال سے زائد ہے۔ کونسا نگینہ مناسب ہوگا۔ قیمت کیا ہوگی۔ کچھ کتابیں منگوانا چاہتا ہوں۔ کیا قیمت میں کچھ رعایت ہوسکتی ہے۔

جواب نگینہ کے بارے میں صحیح جانکاری آپ کو جب ہی مل سکتی ہے جب آپ اپنی تاریخ پیدائش بتائیں۔ جب تک آپ کا بُرج اور ستارہ معلوم نہ ہو تو کونسا نگینہ آپ کے لئے مفید ہوگا۔ بتانا مشکل ہے۔ نگینہ چیک کرنے کے دوسرے طریقے بھی ہیں۔ اُن کے لئے آپ کا ہمارے پاس آنا ضروری ہے۔ ورنہ آپ اپنے شہر میں کسی اچھے عامل یا اچھے جوہری سے رابطہ کریں۔ اور نگینہ بغیر معلومات کے استعمال نہ کریں۔ کیوں کہ اگر نگینہ راس نہیں آتا تو پھر بہت سی اُلجھنوں اور پریشانیوں کا باعث بن سکتا ہے۔ حق تعالیٰ نے نگینوں اور پتھروں میں مثبت اور منفی اثرات رکھے ہیں۔ اور باذن اللہ یہ نگینے اور یہ پتھر اپنے اثرات دکھاتے ہیں۔ جب یہ مثبت اثرات دکھاتے ہیں تو انسان کو عروج حاصل ہوتا ہے اور اس کو بہت ساری پریشانیوں سے نجات مل جاتی ہے۔ اور اگر خدانخواستہ یہ منفی یا نگیٹیو اثرات دکھانے لگیں تو پھر انسان کو بہت ساری مصیبتوں سے دوچار ہونا پڑ سکتا ہے۔

یہ بات بھی یاد رکھیں کہ اس دنیا کی کوئی بھی چیز فی ذاتہٖ موثر نہیں ہے۔ بلکہ اس کے اندر حکم الٰہی سے اثر پیدا ہوتا ہے اور حکم الٰہی سے وہ نفع اور نقصان پہنچانے کی اہل بنتی ہے۔ بہرحال آپ کسی بھی نگینہ کا استعمال اس وقت تک نہ کریں جبتک مکمل جانکاری حاصل نہ کر لیں۔

کتابوں کے سلسلے میں ہمارے ادارے کے منیجر ابو سفیان عثمانی سے بات کریں۔ ان کا فون نمبر ۲۲۴۴۵۵ ہے۔

غمِ اُمّت بھی غمِ ہستی بھی

سوال از معراج الدین ــــــ سوپور

امّید قوی ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ دعا کرتا ہوں کہ اللہ ربّ العزّت آپ کو دین کی مزید خدمت کرنے کی توفیق دے۔ اور اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ جیسے لوگوں کو ہمارے درمیان بہت عرصے تک قائم رکھے۔ آج پھر ایک بار آپ کی خدمت میں چند

الفاظ لکھنے کی جسارت کررہا ہوں۔ آپ نے مجھے ایک نقش بھیجا تھا وہ موصول ہوا۔ اور استعمال میں لایا۔ الحمدللہ افاقہ ہوا لیکن اپنی معصیت کی وجہ سے پوری طرح بہت سے مسائل سے چھٹکارا نصیب نہ ہوا۔ بہرحال آپ کی عنایت کا بہت ممنون ہوں انسانیت درحقیقت یہی تو ہے کہ انسان دوسرے کے درد کو برداشت نہ کرسکے۔ یا تو میری نگاہ کمزور ہے۔ یا حقیقت یہی ہے کہ آہستہ آہستہ دین سے لوگ بھاگتے جارہے ہیں۔ اور فتنوں سے لپٹ لپٹ کر سارے قوانین بھلا رہے ہیں۔ فحاشی بدعنوانی، قتل، حادثات اور مسائل کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہوچکا ہے۔ جسے دیکھو وہ سکون سے نا آشنا ہے۔ ہر کوئی شخص غمزدہ نظر آرہا ہے معاشی مشکلات سے ہر کوئی دوچار ہے صرف کچھ لوگ ہیں جو آسودہ حال ہیں۔ لیکن ان کو بھی بہت سے مسائل جیسے خطرناک بیماریاں مقدر ہوچکی ہیں۔ ہر کوئی سکون کی تلاش میں ہے۔ میں تو سوچتا ہوں کہ اگر بے راہ روی اور دیگر بدکاریاں آج اس حالت میں ہیں تو اگلے دس سال کے بعد کیا ہوگا۔ اگر آج اتنی بے دینی ہے تو آگے کیا ہوگا۔ سچ پوچھیے تو ہماری مشکلات کی وجہ محض ہماری دین سے غفلت ہے۔ اور ہمارے وہ گناہ ہیں جن سے رکنے کی سختی سے تاکید آئی ہے۔ مجھے بتائیں کون ہے جو سود سے بچا ہوا ہے۔ کون ہے جس کی نگاہ پاک ہوسکتی ہے۔ جب ہر طرف ننگے مردوزن دندناتے پھر رہے ہیں۔ کیا آپ کو محسوس نہیں ہوتا کہ آپ کی مبارک ہستی تبلیغ کے کام کو بذریعۂ طلسماتی دنیا لوگوں تک پہنچاتے اور بار بار گناہوں سے بچنے کے طریقے۔ گناہ کے بدلے عذاب، وعیدیں وغیرہ شائع ہوں۔ تاکہ آپ کے لئے ذخیرۂ آخرت اور لوگوں کے لئے بے پناہ نفع کا موجب ہوجائے۔ اور امید کرتا ہوں کہ ایک دن ایسا آئے جب لوگ خود ہی ان بدکرداریوں کو چھوڑ دینگے۔ انشاء اللہ۔

میں جاننا چاہتا ہوں کہ میرا لکی نمبر کونسا ہے۔ کس تاریخ کو کونسا کام کرنا چاہیئے۔ میرے لئے کونسی تاریخیں نحس ہیں۔ میں نوکری کرنا چاہتا ہوں۔ اس لئے کوئی نقش یا وظیفہ بتائیں میں بہت پریشان ہوں۔ مجھے کاروبار میں دلچسپی نہیں رہی۔ میں نے اپنے بیٹے کا نام خالد معراج رکھا ہے۔ کیا یہ نام اس کے لئے بہترین ہے۔ اس کی تاریخ پیدائش ۳۰ جولائی ۲۰۱۱ء بروز منگلوار صبح ۷ بجکر ۴۴ منٹ بمطابق ۱۹ جمادی الاوّل۔ اور یہاں دیگر عرض یوں ہے کہ اگر میں آپ سے چاندی کی انگوٹھی منگوالوں جس میں آپ میرے مطابق پتھر ڈال کر ارسال کریں تو پیسے کی ادائیگی کیسے کروں۔ میرا مطلب ہے کہ ایڈوانس بھیجنا پڑے گا۔ یا انگوٹھی لیتے وقت پارسل چھڑانا پڑے گا۔

برائے مہربانی میرے متعلق پوری جانکاری لکھ بھیجیں۔

جواب آپ نے جو کچھ اس امّت کے بارے میں فرمایا ہے وہ حرف بحرف صحیح ہے۔ جب سے اس امّت نے اپنے فرض منصبی سے غفلت برتی ہے اور جب سے یہ امّت گناہوں اور خطاؤں کو کھلونا سمجھنے لگی ہے تب سے اس کا حلیہ بگڑ گیا ہے۔ اور ارض وسماء کے لئے یہ ایک بوجھ بن کر رہ گئی ہے۔ رحمتِ خداوندی اس سے ناراض ہے۔ اور رجال الغیب بھی اس سے بے پرواہ سے ہوکر رہ گئے ہیں۔ اور اسی لئے یہ اُن لوگوں کی ٹھوکروں میں ہے جو کل تک اس کی جوتیوں کے برابر تھے۔ خدا ہی جانے کب اس کی آنکھیں کھلیں گی اور کب اس کو اس بات کا احساس ہوگا کہ اس نے خدا کو نظرانداز کرکے درحقیقت خودی کو فراموش کیا ہے۔ جب تک درِ خدا پر بندگی کا حق کما حقہٗ ادا کرنے کے لئے دوبارہ پلٹ کر نہیں آئیگی۔ تب تک اس کا کھویا ہوا وقار اس کو واپس نہیں ملے گا۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بے حسی سے نجات عطا کرے۔ اور ہمیں اُن گناہوں اور اُن خطاؤں سے تائب ہونے کی توفیق دے۔ جن کی کیچڑ میں ہم گلے گلے تک ڈوبے ہوئے ہیں۔ کل تک کے مسلمانوں کا حال یہ تھا کہ ان کی دُنیا پر بھی اُن کے دین کی چھاپ تھی۔ اور آج ہم مسلمانوں کا عالم یہ ہے کہ ہمارے دین پر بھی دنیاداری کی چھاپ ہے۔ ہم دین دار بن کر بھی دوسروں کے لئے رحمت نہیں بنتے بلکہ اور زیادہ زحمت بن جاتے ہیں۔ کیوں کہ ستانے اور دوسروں کو رُلانے کی جو عادتیں ہمیں پڑی ہوتی ہیں وہ دین سے وابستہ ہونیکے بعد بھی ہم سے جدا نہیں ہوتیں۔ بس دوسروں کو ستانے اور رلانے کے انداز ــ بدل جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا مسلمان بنائے جو دوسروں کے لئے سایہ دار درخت ہو۔ جو دوسروں کے لئے ذریعۂ رحمت ہو جو دوسروں کے لئے فرشِ راہ ہو۔ تاکہ لوگ ہمارے سائے، ہماری عنایتوں سے اور ہماری عاجزی اور انکساری سے محفوظ بھی ہوں اور مطمئن بھی۔

اگر آپ کا نام معراج الدین ہے تو آپ کا مفرد عدد ۴ ہے۔ اس حساب سے آپ کے لئے ہر ماہ کی ۴،۱۳،۲۲ اور ۳۱ تاریخیں اہم ہیں۔ آپ اپنے اہم اور خصوصی کاموں کو اُن تاریخوں میں انجام

دینے کی کوشش کیا کریں۔ تاکہ آپ کامیابیوں کے قریب رہیں ایک ۴ اور ۹ عدد کے افراد آپ کیلئے ہمیشہ مبارک ثابت ہوں گے۔ لیکن ۵ عدد والے لوگوں سے ہمیشہ آپ کو نقصان پہنچے گا۔ کیوں کہ ۵ عدد آپ کا دشمن عدد ہے۔ جو ہمیشہ آپ کی شخصیت کے درپے رہے گا۔

آپ کا لکّی عدد ۴ ہی ہے۔ خوش نصیبی کی بات یہ ہے کہ آپ کی زوجہ کا عدد بھی ۴ ہی ہے۔ اس لئے آپ دونوں کے مزاجوں میں یکسانیت ہوگی۔ اور آپ دونوں کی رفاقت ایک دوسرے کے لئے انشاء اللہ مبارک ہی ثابت ہوگی۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا انفرادی اور مجموعی عدد بھی آپ کے عدد سے ہم آہنگ ہے۔ اس لئے آپ کی زندگی میں نشیب و فراز نہیں آئیں گے۔ اور اگر آئے تو اس کی وجہ خارجی ہوگی۔ مثلاً کوئی جادو کرادے، کوئی بندش کرادے یا اس کے علاوہ آپ کسی طرح کی سازش یا ریشہ دوانی کا شکار ہوجائیں وغیرہ۔

آپ کا بُرج اسد ہے اور آپ کی تقدیر کا ستارہ شمس ہے۔ اس لئے اتوار کا دن آپ کے لئے بے حد مبارک ہے۔ نگینوں میں پنّا اور پکھراج آپ کو انشاء اللہ راس آئیں گے۔ اور آپ کیلئے ترقی اور کامیابی کی راہیں باذن اللہ ہموار کریں گے۔ بُرج اسد کی وجہ سے ہر ماہ کی ۶، ۱۲، ۱۶، ۲۱ اور ۲۵ تاریخیں آپ کے لئے قطعاً غیر مبارک ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کاموں کو کبھی انجام نہ دیں۔ ورنہ اندیشہ ہے کہ آپ کو کسی صدمے یا نقصان سے دوچار ہونا پڑے گا۔

آپ نے اپنے بیٹے کا نام خالد رکھا ہے۔ یہ نام خالد کی اپنی تاریخ پیدائش کے اعتبار سے تو ٹھیک ہے۔ کیوں کہ خالد کا مفرد عدد ۵ ہے اور اس کی تاریخ پیدائش کا مجموعی عدد دو ہزار اڑتالیس ہوتا ہے جس کا مفرد عدد بھی ۵ ہی ہوا۔ لیکن ۵ کا عدد آپ کا دشمن عدد ہے۔ اس لئے اس بات کا قوی اندیشہ ہے کہ آگے چل کر آپ دونوں کے درمیان کسی بھی طرح کی ناگواری پیدا ہو یا چار اور پانچ کے ٹکراؤ کی وجہ سے آپ کے کاروبار یا آپکی خانگی زندگی میں خواہ مخواہ کے اُتار چڑھاؤ پیدا ہوجائیں اور آپ کو اس نام کے صدمات سے دوچار ہونا پڑا۔ اس لئے ہمارا مشورہ یہ ہے کہ آپ اپنے بیٹے کا نام بدل دیں۔ اور اس کا نام ایسا رکھیں جس کا مفرد عدد ۹ بنتا ہو۔ ۹ نمبر کا نام تاریخ پیدائش کی وجہ سے بھی اُس کو راس آئیگا۔ اور آپ کے نام کے عدد سے بھی ہم آہنگ ہوگا۔ کیوں کہ ۹ کا عدد آپ کے لئے بھی مبارک ہے۔

آپ اپنے ہی شہر میں کسی جوہری سے پنّا یا پکھراج خرید کر ۴ گرام چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر پہن لیں۔ انشاء اللہ آپ کیلئے مفید رہے گا۔

اس تفصیل کے بعد یہ عرض کر دینا بھی ضروری ہے کہ ان تمام باتوں کے باوجود جو اس اسباب کی دنیا میں تدابیر کی حیثیت رکھتی ہیں۔ یہ یقین رکھنا بھی ضروری ہے کہ اس دنیا میں کامیابی کا اصل دارومدار اللہ کے فضل و کرم پر موقوف ہے۔ ان کی مرضی کے بغیر نہ ہوائیں چلتی ہیں نہ تقدیریں بدلتی ہیں۔

رشتے داریوں کے دُکھ

سوال از: (نام محذوف)

میں کافی دنوں سے پریشان ہوں، اکثر طلسماتی دنیا کا مطالعہ کرتی ہوں۔ عرض یہ ہے کہ میں اور میری بیٹی اکثر بیماریوں میں مبتلا رہتے ہیں۔ اوپر میں اپنے اور اپنے شوہر کا نام لکھی ہوں۔ اپنی بیٹی کی شادی میں نے اپنے دور کے رشتے کے بھتیجے کے ساتھ کی تھی۔ لڑکا دیندار تھا۔ سعودی میں ۵ سال کام کرکے آیا تھا۔ شادی کے بعد میں اس کی والدہ نے اسے جانے نہیں دیا۔ اور نہ ہی وہ یہاں کسی کام پر لگا۔ لڑکے کی نانی۔ ماں اور ماموں ان لوگوں کا رجحان سفلی عمل کی طرف تھا۔ اور سفلی عاملوں کے ساتھ تعلّقات تھے۔ یہ بات ہمیں شادی کے تین سال بعد معلوم ہوئی۔ جب ہماری لڑکی اُمید سے تھی۔ اس کو کچھ میٹھے میں کھلایا گیا تھا۔ لڑکے کی ماں کا اصل منشاء یہ تھا کہ ہم ان کے لڑکے کو باہر عربستان کام کے لئے بھیجے۔ کیوں کہ وہ اپنے بیٹے کے سامنے یہ سب چیزیں کر نہیں پاتی تھی۔ اور ہماری بیٹی بھی اُس کے اِس کام میں آڑے آنے لگی تھی۔ تو اس نے سوچا میرے لڑکے کا اُن لوگوں کے ذریعہ کچھ ہو نہیں رہا ہے تو کیوں نہ میں اس لڑکی کو ہی ہٹادوں۔ اس نے میری لڑکی کے ساتھ اُس کے بچّے کو بھی نہیں چھوڑا۔ مولانا میں زیادہ تفصیل آپ کو نہیں لکھوں گی۔ ویسے بھی آپ کے پاس بہت سارے خطوط آتے رہیں۔ میں صرف یہ معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ کیا وہ عورت اب بھی میرے اور میری بچّی کے پیچھے پڑی ہوئی ہے؟ مولانا میں نے کافی پریشانیوں کے بعد لڑکی کا خلع لیا ہے۔ کیوں کہ لڑکا صرف تبلیغی جماعت میں رہنا چاہتا تھا۔ گھر اور بیوی بچوں کی فکر نہیں کرتا تھا۔

مہربانی کرکے آپ مجھے اس مسئلے کا حل بتائیں اور دعا فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی بہترین جزا دے گا۔

جواب تبلیغی جماعت ایک اچھی اور قابلِ قدر جماعت ہے اور اس جماعت نے ماضی قریب وبعید میں دین کی قابلِ قدر خدمات انجام دی ہیں۔ اگرچہ کہ اس جماعت کی خدمات محدود ہیں۔ اور وہ دین کے محدود دائروں میں کام کر رہی ہے۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس نے مسلمانوں کی اصلاح کا کام وسیع پیمانے پر کیا ہے۔ اور ان کو دین اسلام کی ابتدائی تعلیمات سے بہت مؤثر انداز میں روشناس کرایا۔ جو لوگ مسلم گھرانوں میں پیدا ہونے کے باوجود کلمہ طیبہ سے بھی نابلد تھے۔ اور جنہیں نماز روزے کا کچھ شعور نہیں تھا وہ لوگ کلمہ گو ہو گئے اور انہوں نے نماز روزے سے اپنا رشتہ قائم کر لیا۔ ان باتوں کا سہرا بلاشبہ تبلیغی جماعت کے سر بندھتا ہے۔ لیکن خدا غارت کرے شیطانِ لعین کو جو مسلمانوں کی کسی بھی تنظیم کو صاف ستھرا نہیں رہنے دیتا۔ اور وہ رنگ میں بھنگ پیدا کرنے میں ازل سے لگا ہوا ہے۔ اس نے یہاں بھی مسلمانوں کو اپنے اشاروں پر نچایا۔ اور بعض مسلمانوں کو نماز روزے سے وابستہ ہونے کے باوجود اپنی من مانیوں پر مجبور کیا۔ محض اس لئے کہ وہ اچھے کام کرنے کے باوجود اللہ کی رضا کے حقدار نہ ہو سکیں۔ بدنصیبی سے تبلیغی جماعت سے ایسے مسلم نوجوان بھی وابستہ ہو گئے جو اس جماعت کے قابل نہ تھے۔ انہوں نے اپنی بے جا حرکات سے اس جماعت کے تقدس کو زبردست نقصان پہنچایا۔ کسی بھی مسلمان کا کسی بھی اچھی جماعت سے وابستہ ہونے کے بعد۔ اور نماز روزے میں آخری حد تک مشغول ہونے کے باوجود اپنے بیوی بچوں سے غافل ہونا۔ اور اپنی اُن ذمہ داریوں سے راہِ فرار اختیار کرنا جو دینِ اسلام نے اُن پر عائد کی ہیں۔ درحقیقت شیطان کے اشاروں پر ناچنے کے مترادف ہے۔ دین اسلام مسلمانوں کو ذمہ داری کی تعلیم دیتا ہے دینِ اسلام یہ چاہتا ہے کہ مسلمان اچھے بیٹے بن کر دکھائیں۔ اچھے بھائی بن کر دکھائیں۔ اچھے شوہر بن کر دکھائیں۔ اچھے باپ بنیں۔ اچھے دوست بنیں اور اچھے انسان بنیں۔ ایسے انسان بنیں کہ اُن سے جو بھی ملے وہ خوش ہو۔ اور ان کی رفاقت سے اُسے فائدہ ہو۔

آج کل کے مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ اللہ کی دی ہوئی توفیق سے اگر یہ کوئی نیک کام کر لیتے ہیں۔ تو ایسے زعم میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ ابلیس بھی شرما جاتا ہے۔ بزرگوں نے فرمایا کہ نیکی کر کے کسی غرور میں مبتلا ہونے سے لاکھ درجے بہتر یہ ہے کہ انسان گناہ کرے اور شرمندہ رہے۔

جب سے ہم نے نیکی اور بدی کے مفہوم کو نظر انداز کر دیا ہے۔ تب سے ہم شیطان کے مُرید بن کر رہ گئے ہیں۔ اور اب عالم یہ ہے۔ الاّ ماشاء اللہ۔

دل ہے مسلماں نہ تیرا نہ میرا
تو بھی نمازی میں بھی نمازی

ہمیں آپ کی داستان سُن کر دُکھ ہوا۔ اور اس سے بھی زیادہ دُکھ کی بات یہ ہے کہ اس طرح کے دُکھ اور درد سے صرف آپ اور آپ کی صاحبزادی ہی دوچار نہیں ہیں۔ بلکہ اس طرح کے دُکھ اور رنج سے اس امت کی ہزاروں بہنیں اور لاکھوں بیٹیاں دوچار ہیں۔ اور ہزاروں اور لاکھوں شوہر اپنی خرمستیوں میں مبتلا ہیں۔ اور خدا کے سامنے جواب دہی کے احساس سے بے خبر ہیں۔

اگر آپ کی بیٹی پر سفلی عمل کرایا گیا یا آپ کے داماد پر سفلی کرتوت ہوئے تو اور بھی تکلیف دہ بات ہے اس لئے کہ سفلی عمل تقریباً حرام ہوتا ہے۔ اور کسی بھی مسلمان کا اس طرح کے کرتوت میں مبتلا ہونا اس کی بے شرمی اور عذابِ آخرت سے بے خوفی کی نشان دہی کرتا ہے۔ لیکن ہمارا اپنا خیال یہ ہے کہ اب آپ کی بیٹی پر کسی طرح کی ایسی کوئی کارروائی نہیں کی جا رہی ہے آپ کسی وہم میں مبتلا نہ رہیں۔ اپنے اللہ پر بھروسہ رکھیں۔ وہ آپ کو ہر غم سے بچانے والا ہے۔ اور بچانے والے کے ہاتھ مارنے والے کے ہاتھ سے ہمیشہ لمبے ہوتے ہیں۔

آپ اور آپ کی صاحبزادی کے لئے یہ تاکید ہے کہ پانچوں وقت کی نماز پابندی سے ادا کریں۔ اور نمازِ فجر اور نمازِ عشاء کے بعد ۱۳۱ مرتبہ "یا سلامُ" پڑھا کریں۔ انشاء اللہ آپ دونوں اور آپ کے اہل خانہ امن و امان میں رہیں گے۔

آسیبی اثرات کا چکر

سوال از: غلام رسول ———— ملتان (پاکستان)

ایک مریضہ کے بارے میں آپ حضرت سے مشورہ درکار ہے۔ بندہ تقریباً ایک سال سے بے حد پریشان ہے۔ مریضہ کے سلسلے میں حتی المقدور علاج کر رہے ہیں۔ لیکن فائدہ نہیں ہو رہا ہے۔ مرض جا نہیں رہا۔

مرض کی تفصیل یہ ہے۔ مریضہ کا نام حلیمہ بنت زینت النساء ہے۔ شوہر کا نام غلام رسول۔ عمر ۳۵ سال، شادی شدہ۔ دو بچے کی والدہ۔ بڑا بچہ۔ عمر ۱۲ سال۔ چھوٹا بچہ تقریباً ۵ سال کا ہے۔ اس کے بعد

اب تک حمل بھی نہیں ہوا۔

مریضہ کو اچانک دورہ پڑجاتا ہے۔ بے ہوشی ہوجاتی ہے۔ اس بے ہوشی میں زبان بھی دانتوں کے نیچے آکر کٹ جاتی ہے بعض دفعہ پیشاب بھی نکل جاتا ہے۔ پھر منہ سے جھاگ آتا ہے۔ یہ دورہ تقریباً ۵ منٹ یا ۱۰ منٹ تک رہتا ہے۔ آج سے تقریباً ایک سال قبل جب سب سے پہلے پڑا تھا تو زیادہ دیر تک پڑا رہا۔ تقریباً آدھ گھنٹہ اب صرف ۵ منٹ یا ۱۰ منٹ تک رہتا ہے پھر خود بخود ہوش آجاتا ہے یہاں کے ڈاکٹر صاحبان بتارہے ہیں کہ یہ مرگی ہے۔ کیوں کہ علامات جو ہیں وہ مرگی کے ہیں۔ یہ جو دورہ پڑتا ہے اس کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے۔ بعض دفعہ سوتے سوتے پڑجاتا ہے۔ بعض دفعہ اچانک چلتے پھرتے وقت بھی پڑجاتا ہے۔ جب دورہ پڑتا ہے تمام اعضاء بالکل کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں تو مریض بے ہوش ہوکر گرجاتا ہے۔ اور یہ دورے کی شکایت یعنی بے ہوشی میں کبھی ۱۵ دن کے بعد اور کبھی ۳۰ اور کبھی ۴۰ دن کا وقفہ پڑجاتا ہے۔ اس کے علاوہ جسم کے دائیں حصّے کو دن میں تقریباً دو تین دفعہ جھٹکے محسوس ہوتے ہیں۔ یعنی جسم کا دایاں حصّہ بالکل بے حس ہوجاتا ہے۔ اب آپ حضرات سے اس سلسلے میں عرض ہے کہ براہِ کرم ہمارے حال پر رحم فرماتے ہوئے کوئی وظیفہ ورد یا تعویذ یا کوئی روحانی عمل یا کوئی دوائی ضرور بالضرور لکھ کر ارسال فرمائیں۔ آپ کے ہم بہت ہی ممنون و مشکور ہوں گے۔

آپ سے درخواست ہے خط کا جواب جلد ارسال فرمانا کیوں کہ ہم مرض کی وجہ سے کافی پریشان ہیں۔

جواب آپ نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ دورے کی حالت میں حلیمہ کو منہ سے جھاگ آتے ہیں ـــــ کیوں کہ جھاگ آنا مرگی کی علامت ہے۔ اور اگر جھاگ نہ آتے۔ تو پھر حلیمہ کو مرگی نہ ہوتی۔ ڈاکٹروں کی جو رائے ہے وہ اپنی جگہ۔ کیونکہ شاذونادر ہی سہی لیکن ایسا بھی ہوتا ہے کہ مرگی کا دورہ پڑنے پر جھاگ نہیں آتے۔ مرگی کی اور بھی علامات ہیں۔ غالباً ان ہی علامات کے پیش نظر ڈاکٹروں نے حلیمہ کو مرگی کا شکار قرار دیا ہوگا۔ لیکن ہماری اپنی ذاتی رائے یہ ہے کہ حلیمہ کو مرگی نہیں ہے۔ بلکہ وہ آسیبی اثرات کا شکار ہے اور اس کا آپ باقاعدہ روحانی علاج کرائیں۔

چند طریقے علاج کے ہم تجویز کررہے ہیں۔ ان پر دھیان دیں۔ مریض کے دونوں کانوں میں عشاء کی نماز کے بعد اذان دے دیا کریں۔ اگر دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت پڑھیں تو بھی ٹھیک ہے۔ یا دونوں ہی کانوں میں اذان دیں تو بھی ٹھیک ہے۔

صبح و شام ایک گلاس پانی پر معوذتین سات سات مرتبہ پڑھ کر دم کرکے مریضہ کو پلایا کریں۔ اور مندرجہ ذیل نقش لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کرکے مریضہ کے گلے میں ڈال دیں انشاء اللہ مریضہ کو دورے نہیں پڑیں گے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۴۸۵	۳۴۹۹	۳۴۹۶	۳۴۹۳
۳۴۹۷	۳۴۹۲	۳۴۸۶	۳۴۹۸
۳۴۹۱	۳۴۹۴	۳۵۰۱	۳۴۸۷
۳۵۰۰	۳۴۸۸	۳۴۹۰	۳۴۹۵

بحرمتہ ایں نقش ہر بلا دفع شود

اور اگر آپ کو ہماری رائے سے اتفاق نہ ہو۔ اور آپ کو ڈاکٹروں کی رائے سے اتفاق ہو تو پھر مندرجہ ذیل نقش لکھ کر مریضہ کے گلے میں ڈال دیں۔ یہ نقش مرگی کو ختم کرنے میں تیر بہدف ہے۔



آپ چاہیں تو دونوں نقش ایک ساتھ بھی گلے میں ڈال سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں تعویذوں کی برکت سے آپ کی اہلیہ کو صحت عطا کرے گا۔ کیوں کہ مرض جسمانی ہو یا روحانی اس کا ازالہ ربّ العالمین ہی کرسکتا ہے۔ اگر صحت اور تندرستی کا فیصلہ اوپر سے نہ ہو تو نہ دوا کام کرتی ہے اور نہ دعا۔

آخر مایوسی کیوں؟

سوال از: طارق لطیف ـــــ بارہ مولہ (کشمیر)

دیگر میں آپ کے طلسماتی دنیا کا دیرینہ قاری ہوں۔ اور مجھے یہ بے حد پسند ہے۔ میری خدا سے دعا ہے کہ دین اسلام کے ترجمان ہونے کی حیثیت سے خداوند آپ کے اس رسالے کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی دے۔ تاکہ ہم جیسے لوگ اس سے اور بھی مستفید ہوسکیں۔

دیگر میری داستانِ زندگی سُن کر خدارا میری رہنمائی فرمائیں۔

میرا نام طارق لطیف بنجارہ ہے۔ والد کا نام محمد رجب بنجار و والدہ کا نام سلیمہ ہے۔ میری تاریخ پیدائش ۱۹۷۸ء ۱-۹ ہے۔ میرے پیدا ہوتے ہی میرے والد ہمیں چھوڑ کر چلے گئے۔ میری ماں مجھے اور میری دو بہنوں کو لے کر میرے ننہیال آگئی۔ میری بڑی بہن کی شادی ہوگئی ہے۔ اور میری دوسری بہن جس کے کاندھوں پر ہمارے گھر کی ذمّہ داری ہے۔ ابھی تک کنواری ہے۔ میرے گھر کے لوگ چاہتے تھے کہ میں بہت زیادہ پڑھوں۔ لیکن میں بدنصیب گیارہویں سے آگے نہ پڑھ سکا۔ حالاں کہ نویں جماعت تک میں کلاس کا سب سے ہونہار لڑکا تھا۔ لیکن نویں کے بعد تو میرا جیسے پڑھائی سے دل اُٹھ گیا۔ میں اپنے گھر والوں کے لئے کچھ کرنا چاہتا ہوں لیکن میں جس کام میں بھی ہاتھ ڈالتا ہوں وہ کام بنتے بنتے بگڑ جاتا ہے۔ میں جب بھی کسی کام کا ارادہ کرتا ہوں تو دوسرے ہی دن مجھے اُس کام سے نفرت سی ہونے لگتی ہے۔ ہمارے گھر میں ہر وقت پریشانیاں ہی رہتی ہیں۔ میں خود کو بہت زیادہ بے بس محسوس کرتا ہوں۔ بہت بار سوچا کہ خودکشی کرلوں مگر رہ رہ کر اپنے گھر والوں کا خیال آتا ہے۔ میں نے اپنا نام و پیدائش اسلئے درج کیا ہے کہ اگر اس سلسلے میں کوئی انگوٹھی وغیرہ مفید سمجھتے ہیں تو مہربانی کرکے جلد سے جلد ارسال کریں۔ تاکہ میں ان مصائب سے چھٹکارا پاسکوں۔

جواب طلسماتی دنیا پڑھنے والے بھی حالات سے برگشتہ اور مایوس ہوکر جب خودکشی کی باتیں کرتے ہیں تو بہت دکھ ہوتا ہے اور ایسا لگتا ہے کہ ہم اپنی تحریک میں کامیاب نہیں ہیں۔ ہم نے طلسماتی دنیا کی اشاعت کے پہلے دن سے اس بات کی کوشش کی ہے کہ ہم اپنے قارئین کے اندر زندگی گزارنے کا حوصلہ اور ولولہ پیدا کریں۔ اور اپنے قارئین کو ہم گردابِ یاس سے نکال کر اُس قوت و یقین کے ساتھ جوڑنے کی کوشش کریں۔ جو ایمان کی کوکھ سے جنم لیتی ہے۔ کسی بھی صاحبِ ایمان کو کسی بھی طرح کے حالات میں اپنے رب کی رحمتوں سے مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے۔ لَاتَيْئَسُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَايَيْئَسُ مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُوْنَ۔ اللہ کی رحمتوں سے مایوس مت ہوجاؤ۔ اللہ کی رحمت سے کافروں کے سوا کوئی مایوس نہیں ہوتا۔

قرآن حکیم کے اس فرمان کے مطابق کسی بھی صاحبِ ایمان کو کیسے بھی حالات میں رب العلمین کی رحمتوں سے مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ اور یہ بات ہردم یاد رکھنی چاہئے کہ جو لوگ اللہ کی رحمتوں سے مایوس ہوجاتے ہیں۔ وہ کافروں کا طرز اختیار کرتے ہیں کیونکہ مایوسی کافروں کا طرز عمل ہے۔

اگر آپ طلسماتی دنیا کے پرانے قاری ہیں تو پھر آپ کو مایوسی کی اور خودکشی کرنے کی باتیں نہیں کرنی چاہئیں۔ خودکشی کا خیال بزدلوں کے قلوب میں آتا ہے۔ کیوں کہ خودکشی زندگی کے ٹیڑھے مسائل سے فرار کا نام ہے۔ اور فرار کی راہ وہی لوگ اختیار کرتے ہیں جو نامرد ہوں یا جن کا دل بکری کے دل جیسا ہو۔

طلسماتی دنیا کے قارئین کو مَردوں کی طرح حالات کا مقابلہ کرنا چاہئے۔ اور ہر قسم کے حالات میں اللہ کی رضا میں راضی رہنا چاہئے۔

آپ کے خط سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کچھ بھی نہیں کر رہے ہیں۔ اور آپ کے گھر کے مصارف آپ کی بہن کے ذمّہ ہیں۔ یہ بات پسندیدہ نہیں ہوسکتی کہ آپ بہن کی کمائی پر زندہ رہیں۔ بھائیوں کا فرض ہوتا ہے کہ وہ بہنوں کے ناز نخرے اٹھائیں اور ان کی کفالت کریں۔ نہ کہ یہ کہ بہنیں ملازمت کریں اور بھائیوں کی ضرورتیں پوری کریں۔ آپ کو ہمت اور لگن کے ساتھ زندگی کی راہوں میں قدم اٹھانے چاہئیں۔ اور ملازمت یا کوئی کاروباری لائن اختیار کرکے اپنے رب سے رزق کی دعائیں کرنی چاہئیں بزدلی اور خودکشی کی باتیں کرنے سے کیا ملے گا۔ پس ماندگان کے حصّے میں آنسو آئیں گے۔ اور اپنے حصّے میں جہنّم۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو ایسے ارادوں سے محفوظ رکھّے جو دوزخ کا ایندھن بنانے والے ہوں۔ اللہ نے آپ کو جو زندگی دی ہے اس کی قدر کریں۔ یہ زندگی آپ کی مِلک نہیں ہے۔ بلکہ یہ اللہ کی امانت ہے اور کسی کی امانت میں خیانت کرنا بہت بڑا جرم ہے۔ خودکشی دنیا کی سب سے بڑی خیانت ہے۔ اس لئے اس جرم کی سزا بھی سب سے بڑی ہے اور وہ ہے جہنّم میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے قیام۔ اللہ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔

ہم آپ سے اس بات کی امّید کرتے ہیں کہ آپ آئندہ اس طرح کی بزدلانہ باتیں نہیں کریں گے۔ اور زندگی کی کسی بھی راہ میں خواہ وہ بزنس کی راہ ہو یا نوکری کی راہ۔ آپ ٹھوس قدم اٹھائیں گے اور اپنے اہلِ خانہ کے مصارف اٹھانے کے لئے اور انکی ضروریات و خواہشات کو پورا کرنے کیلئے مسلسل جدوجہد کریں گے۔

آپ روزانہ "یَاوَکِیْلُ یَاکَفِیْلُ یَاوَاسِعُ" تین سو مرتبہ صبح اور

تین سو مرتبہ شام کو پڑھا کریں۔ اور چلتے پھرتے اور اٹھتے بیٹھتے درود شریف پڑھا کریں۔ انشاء اللہ بہت جلد آپ کے حالات میں سدھار پیدا ہوگا۔ اور آپ کا دل زندگی کی ذمہ داریوں میں لگنے لگے گا۔ آپ ۴ گرام چاندی کی انگوٹھی میں پنّا یا فیروزہ جڑوا کر پہنیں۔ انشاء اللہ اس سے آپ کے مالی حالات بھی نکھریں گے اور آپ کی طبیعت میں استقلال اور استحکام بھی پیدا ہوگا۔

اظہارِ ذوقِ عملیات

سوال از: (نام مخفی رکھنے کی فرمائش)

ناچیز نے اس سے پہلے دو خطوط ارسال کئے۔ مگر ابھی تک جواب سے محروم ہے۔ حالاں کہ تقریباً تین ماہ ہوتے اور ہر مرتبہ آپ کے رسالے میں روحانی ڈاک کے کالم میں جواب تلاش کرتا رہا لیکن ابھی تک جواب سے محرومی رہی۔ میں تقریباً تین سال سے ماہنامہ طلسماتی دنیا پڑھتا ہوں۔ اسی کو دیکھ کر میرے دل میں بھی عملیات کی لائن میں آنے کا شوق پیدا ہوا۔ میری خواہش ہے کہ آپ میری رہنمائی فرمائیں۔ اور عملیات کی ابتدائی باتیں تدریجاً تحریر فرماکر اس لائن کے نشیب و فراز سے آگاہ فرمائیں۔ ایک بار پھر بڑی امیدوں کے ساتھ بذریعہ خط حاضر ہو رہا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ آپ ضرور توجہ فرمائیں گے۔

طلسماتی دنیا کے نمبرات میں سے سات نمبر جادو ٹونا نمبر اور ہمزاد نمبر میرے پاس ہے اور اس کے ذریعے بہت مفید باتیں معلوم ہوئیں۔ اب آپ سے گزارش ہے کہ شیطان نمبر، حاضرات نمبر اور امراض جسمانی نمبر بذریعہ وی پی جلد سے جلد روانہ فرمانے کی زحمت فرمائیں۔ چوں کہ یہ کتابیں بک اسٹالوں سے فوری طور پر فروخت ہوچکی تھیں۔ اس لئے مجھے دستیاب نہ ہوسکیں۔ اگر آپ روحانی مرکز سے ارسال فرمادیں تو بہت مہربانی ہوگی۔ اور جیسا کہ جنات نمبر میں آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ روحانی مرکز سے تشخیص امراض کا نقش بھیجا جاتا ہے تو برائے کرم ایک عدد مع طریقہ کے ارسال فرمادیں۔ جو بھی ہدیہ ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ فوری طور پر حاضرِ خدمت کردوں گا۔ اور ایک سوال بھی کرنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ میرے بڑے بھائی کم و بیش دو سال سے بہت زیادہ پریشان رہتے ہیں۔ کبھی وہ خود بیمار پڑجاتے ہیں۔ کبھی ان کی بیوی کی طبیعت بہت خراب ہوجاتی ہے۔ دوا وغیرہ کراتے ہیں۔ وقتی طور پر فائدہ ہوتا ہے۔ کچھ دنوں کے بعد پھر وہی پوزیشن ہوجاتی ہے۔ ابھی میرے پاس انہوں نے ممبئی سے فون کرکے کہا ہے۔ ذرا تم دیکھو کہ یہ سب کیا ہے ابھی فی الحال ان کی طبیعت پھر خراب ہوگئی ہے۔ حالاں کہ ابھی گھر سے آئے ہوئے چند ہی دن ہوتے ہیں چوں کہ ہمارا آبائی وطن یوپی میں ضلع بستی ہے اور وہ ممبئی میں سلائی کا کام کرتے ہیں۔ گھر پر فون میں نے کیا تھا تو پتہ چلا کہ بھابھی بھی بیمار ہیں۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کریں۔ کہیں کوئی آسیب وغیرہ کا چکر تو نہیں ہے۔ آپ ذرا مہربانی فرماکر کچھ رہنمائی فرمائیں بڑی نوازش ہوگی۔

جواب آپ کا خط تین طرح کی باتوں پر مشتمل ہے۔ آپ نے اس خط میں عملیات کی لائن میں قدم رکھنے کا بھی اظہار فرمایا ہے۔ اور آپ نے طلسماتی دنیا کے کچھ نمبروں کا بھی آرڈر دیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ آپ نے اپنے بھائی کے مرض کا تذکرہ کرکے اُن کے علاج کی بھی فرمائش کی ہے۔ بالعموم ہمارا ارادہ اس طرح کے خطوط کو نظر انداز کردیتا ہے۔ لیکن چوں کہ آپ کے اس سے پہلے دو خطوں کے جوابات کسی بنا پر آپ کو نہیں مل سکے اس لئے آپ کے اس خط کا جواب دیا جارہا ہے۔

روحانی عملیات کی لائن ایک ٹھوس اور پاکیزہ لائن ہے۔ اس لائن میں قدم رکھنے سے پہلے یہ سوچ لیں کہ آپ کانٹوں کی وادی میں قدم رکھنے کا ارادہ کررہے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جب آپ باقاعدہ عامل بن جائیں گے تو آپ کی شہرت بھی ہوگی۔ آپ کو عزت بھی ملے گی اور آپ کو مال و منال بھی میسر آئیں گے۔ لیکن اس سے پہلے آپ کو بہت سی لذتوں کو ترک کرکے بہت سی ریاضتوں میں خود کو مصروف رکھنا پڑے گا۔ دن کا چین اور رات کا آرام کھونا پڑے گا۔ تب جاکر یہ سونے کی چڑیا آپ کے ہاتھ آئے گی۔ اگر آپ ریاضت اور مشقت اٹھانے کے لئے تیار ہیں تو ہم آپ سے وعدہ کرتے ہیں کہ ہم آپ کی ہر طرح کی رہنمائی کریں گے ——— اور روحانی عملیات کے نکتے اور راز بتانے میں ہرگز ہرگز بخل اور تنگدلی سے کام نہیں لیں گے۔

اور اگر آپ یہ چاہیں کے ہم ایک دم کوئی چیز الماری سے نکال کر آپ کے حوالے کردیں اور آپ راتوں رات عامل بن جائیں تو یہ صرف خام خیالی ہوگی۔ اور ہمارے یہاں اس طرح کی خام خیالیوں کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

(1) آپ فی الحال سورۂ یٰسین کے چلّے کریں۔ سب سے پہلا چلّہ یہ ہے کہ آپ روزانہ تین مرتبہ سورۂ یٰسین کی تلاوت کریں۔

(2) دوسرا چلّہ یہ ہے کہ آپ روزانہ سورۂ یٰسین مبین دو مبین پڑھیں۔

یعنی پہلی مرتبہ سورۂ یٰسین پہلے مبین تک پڑھیں۔ دوسری مرتبہ پھر شروع سے پڑھیں۔ اور دوسرے مبین تک پڑھے۔ تیسری مرتبہ پھر شروع سے پڑھیں اور تیسرے مبین تک پڑھیں۔ اسی طرح ساتوں مبین تک پڑھ کر پھر شروع سے آخر تک پڑھیں۔

تیسرا چلّہ یہ ہے کہ سورۂ یٰسین اس طرح پڑھیں کہ ہر مبین پر سات مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھیں۔

چوتھے چلّے میں ہر مبین پر سات مرتبہ سورۂ الم نشرح پڑھیں۔

پانچویں چلّے میں ہر مبین پر سات مرتبہ سورۂ نصر پڑھیں۔

چھٹے چلّے میں ہر مبین پر سات مرتبہ سورۂ قریش پڑھیں ساتویں چلّے میں ہر مبین پر سات مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھیں۔ آٹھویں چلّے میں ہر مبین پر سات سات مرتبہ معوذتین پڑھیں۔

نویں چلّے میں ہر مبین پر ایک مرتبہ سورۂ مزمل پڑھیں اس کے بعد ہم سے رابطہ قائم کریں۔ ہر چلّے میں روزانہ سورۂ یٰسین کے شروع و آخیر میں گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھا کریں۔ ان چلّوں کے دوران جو بشارتیں خواب میں ہوں اُن سے آگاہ کرتے رہیں۔

آپ نے نقش تشخیص کی فرمائش کی ہے۔ اس کا ہدیہ تین سو روپے ہے۔ لیکن یہ نقش آپ کے کسی کام کا نہیں ہے۔ جب تک آپ عامل نہیں بن جاتے اس وقت تک اس طرح کا نقش منگا کر آپ کیا کریں گے۔ کسی مریض کے ہاتھ میں آپ نقش تھمائیں گے اگر اس پر کوئی آسیب یا جن حاضر ہو گیا تو آپ کیا کریں گے۔ آپ کیسے کنٹرول کر سکیں گے جب کہ آپ عامل نہیں ہیں۔ آپ اسطرح کے نقوش سے اس وقت فائدہ اٹھا سکتے ہیں جب آپ کے اندر روحانی علاج کی صلاحیت پیدا ہو جائے۔ اور آپ کو کسی سے اس کی اجازت بھی حاصل ہو جائے محض ذوق اور محض جذبات سے کچھ نہیں ہوتا۔ جب تک روحانی علاج میں مکمل دسترس حاصل نہ ہو۔ اور دسترس حاصل کرنے کے لئے بہت پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں۔ آپ کے بھائی آسیبی اثرات کا شکار ہیں۔ ان کا باقاعدہ کسی عامل سے علاج کرائیں۔ اگر اب بھی دھیان نہیں دیں گے تو بعد میں بہت مشکل ہوگی۔

طلسماتی دنیا کے نمبرات کے سلسلے میں اگر اُن کی ضرورت ہو تو ۲۲۴۴۵۵ پر فون کریں۔ اور طلسماتی دنیا کے منیجر سے بات کریں۔ وہی آپ کا یہ مسئلہ حل کریں گے۔

دفتری امور سے متعلق جب بھی فون کریں منیجر ہی کو فون کریں۔

مختلف سوالات

سوال از: (نام و پتہ ندارد)

(۱) آفتاب بُرجِ حوت میں کب سے کب تک رہتا ہے؟ شمس یا قمر اس وقت کس بروج میں کس طرح معلوم کیا جا سکتا ہے۔

(۲) تحت الشعاع کا کیا مطلب ہے۔ یہ گھڑی کب سے کب تک رہتی ہے؟

(۳) کس مسلم یا غیر مسلم عورت یا مرد کی بیماری یا آسیبی حالت جانکر کس چال سے نقش بھرنا چاہیے۔

(۴) یہ کیسے معلوم ہوگا کہ بیماری کا موزوں ترین نقش یا آسیبی معاملے میں یہ نقش سامنے والے کیلئے زیادہ سود مند رہے گا۔ جیسے سورۂ مزمل شریف سات بار پڑھ کر دھاگا ناپنے کا عمل ہے اس میں دھاگہ کم ہونے پر (۱) جادو سحر (۲) بڑھنے پر آسیبی بصورت برابر ہونے کے بدنی بیماری سمجھا جائے گا۔ ہر تین حالتوں کا موزوں ترین نقش کیا ہوگا۔؟

(۵) عملیات میں ایک مسئلہ رجال الغیب کا آتا ہے۔ کہتے ہیں عمل پڑھتے وقت رجال الغیب سامنے نہیں ہونے چاہئیں یہ شرط ہر عمل میں ہے۔؟ یا صرف مؤکلوں یا جنات کے عمل میں؟

(۶) بالفرض میں صرف "تاثیر زبان" کے لئے ایک عمل کرنا چاہتا ہوں یا روزی میں ترقی کے لئے کوئی عمل کرنا چاہتا ہوں تو اس میں بھی رجال الغیب کا لحاظ رکھنا پڑے گا۔؟

(۷) اگر کوئی "عمل یا مؤکل" کرنا ہو تو رجال الغیب آج جنوب مشرق میں ہیں لہٰذا عامل کو کس طرف رُخ کر کے بیٹھنا چاہیے۔؟۔ کل رجال الغیب مغرب کی طرف ہیں تو رُخ پھر بدلنا ہوگا۔ کیا ایسا کر سکتے ہیں۔؟

(۸) کہتے ہیں کوئی بھی عمل کرے (مؤکل یا غیر مؤکل) اپنے ستارے کی ساعت میں کرنا چاہیے۔ اس لحاظ سے روز الگ الگ وقتوں میں پڑھنا ہوگا۔ کبھی دن میں کبھی رات میں۔؟

(۹) شراب، جُوا، اور عورتوں کا ناز چھڑانے کا کوئی مؤثر نقش جو مسلم اور غیر مسلم دونوں کو دیا جا سکے۔

آپ کے سوالوں کے جوابات بالترتیب دیئے جا رہے ہیں۔

جواب سوالات چوں کہ زیادہ ہیں۔ اس لئے سبھی سوالات کے مختصر جوابات دیئے جا رہے ہیں۔ لیکن اختصار کے باوجود آپ کی تشفی ہو جائے گی۔ اور آپ کو کسی خلجان میں مبتلا ہونا نہیں پڑیگا۔

(۱) آفتاب بُرجِ حوت میں ۲۰ فروری سے ۲۰ مارچ تک رہتا

ہے۔ شمس کو آفتاب ہی کہتے ہیں۔ رہی قمر کی یہ تفصیلات کہ وہ کب کس برج میں داخل ہوگا۔ اس کے لئے کوئی معتبر تقویم اپنے پاس رکھیں۔ اور حسابات شمس و قمر کے ہر سال بدلتے رہتے ہیں۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ اس طرح کے مسائل کے لئے تقویم اپنے پاس رکھیں۔ ہم بھی ہر سال "طلسماتی تقویم" چھاپنے کا پروگرام بنا رہے ہیں۔ دعا کریں کہ اللہ ہمیں کامیابی عطا کرے۔

(۲) تحت الشعاع اماوس کو کہتے ہیں۔ جب چاند چھپنے کے قریب ہوتا ہے اور جب وہ چھپ جاتا ہے یہ اوقات تحت الشعاع کہلاتے ہیں۔ اور اس وقت منفی کاموں میں ایک خاص طرح کا اثر پیدا ہوجاتا ہے۔ اماوس کا وقت بھی ہر ماہ بدلتا رہتا ہے۔ اس لئے مطلقاً اس بارے میں کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ اس کے لئے بھی کوئی جنتری یا تقویم اپنے پاس رکھیں۔

(۳) مسلم اور غیر مسلم کے لئے نقوش میں الگ الگ چالیں نہیں ہوا کرتیں۔ البتہ مریض کے عنصر کے اعتبار سے اگر چالوں کا خیال رکھا جائے تو بہتر ہے۔ مثلاً اگر مریض کا عنصر خاکی ہو تو نقش کی چال خاکی رکھیں اور اگر مریض کا آتشی ہو تو نقش آتشی چال سے بھریں۔ اور اگر ان تفصیلات میں جانا ممکن نہ ہو تو پھر سب کے لئے آتشی چال سے نقش پُر کریں۔ کیوں کہ سب چالوں میں آتشی چال سب سے زیادہ قوی اور زود اثر ہے۔

(۴) اس طرح کی باتیں سالہا سال کے تجربات سے حاصل ہوتی ہیں۔ ان کا تعین علم کے اعتبار سے نہیں کیا جا سکتا۔ جب انسان روحانی عملیات کی لائن میں روحانی علاج کی مشق جاری رکھتا ہے۔ اور اس کی روحانی پریکٹس روز بروز اور شب بہ شب جاری رہتی ہے تو ہزاروں انکشاف اس کے قلب پر وارد ہوتے ہیں اور ایسے راز اور نکتے اس پر عیاں ہوجاتے ہیں۔ جو کتابوں میں لکھے نہیں ہوتے۔ اس لئے عاملین کیلئے ضروری ہے کہ وہ دورانِ علاج ہر مریض کے مزاج کو اور اس کے نام کے اعداد کو ملحوظ رکھ کر پوری طرح غور و فکر کریں اور دورانِ علاج یہ بھی نوٹ کرتے رہیں کہ کس عمر کے لوگوں کو کس نقش نے فائدہ پہنچایا اور کس عمر کی خواتین کو کونسے وظیفے راس آئے۔

آسیبی اثرات کو دور کرنے کیلئے ہم نے جنات نمبر میں قابلِ قدر نقوش نقل کئے ہیں۔ اسی طرح ردِّ سحر کے لئے قابلِ قدر علاج جادو ٹونا نمبر میں اور امراض جسمانی کو رفع کرنے کیلئے قابلِ قدر علاج امراض جسمانی نمبر میں نقل کئے ہیں۔ آپ ان تینوں نمبروں کا بغور مطالعہ کریں گے تو آپ کو خود اندازہ ہوجائے گا کہ انہیں کیسے کیسے خزانے موجود ہیں۔ ان سب تعویذات پر آپ وقتاً فوقتاً تجربہ کریں اور فائدے اٹھائیں۔

(۵) رجال الغیب عامل کی پشت پر ہونے چاہئیں۔ لیکن یہ شرط صرف اُن عملیات میں ہے جو باموکل ہوں۔ دوسرے عملیات میں اس بات کا لحاظ رکھنا صرف بہتر ہے ضروری نہیں۔

(۶) "تاثیر زبان" اور "ترقی رزق" کے لئے جو عمل کئے جاتے ہیں۔ ان میں رجال الغیب کا لحاظ رکھنا محض بہتر اور افضل ہے۔

(۷) باموکل والے عمل میں عامل کو ہر روز اپنا رُخ بدلنا پڑے گا۔ اور رُخ بدلتے وقت یہ خیال کرنا پڑے گا کہ رجال الغیب اس کی پشت پر ہوں۔ آمنے سامنے والی کیفیت نہ ہو اور نہ دائیں بائیں والی کیفیت ہو۔ رجال الغیب کس تاریخ میں کہاں ہوتے ہیں اس کی تفصیل اسی شمارے میں کسی صفحہ پر دی گئی ہے ـــــ آپ بھی ملاحظہ کرلیں۔

(۸) عمل کے لئے یہ کوئی ضروری نہیں ہے کہ عامل اپنے ستارے کی ساعت میں کرے۔ البتہ عامل کے لئے سعید ساعتوں کا انتخاب کرنا ضروری ہے۔ مثلاً اگر قمر برج عقرب میں ہو تو اس وقت کسی بھی عمل کی شروعات نہیں کرنی چاہیے۔ اسی طرح دوسری نامبارک ساعتوں میں بھی شروع نہیں کرنا چاہیے۔ اور باموکل عمل کرنیوالے عاملین کو معلوم ہونا چاہیے کہ کونسی ساعتیں سعید ہیں اور کونسی منحوس۔

(۹) مندرجہ ذیل نقش نشہ چھڑانے کیلئے مسلم اور غیر مسلم کو دیا جاسکتا ہے۔ یہ نقش ۲۷ دن تک لگاتار پلائے جائیں۔ ایک نقش کا پانی دن میں ۲ مرتبہ صبح شام پلایا جائے۔ نقش اس وقت پلایا جائے جب وہ نشے میں نہ ہو۔

نقش یہ ہے:

۷۸۶

۳۷۱	۳۶۴	۳۶۹
۳۶۶	۳۶۸	۳۷۰
۳۶۷	۳۷۲	۳۶۵

برائے پیغامِ شادی

سوال از: رئیس الدین چشتی ـــــ

دو معاملہ آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں اور کامیابی حل کا

نشہ چھڑانے کا نقش

طلب گار ہوں۔ امید کہ توجہ فرماکر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں گے۔

(۱) ایک لڑکی جس کا نام (سمیعہ والدہ زرینہ) ہے بہت دنوں سے شادی کی کوشش ہو رہی ہے لیکن کامیابی نہیں مل رہی۔ بہت سے لڑکے اور لڑکے والے آتے اور آتے رہتے ہیں۔ لیکن منگنی کی رسم ادا ہو جاتی ہے لڑکے اور لڑکے والے لڑکی کو دیکھ کر چلے جاتے اور بعد میں انکار کر جاتے ہیں۔ مسلسل ایسے ہی ہوتا آرہا ہے۔ جس کی وجہ سے لڑکی اور لڑکی والے بہت پریشان ہے اور اس پُر آشوب دور میں بہت کچھ ہونے کا امکان ہے۔ اس لئے حضور والا سے درخواست ہے کہ اگر کوئی رکاوٹ ہے تو دور کرنے کی تدبیر بتادیں۔ اور اپنے خزانۂ خاص سے ایسے موتی عطا فرمائیں کہ شادی کامیاب ہو جائے۔

محترم مولانا صاحب یقیناً جو حزن و ملال درپیش ہے وہ لفظوں سے منتقل نہیں کیا جاسکتا۔ اس لئے اس پریشانی میں دستگیری فرمائیں۔ فارمولہ اگرچہ مہنگا ہی کیوں نہ ہو۔

جواب سمیعہ سے کہہ دیں کہ وہ روزانہ تین سو مرتبہ "یا مُغْنِیُ" پڑھا کرے۔ انشاء اللہ تین ماہ کے اندر اندر پیغام نکاح موصول ہوگا۔ اگر اس کی والدہ زندہ ہوں تو ان کو اس بات کی تاکید کریں کہ وہ ہر جمعہ کو بعد نماز عصر سورۃ احزاب پڑھا کریں۔ یہ ۲۱ ویں سپارے میں ہے۔ انشاء اللہ ہر طرح کی رکاوٹیں ختم ہو جائیں گی۔ اور مناسب رشتے آنے شروع ہوں گے۔

جادو کی کارسازی

سوال از: (ایضاً)

دوسرا معاملہ یہ ہے کہ دو لڑکی ایک کا نام (شمیم) دوسرے کا نام (مالن بی) ان دونوں میں سے آخر الذکر مالن بی کی شادی ہوئی تھی۔ بعد میں طلاق ہوگئی۔ شادی ایک سازش کے تحت ہوئی تھی۔ اس لئے اس کو دوام ملنا مشکل تھا۔ بہرحال آپسی دشمنی کی وجہ سے مالن بی کے شوہر نے ایک کنگھی میں جادو کرا کر لاکے اپنی بیوی (مالن بی) کے گھر میں رکھ دیا تھا وہ لڑکی (مالن بی) جوں جوں اس جادو کردہ کنگھی سے اپنے سر میں کنگھی کرتی رہی تو اس کی وجہ سے آنکھوں کی روشنی جاتی رہی۔ اور اب بالکل اندھی ہو چکی۔ اور اس کی ایک چھوٹی بہن (شمیم) بھی اندھی ہوگئی ہے جب کہ بڑی بہن (مالن بی) کی شادی سے پہلے دونوں کی بینائی اچھی خاصی تھی۔ بہرحال دشمنی کی بنا پر ان دونوں لڑکیوں (مالن بی شمیم) پر جادو کا شبہ کیا جاتا ہے۔ ایسے حقیقتاً کیا ماجرہ ہے سمجھ میں نہیں آتا۔ حقیقت حال سے اللہ ہی واقف ہے۔

حضور والا سے درخواست ہے کہ کوئی اپنے خزانۂ خاص سے حل عطا فرمائیں۔ تاکہ ان دونوں کی بینائی بحال ہوسکے اللہ تعالیٰ آپ کو مسلمین کی خدمت کی وجہ سے تمام مسلمین کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔

جواب شمیم اور مالن بی دونوں بہنیں جادو کا شکار ہیں اور جادو ہی کی وجہ سے ان کی بینائی ختم ہوئی ہے۔ اور بھی دوسری رکاوٹیں ان بہنوں کو درپیش ہیں۔ ان کا باقاعدہ علاج کرائیں۔ اور جب تک علاج کی شروعات نہ ہو تب تک انہیں روزانہ دو سو مرتبہ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کر کے پلاتے رہیں۔ اور ان کے گلے میں مندرجہ ذیل نقش لکھ کر ڈالدیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۹۷	۲۱۰	۲۰۷	۲۰۴
۲۰۸	۲۰۳	۱۹۸	۲۰۹
۲۰۲	۲۰۵	۲۱۲	۱۹۹
۲۱۱	۲۰۰	۲۰۱	۲۰۶

لیکن یہ ہنگامی حالات کے لئے ہے۔ بہتر تو یہی ہے کہ کسی عامل سے باقاعدہ ان کا علاج کرائیں۔ انشاء اللہ ان کی بینائی واپس آسکتی ہے۔

دھمکیاں سن کے بدمزہ نہ ہوا

سوال از: علی محمد بخاری ـــــ کشمیر

جناب عالی میں نے آٹھ چٹھیاں روانہ کی۔ مگر آج تک میں آپ کے جواب سے محروم ہوں۔ اب نویں چٹھی روانہ کرتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں آپ اب جواب سے ناامید نہ کریں گے جواب ضرور لکھیں گے۔

میں پچھلی آٹھ چٹھیوں میں یہ گزارش کرچکا ہوں کہ مجھے سفلی عمل کا حصار آپ طلسماتی دنیا میں ہی دیں۔ کیوں کہ جن کو سفلی عمل کے حصار کا علم نہیں ہے وہ شخص بھی پڑھ کرسکے ـــــ جناب عالی آپ نے ۲۰۰۱ء میں ہمزاد نمبر شائع کی۔ اس میں آپ نے بہت سے حصاروں کا ذکر کیا تھا۔ مگر وہ حصار صرف پاک عمل کے حصار تھے۔ ناپاک عمل کے حصار کا آپ نے اس میں ذکر نہ کیا تھا۔

لیکن ناپاک عمل تو اس میں درج تھا۔ لیکن حصار موجود نہ تھا وہ طلسماتی دنیا اب میرے پاس موجود ہے۔ وہ ایسا عمل ہے جس میں آپ لکھتے ہیں لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ عمل کے دوران زبان پر نہ آنا چاہئے ورنہ عمل بے کار ہوگا۔ گویا کہ آپ بالکل ناپاک عمل تو درج فرماتے ہیں۔ لیکن اُس کا حصار درج نہیں فرماتے ہیں۔ آخر یہ کیا بات ہے۔ میں پچھلی چٹھی میں یہ بات آپ کو لکھ چکا ہوں کہ جناب محترم یہ ایک مسئلہ ہے۔ اس مسئلہ کا حل آپ کو ضرور بالضرور نکالنا ہے۔ اور اگر آپ نے میری اس نویں چٹھی کا بھی جواب نہ دیا تو میں واقعی آپ کا دعویٰ گیر ہوں اور حق رکھتا ہوں کہ آپ کا دامن روزِ قیامت پکڑوں گا اور پروردگار کے سامنے یہ بات کہوں گا کہ اے میرے پروردگار میں نے دنیا میں ۹ بار یہ سوال پوچھا تھا۔ مگر جواب صاحبِ علم نے نہ دیا جناب حسن الہاشمی صاحب اُس زمانے میں مجھے یہ نہ کہنا مجھے آپ نے سوال ہی نہ کیا تھا۔ جناب میں نے نماز پڑھی اور خدا سے یہ دعا کی اے پروردگار میں اب نویں چٹھی روانہ کرتا ہوں اگر جواب نہ ملا تو حسن الہاشمی صاحب کا دامن روزِ قیامت پکڑوں اور پکڑونگا اب پورا حق رکھتا ہوں اور دعویٰ کرنے کا حق بھی روزِ قیامت رکھتا ہوں۔ اب جناب ہاشمی صاحب آپ کے ہاتھ میں ہے آپ جواب لکھیں یا نہ لکھیں۔ آپ تو بادشاہ ہیں علم کے سمندر میں

والسلام علیکم۔

پیچھے مجھ بے وقوف کی ایک فریاد نوٹ کرو۔

وہ یہ کہ ہر عمل کا حصار عمل کے ساتھ لکھنا ضروری سمجھو۔ اور عمل اور حصار سکھانا آپ کے لئے ضروری ہے۔ کیوں کہ بعض عمل سے فتور پیدا ہوتا ہے اس لئے وہ عمل بھی نہ دے جن سے فتور پیدا ہوجائے اور اگر کسی عمل میں صاحب استاد کی ضرورت ہو تو لکھے۔ استاد کی ضرورت عمل میں ہے اور ہر بات عمل حصار جب آپ لکھیں تو واجب ہے آپ پر کہ ہر بات سے واقف کرانا۔ کیوں کہ طلسماتی دنیا ناواقف بھی خریدتے ہیں۔ اور وہ لوگ یہ علم نہیں رکھتے ہیں۔ کہ جمالی پرہیز یا جلالی پرہیز کسے کہتے ہیں اور ناواقف یہ بھی نہیں جانتے ہیں کہ آتشی چال سے تعویذ کو پورا کرنا کسے کہتے ہیں سکھانا آپ کا فرضِ اوّل ہے۔ باقی آپ کا شکریہ۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

بے وقوف نادان، علی محمد بخاری، تبل، کشمیر۔

جواب ہم آپ کی تکذیب نہیں کرسکتے۔ آپ نے ۸ خط روانہ کئے ہوں گے۔ شاید ہماری ہی بدنصیبی ہے کہ اُن خطوں کو پڑھنے کی اور اُن کا جواب دینے کی سعادت ہمیں نصیب نہ ہوسکی۔ ہمارے ملک میں ڈاک کا نظام بہت زیادہ راحت رساں نہیں ہے۔ کتنے ہی ضروری خط ڈاک خانہ والوں کی کرم فرمائیوں کا شکار ہوکر خدا ہی جانے کہاں گم ہوجاتے ہیں۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ہمارے دفتر ہی میں کسی کی لاپرواہی کی وجہ سے آپ کے خطوں کی صحیح معنوں میں پذیرائی نہ ہوسکی ہو۔ لیکن کسی کو آپ سے دشمنی ہی کیا ہے جو وہ خطوں کے انبار میں سے آپ کا خط نکال کر کسی دریا میں پھینکنے کی زحمت کرے گا۔ اور ہمارا ہی آپ نے کیا بگاڑا ہے کہ ہم ساری دنیا کے خطوں کے جوابات دیں گے۔ اور صرف آپ ہی کے خط کو ردّی کی ٹوکری میں ڈال دیں گے۔ جب کہ ردّی کی ٹوکری ابھی تک ہمارے کمرہ میں ڈیرہ جمانے کا شرف حاصل نہ کرسکی ہے۔ آپ کی خفگی اور جھلاّہٹ بجا ہے۔ جس انسان کے ایک نہیں آٹھ خط محرومِ جواب رہے ہوں۔ اس کو جس قدر بھی غصہ آئے کم ہے۔ اور وہ جس قدر بھی الجھے وہ اس کا جائز حق ہے۔ لیکن یقین کریں کہ اس معاملے میں ہم قطعاً بے قصور ہیں۔ ہم نے آپ کے خطوں کو دانستہ نظر انداز نہیں کیا ہے۔ آپ نے فرطِ غضب میں یہ دھمکی بھی دی ہے کہ آپ قیامت کے دن ہمارا دامن پکڑیں گے اور آپ نے اس خوش فہمی کا بھی اظہار کیا ہے کہ بروزِ قیامت ہمارے دامن کو پکڑنا آپ کا جائز حق ہوگا۔ سبحان اللہ! آپ کی دھمکی سُن کر ہمیں کوئی غصہ نہیں آیا۔ بلکہ ایک طرح کی خوشی ہوئی کہ طلسماتی دنیا پڑھنے والے سب کے سب ایک جیسے نہیں ہیں ان میں ایسے بھی بہادر اور جرأت مند ہیں جو کہ تمام تر لحاظ و مروّت کو نظر انداز کرکے ہماری ایسی کی تیسی کرسکتے ہیں۔ اور کسی بھی جگہ ہم سے پنجہ آزمائی کر گزر سکتے ہیں۔ شکر اس خدا کا جس نے ہمارا واسطہ ہر طرح کی مخلوق سے ڈالا ہے۔ کم سے کم آپ جیسے لوگوں کی کھٹی میٹھی سُن کر زندگی کی یکسانیت سے تو نجات مل جاتی ہے۔ ہر وقت کی عزت۔ ہر وقت کا احترام۔ ہر وقت کی واہ واہ اور ہر وقت کا خراجِ عقیدت بوریت پیدا کردیتا ہے۔ کبھی کبھی ہمارے چاہنے والوں کو اس زبان میں بھی بات کرنی چاہئے جس زبان میں آپ گفتگو فرمارہے ہیں۔ لیکن ایک بات سمجھ میں نہیں آتی ہم نے اپنے بزرگوں سے سنا ہے کہ قیامت کے دن لوگ اپنی اپنی قبروں سے بالکل برہنہ نکلیں گے تو پھر جب دامن ہوگا ہی نہیں تو پھر آپ پکڑیں گے کیا۔؟ چلئے اگر ہمیں یاد رہا تو ہم آپ کیلئے کپڑے

پہن لیں گے۔ تاکہ آپ کو زحمت نہ ہو۔ اور آسانی سے ہمارا دامن آپ کے ہاتھ میں آجاتے۔

آپ نے اپنے خط کے آخر میں بقلم خود یہ بھی لکھ دیا ہے۔ بے قصور نادان۔ گویا کہ آپ نے از خود یہ سمجھ لیا ہے کہ آپ جس انداز کا خط لکھ رہے ہیں وہ سمجھ داری اور علم و ادب کے خلاف ہے اور جب کوئی انسان اپنی غلطی کو اس انداز میں تسلیم کرلے تو پھر اس کی کسی بھی بات اور کسی بھی طرح کے لب و لہجہ کا بُرا ماننا ٹھیک نہیں ہے۔

آپ نے سفلی عمل کے لئے حصار کا طریقہ معلوم کیا ہے۔ عزیزم! عمل علوی یا سفلی سب کیلئے حصار یکساں ہی ہوتے ہیں۔ ہم کسی علوی عمل کے ذریعہ فرشتوں کو جنّات کو یا ارواح کو طلب کریں تب بھی آیت الکرسی کا حصار ایک مضبوط ترین قلعہ کی مانند ہے۔ اور سفلی عمل کے ذریعہ اگر شیاطین یا ارواحِ بَد کو طلب کریں تب بھی آیت الکرسی ہی کا حصار ہماری حفاظت کرسکتا ہے۔ اور اگر سات مرتبہ آیت الکرسی اور سات سات مرتبہ چاروں قل پڑھ کر حصار باندھ لیا جائے تو پھر کسی بھی چیز سے ڈرنا نہیں چاہیئے۔ کیوں کہ ان آیات کا حصار ایک مضبوط ترین خول کے مترادف ہے۔ اور اس حصار کے بعد کسی بھی مخلوق کا عامل تک پہنچ جانا ممکن نہیں ہے۔

آپ نے پرہیز جمالی اور پرہیز جلالی کے بارے میں تفصیل معلوم کرتے وقت یہ بھی فرمایا ہے کہ طلسماتی دنیا ناواقف لوگ بھی پڑھتے ہیں۔ اور ایسے لوگ بھی طلسماتی دنیا خریدتے ہیں جنہیں آتشی چال وغیرہ کا علم نہیں ہے۔ اور ان سب کو بتانا اور سکھانا ہمارا فرض ہے۔

بلاشبہ ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اپنے قارئین کو رُوحانی عملیات کی بنیادی تعلیمات سے آگاہ کریں اور ہم مختلف مضامین کے ذریعہ اپنے اس فرض کو پچھلے دس سالوں سے ادا کر رہے ہیں۔ ہم نے کئی بار نقوش کی چالوں کے بارے میں تفصیل سے لکھا ہے اور کئی بار ہم نے پرہیز کے بارے میں بھی لب کشائی کی ہے ناواقف لوگوں کا فرض یہ ہے کہ وہ طلسماتی دنیا کی فائل میں اُن خزانوں کو تلاش کرنے کی زحمت کریں۔ جو ایک دفینے کی حیثیت رکھتے ہیں۔ بار بار کسی ایک موضوع پر قلم اُٹھانا کارے دارد ہے۔ اس سے واقف کاروں کو کوفت بھی ہوتی ہے۔ اور زندگی کا قیمتی وقت بھی ضائع ہوتا ہے۔ اسی شمارے میں کسی جگہ پرہیز کی تفصیل پھر دی جارہی ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ آپ سے اور تمام ناواقف حضرات سے یہ درخواست ہے کہ وہ ہماری تصنیف "تحفۃ العاملین" کا انتظار فرمائیں۔ انشاء اللہ یہ کتاب ناواقف حضرات کیلئے اور واقف کار حضرات کے لئے ایک مکمل رہنما ثابت ہوگی۔

امید ہے کہ اس جواب کے بعد آپ کی شکایت رفع ہوجائیگی۔
- لیکن آپ چاہیں تو قیامت کے دن اپنا شوق پورا کرسکتے ہیں۔

نئے رشتے کا غم

سوال از: (نام مخفی رکھنے کی فرمائش)

اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ ہم تمام قارئین کے سروں پر تادیر قائم رکھے۔ (آمین)

میرا نام .... نام میرا صرف تعلیمی اداروں تک محدود ہے۔ گھر میں اور خاندان میں .... سے پکارتے ہیں۔

میں طلسماتی دنیا کا ایک سال سے مطالعہ کر رہی ہوں میری نظر میں قرآن مجید کے بعد کوئی کتاب پڑھنے کے قابل ہے تو وہ ہے صرف طلسماتی دنیا۔ میرے لئے طلسماتی دنیا موت سے زندگی کا راستہ کے مانند ہے۔ طلسماتی دنیا میرے لئے زندگی ہے۔ ورنہ میں موت کے بہت قریب تھی۔ اب بھی میں زندگی اور موت کے پلصرات پر کھڑی ہوں صرف آپ کے جواب کا انتظار ہے۔ اگر آپ کا جواب نہ ملے گا تو میں موت کا راستہ اپناؤں بہت ہی مفید اور بہتر ہے۔ جس کی زندگی بے معنیٰ ہو۔ جس کا اس دنیا میں کوئی نہیں اس کو زندہ رہنے کا بھی کوئی حق نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی رحمت اور شفقت سے محروم رکھا ہے۔ جب بھی کوئی اپنا معلوم ہوتا ہے وہ اتنی دور ہوجاتا ہے......

آپ مجھے غلط مت سمجھئے۔ میں نے ہر وقت تعلق شاذ ــــ سے محروم ہوں۔ بچپن سے میں دوستوں سے، گھر پہ بھی سب میری مخالفت کرتے ہیں۔ چاہے مخالفت سے کتنا ہی نقصان ہو۔ میں احساسِ کمتری کے دلدل میں اس طرح پھنسی ہوں صرف آپ ہی مجھے نکال سکتے ہیں۔ مجھے میرے لئے ہر طرف گھر پر تعلیمی دائرہ میں خاندان میں دوستوں میں ہر طرف سے صرف نفرت ہی نفرت ملی ہے۔ اب جینے کی کوئی امّید نہیں ہے۔ رہی سہی وہ بھی اس واقعہ نے کردی۔

میری خالہ جان جن کے بڑے بیٹے کا نام .... ہے میری خالہ ہر وقت اپنی لڑکی کو میرے بڑے بھیّا کی اپنی بہو بنانے کا احساس اتنا دلاتے تھے، ہر وقت اپنے بیٹوں سے سب ہی دیتے اور

سارے خالہ زاد بہنوئی میں اہمیت دیتے تھے۔ جس سے دم میں اس سے شادی کا احساس پیدا ہوا۔ اور دن بہ دن پختہ ہوجاتے وقت آیا مکمل کا تب بڑے بھیا کی نسبت دوسرے خالہ زاد سے ہوئی خالہ جان کا ارادہ تبدیل ہوگا۔ اور اب میری نسبت بھی دوسرے لڑکے سے ہوگئی ہے۔ جس کا نام .... ہے۔ پر اس رشتے کو قبول کرنا مکمل نہیں ہو رہا ہے۔ اس کے لئے میرے دوست سے جو طلسماتی دنیا کی قارئین ہے۔ انہوں نے "یا بدیع العجائب بالخیر یا بدیع۔ سورۂ تغابن۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۱۹ دن کا، سورۂ فاتحہ، اور طلسم مقناطیس القلوب بھی بنا کر دیئے تھے۔ اور اتفاق سے میں اجمیر شریف بھی طلسم مقناطیس القلوب کے ساتھ گئی تھی۔ پر ابھی تک کوئی اثر ظاہر نہیں ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے احساس کمتری میں اور اضافہ ہوا ہے کہ شاید میں بہت گناہ گار ہوں۔ جس وجہ سے حضرت غریب نوازؒ کے دربار سے خالی آئی۔ جہاں سے کوئی نہیں جاتا ہے۔ ہر قدم پر ناکامیابی، محرومی میرے قدم چومتی ہے۔ اگر ممکن ہو تو یہ نسبت ٹوٹ جائے اور مجھے موت آجائے۔ ایسا کچھ بتائیں میں آگے اور ناکامی، محرومی کے ساتھ اس دنیا میں ایک پل بھی نہیں رہنا چاہتی۔

آپ سے تہہ دل سے گزارش ہے کہ مہربانی کر کے میرے بارے میں تفصیل بتائیں۔ اور کچھ اسم اعظم، جس سے میرا احساس کمتری ناکامیابی دور ہو۔ کیا میرے نام کے اعداد کا قصور ہے۔ یا میری تقدیر کا۔ یا میں غلط وقت اور تاریخ کے استعمال سے یا حاسدین کے حسد سے۔ آپ مجھے اپنے سے ہر چیز یا جس سے مجھے نقصان و سکون مل سکے۔ تفصیل بتائیں۔

آپ نہیں جانتے میری نظر میں آپ کا کیا مقام ہے۔ جس طرح ڈوبتے کو تنکے کا سہارا ہے۔ آپ مجھے سہارا دیجئے۔ میں آپ کی ہمیشہ مشکور و ممنون رہوں گی۔ آپ ڈوبتی کشتیوں کو کنارے پر پہنچاتے ہیں۔ میری بھی کشتی کو پار لگا دیجئے۔

امید ہے کہ آپ میرے خط کا جواب اگلے شمارے میں دینگے۔ اگر کوئی غلطی سرزد ہوئی ہو تو معاف کر دیجئے۔ اور مجھے اپنے مفید جواب سے جلد از جلد نوازیں۔ اور التجا ہے کہ رسالے میں میرا نام مت لکھیئے۔

جواب ہمارا سماج جو اگرچہ اب ترقی یافتہ ہوگیا ہے۔ لیکن اس ترقی یافتہ سماج میں بھی لڑکیوں کے ساتھ وہی سب کچھ ہو رہا ہے جو جہالت کے دور میں ہوا کرتا تھا۔ شادی دراصل نام ہے ایک لڑکے اور ایک لڑکی کی باہمی رضامندی اور باہمی عہد بندی کا۔ اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب لڑکا اور ـــــ لڑکی ایک دوسرے کے شریکِ حیات بننے کیلئے دل سے راضی ہوں لڑکے اپنی پسند کو اپنی انا کا مسئلہ بنا کر دنیا بھر میں تجسس کرتے ہیں۔ اور پوری پوری انکوائری کے بعد کسی لڑکی سے اپنا رشتہ روانہ کرتے ہیں۔ اور بیچاری لڑکیاں آج بھی اپنے بڑوں کی صحیح اور غلط رائے کی پابند ہو کر زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔

دین اسلام نے عورتوں کے جو حقوق مقرر کئے ہیں اُن حقوق پر سرسری سی نظر ڈالنے سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ بالغ لڑکی کو کسی بھی لڑکے کے ساتھ رشتہ قائم کرنے یا نہ کرنے کا پورا پورا حق حاصل ہے۔ اگر وہ کسی لڑکے کو ناپسند کر دے تو پھر ماں باپ کو اس پر زور زبردستی کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ لڑکیوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے ماں باپ کی رائے کا احترام کریں۔ کیوں کہ بالعموم ماں باپ اپنی لڑکیوں کے لئے اچھے رشتوں ہی کی تلاش میں رہتے ہیں۔ لیکن بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ خاندانی دباؤ، سماجی مصلحت یا کسی اور بنا پر ماں باپ اپنی بیٹی کا رشتہ ایسی جگہ قائم کر دیتے ہیں جو کسی بھی اعتبار سے درست نہیں ہوتا۔ ایسے حالات میں لڑکیوں پر غم کا پہاڑ ٹوٹ جاتا ہے۔ کیوں کہ جس لڑکے کو لڑکی اپنے قابل نہ سمجھ رہی ہو۔ اس کے ساتھ پوری زندگی گزارنے کی پابندی ظاہر ہے کہ ایک بہت بڑا غم ہے۔ اور یہ غم شریف اور حیادار لڑکیوں کو صرف اپنے ماں باپ کی غلط رائے برداشت کر کے اٹھانا پڑتا ہے۔ آپ کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہو رہا ہے ـــــ جس لڑکے سے بار بار بات چیت چل کر ختم ہوگئی ہے وہ لڑکا آپ کی نظروں میں آپ کے قابل تھا۔ اور بچپن کی بات چیت کی وجہ سے اس سے آپ کو ذہنی وابستگی بھی تھی۔ اور اب جس لڑکے سے آپ کا رشتہ جوڑا گیا ہے اس سے آپ کو کوئی لگاؤ نہیں ہے اور اس کو آپ اپنے قابل نہیں سمجھتیں۔ ظاہر ہے کہ یہ ایک طرح کا ظلم ہے۔ ماں باپ کو اپنے بچوں کی زندگی کا فیصلہ کرتے وقت اپنے بچوں کی رائے معلوم کرنی چاہیئے۔ جب کہ یہ دین کا تقاضہ بھی ہے۔ لیکن یہ بات اپنی جگہ مسلّم ہے کہ ظلم کرنا جس قدر بُرا ہے ظلم کو برداشت کرنا بھی اتنا ہی بُرا ہے۔ آپ اپنے ماں باپ کے ادب و احترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے اُن سے کسی بھی طرح بات چیت کریں۔ اور انہیں اپنی مرضی سے آگاہ کریں۔ کیوں کہ کسی ایسے مرد کے ساتھ زندگی گزارنا

بہت مشکل ہے۔ جو آپ کو پسند ہی نہ ہو۔ اور ناپسندیدہ شریکِ حیات کے ساتھ رہتے ہوتے بے شمار فتنوں میں مبتلا ہوجانے کا اندیشہ ہے۔ لیکن اگر ماں باپ آپ کی مرضی جاننے کے بعد بھی اپنی رائے پر ڈٹے رہے۔ اور پرانے جاہلوں کی طرح ٹس سے مس نہیں ہوئے تو پھر ہمارا مشورہ یہ ہے کہ آپ ماں باپ کے خلاف علم بغاوت بلند کرنے کے بجائے ان کی رائے کے آگے اپنا سرِ تسلیم خم کردیں۔ ممکن ہے اس قربانی کی وجہ سے آپ کی ازدواجی زندگی خوشیوں اور عافیتوں سے بہرور ہوجائے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ وہ ناپسندیدہ لوگوں کو بھی قابلِ توجہ بناسکتا ہے۔ اور اس دنیا میں بسا اوقات ایسا ہوتا رہا ہے کہ ایک انسان جسے ہم پسند نہیں کرتے اور دیکھنے میں بھی اچھا نہیں ہوتا وہ اپنی خدمت، محبّت اور قربانی سے ہمارا دل جیت لیتا ہے۔ اور بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ جس انسان کو ہم حد سے زیادہ عزیز رکھتے ہیں جو دیکھنے میں بہت خوبصورت بھی ہوتا ہے۔ لیکن اس کا باطن سیاہ ہوتا ہے۔ اس کے قریب جاکر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اس کا تن جتنا اجلا ہے اس کا من اتنا ہی کالا ہے۔ ایسے لوگوں کے ساتھ زندگی گزارنا دوزخ کی آگ میں جلنے اور جھلسنے کے برابر ہوتا ہے۔ اس لئے آپ سے یہ درخواست ہے کہ آپ مجبوراً اپنے ماں باپ کی رضا میں راضی ہوجانا۔ اگر خدانخواستہ اس زندگی میں من چاہی خوشیاں نہ بھی ملیں تو ماں باپ کا حکم ماننے کی وجہ سے آخرت میں وہ تمام خوشیاں اور راحتیں نصیب ہوجائیں گی جن کی آپ آرزو رکھتی ہیں۔

میری ہمدردیاں اور دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ میں دعا گو ہوں کہ ربّ العالمین آپ کے اس رشتے کو ختم کردے جو آپ کو پسند نہیں ہے۔ اور آپ کی شادی من پسند جگہ کرادے۔ ورنہ آپ کو صبر و تسلیم و رضا کی توفیق بخشے۔ اور اُس لڑکے کو اس قابل کردے کہ ایک دن آپ خود اس کی دیوانی ہوجائیں۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ وہ اندھیروں کی کوکھ سے اُجالے پیدا کرسکتا ہے وہ بنجر زمینوں میں درخت اُگا سکتا ہے تو پھر وہ ناپسندیدہ چیزوں کو بھی پُرکشش اور جاذبِ نظر اور قابلِ توجہ بناسکتا ہے۔

آپ روزانہ "یَا سَلَامُ یَا شَکُوْرُ یَا حَلِیْمُ" تین سو مرتبہ پڑھا کریں۔ تین سو مرتبہ صبح تین سو مرتبہ شام۔ انشاء اللہ اس وظیفے کا فائدہ محسوس کریں گی۔ جب تک یہ رشتہ ختم نہ ہو۔ اس وقت تک صبر و ضبط کے ساتھ اس رشتے کو کسی نہ کسی درجے میں نبھاتی رہیں۔ اسی میں آپ کی بھلائی ہے۔

وہی عید کے چاند کا غم

سوال از: احتشام الحسن صدیقی ——— دیوبند۔

اس سال عید کے چاند کے سلسلے میں جو ہنگامے ہوتے اور جس انداز سے اطلاعات موصول ہوئیں ان کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے۔؟ کیا ہمارے علماء کا یہ طریقہ کہ وہ عوام کے فیصلوں اور خواہشوں کے سامنے اپنے گھٹنے ٹیک دیں اور خود بھی ایک روزہ رکھنے سے جان بچاتیں درست ہے۔؟ کیا اب ہندوستان میں کوئی ہلال کمیٹی زندہ نہیں رہی۔ کیا ان کو مُردہ سمجھ کر ہم ایصالِ ثواب کرسکتے ہیں۔؟

امّید ہے کہ کسی حالیہ شمارے میں مفصّل جواب دے کر ہم سب کی رہنمائی کریں گے۔

جواب اس سال ماہِ مبارک میں پہلے ہی سے یہ دعوے چل رہے تھے کہ چاند ۲۹ رمضان ہی کو نظر آجائے گا۔ کیوں کہ پہلے دو چاند تیس کے ہوچکے ہیں۔ جب کہ رمضان کا چاند تو بلا شبہ ۲۹ کا ہوا تھا۔ لیکن شعبان کا چاند تو ۳۰ ہی کا تھا۔ لیکن دعویٰ کرنیوالے حضرات اس خوش فہمی کا شکار تھے کہ چوں کہ لگاتار دو چاند ۳۰ کے ہوچکے ہیں تو اب عید کا چاند لامحالہ ۲۹ ہی کا ہوگا۔

جہاں تک ۲۹ کے چاند کی خواہش یا خوش فہمی کا معاملہ ہے تو یہ بھی کوئی بُری بات نہیں ہے۔ تمام دنیادار قسم کے لوگ اور بالخصوص وہ لوگ جو عموماً رمضان کے روزے بھی نہیں رکھتے اور جنہیں عبادات سے رسمی قسم کا تعلق بھی نہیں ہوتا۔ وہ نہ صرف یہ کہ ۲۹ کے چاند کی پیش گوئیاں ہفتوں پہلے سے شروع کردیتے ہیں۔ بلکہ یہ بھی شور مچاتے رہتے ہیں کہ اگر چاند دکھائی نہیں دیا۔ تو کہیں نہ کہیں سے شہادت آجائے گی۔ گویا کہ کچھ بھی ہو ایک روزہ کسی بھی حالت میں کسی کو بھی رکھنے نہیں دیا جائے گا۔

دنیاداری کے اس انداز و اطوار پر تو جس قدر بھی افسوس کیا جائے کم ہے۔ لیکن اس سے بھی زیادہ قابلِ افسوس بات یہ ہے کہ علماء کی اکثریت بھی اپنی ذمّہ داریوں اور اپنے فرائض کو کما حقہٗ ادا نہیں کرپارہی ہے۔ اوّلاً تو علماء میں بھی خوفِ خدا اور احساسِ ذمّہ داری دن بہ دن عنقا ہوتا جارہا ہے۔ ثانیاً یہ ہے کہ علماء عوام کی ہاں میں ہاں ملانے میں ہی اپنی عافیت سمجھتے ہیں۔ ماضی قریب و بعید میں تو صورتِ حال یہ تھی کہ علماء عوام کے رہنما تھے۔ اور عوام اپنے دین و دُنیا کے معاملات میں علماء کے مشوروں کے پابند تھے۔

لیکن حال کی صورتِ حال تو یہ ہے کہ علماء بیچارے خود ہی عوام کے مشوروں کے بالخصوص جب مشورے شور وغل کے ساتھ علماء کے کانوں میں ٹھونسے جارہے ہوں، پابندِ محض ہوکر رہ جاتے ہیں۔ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۱۴ سو برس پہلے بالکل درست فرمایا تھا۔ کہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ جب سے ہمارے علماء کا ہاتھ عوام کے سامنے پھیلنا شروع ہوا ہے اور جب سے چندہ "دین اسلام کا چھٹا رکن بنا ہے تب سے حالت یہ ہے کہ علماء کی پگڑی عوام کے ہاتھوں میں ہے، بالخصوص مال دار طبقہ علماء کے سروں پر سوار ہے۔ اور علماء بھی ان مال داروں کے نازنخرے پوری ذمہ داری سے اٹھاتے ہیں۔ کیوں کہ انہیں ایک سال میں چار مرتبہ اُن کے سامنے اپنا دامن پھیلانا پڑتا ہے۔

چاند کی خبر جسے زبردستی شہادت کا نام دیا جارہا تھا دیوبند میں ساڑھے آٹھ بجے موصول ہوئی۔ لیکن دیوبند کے بے شمار عوام نے افطار کے وقت ہی سے پٹاخے چھوڑنے شروع کردیئے تھے۔ کیوں کہ انہیں یقین تھا کہ چاند نظر آئے نہ آئے کسی نہ کسی جگہ سے خبر آئے گی اور علماء اس خبر کی تصدیق کرنے پر مجبور ہوں گے۔ کمال کی بات یہ ہے دیوبند میں مطلع بالکل صاف تھا اور دیوبند کے علاوہ آس پاس کے اضلاع اور مضافات میں بھی مطلع بالکل صاف تھا۔ اس کے باوجود کسی بھی بینا کو چاند نظر نہیں آیا۔ چاند نظر نہ آنے پر بھی یہ شور وغل برابر جاری رہا کہ عید جمعہ ہی کے دن کی ہوگی۔ آخر یہ سب کیا ہے؟ کیا یہ اللہ کے حکم کی خلاف ورزی نہیں ہے؟ کیا یہ دینِ فطرت کے مسلّمہ اصولوں سے آمنے سامنے کا ٹکراؤ نہیں ہے۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر روزہ افطار کرو۔ کیا موجودہ حالات میں اس فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کھلّم کھلّا توہین نہیں ہورہی ہے۔ اور کیا ہمارے علماء فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ کی کھلّم کھلّا توہین کرنے والوں کی پشت پناہی نہیں کررہے ہیں۔؟

جن شہروں میں چاند نظر آگیا اُن شہروں میں عید منانا ایک فطری امر ہے۔ اور دینِ اسلام کا ایک مسلّمہ تقاضہ ہے۔ لیکن جن شہروں میں مطلع صاف ہونے کے باوجود چاند دکھائی نہیں دیا۔ اُن شہروں میں عید منانا احکاماتِ شریعت کے پرخچے اُڑانے کے برابر ہے۔

خود ہمارے علماء نے خبر اور شہادت میں واضح فرق رکھا ہے اور تمام صحیح العقیدہ علماء کی رائے یہ ہے کہ خبر اور شہادت میں نمایاں فرق ہے۔ اور خبر کسی بھی اعتبار سے شہادت کے قائم مقام نہیں ہوسکتی۔ ریڈیو، ٹیلی ویژن، ٹیلی گرام، ٹیلی فون، فیکس، ای میل وغیرہ کے ذریعہ جو بھی اطلاعات موصول ہوتی ہیں ان سب پر خبر کا اطلاق ہوتا ہے اور چاند کے بارے میں ان اطلاعات کو علماء حق نے شہادت کا درجہ نہیں دیا۔ شہادت کہتے ہیں قاضی کے رُوبرو گواہی دینے کو۔ یعنی چاند دیکھنے والے حضرات بشرطیکہ وہ متقی اور پرہیزگار ہوں اور اُن کی خوفِ خداوندی اور احساسِ ذمہ داری دو اور دو چار کی طرح مسلّم اور واضح ہو۔ وہ بذاتِ خود اور بنفسِ نفیس قاضی کے روبرو آکر چاند دیکھنے کا دعویٰ پیش کریں۔ اور قاضی ان سے دینی نوعیت کی جرح کرکے ان کے دعوے کو تسلیم کرکے اپنے علاقے میں چاند نظر آنے کا اعلان کرے۔ اس دینی ذمہ داری کی موجودہ وقت میں ایسی کی تیسی ہوکر رہ گئی ہے۔ علماء نے خود اپنے بزرگوں کی حد بندیوں اور اپنے بڑوں کی قائم کردہ نزاکتوں کو خود ہی نظرانداز کرکے عوام الناس کو اپنے سروں پر چڑھا لیا ہے۔

اور اب اس صورتِ حال سے یہ اندیشہ پیدا ہوگیا ہے کہ امتِ مسلمہ کو ۳۰ روزے کسی بھی حالت میں نصیب نہیں ہوں گے۔ چاند نظر آئے نہ آئے اطلاعات لازمًا فراہم کردی جائیں گی۔ اور میڈیا جو پہلے ہی سے دینِ اسلام سے نابلد ہے وہ اس معاملے میں دلچسپی لے کر خود دین وشریعت کا مذاق اُڑانے والوں کی دستگیری کرکے اُن کی جسارتوں میں اضافہ کرنے کا ذریعہ بنے گا۔

سیکڑوں سال کا تجربہ یہ بتاتا ہے کہ یکم محرم کو جو دن ہوتا ہے وہی دن یکم شوال کو ہوتا ہے۔ اس سال یکم محرم کو سنیچر تھا اس حساب سے عید سنیچر ہی کے دن ہونی چاہیئے تھی۔ لیکن اللہ کے حکم کے سامنے تمام علوم وتجربات ہیچ ہیں۔ اگر چاند نظر آجائے تو مسلمانوں کو تمام تجربات ومشاہدات کو نظرانداز کرکے اللہ کے حکم کے سامنے اپنا سر جھکا دینا چاہیئے۔ لیکن جب اللہ کا حکم واضح نہ ہو تو پھر علوم وتجربات کو نظرانداز کرنا درست نہیں ہے۔

لیکن افسوسناک بات یہ ہے کہ ہمارے علماء نظامِ شمسی اور نظامِ قمری کے معاملات سے قطعًا نابلد ہیں۔ اور اپنی اس سلسلے کی کم علمی اور ناعلمی سے نجات بھی حاصل کرنا نہیں چاہتے۔

شہادت پہلے زمانہ میں اسی وقت معتبر تھی جب مطلع ابرآلود ہو۔ اور جب مطلع صاف ہو تو پھر لوگ چاند دیکھنے ہی پر قناعت کرتے تھے۔ خبروں پر دھیان نہیں دیتے تھے۔ علماء کو چاہیئے کہ موجودہ زمانے کی ذہنیتوں کو سامنے رکھتے ہوئے چاند کے معاملات

میں سخت رویہ اختیار کریں۔ ورنہ ایک وقت وہ بھی آئے گا کہ اس سلسلے کی تمام تر سنجیدگیاں اور تمام تر علمی کاوشیں بالکل ہی پامال ہوکر رہ جائیں گی۔ اور دنیا والوں کی نظروں میں دینِ اسلام کے جزویات اضحوکہ بن کر رہ جائیں گے۔

ہم نے اس موضوع پر بات کرتے ہوتے ایک بار لکھا تھا کہ بہت سے بازاری قسم کے لوگ عید کے چاند کے بارے میں سٹے لگاتے ہیں۔ اور اس بارے میں بھی غالباً کروڑوں روپے کا سٹہ کھیلا جاتا ہے۔ اس طرح کی حرکتوں کو سامنے رکھتے ہوئے علماء کو ۲۹ کے چاند کا فیصلہ کرنا چاہیئے۔

قابلِ فکر بات یہ ہے کہ جو علماء چاند کے معاملات میں کوئی ٹھوس فیصلہ کرنے کے اہل نہیں ہیں وہ زندگی کے دوسرے پیچیدہ اور الجھے ہوتے معاملات میں امت کی رہنمائی کیسے کرسکیں گے۔؟ حیرتناک بات یہ ہے کہ اب رویتِ ہلال کمیٹیاں بھی کسی خوابِ غفلت کا شکار ہوکر رہ گئیں۔ کسی زمانہ میں یہ کمیٹیاں ۱۱ مہینے تک چادر تان کر سوجایا کرتی تھیں۔ لیکن ۲۷ رمضان سے یہ کمیٹیاں بیدار ہوکر میدان میں دندنانا شروع کردیتی تھیں۔ لیکن کئی سالوں سے اب یہ ہورہا ہے کہ ہلال کمیٹیاں عید کے موقع پر بھی مفقود الخبر رہتی ہیں۔ اور ان کی غیر موجودگی کی وجہ سے عوام النّاس اپنے شوروغل سے علماء کا ناک میں دم کردیتے ہیں۔ اور بالآخر علماء عوام کے سامنے اپنا سر جھکا دینے ہی میں اپنی عافیت سمجھتے ہیں۔ دراصل اب ہمارے عوام کو یہ یقین ہوگیا ہے کہ ہم متحد ہوکر جب بھی ۲۹ کے چاند کا شور مچائیں گے تو علماء کو ہمارے سامنے اپنی گردن خم کرنی پڑے گی۔ عوام کی یہ سوچ وفکر اور عوام کی یہ زور زبردستی دراصل علماء کے وقار کا ملیامیٹ کررہی ہے۔ لیکن علماء عوام کے سامنے اس لئے جھک جانے پر مجبور ہیں کیوں کہ انہیں ایک سال میں کئی بار عوام کے سامنے اپنا دستِ سوال دراز کرنا پڑتا ہے۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ دارالعلوم دیوبند میں ترادیح کا گھنٹہ اسلئے نہیں بجایا گیا کہ شاید کہیں سے چاند کی اطلاع موصول ہوجائے۔ گویا کہ علماءِ دارالعلوم دیوبند بجائے خود اس طرح کی اطلاع کے لئے بہت بے چین تھے۔ اور ایک دوسرے کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ اور جب دو چار جگہوں سے اطلاع موصول ہوگئی جسے کسی بھی شرعی بنیاد پر شہادت کہنا درست نہیں تھا۔ علماء نے چاند کا گھنٹہ پیٹ دیا۔ اور اعتکاف کرنے والوں کی چھٹی کردی۔

عجیب وغریب بات یہ ہے کہ دیوبند کے دونوں مدرسے ایکدوسرے کی ضد ہیں۔ اور ایک دوسرے کی اطاعت کرنے کو جرم سمجھتے ہیں۔ لیکن اس طرح کے معاملات میں آنکھیں بند کرکے ایک دوسرے کے شانہ بشانہ چلنے لگتے ہیں۔ ایک دارالعلوم کے ذمّہ داروں نے جیسے ہی چاند ہونے کی تشہیر کردی، ایسے ہی دوسرے دارالعلوم نے آنکھیں بند کرکے اس کی تصدیق کردی۔ اس طرح کی حرکات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ علماء کا احساسِ ذمّہ داری تقریباً ختم ہوچکا ہے۔ ہر عالم اور ہر مفتی بس اپنی گردن بچانے کی فکر میں ہے۔ عاقبت کی فکر کسی کو نہیں ہے۔ اگر فکر ہے تو صرف اتنی کہ دنیا والے کہیں پیچھے نہ پڑجائیں۔ جب سے علماء کا یہ حال ہوا ہے تب سے عوام گمراہی اور جہالتِ فاحشہ کی دلدل میں دھنستے چلے جارہے ہیں۔ کاش ہمارے علماء عوام کو یہ سمجھانے کی کوشش کرتے کہ رمضان کے کے بعد روزے رکھنا عین سعادت کی بات ہے۔ ۲۹ روزوں کا رمضان "رمضانِ کامل" نہیں ہوتا۔ رمضانِ کامل وہی رمضان ہوتا ہے جس میں پورے ۳۰ روزے ہوں۔

ایودھیا کے مسلمانوں نے عید سنیچر کے دن منائی۔ اور بھی کئی مقامات پر چاند نظر نہ آنے کی وجہ سے جمعہ کے دن عید نہیں منائی گئی۔ ہمارے خیال سے علماء کو ان حالات میں دو فیصلے ضرور کرلینے چاہیئں۔ ایک تو یہ کہ چاند دیکھنے کی ذمّہ دار صرف ہلال کمیٹی ہوگی۔ اور اگر ہلال کمیٹی کے ذمّہ داروں کو چاند نظر نہیں آیا تو پھر چاند کی تصدیق نہیں کی جائے گی۔ دوسرے یہ کہ اگر مطلع صاف ہونے کے باوجود بھی کسی جگہ چاند نظر نہ آیا تو وہاں کے لوگ دوسرے علاقوں کے پابند نہیں ہوں گے۔ اگر علماء نے ان باتوں پر عمل کرلیا تو کم سے کم سٹے بازی کے امکانات ختم ہوجائیں گے۔

اس بار ٹی وی پر حیدرآباد میں چاند دکھایا گیا یہ بھی ایک طرح کا فتنہ ہے۔ اگر اس طرح کی باتوں کی توثیق کردی گئی تو پھر چاند دیکھنا چھوڑ دیں گے۔ اور ۲۹ ویں روزے کو عین افطار کے وقت مسلمان ٹی وی کھول کر بیٹھ جایا کریں گے۔ ہمارے بڑوں نے ریڈیو، ٹیلی فون، اور ٹیلی ویژن کی خبروں کو صرف خبروں کا درجہ دیا ہے۔ جبکہ چاند کے معاملات میں خبر کتنے ہی صحیح طریقوں سے موصول ہورہی ہو وہ شہادت کا درجہ نہیں لے سکتی۔

جس جگہ رویتِ عام ہوجائے اُس جگہ کے مسلمانوں کو عید کی نماز پڑھ لینی چاہیئے۔ اور اگر وہ لوگ بھی اس کی اتباع کریں جن کے علاقوں میں مطلع ابر آلود ہو تو بھی کوئی حرج نہیں۔

لیکن جن علاقوں میں مطلع بالکل صاف ہو وہاں کے لوگوں کو چاند کی معتبر شہادت کے بغیر ۳۰ تاریخ کا روزہ ترک نہیں کرنا چاہئے۔ اور پوری دنیا میں یا پورے ملک میں ایک ہی روز عید کا منانا شرعاً کوئی ضروری نہیں ہے۔ جب کہ شہادتیں صحیح معنوں میں موجود نہ ہوں۔

مقدمہ کا مسئلہ

سوال از: سید حیدر ——— حیدرآباد۔

میرا ایک ذاتی موروثی مکان کا قطعہ میرے وطن میں موجود ہے۔ جس پر بعض B.J.P شرپسند حضرات ایک فرضی تنظیم بنا کر قبضہ کر چکے تھے۔ میں نے بذریعہ عدالت ان کو ہٹایا۔ اور میرے موروثی جائیداد کے مصدقہ کاغذات عدالت میں داخل کروا چکا ہوں۔ مقدمہ زیر دوران ہے۔ اس لئے آپ سے گزارش ہے کہ کچھ ایسا وظیفہ بتلایئے کہ جس کے ذریعہ وہ شرپسند حضرات کی تنظیم سے منتشر ہو کر ایک دوسرے کے سخت مخالف ہوجائیں۔ اور میری جائیداد سے بے تعلق ہوجائیں۔

جواب سوالاکھ مرتبہ آیت کریمہ کا ختم کریں۔ اور لگاتار ۳۰ دن پڑھ کر سوالاکھ کی تعداد پوری کریں۔ پڑھنے والوں کی تعداد ایک دن میں اکیس سے زائد نہیں ہونی چاہیئے۔ روزانہ ہر شخص گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر آیتِ کریمہ پڑھنا شروع کرے۔ اور اجتماعی طور پر پڑھنے کی صورت میں سب کی تعداد ایک جیسی نہیں ہونی چاہیئے۔ کسی کی کم کسی کی زیادہ تعداد ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ روزانہ وظیفہ مکمل ہونے کے بعد مقدمہ میں کامیابی کی دعا کریں۔ انشاء اللہ مقدمہ میں کامیابی ملے گی۔ اور انشاء اللہ دشمن لوگ آپس میں برسرِ پیکار ہو کر کمزور پڑجائیں گے۔ اور آپ کو عافیت نصیب ہوگی۔

ذوقِ عملیات کی بات

سوال از: عبدالغفار ——— دہلی۔

بعد سلام عرض یہ ہے کہ میں نے طلسماتی دنیا ماہِ اکتوبر ۲۰۱۷ء پڑھا۔ مجھے آپ کا یہ رسالہ بے حد پسند آیا۔

آپ کے نمبرات میں سے تین نمبر جنات نمبر، ہمزاد نمبر، امراض جسمانی نمبر، آپ کے یہ نمبرات بھی مجھے بہت اچھے لگے۔ اور ہر ماہ کے رسالے کی تعریف تو جتنی کی جائے اتنی کم ہے کہ آپ طلسماتی دنیا کے ذریعہ اور خاص طور سے روحانی ڈاک کے کالم کے ذریعہ آپ ملّت پہ جو احسان کر رہے ہیں۔ اس کا اجر تو بس اللہ تبارک و تعالیٰ ہی آپ کو دے گا۔

میرا نام محمد عرفان ہے۔ میں حافظ قرآن ہوں۔ میں عامل کامل بننا چاہتا ہوں۔ اسی لئے آپ کی خدمت میں خط لکھ رہا ہوں آپ میری مدد کیجئے۔ تاکہ میں خدمتِ خلق کر سکوں۔ مجھے عملیات کے بارے میں علم نجوم، علم نقوش، علم جفر، علم اعداد، چلّے کے شرائط اعامل کے واجبات وغیرہ اور بھی عملیات کی لائن میں جو معلومات ہیں۔ ان سب کے بارے میں اچھی جانکاری حاصل ہے۔

میں عملیات کی شروعات حروفِ تہجّی کی زکوٰۃ سے کرنا چاہتا ہوں۔ آپ مجھے اجازت دیں یا پھر آپ جو وظیفہ یا عمل کی ریاضت بتائیں۔ میں ہر ریاضت کے لئے تیار ہوں۔ آپ میری رہبری کریں۔ آپ کی خدمت میں خط دوسری بار لکھ رہا ہوں کوئی غلطی ہوئی ہو تو معاف کرنا مجھے آپ کے جواب کا انتظار رہے گا۔ آپ میری رہنمائی کیجئے۔

جواب خوشی کی بات ہے کہ آپ باقاعدہ عامل بننے کے خواہش مند ہیں۔ اور عملیات کی کتب کا مطالعہ کرنے کے ساتھ ساتھ آپ خادم کی رہنمائی اور اجازت سے اس لائن میں باقاعدہ قدم رکھنا چاہتے ہیں۔ جب کہ عمومی صورتِ حال یہ ہے کہ کسی بھی وقت کسی بھی انسان کو عامل بننے کا جوش سا پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ کسی کے مشورے اور کسی کی اجازت کے بغیر ہی کچھ بھی وظیفے شروع کر دیتا ہے۔ اور عامل بننے سے پہلے ہی دھونی رچا کر بیٹھ جاتا ہے۔ اس طرح کی صورتِ حال نے روحانی عملیات کی صورت مسخ کر کے رکھ دی ہے۔ ہم ایسے کتنے ہی لوگوں سے واقف ہیں کہ دنیا کی ہر لائن میں مکمل ناکامی کے بعد انہوں نے تعویذ گنڈوں کی دکان اپنے گھر سے کہیں دور جا کر کھول لی۔ اور لوگوں کو اُلّو بنا کر وہ اپنا اُلّو سیدھا کرنے لگے۔

جو لوگ اس فن کی الف بے سے واقف نہیں وہ خود کو "عامل کامل" باور کرا کر دونوں ہاتھوں سے دنیا سمیٹنے میں لگے ہوئے ہیں دن رات لوگوں کو جھانسے دے رہے ہیں۔ اور محض چرب زبانی کی بنیاد پر تھوڑا سا اپنا حلیہ چینج کر کے وہ اللہ کے بندوں کو دن دہاڑے فریب دے رہے ہیں۔ اور تھوڑی سی دنیا کی خاطر اپنی عاقبت برباد کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

آپ کا خط پڑھ کر خوشی ہوئی۔ آپ حروفِ تہجّی کی زکوٰۃ ادا

کرنے کے ساتھ ساتھ سورۂ یٰسین کے چلّے بھی دیں۔ پہلا چلّہ مبین در مبین پڑھیں۔ دوسرے چلّے میں مبین پر سات مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھیں۔ تیسرے چلّے میں ہر مبین پر سورۂ الم نشرح پڑھیں۔ اس کے بعد پھر ہم سے رجوع کریں۔ بہت جلد ہماری مرتب کردہ "تحفۃ العاملین" منظرِ عام پر آرہی ہے۔ اس کا مطالعہ کریں۔ انشاء اللہ آپ کو اس کتاب میں فن کی باریکیاں نظر آئیں گی۔ جو آپ کے لئے مفید ثابت ہوں گی، انشاء اللہ۔

عامل بننے کی آرزو

سوال از: (نام مخفی)۔۔۔۔۔۔ گلبرگہ۔

میری عمر ۲۰ سال ہے۔ میں دل کی نرم اور کمزور ہوں خط لکھنے کی اہم وجہ یہ ہے کہ بچپن ہی سے مجھ کو بے انتہا شوق و دلچسپی تھی۔ کہ میں کسی عامل کامل سے رجوع کرکے کچھ علم عملیات، علم روحانی سیکھوں یا کم از کم اس علم کے بارے میں مفصل معلومات حاصل کروں۔ مجھ کو دولت میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ البتہ عزّت کی ہمیشہ خواہش مند ہوں۔

میں جھوٹ سے بے انتہا نفرت کرتی ہوں۔ اور الحمدللہ جھوٹ سے بہت پرہیز بھی کرتی ہوں۔ اس لئے مجھ کو ایسا لگتا ہے کہ کوئی اور بھی مجھ سے جھوٹ نہیں کہتے ہوں گے۔ لہٰذا اس لئے دوسروں پر بہت جلد بھروسہ کرلیتی ہوں۔ اور سامنے والوں کی ہر بات کو سچ مانتی ہوں۔ اس لئے اکثر دھوکا ملتا ہے۔ حال ہی میں کسی انسان سے اتنا بڑا دھوکہ ملا کہ زندگی موت سے بدتر لگنے لگی۔ اسلئے میں آپ سے ادباً گزارش کرتی ہوں کہ آپ مجھ کو کوئی ایسا عمل بتا دیجئے۔ جس سے میں سامنے والے انسان کو اچھی طرح سمجھ سکوں اور یہ سمجھ سکوں کہ کونسا انسان مجھ سے جھوٹ بول رہا ہے اور کونسا انسان سچ کہہ رہا ہے۔ اگر چھوٹا منہ اور بڑی بات ہوگئی ہو تو میں ادباً آپ سے گزارش کرتی ہوں کہ آپ میرے اس خط کو نظر انداز کرتے ہوئے میری غلطی کو معاف فرمائیں۔ اور میری نمازوں میں خشوع اور خضوع کی بہت کمی ہے۔ کافی دعائیں بھی کرتی ہوں۔ آپ مہربانی کرکے اس کا بھی کچھ حل بتا دیجئے۔ نام و پتہ مخفی رکھنے کی گزارش ہے۔

جواب روحانی عملیات کی لائن میں بہت سی خواتین بھی مہارت حاصل کرچکی ہیں۔ اور روحانی عملیات کے سوا دوسری لائنوں میں بھی خواتین نے ناقابل فراموش کردار و عمل کا مظاہرہ کیا ہے۔ تاریخ کے اوراق خواتین کے کارناموں سے بھرے ہوئے ہیں۔ لیکن آپ کیلئے ہمارا مشورہ یہ ہے کہ باقاعدہ عامل بننے کے بجائے آپ صرف اتنا کریں کہ مریضوں کو جھاڑ پھونک کے ذریعہ امراض و اثرات سے نجات دلا سکیں۔ کیوں کہ باضابطہ عامل بننے میں آپ کو بہت مشکلوں سے گزرنا پڑے گا۔ اور بہت سے دشواریاں بھی درپیش رہیں گی۔ اس لئے آپ اس لائن میں آخری منزل تک کا سفر کرنے کیلئے قدم نہ رکھیں۔

آج کل جھوٹ مسلم معاشرہ میں پوری طرح پھیل چکا ہے۔ اور نیک اور بھلے لوگوں کے لئے بھی جھوٹ اور کذب بیانی سے محفوظ رہنا متحیل ہوگیا ہے۔ اچھے اچھے پاکباز اور خدا ترس قسم کے لوگ بھی کذب بیانی کی دلدل میں گلے گلے تک ڈوبے ہوتے ہیں۔ ایسے ناگفتہ بہ حالات میں آپ کا جھوٹ سے پرہیز کرنا اور جھوٹ سے اظہارِ بیزاری کرنا حد سے زیادہ قابلِ قدر ہے۔

سچ بولنے والوں کی علامت ہی یہ ہے کہ وہ دوسروں کو بھی سچّا سمجھتے ہیں۔ اور ان پر بھروسہ کرلیتے ہیں۔ اور جھوٹ بولنے کی سب سے بڑی سزا یہ ہے کہ انسان کو بھی اسی طرح ناقابلِ اعتبار سمجھتا ہے۔ جس طرح وہ خود ناقابلِ اعتبار ہوتا ہے۔

آپ روزانہ۔۔۔۔۔۔ "یَا سَلَامُ یَا حَفِیْظُ یَا کَرِیْمُ" تین سو مرتبہ صبح شام پڑھا کریں۔ انشاء اللہ اس وظیفے سے آپ کے اندر ایک عجیب طرح کی صلاحیت پیدا ہوگی۔۔۔۔ اور آپ کی قوتِ ادراک میں زبردست اضافہ ہوگا اور آپ کی مومنانہ فراست بھی اتنی بڑھ جائے گی کہ آپ سچ اور جھوٹ کے درمیان تمیز کرسکیں گی۔

اپنی نمازوں کے اندر آپ خود ہی خشوع اور خضوع پیدا کرسکتی ہیں۔۔۔۔۔۔ نماز کے دوران یہ تصوّر کیا کریں کہ آپ اللہ کو دیکھ رہی ہیں۔ ورنہ یہ خیال کیا کریں کہ اللہ آپ کو دیکھ رہا ہے۔ اپنی ہر نماز یہ سوچ کر پڑھیں کہ شاید یہ زندگی کی آخری نماز ہے۔ جس قدر اپنی موت کو اپنے قریب سمجھیں گی اسی قدر نماز میں دل لگے گا۔

میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اعلیٰ صلاحیتیں عطا کرے اور آپ کی عبادات میں روح اور جان پیدا کرے۔

(آمین)

جملہ حقوق محفوظ ہیں

مخفی عملیات کا خزانہ

کرشمۂ عملیات مخفی

(فوٹو سٹیٹ مجلد)

مئولف: جناب ملازم حسین صاحب اسلام آباد

نایاب، سریع الاثر، تیر بہدف، مجرب و آزمودہ مخفی عملیات، وتعویذات، نقش نادعلی، حب و بغض، زبان بندی دشمن وہلاکت ظالم، ہر قسم کی بندش وکشادگی، منتر، تسخیر خلائق، حاضری مدللوب، شادی، ملازمت، مؤکل کی حاضری، تسخیر ہمزاد، نقش حروف صوامت، بیماریوں کا روحانی علاج، استخارہ مجربہ، سحر جادو اور اس کے توڑ، ان کے علاوہ ہر ضرورت کے مجرب اعمال اور مشکلات کے روحانی حل، سفلی علوم کا خزانہ

بڑا سائز صفحات 223

علم الاعداد

حسنُ الہاشمی
فاضل دار العلوم دیوبند

ماہِ فروری ۲۰۰۳ء آپ کیلئے کیسا رہے گا؟

(۱) جن حضرات وخواتین کا عدد ایک ہے ان کے لئے ماہِ فروری باعثِ تشویش ثابت ہوگا۔ کاروبار میں نقصان کا اندیشہ رہے گا۔ تعلقات بھی متاثر ہوں گے۔ اور گھریلو زندگی بھی اضطراب وانتشار سے دوچار رہے گی۔ طبیعت پر ایک طرح کا بوجھ رہے گا۔ اور دل کسی صدمے یا حادثے کو یاد کرکے رنجیدہ رہے گا۔ خدا نہ کرے۔

(۲) جن حضرات وخواتین کا عدد ۲ ہے۔ ان کے لئے فروری کا مہینہ نہ نفع بخش ثابت ہوگا۔ نہ نقصان دہ۔

(۳) جن حضرات وخواتین کا عدد ۳ ہے۔ ان کے لئے فروری کا مہینہ بہت مبارک ثابت ہوگا۔ تندرستی اچھی رہے گی۔ تعلقات بہتر ہوں گے۔ روٹھے ہوئے لوگ بھی من جائیں گے۔ اور رزق میں خیر وبرکت ہوگی۔ کاروبار میں نئے نئے راستے کھلیں گے۔ اور بچھڑے ہوئے لوگوں سے ملاقاتیں ہوں گی۔ (انشاء اللہ)

(۴) جن حضرات وخواتین کا مفرد عدد ۴ ہے۔ ان کے لئے فروری کا مہینہ حد سے زیادہ مبارک ثابت ہوگا۔ قدم قدم پر کامیابی ملے گی۔ گھر میں خوشحالی آئے گی۔ چاہنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوگا۔ دل مطمئن رہے گا۔ (انشاء اللہ)

(۵) جن حضرات وخواتین کا مفرد عدد ۵ ہے۔ ان کیلئے فروری کا مہینہ ایک عام سا مہینہ ثابت ہوگا۔ نہ خوشی بخش نہ رنج دہ۔

(۶) جن حضرات وخواتین کا مفرد عدد ۶ ہے۔ ان کے لئے فروری کا مہینہ بہت اہم ہے۔ ان حضرات کو اس مہینے کی قدر کرنی چاہئے۔ اور اپنے منصوبوں کو فروری میں پایۂ تکمیل تک پہنچانا چاہئے۔ یہ مہینہ ۶ عدد والوں کے لئے حد سے زیادہ سعید اور مبارک ہے۔ اس کو گنوا دینا دور اندیشی کے خلاف ہے۔ ۶ عدد والے افراد کو چاہئے کہ اپنے اہم کام اس ماہ میں انجام دے لیں۔ یا اُن کی داغ بیل ڈال دیں۔ تاکہ کامیابی سے ہمکنار ہوجائیں۔ یہ مہینہ ۶ عدد والوں کے لئے بہرحال عافیت رساں ثابت ہوگا۔ (انشاء اللہ)

(۷) جن حضرات وخواتین کا عدد ۷ ہے۔ ان کے لئے اس مہینے میں کوئی خاص بات پیش نہیں آئے گی۔ عام سے حالات رہیں گے۔

(۸) جن حضرات وخواتین کا مفرد عدد ۸ ہے۔ اُن کے لئے فروری کا مہینہ کسی بڑی مصیبت کا پیغام بھی لا سکتا ہے۔ صحت خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔ کاروبار میں زبردست نقصان کا خطرہ ہے۔ اور اس بات کا بھی اندیشہ ہے کہ لوگوں سے جھگڑے ہوں۔ اور اپنوں سے بھی جدائی ممکن ہے۔ (خدا نہ کرے)

(۹) جن حضرات وخواتین کا عدد ۹ ہے۔ اُن کے لئے فروری کا مہینہ بہت مبارک ہے۔ اچھے کاموں کی طرف دھیان دیں۔ نئی نئی اسکیموں میں پیسہ لگائیں۔ مکان کی بنیاد رکھیں۔ رشتوں کے پیغامات دیں۔ ہر ہر معاملے میں انشاء اللہ کامیابی ملے گی۔ محبت اور تعلقات میں بھی انشاء اللہ حیرتناک اضافہ ہوگا۔



تعلقاتِ اعداد

اگلے شمارے سے ایک اہم مضمون کا سلسلہ شروع کیا جارہا ہے جو اعداد کے تعلقات پر بھرپور روشنی ڈالے گا۔

رجال الغیب معلوم کرنے کا آسان طریقہ

نقوش لکھنے اور اعمال کرنے کے لئے یہ دیکھنا ضروری ہوتا ہے کہ اس روز رجال الغیب کس سمت ہیں۔ اگر وہ نقش لکھتے وقت یا وظیفہ کرتے وقت سامنے ہوں تو کام میں رکاوٹ ہوتی ہے۔ نقش یا وظیفہ صحیح کام نہیں کرتا۔ اس لئے ایسی طرف منہ کریں کہ رجال الغیب آپ کی پشت پر ہوں تاکہ سامنا نہ کرنا پڑے۔ مثلاً چاند کی 4`12`19`27 تاریخ کو جب آپ نقش لکھنے بیٹھیں تو آپ کا منہ مشرق کی طرف اور پشت مغرب کی طرف ہونی چاہئے جبکہ چاند کی 7`14`22`29 تاریخ کو آپ کا چہرہ مغرب کی جانب اور پشت مشرق کی جانب ہونی چاہئے تاکہ اعمال کارگر ثابت ہوں۔ واضح ہو کہ چار سمتیں ہوتی ہیں اور چار کونے۔ اس طرح کل آٹھ سمتیں ہوئیں۔ نیچے جس سمت کے سامنے تاریخیں درج ہیں اس جانب رجال الغیب ہیں اس طرف پشت کر کے کام کریں۔ نیچے سمت اور چاند کی تاریخیں درج ہیں۔ اور اس کے ساتھ جدول ہے۔ اس جدول میں متعلقہ افراد، متعلقہ کام اور متعلقہ اشیاء درج ہیں۔ سعد اوقات میں ان لوگوں سے ملنا اور چیزیں خریدنا فائدہ دیتا ہے اور نحس اوقات میں نقصان۔

جنوب مشرق	24`16`09`01	جنوب مغرب	25`17`10`02	جنوب	26`18`11`03	مغرب	27`19`12`04
شمال مغرب	00`20`13`05	شمال مشرق	28`21`00`06	مشرق	29`22`14`07	شمال	30`23`15`08

کواکب	متعلقہ افراد	متعلقہ کام	متعلقہ اشیاء
شمس	وزراء، حکام اعلیٰ، سرکردہ لوگ، امراء، بڑے آدمی، افسران	سرکاری دفاتر اور بڑی فرموں کے متعلقہ کام	کپڑے، سونے کے زیورات، جواہرات، قیمتی اشیاء اور سپورٹس کا سامان
قمر	ہمسائے، عزیز و اقارب	گھریلو کام	اشیائے خوردنی، لطیف مشروبات، خانگی فرنیچر
عطارد	پرنٹر، پبلشر، ادیب، شاعر، پریس والے اور تحریری کام کرنے والے	پرنٹنگ پبلشنگ، تعلیم، پبلسٹی، خط و کتابت	بیننے کی اشیاء، کٹ پیس، رسائل، چوڑیاں، کتابیں
زہرہ	ایکٹر، جوہری، مستورات	معمہ بازی، تفریحات، فلم، سوشل کام	زیب و زینت کی اشیاء، کپڑے، زیورات۔
مریخ	سرجن، ڈینٹسٹ، کیمسٹ، فوج اور پولیس والے، لوہے کے بیوپاری، کباڑیے، سنار	کشتی کا مقابلہ، ریس، مشینوں کی مرمت، لوہے کا کام، ٹرانسپورٹ، مشکل مہمات	دھاتیں، انجینئرنگ کا سامان، مشینری، آٹو موبائل ٹولز، ٹوپیاں، ادویہ
مشتری	پیر، استاذ، جج، قاضی، بینکرز، وکلاء	کپڑا، سٹاک شیئرز، کاروبار، ترقیاتی سکیمیں، روپیہ کا لین دین، شپنگ	مذہبی امور سے متعلقہ اشیاء، سفری اشیاء، ریس وسٹہ، بانڈز
زحل	تجربہ کار افراد، زمیندار، بڑی عمر کے لوگ	طویل کاروبار، مکان، جائیداد، بنیاد رکھنا، چمڑے کا کاروبار، اناج	زمین، معدنیات، جواہرات، مذہبی اور قانونی کتابیں، کپڑا
یورانس	ہوائی جہازوں کا عملہ، موجد، سائنس دان، الیکٹریشن	نئی سکیمیں، روحانی امداد، نئے معاہدات، ریسرچ، الیکٹرک کا کام	جرابیں، الیکٹرک کا سامان، ہوائی جہاز، ریڈیو، کیمرہ، نایاب اشیاء، قالین
نیپچون	معمہ کا کام کرنے والے، مجمع لگانے والے، ڈاکٹر، ادویہ فروش	ہڑتالیں، پروپیگنڈہ، جاسوسی، دغا اور فریب کے کام	بارش کا کوٹ، بوٹ، ریکارڈ، میوزک، سائنٹیفک آلات، فوٹوگراف
پلوٹو	مشورہ دینے والے رہنما	انشورنس، ٹیکس، ترکہ، میراث، اوقاف فنڈ	بندوق، چاقو، کیمیکلز، ادویات، لیبارٹری کے آلات

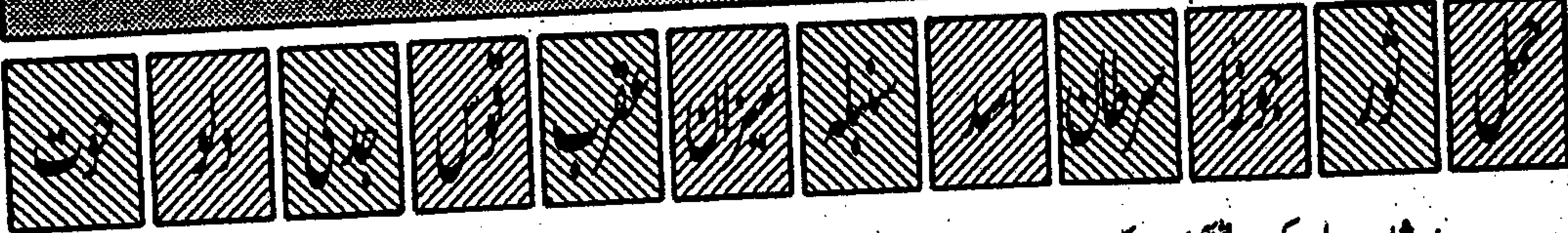
نچھتر و منازل قمری سے حروف ابجد کا تعلق مع سیارہ و بروج و اسمائے حسنیٰ وغیرہ کی معلومات

نمبر شمار منازل	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	اسونی	شرطین	۱۳	ا	۱	زحل	آتشی	حمل	نورانی	اللّٰہ	۶۶	خدا	جلال	۱۰۰۰	دوستی مودت	گرم	عود سیاہ	اسرافیل	ہیروش	مشرقی
۲	بھرنی	بطین	۱۳	ب	۲	مشتری	بادی	جوزا	ظلمانی	باقی	۱۱۳	ہمیشہ رہ	جمال	۱۰۰	محبت	رطب	شکر	جبرائیل	دیوس	مغربی
۳	کرتکا	ثریا	۱۳	ج	۳	مریخ	آبی	سرطان	ظلمانی	جامع	۱۱۴	جمع کرنیوالا	مشترک	۱۷۰	محبت	یابس	دارچینی	سمکائیل	تورش	شمالی
۴	روہنی	دبران	۱۳	د	۴	شمس	خاکی	ثور	ظلمانی	دیان	۶۵	بدلہ دینے والا	جلال	۴۲	عداوت	بارد	صندل سرخ	دردائیل	طیرش	جنوبی
۵	مرگسرا	ہقعہ	۱۳	ہ	۵	زہرہ	آتشی	حمل	نورانی	ہادی	۲۰	راہ دکھانے والا	جمال	۱۰۰	عداوت	گرم	صندل سفید	دوریائیل	پہش	مشرقی
۶	آردرا	ہنعہ	۱۳	و	۶	عطارد	بادی	جوزا	ظلمانی	ولی	۴۶	دوست اور مددگار	جمالی	۲۰۰	محبت	رطب	کافور	زنقائیل	نوپوش	مغربی
۷	پونربس	ذراع	۱۳	ز	۷	قمر	آبی	سرطان	ظلمانی	زکی	۳۷	پاک کرنیوالا	مشترک	۷۱	محبت	خشک	شہد اصلی	شرفائیل	کاپوش	شمالی
۸	پکھ	نثرہ	۱۳	ح	۸	زحل	خاکی	جدی	نورانی	حق	۱۰۸	سزاوار سداد	مشترک	۳۰۰	بغض	تر	زعفران	لکفیل	عبرش	جنوبی
۹	اشلیکھا	طرفہ	۱۳	ط	۹	مشتری	آتشی	حمل	نورانی	طاہر	۲۱۵	پاک کرنیوالا	جلالی	۴۲	عقد شہوت	گرم	مشک اصلی	اسماعیل	بدکوش	مشرقی
۱۰	مگھا	جبہہ	۱۳	ی	۱۰	مریخ	بادی	میزان	نورانی	یٰس	۱۳۰	بزرگ	جمال	۱۰۰۰	فتح دل	تر	گل سرخ	سرکیتائیل	سمیوس	مغربی
۱۱	پوروا پھالگنی	زبرہ	۱۳	ک	۲۰	شمس	آبی	عقرب	نورانی	کافی	۱۱۱	کفایت	جمال	۲۰۰	محبت	خشک	مشک سفید	خوزائیل	قدوس	شمالی
۱۲	اترا پھالگنی	صرفہ	۱۳	ل	۳۰	زہرہ	خاکی	ثور	نورانی	لطیف	۱۲۹	باریک بین	جمال	۴۲	جدائی	سرد	سیب پوست	لطائیل	عدلوس	جنوبی
۱۳	ہست	عوا	۱۳	م	۴۰	عطارد	آتشی	اسد	نورانی	ملک	۹۰	بادشاہ حقیقی	جلالی	۹۰	محبت	گرم	آبی	مدیائیل	ہیرش	مشرقی
۱۴	چترا	سماک	۱۳	ن	۵۰	قمر	بادی	میزان	نورانی	نور	۲۵۶	روشن کرنیوالا	جلال	۴۲	بغض	تر	سنبل	نورائیل	دطیرش	مغربی
۱۵	سواتی	غفرا	۱۳	س	۶۰	زحل	آبی	عقرب آتشی	نورانی	سمیع	۱۸۰	سننے والا	مشترک	۵۰۰	عقد شہوت	خشک	مرجھ مرکب	ہوائیل	لیزش	مشرقی
۱۶	بساکھا	زبانا	۱۳	ع	۷۰	مشتری	خاکی	سنبلہ	نورانی	علی	۱۰۰	بلند رتبہ	جلالی	۲۰۰	زنگری	تر	لوبان سفید	نورائیل	فنیوش	جنوبی
۱۷	انورادھا	اکلیل	۱۳	ف	۸۰	مریخ	آتشی	اسد	ظلمانی	فتاح	۴۸۹	کھولنے والا	جمالی	۴۲	عداوت	گرم	جوز	سرمائیل	ابلیوش	مشرقی
۱۸	جیشٹا	قلب	۱۳	ص	۹۰	شمس	بادی	میزان	نورانی	صمد	۱۳۴	بے پرواہ	جلالی	۲۰۰	الفت	تر	بسباسہ	ہمیائیل	طلاہوش	مغربی
۱۹	مولا	شولہ	۱۳	ق	۱۰۰	زہرہ	آبی	حوت	نورانی	قادر	۳۰۵	قدرت والا	مشترک	۳۰۰	عقد شہوت	خشک	ترنج	معرائیل	شمیوش	شمالی
۲۰	پوروا کھاڑا	نعائم	۱۳	ر	۲۰۰	عطارد	خاکی	سنبلہ	نورانی	رب	۲۰۲	پروردگار	جلالی	۴۲	مودت	سرد	گلاب	اہرائیل	بہوش	جنوبی
۲۱	اتراکھاڑا	بلدہ	۱۳	ش	۳۰۰	قمر	آتشی	عقرب	ظلمانی	شافی	۴۱۰	شفا دینے والا	جلالی	۲۰۰	عداوت	گرم	عود سفید	ہرائیل	تنزلیشہ	شمالی
۲۲	ابھجت	ذابح	۱۳	ت	۴۰۰	زحل	بادی	دلو	ظلمانی	تواب	۴۰۹	توبہ قبول کرنیوالا	جلال	۳۰۰	عقد نوم	تر	عنبر	عزرائیل	طلیوش	مغربی
۲۳	شراون	بلع	۱۳	ث	۵۰۰	مشتری	آبی	حوت	ظلمانی	ثابت	۹۰۳	قائم رہنے والا	جلالی	۴۰۰	بغض	خشک	عود سفید	سمکائیل	طیرش	شمالی
۲۴	دھنشٹا	سعود	۱۳	خ	۶۰۰	مریخ	خاکی	جدی	ظلمانی	خالق	۷۳۱	پیدا کرنیوالا	مشترک	۷۰	محبت	سرد	بنفشہ	میکائیل	والاہش	جنوبی
۲۵	شت بھکا	اخبیہ	۱۳	ذ	۷۰۰	شمس	آتشی	قوس	ظلمانی	ذاکر	۹۲۱	ذکر کرنیوالا	مشترک	۷۹	بغض	گرم	ریحان	برطائیل	سکلاہوش	مشرقی
۲۶	پوروا بھادرپد	مقدم	۱۳	ض	۸۰۰	زہرہ	بادی	دلو	ظلمانی	ضار	۱۰۰۱	ضرر پہنچانے والا	جلالی	۴۲	بغض	گرم	گل ارغوان	عکائیل	ناپوش	مغربی
۲۷	اترا بھادرپد	مؤخر	۱۳	ظ	۹۰۰	عطارد	آبی	حوت	ظلمانی	ظاہر	۱۱۰۶	آشکارا	جلالی	۲۵	عداوت	خشک	گل نسرین	نزائیل	عقروش	شمالی
۲۸	ریوتی	رشا	۱۳	غ	۱۰۰۰	قمر	خاکی	حوت	ظلمانی	غفور	۱۲۸۶	بخشنے والا	جمالی	۳۰۰	صحت امراض	خشک	قرنفل	نوخائیل	مرقوش	شمالی

شرح منازل: [illegible] ا - ب - ج - د [illegible]

نوٹ:۔ اہل ہند جوتشی نچھتر ابھجت کو شمار نہیں کرتے اور اس کو مخفی رکھتے ہیں مگر ترازو فرزند اور جنگ و نکاح میں اس نچھتر سے کام لیتے ہیں اور احکام جاری کرتے ہیں اور ضعف کو ۲۸ نچھتر پر تقسیم کرتے ہیں

صدقہ اور خصوصی عزیمت رجعت و نحوست سیارگان



ارشاد رسول اکرم ﷺ ہے کہ صدقہ حاجت مند کے ہاتھ میں جانے سے پہلے خدا کے ہاتھ میں پہنچتا ہے۔

دوسری حدیث میں بھی امام سجادؓ سے منقول ہے کہ صدقہ بندے کا ہاتھ میں اس وقت تک نہیں پہنچتا جب تک کہ پہلے پروردگار کے ہاتھ میں نہ جائے۔

دیگر ایک تیسری روایت میں ہے کہ اس بندے کے تمام اعمال فرشتے اپنی تحویل میں لے لیتے ہیں سوائے صدقہ کے کہ جو براہ راست خدا کے ہاتھ میں جاتا ہے۔

سورۃ توبہ آیت نمبر 103 اس کی بہترین تشریح ہے۔ تمام ذی روح مخلوق خدا ہیں۔ انسانوں کے ساتھ جانوروں سے صلہ رحمی (صدقہ) بھی بے حد حسن عمل ہے۔ برسا برس کی تحقیق کے بعد طلسماتی دنیا کے لئے ہم نے صدقات کا ایک چارٹ بنایا ہے جن جن بھائیوں نے ان پر عمل کیا ان کی مشکلات اسرار غیبی سے دور ہو جائیں گی۔ پریشانیوں کے بادل چھٹ کر خوشیاں ان کا مقدر بن جائیں گی۔

خصوصی عزیمت رجعت و نحوست سیارگان

يَااَللّٰهُ يَااَللّٰهُ يَارَحْمٰنُ يَارَحِيْمُ يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ يَاحَافِظُ يَانَاصِرُ يَامُعِيْنُ يَاشَافِيْ يَاكَافِيْ يَاقَادِرُ يَاكَرِيْمُ بِحَقِّ كٓهٰيٰعٓصٓ بِحَقِّ حٰمٓعٓسٓقٓ بِحَقِّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اَحْفِظْنِيْ مِنَ النَّحُوْسَتِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَالْمُشْتَرِيْ وَالزُّحَلِ وَالزُّهْرَهِ وَالْعَطَارِدِ وَالْمَرِّيْخِ وَالرَّاسِ وَالذَّنَبِ بِحَقِّ يَااَللّٰهُ يَااَحَدُ يَاصَمَدُ يَالَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَااَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔

اول آخر گیارہ گیارہ مرتبہ کوئی سا بھی درود شریف پڑھ لیں بچوں کے والدین بھی پڑھ سکتے ہیں۔

خصوصی نوٹ اگر آپ مندرجہ بالا عزیمت کو صرف 9 بار روزانہ پڑھنا اپنا معمول بنالیں تو پھر کسی سیارے کی نحوست آپ کے قریب نہ آئے گی۔ میری طرف سے آپ کو اس عمل کی عام اجازت ہے۔ خواہاں ہوں تو خصوصی اجازت بھی لے سکتے ہیں۔

قسط ۳

پتھروں کی خصوصیات

پکھراج اس نگینہ کو عربی میں یاقوت، فارسی میں پکھراج۔ ہندی میں پوشراگ، انگریزی میں ٹوپاز کہتے ہیں۔

پکھراج بالعموم سفید اور زرد رنگ کا ہوتا ہے۔ مزاج کے اعتبار سے یہ سرد ہے۔ اور کسی قدر یہ ہیرے کے مشابہ ہے۔

پکھراج پہننے سے مال داری اور شان وشوکت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اگر پکھراج راس آجائے تو انسان کو زبردست مقبولیت حاصل ہوتی ہے۔ اور دن بہ دن اس کے مرتبے میں اضافہ ہوتا ہے۔ ہر طرف اس کی پذیرائی ہوتی ہے اور ہر قسم کا سکون اُسے میسّر آتا ہے۔ پکھراج کے استعمال کرنے سے جسم کی قوت بڑھتی ہے۔ اور عقل میں اضافہ ہوتا ہے۔ پکھراج قوتِ ارادی کو بلند کرتا ہے کاروباری الجھنوں سے نجات دلاتا ہے۔ مزاج میں استحکام پیدا کرتا ہے۔ اور انسانی طبیعت کو انصاف کی طرف اُبھارتا ہے۔

پکھراج غم وغصّہ کو دور کرتا ہے۔ عزّت ووقار میں اضافہ کرتا ہے۔ اس کے پہننے سے محبوبیت میں اضافہ ہوتا ہے اور دوسروں کے دلوں میں قدردانی کے جذبات اُبھارتا ہے۔ مذہبی عقائد میں پختگی پیدا کرتا ہے۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ پکھراج کے استعمال سے جو لوگ اولاد کی نعمت سے محروم ہوتے ہیں انہیں ربّ العٰلمین اولاد کی نعمت عطا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ پکھراج پہننے والوں کو اولاد کا سُکھ بھی نصیب ہوتا ہے۔ یعنی پکھراج کے استعمال سے اولاد کے اندر فرمانبرداری اور اطاعت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ اور اولاد کو ماں باپ کی اطاعت اور فرمانبرداری پر اُکساتے ہیں۔

اگر پکھراج کو گلے میں ڈالیں تو جادو کے اثرات سے حفاظت ہوتی ہے۔ اور اس طریقۂ استعمال سے غم وغصّہ سے بھی بچاؤ ہوتا ہے۔

پکھراج کے بارے میں یہ بھی مشہور ہے کہ یہ نگینہ انسان کو عیاری اور عیاشی سے باز رکھتا ہے۔ اور کردار کے اندر استحکام پیدا کرتا ہے۔

پکھراج بالعموم ان لوگوں کو راس آتا ہے۔ جن کا بُرج حمل جوزا، اسد، عقرب، قوس ہو۔ جن حضرات کا ستارہ عطارد ہو ان کو بھی خاص طور سے راس آتا ہے۔

جن حضرات کا مفرد عدد ایک، چار یا نو ہو انہیں بھی پکھراج فائدہ پہنچاتا ہے۔ نیز ان لوگوں کو بھی فائدہ پہنچاتا ہے۔ جنکا مزاج بادی ہو۔

پکھراج کے طبّی خواص یہ ہیں کہ جذام اور خرابیٔ خون سے حفاظت کرتا ہے۔ زہر کے اثرات کو بھی دفع کرتا ہے۔ بواسیر میں کمی کرتا ہے۔ اور کسی بھی طرح کی نکسیر اور خون کے بہاؤ کو روکتا ہے۔ پھوڑے پھنسی وغیرہ میں بھی پکھراج دافع مرض ثابت ہوتا ہے۔

جو خواتین لیکوریا میں مبتلا ہوں یا جن خواتین کے گردے یا مثانے میں پتھری پیدا ہوگئی ہو ان کو پکھراج ضرور پہننا چاہئے۔ پکھراج دل کی تمام بیماریوں میں مفید ثابت ہوتا ہے اور مردوں کو جریان کی بیماری سے بھی روکتا ہے۔

پکھراج کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اپنے پہننے والے کے اخلاق میں شگفتگی پیدا کرتا ہے۔ اور خلوص ومحبت پر اُکساتا ہے۔ بالعموم پکھراج پہننے والے بہت خوش اخلاق ہوتے ہیں۔ اور اُن میں ہمدردی کا جذبہ بھی حد سے زیادہ ہوتا ہے۔

جو لوگ پانی میں کام کرتے ہیں۔ پانی کے جہاز میں ڈیوٹی انجام دیتے ہیں یا پانی سے متعلق کوئی بھی ذمّہ داری نبھاتے ہیں ان کے لئے یہ پتھر بہت اہمیت رکھتا ہے۔ لیکن اسکے ساتھ یہ فضاؤں میں کام کرنے والوں کے لئے بھی خاصا مفید ثابت ہوتا ہے۔ پکھراج قیمتی پتھر ہے۔ ربّ العٰلمین نے جن حضرات و

(باقی صـ۹۴ پر)



فلاں عورت کو حمل ہے یا نہیں ؟

اگر کوئی شخص کسی شادی شدہ عورت کے بارے میں یہ جانکاری حاصل کرنا چاہتا ہے کہ اس کو حمل ہے یا نہیں تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ حسب قاعدہ مستحصلہ برآمد کرنے کے بعد اس کو ۲ سے تقسیم کردیں۔ تقسیم کے بعد اگر ایک باقی رہے تو حمل ہے۔ اگر صفر بچے تو حمل نہیں ہے۔

مثلاً نسیم احمد زینب بنت خالدہ، زوجہ سلیم احمد کے بارے میں ۲۲ نومبر ۲۰۰۲ء بروز جمعہ کو ۴ بجے یہ معلوم کرنا چاہتا ہے کہ وہ حاملہ ہے یا نہیں تو اس کے لئے پہلے سوال کے الفاظ اس طرح قائم کریں گے۔

کیا زینب بنت خالدہ زوجہ سلیم احمد ابن اختری کو حمل ہے، یا نہیں۔؟ اس کا جواب حاصل کرنے کے لئے تفصیل اسطرح پھیلانی پڑے گی۔

(۱) نام متعلقہ۔ زینب خالدہ سلیم احمد اختری	۲۱۱۵	۹
(۲) نام سائل۔ نسیم احمد۔	۲۱۳	۶
(۳) حروف سائل کے مجموعی اعداد۔	۲۷۶	۶
(۴) تاریخ عیسوی ۲۲۔	۲۲	۴
(۵) ماہ عیسوی نومبر۔	۱۱	۲
(۶) سن عیسوی۔	۲۰۰۲	۴
(۷) تاریخ ہجری ۱۶۔	۱۶	۷
(۸) ماہ ہجری ۹۔	۹	۹
(۹) سن ہجری ۱۴۲۳۔	۱۴۲۳	۱
(۱۰) ماہ ہندی مگھر۔	۸	۸
(۱۱) دن جمعہ مقررہ نمبر۔	۶	۶
(۱۲) برج عقرب۔	۸	۸
(۱۳) متعلقہ ستارہ مشتری عدد منفی۔	۶	۶
(۱۴) منزل قمر نثرہ	۸	۸

آیئے اب ان تمام مفرد اعداد کا مستحصلہ برآمد کریں

۹ ۶ ۶ ۴ ۲ ۴ ۷ ۹ ۱ ۸ ۶ ۸ ۶ ۸
۶ ۳ ۱ ۶ ۶ ۲ ۷ ۱ ۹ ۵ ۵ ۵ ۵
۹ ۴ ۷ ۳ ۸ ۹ ۸ ۱ ۵ ۱ ۱ ۱
۴ ۲ ۱ ۲ ۸ ۸ ۹ ۶ ۶ ۲ ۲
۶ ۳ ۳ ۱ ۷ ۸ ۶ ۳ ۸ ۴
۹ ۶ ۴ ۸ ۶ ۵ ۹ ۲ ۳
۶ ۱ ۳ ۵ ۲ ۵ ۲ ۵
۷ ۴ ۸ ۷ ۷ ۷ ۷
۲ ۳ ۶ ۵ ۵ ۵
۵ ۹ ۲ ۱ ۱
۵ ۲ ۳ ۲
۷ ۵ ۵
۳ ۱
۴

۲) ۴ (۲
۴
×

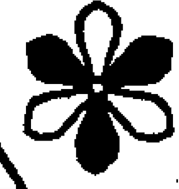
صفر بچنے کا مطلب یہ ہے کہ زینب بنت خالدہ کو حمل نہیں ہے۔



خزانۂ طلسمات عرف اُلّو تنتر

مطبوعہ 1940ء

(باتصویر فوٹو سٹیٹ مجلّد)



مؤلف: ڈاکٹر گنیش داس چوپڑہ ملتان نواسی

اُلّو تنتر ایک ایسا مجموعۂ منتر ہے جو ہر ایک کے لئے برابر فائدہ مند ہے۔ اس کے پریوگ سے کل جُگی لوگ اتنا ہی فائدہ اُٹھا سکتے ہیں جس قدر کہ دوسرے یگ کے لوگ مستفید ہو سکتے ہیں۔ گوشِ ہوش سے سُنو نااہل لوگوں سے پوشیدہ رکھو۔ یہ امر واضح کر دینا بھی نہایت ہی ضروری ہے کہ اس تنتر کے متعلق شری نارورشی مہاراج کا یہ بھی سُراپ (یعنی بددُعا) ہے کہ جو انسان ان اعمال کو ناجائز استعمال کرے گا وہ ہمیشہ ذلیل وخوار ہوگا۔ اپنی عاقبت کو برباد کرے گا۔ اس کی آتما (یعنی رُوح) ہر طرف نفرت کی نگاہ سے دیکھی جائے گی۔ اس اُلّو تنتر کے عامل کو ایسی خوشی حاصل ہوگی کہ وہ اپنے آپ کو ہفت اقلیم کا بادشاہ سمجھنے لگے گا۔ دین و دُنیا کے تمام فوائد سے بہرہ اندوز ہو کر اپنی اور دوسروں کی زندگی کو کامرانی سے ہمکنار کرے گا۔ یہ کتاب سفلی منتروں کا بحرِ ناپیدا کنار ہے۔ جس میں اُلّو سدھی کے تمام حقیقی درست منتر اور اعمال درج ہیں۔ حُبّ وتسخیر کے بے مثال اعمال، لوہے کی لاٹھ عمل اور باتصویر اعمال و نقوش کا ذخیرہ اس کے اندر موجود ہے۔

آیت الکرسی کے مؤکل کی تسخیر

آیت الکرسی کی زکوٰۃ اور دعوت

امام بونیؒ کہتے ہیں کہ جب اس کا عامل بننا چاہو تو اشرپر بھروسہ کرو اور اپنے دل کو جگہ کو اور کپڑوں کو پاک صاف رکھو اور نیت کو خالص کرو۔ پھر منگل کے دن فجر کی نماز کے وقت خلوت میں بیٹھو اور دھونی بکثرت اپنے پاس رکھو اور ہر فرض نماز کے بعد ۷۲ مرتبہ دعوت پڑھو اور دھونی لگاتے رہو۔

پہلی مرتبہ مقام خلوت کے کسی گوشے سے گدھے کی آواز کے مشابہ کوئی آواز سنوگے، مگر اس سے نہ ڈرو نہ گھبراؤ۔ کیوں کہ وہ تم پر قادر نہ ہوں گے۔ دوسری رات آدھی رات کے وقت خلوت کے اوپر گھوڑے کی سی آواز سنوگے، مگر نہ گھبراؤ نہ ڈرو اور تیسری رات نصف شب کے قریب تین قطاط سرخ، سفید اور سیاہ دروازے سے داخل ہوکر مقام خلوت کے درمیان سے گزریں گے۔ مگر تم بالکل نہ ڈرو، کیوں کہ تم پر قادر نہ ہوں گے یہ دعوت آٹھ ہوگی چوتھی رات نصف شب کے وقت دھونی سلگاؤ۔ اور روبقبلہ ہوکر دعا پڑھو۔ اس وقت دیوار شق ہوگی۔ اور نورانی خادم ظاہر ہوگا۔ اس سے مطلق نہ ڈرو۔ دھونی سلگاتے رہو۔ تا آنکہ وہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَلِیَّ اللّٰہِ۔

اس کو جواب میں کہو وَعَلَیْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ تب وہ کہے گا کہ اے ولی اللہ ہم سے کیا چاہتے ہو، تم کہو کہ میں ایک خادم چاہتا ہوں جو عمر تک میری خدمت کرے وہ کہے گا۔ کہ یہ سونے کی انگوٹھی لو، جس میں اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم نقش ہے اور یہ ہمارے تمہارے درمیان عہد ہے۔ جب تم مجھے بلانا چاہو تو دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہن کر تین مرتبہ دعوت پڑھو۔ اور یہ کہو یَا مَلِكُ کند یاس اجبنی بِحَضْرَتِكَ فِیْ کُلِّ مَا تُرِیْدُ مِنْ طَیِّ الْمَکَانِ وَالْمَشْیِ عَلَی الْمَاءِ وَغَیْرِھِمَا مِنْ

اَنْوَاعِ الْکَرَامَاتِ ھٰذَا مَعَ التَّوَکُّلِ۔

صاحب خزینہ کہتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ عمل بلا شیخ کی اجازت کے حاصل نہ ہوگا۔ کیوں کہ بہت اسرار و خصائص انسان کی پیدائش ہی کی طرح اجازت یافتہ شیوخ کی برکت سے حاصل ہوتے ہیں۔

آیت الکرسی کی یہ دعوت و عزیمت دعوت مستحبات ہے۔ اور اس کی تاثیر عجیب ہے۔

امام ابوحامد غزالیؒ کہتے ہیں کہ اس دعوت مبارکہ سے زیادہ سریع التاثیر کوئی اور نہیں خاص کر تکالیف شرائر کے ازالہ کے لئے۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ پہلے تین سو تیرہ مرتبہ آیت الکرسی پڑھے۔ اس کے بعد سات مرتبہ یہ دعوت پڑھے۔ اور یہ عمل عشاء کے بعد پاک جگہ خلوت میں پڑھے۔

امام بونیؒ کہتے ہیں خلوت میں ہر فرض نماز کے بعد یہ عزیمت بیس مرتبہ پڑھے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے خدام کو اس کیلئے مسخر کردے گا۔

بعض اہل خواص کہتے ہیں کہ جو کوئی روزانہ ایک مرتبہ اس دعوت مبارکہ پر مداومت کرے اور آیت الکرسی بمقدار کلمات حروف پڑھنے کے بعد پڑھے۔ تو اللہ تعالیٰ بنی آدم و بنات حوا کو اس کے تابع فرمان کردے گا۔ اور تمام مشکل کام اس کے لئے آسان ہوجائیں گے۔

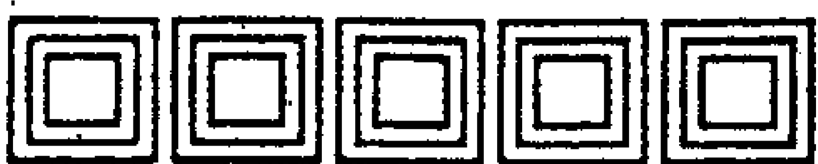
دعوت عزیمت

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَسَّلُ اِلَیْكَ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ

یَا رَحْمٰنُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا رَحِیْمُ یَا رَحِیْمُ، یَا هُوَ یَا هُوَ
یَا هُوَ۔ یَا رَبَّاهُ یَا رَبَّاهُ یَا رَبَّاهُ۔ یَا سَیِّدَاهُ یَا سَیِّدَاهُ یَا سَیِّدَاهُ۔
یَا هُوَ یَا هُوَ یَا غِیَاثِیْ عِنْدَ شِدَّتِیْ یَا اَنِیْسِیْ عِنْدَ وَحْدَتِیْ
یَا مُجِیْبِیْ عِنْدَ دَعْوَتِیْ یَا اللّٰهُ یَا اللّٰهُ یَا اللّٰهُ، اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا مَنْ تَقُوْمُ السَّمٰوٰتُ
وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ یَا جَامِعَ الْمَخْلُوْقَاتِ تَحْتَ لُطْفِهٖ وَقَهْرِهٖ
اَسْاَلُكَ اللّٰهُمَّ اَنْ تُسَخِّرَ لِیْ رُوْحَانِیَّةَ هٰذِهِ الْاٰیَةِ
الشَّرِیْفَةِ تُعِیْنُنِیْ عَلٰی قَضَاءِ حَوَائِجِیْ یَا مَنْ لَا تَاْخُذُهٗ
سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ اِهْدِنَا اِلَی الْحَقِّ وَاِلٰی طَرِیْقٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔ حَتّٰی
اَسْتَرِیْحَ مِنَ اللَّوْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ
الظّٰلِمِیْنَ یَا مَنْ لَّهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ
یَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اَللّٰهُمَّ اشْفَعْ لِیْ وَاَرْشِدْنِیْ فِیْمَا
اُرِیْدُ مِنْ قَضَاءِ حَوَائِجِیْ وَاِثْبَاتِ قَوْلِیْ وَفِعْلِیْ وَعَمَلِیْ
وَبَارِكْ لِیْ فِیْ اَهْلِیْ یَا مَنْ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ
وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ یَا مَنْ یَعْلَمُ ضَمِیْرَ عِبَادِهٖ
سِرًّا اَوْ جَهْرًا۔ اَسْاَلُكَ اللّٰهُمَّ اَنْ تُسَخِّرَ لِیْ خُدَّامَ
هٰذِهِ الْاٰیَةِ الْعَظِیْمَةِ وَالدَّعْوَةِ الْمُنِیْفَةِ یَكُوْنُوْنَ لِیْ
عَوْنًا عَلٰی قَضَاءِ حَوَائِجِیْ هَیْلَاهَیْلَاجَوْلَاجَوْلَا مَلْكًا مَلْكًا
یَا مَنْ لَّا یَتَصَرَّفُ فِیْ مُلْكِهٖ اِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ سَخِّرْ لِیْ عَبْدَكَ كِنْدِیَاسَ حَتّٰی یُكَلِّمَنِیْ
فِیْ حَالِ یَقْظَتِیْ وَیُعِیْنَنِیْ فِیْ جَمِیْعِ حَوَائِجِیْ یَا مَنْ وَّلَا یَئُوْدُهٗ
حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ۔ یَا حَمِیْدُ یَا مَجِیْدُ یَا بَاعِثُ
یَا شَهِیْدُ یَا حَقُّ یَا وَكِیْلُ یَا قَوِیُّ یَا مَتِیْنُ كُنْ لِیْ عَوْنًا عَلٰی
قَضَاءِ حَوَائِجِیْ بِاَلْفِ اَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ
الْعَظِیْمِ۔ اَقْسَمْتُ عَلَیْكَ یَا اَیُّهَا السَّیِّدُ الْكِنْدِیَاسُ اَجِبْنِیْ
اَنْتَ وَخُدَّامُكَ وَاَعِیْنُوْنِیْ فِیْ جَمِیْعِ اُمُوْرِیْ بِحَقِّ مَا تَعْتَقِدُوْنَهٗ
مِنَ الْعَظَمَةِ وَالْكِبْرِیَاءِ وَبِحَقِّ هٰذِهِ الْاٰیَةِ الْعَظِیْمَةِ
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا كَثِیْرًا۔

شیخ اکبر محی الدین ابن العربیؒ کہتے ہیں کہ جو آیت الکرسی بمقدار کلمات، بمقدار حروف یا بمقدار عدد المرسلین پڑھے اسے چاہئے کہ تعداد پوری کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّیْ بُرْهَانًا یُوْرِثُنِیْ اَمَانًا وَّاَنْسِنِیْ بِكَ
عَلٰی كُلِّ مَطْلُوْبٍ وَّاَصْحِبْنِیْ بِعَوْنِ عِنَایَتِكَ فِیْ نَیْلِ كُلِّ
مَرْغُوْبٍ یَا قَادِرُ یَا جَلِیْلُ یَا قَاهِرُ یَا عَظِیْمُ یَا نَاصِرُ۔ كَتَبَ
اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ۝



بقیہ: پتھروں کی خصوصیات

خواتین کو وسعت دی ہو تو ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ پکھراج ضرور پہنیں۔ اور اللہ کی عطا کردہ اس نعمت کا فائدہ اٹھائیں۔ انسان اپنی زندگی میں ہزاروں فضولیات پر خرچ کرسکتا ہے۔ اگر وہ اللہ کی ان نعمتوں پر اپنی رقم خرچ کر تو اس کو فائدہ بھی ہو اور اس کے یقین میں بھی اضافہ ہو۔ کیوں کہ رب العلمین نے اس دنیا میں بے شمار نعمتیں ایسی بھی پیدا کی ہیں کہ انسان کو ان کی قدر و قیمت کا آج بھی اندازہ نہیں ہے۔ کاش ہم اللہ کی پیدا کردہ نعمتوں سے فائدہ اٹھانے کے اہل بھی بن جائیں۔ اور ان نعمتوں سے استفادہ کرنے کی توفیق بھی عطا ہو جائے۔

(باقی آئندہ)



بقیہ: کیا آپکا برج سرطان ہے؟

کرنے والا شخص ہوتا ہے۔ وہ سرطانی مرد یا عورتیں اور بچے جو قمر کے ماتحت ہیں۔ انہیں بہت اچھا کھانا پکانا آتا ہے۔ بلکہ اگر کسی بھی وقت انہیں کچھ افراد کے لئے فوری پکانا پڑ جائے تو منٹوں میں اپنا کام ختم کر دیتے ہیں۔

سرطانی آدمی ہمیشہ اپنی بیوی بچوں سے بہت محبت کرنیوالا ہوتا ہے۔ اور ان کو اور دوسروں کو کھانا کھلا کر بہت خوشی محسوس کرتا ہے۔ سرطانی آدمی اپنی بیوی کی پریشانی کو خوش اسلوبی سے دور کرنے میں لگ جاتا ہے۔ موڈی ہونے کے باوجود وہ معاملات میں ثابت قدم رہتا ہے۔ وہ اپنی بیوی کو ہمیشہ بچوں کی طرح سمجھتا ہے۔ چاہے اس کی بیوی دادی بن جائے تب بھی اس کے ذہن میں وہی پہلی ملاقات والی لڑکی بسی ہوتی ہے۔ جسے اس نے سنبھال کر رکھا ہوا ہو۔



کرشمۂ عملیاتِ مخفی

(حصہ دوم)

فوٹوسٹیٹ مجلد اعلیٰ

مصنف جناب ملازم حسین ماہر روحانیات اسلام آباد

✦ اس کتاب میں کیا ہے؟ یہ تو کتاب کو دیکھ کر ہی پتہ چلے گا۔ مختصری تفصیل اس طرح ہے۔ لہٰذا کتاب کے شروع میں عملیات وتعویذات کے ابتدائی اصول لکھے گئے ہیں۔ اس کتاب میں مصنف نے حاضرات کھولنے اور ہمزاد طابع کرنے کے وہ راز لکھے ہیں جو کہ برسوں ٹھوکریں کھانے کے بعد نہیں ملتے۔ نہ ہی کوئی عامل بتاتا ہے۔ شائقین ہمزاد مؤکلات طابع کرنے والوں کے لئے اُن بنیادی باتوں کی مفصل تشریح کی گئی ہے۔ جنہیں نظر انداز کر کے ہمزاد مؤکلات طابع کرنے کی آرزو پوری نہیں ہوسکتی۔

✦ حاضرات کھولنے کا مجرب عمل (رازسینہ) انگوٹھے پر حاضرات کرنا۔ بزرگوں کی ارواح سے ملاقات کرنے کا عمل۔ کشف القبور کا مجرب عمل۔ حاضرات سورۃ المزمّل شریف۔ عمل ہمزاد کا انتخاب کرنا۔ دھوپ میں کھڑے ہوکر عمل کرنا۔ رات کو چراغ جلا کر عمل کرنا۔ مُردہ اُٹھانے کی ترکیب۔ ہمزاد کی شکل اور اُس کا حاضر ہونا۔ ہمزاد سے گفتگو کرنے کا فن۔ ہمزاد سے باتیں کریں۔ متفرق عملیات وتعویذات میں ہر ضرورت کے اعمال لکھے گئے ہیں۔

✦ برائے تشخیص مرض۔ حاضری مطلوب گمشدہ/ رُوٹھے ہوئے/ غائب افراد کو واپس بلانا۔ نقش حروفِ صوامت۔ مکان خالی کرانے کا مجرب عمل۔ مقدمہ میں کامیابی کے لئے۔ چور کی شناخت کے لئے۔ گردشِ ایام سے نجات کے لئے۔ ہر طرح کی بندش کھولنے کا عجیب عمل۔ تصوراتی عمل حُب۔ تمام امراض کیلئے تیر بہدف تحفہ۔ قرض واپس لینا۔ قرض سے نجات۔ رہائی قیدی۔ برائے جادو سحر آسیبی اثرات۔ حاضری مال و دولت۔ برائے ترقی ملازمت۔

تسخیراتِ مؤکلات

اسمِ عملُ یا بدُّوحُ با مؤکّل

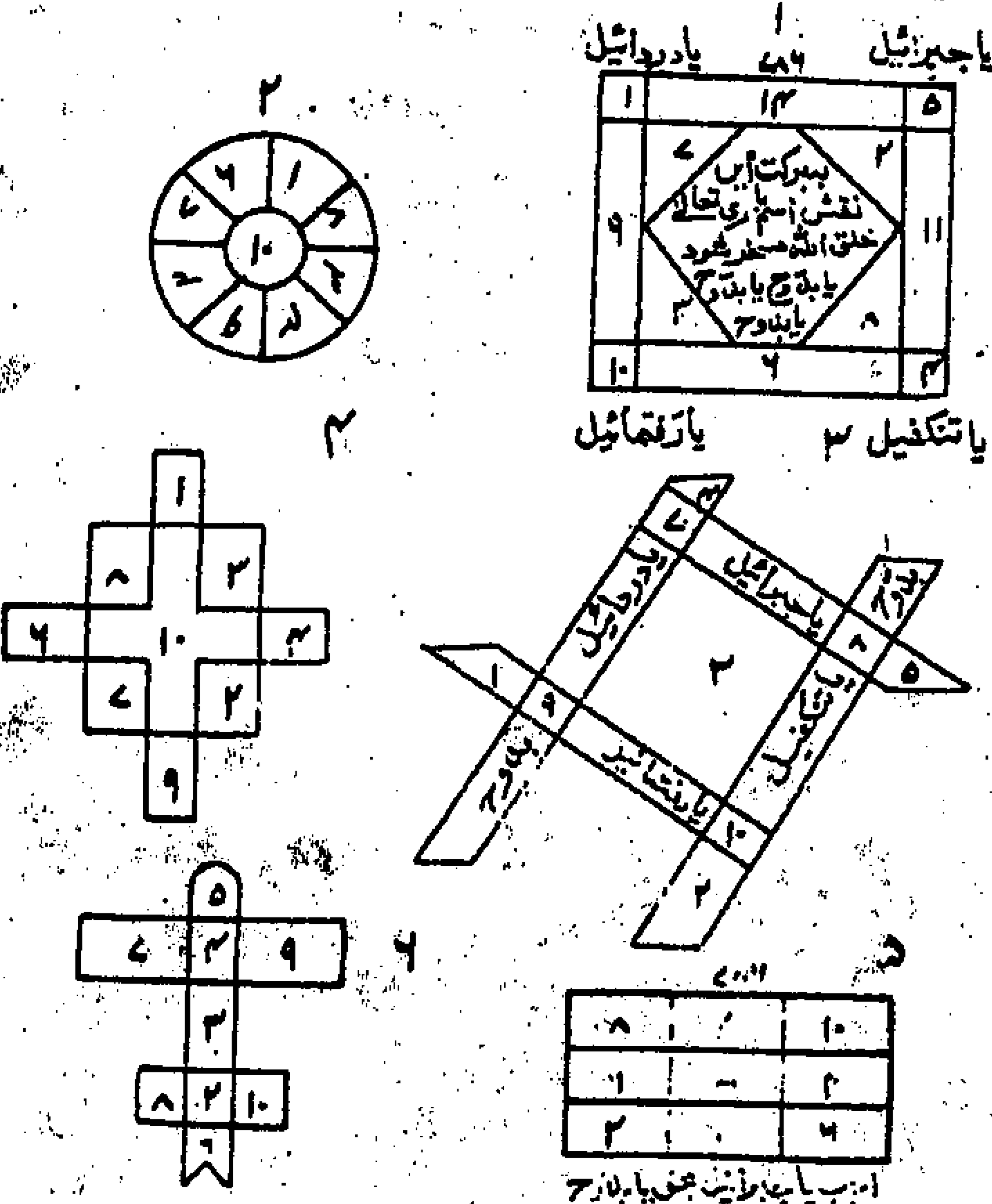
عمل یا بدوح جتنا آسان ہے اتنا ہی مشکل ہے۔ کیوں کہ اس عمل میں رجعت بہت جلد ہوتی ہے۔ اگر پیر با تصرف یا پابند شرع ہے یا اس اسم کے عامل کی اجازت سے شروع کرے تو رجعت سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ اگر بدوح کے بجائے بدو پڑھا یا بدھو یعنی بڑی ح کے بجائے دو چشمی ھے پڑھے گا تو نقصان کا امکان زیادہ ہے۔ اگر یا بدو پڑھے گا تو وہ گھر وہ بستی ویران ہو جائیگی۔ یا وہاں کے باشندے طرح طرح کی مصیبتوں اور پریشانیوں کا شکار ہوں گے۔ اور یا بدوہ پڑھے گا تو اس گھر یا گاؤں میں آگ لگ جاتے گی۔ اس عمل کا اثر بہت دیر پا ہے۔ اس لئے اس سے نفع نقصان کا اثر بھی دیر سے ظاہر ہوتا ہے۔ اور ایک چلہ کا اثر برسوں باقی رہتا ہے۔

یہ عمل لیلی (رات کا)، ہے دن میں پڑھنے کے بھی بُرے اثر ظاہر ہوں گے۔ ان وجوہ کے پیش نظر ہر ایک کو جو اس کا اہل نہ ہو یہ عمل نہ کرنا چاہیئے۔ اور جو شخص کسی کو انتقاماً یہ عمل بتائے گا جس طرح اکثر حاسد اور دشمن کسی کو برباد کرنے لئے ہمدرد بن کر شراب اور جوئے کا عادی بنا دیتے ہیں اگر کسی نے ایسا کیا تو جو نقصان پڑھنے والے کو پہنچے گا بتانیوالا بھی اس سے محفوظ نہ رہے گا۔

عمل یا بدوح کے ذریعہ تسخیر خصوصی اور تسخیر عمومی دونوں کام لئے جا سکتے ہیں۔ یہ عمل ہر دو کام میں مجرّب و مشہور ہے۔ یہاں صرف تسخیر عمومی کے طریقے درج کئے جاتے ہیں۔

پہلا طریقہ تسخیر عمومی کے لئے تین چلے بطریق افضل پرہیز شرعی پڑھے اور طہارت کی پابندی کرے۔ اوّل چلے میں یاجبرائیلُ بحقِ یابدّوحُ چار ہزار بار روزانہ بعد مغرب سے وقت طلوع فجر تک وقت کی پابندی سے پڑھے۔ اوّل و آخر درود شریف ۱۴ بار دوسرے چلے میں یاجبرائیلُ یاتنکفیلُ بحقِ یابدّوحُ ۴۰۰ بار اوّل و آخر درود شریف ۱۲ بار۔ تیسرے چلے میں یاجبرائیلُ یادردائیلُ یارفتمائیلُ یاتنکفیلُ بحقِ یابدّوحُ ۴۰ بار۔ اس عمل کو خواہ بطریق اکمل پڑھے یا بطریق اجمل یا بطریق افضل۔

پہلے دن ختم کرنے پر ان گیارہ نقوش پر نظر ڈالے۔ اور جس پر دل قائم ہو اسی نقش کو ۲۰ عدد لکھے۔ ۱۹ کو آٹے میں گولی بنا کر دریا میں ڈالے۔ آخری کو دم کر کے اپنے پاس رکھے۔ اس کے بعد نمبر وار ہر نقش کو ۲۰ عدد لکھیں ۱۹ دریا میں ڈالے۔ آخری دم کر کے پاس رکھے۔ نمبر وار سے مراد یہ ہے کہ اگر پہلے دن ۱۰ نمبر کا نقش لکھا ہے تو دوسرے دن ۱۱ نمبر کا تیسرے دن ۱، چوتھے دن ۲، اسی ترتیب سے نقل کرتا رہے۔ عمل کا ایک چلہ ہو یا ۳۔ جب بھی عمل ختم ہو۔ اس دن کا جو نقش ہے وہ عمر بھر کے لئے ہے۔ وہ آخری نقش اپنے پاس رکھے۔ اس سے پہلے کہ جو نقش جمع ہو چکے ہیں ہر نقش کو ۲۴ گھنٹے اپنے پاس رکھے۔ ایک منٹ کو بھی جدا نہ کرے۔ جب دوسرے دن دوسرا نقش لکھ کر باندھ لے تب پہلے کو کھول کر رکھ لے۔ یا کسی حاجت مند کو دیدے تسخیر اور روزگار کیلئے مفید ہوگا۔ یہ جمع شدہ نقوش ختم ہونیکے بعد جب بھی کسی کو لکھ کر دے تو وہ ہی نقش جو آخری دن اُسے ملا ہے دے۔



(باقی ص … پر)

مؤکل تابع کیجئے

عمل سورۂ اخلاص

یہ عمل عجیب ترین ہے۔ حل مشکلات کے ساتھ فرحتِ قلبی بھی حاصل ہوتی ہے۔ مگر وہ حیرت انگیز مناظر دکھاتا ہے جس سے نظر ہٹانے کو دل نہیں چاہتا۔ اگر اہل ذوق چاہیں تو اس کی دعوت بھی دیں۔ مگر خلوت اختیار کرنا ہوگی۔ کسی سے کلام نہ کرے۔ ایک پرہیزگار نادم رکھیں۔ کہ وہ ضروریات کو انجام دے، غذا میں صرف بھنے ہوئے چنے یا جو کی روٹی کھاتے۔ باقی ہدایات ترکِ جمالی وجلالی میں ملاحظہ فرمائیں۔ اور اس پر عمل کریں۔ ۱۵ دن کی خلوت میں چھ ہزار بار بطریق مذکور ذیل پڑھیں۔ دن میں روزہ رکھیں۔ ۴۰۰ بار روزانہ دن رات میں پڑھیں۔ باقی اوقات میں درود واستغفار پڑھیں یا سوئیں۔ اور قضائے حاجت کے لئے ۶۰۰ بار ایک دن رات میں ۲۰۰ بار ہر سہ روز پڑھیں۔ اوّل وآخر درود شریف ۴۱ بار۔

طریقہ یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ يَا اَحَدُ يَا وَاحِدُ اَللّٰهُ الصَّمَدُ يَا صَمَدُ يَا فَرْدُ يَا وِتْرُ يَا مَنْ لَّمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا يَا مَنْ لَّمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ط اَسْئَلُكَ اَنْ تُسَخِّرَ لِيْ خُدَّامَ هٰذِهِ السُّوْرَةِ الشَّرِيْفَةِ اَنْ تُجِيْبُوْلِيْ اِلٰى مَا اُرِيْدُ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ۔ جب ۲۰۰ کی تعداد پوری ہوجائے یا ایک دن میں ۶۰۰ کی تعداد پوری کرنا ہو تو ہر ۲۰۰ کے بعد ایک بار یہ دعا پڑھیں۔ اَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا خُدَّامُ هٰذِهِ السُّوْرَةِ الشَّرِيْفَةِ اَنْ تُجِيْبُوْلِيْ مَا تَعْتَقِدُوْنَهٗ اِلَّا مَا اَسْرَعْتُمُ الْاِجَابَةَ بِدَعْوَتِيْ وَبِطَاعَتِيْ فَاَسْرِعُوْا وَاحْضُرُوْا وَاَطِيْعُوْا بِحَقِّ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ۔ اس عمل کو شروع کرتے ہی تین مؤکل عامل کی مدد کیلئے متعین ہوجاتے ہیں۔ اور جبتک عامل کی ضرورت پوری نہ کردیں واپس نہیں جاتے۔ اگر عامل کی ذات یا آپ کی وجہ سے کسی مومن مرد یا عورت کا دل نہیں دکھا ہے اور ان کی آہیں اس وقت حائل نہ ہوں تو مؤکل سامنے حاضر ہوکر یوں کہتے ہیں۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ اس کے جواب میں یوں کہے۔ وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ يَا عِبَادَ اللّٰهِ پھر وہ سوال کریں گے کہ تونے ہم کو کس لئے یاد کیا ہے۔ اب اختیار ہے کہ اُن سے اپنی حاجت بتلائے جائز ومحمود ہوگی تو فوراً پورا کریں گے۔ اور اگر مؤکلین کو تابع کرنا ہے تو ان سے یہ کہے کہ میں چاہتا ہوں کہ تم کو جب یاد کروں حاضر ہو اور میرا جو کام ہو انجام دو۔ اس پر وہ کوئی شرط پیش کریں گے اگر تم نے اُسے پورا کرنے کا وعدہ کیا تو وہ بھی خادم رہیں گے۔ اور جب بھی اس میں کوتاہی برتی۔ مؤکل حاضر نہ ہوں گے۔

ابجد قمری با موکل

(ا) اَجِبْ یَا اِسْرَافِیْلُ بِحَقِّ اَلِفْ یَا اَللّٰہُ الْمَحْمُوْدُ فِیْ کُلِّ فَعَالِہٖ یَا اَللّٰہُ۔

اور اگر فعَالِہٖ کے ف کو زبر کے ساتھ پڑھے تو تمام افعال حسنہ اس کو حاصل ہوں گے مستجاب الدعوات ہوگا۔ یہاں تک کہ پانی کے لیے دعا کرے گا پانی برسے گا اور کسی مسلمان کی ترقی درجات کے لیے دعا کرے گا۔ ترقی ہوگی اور کسی دشمن کی ہزیمت چاہے گا ہزیمت ہوگی۔

اگر فِعَالِہٖ کے ف کو زیر کے ساتھ پڑھے تو دشمن ہلاک ہوں مگر دشمن حق پر ہے تو رجعت ہو اور خود کو نقصان پہنچے بہتر ہے کہ ف کو زبر کے ساتھ پڑھے، ہر مقصد حاصل ہو اور روزانہ کے پیش آنے والے واقعات دکھائے یا بتادیے جاتے ہیں۔ ہر روز ۳۸۲ بار یا ۱۱۲ بار یا ۶۶ بار بہ مجبوری ۷ بار اول و آخر درود شریف ۷ بار۔

(ب) اَجِبْ یَا جِبْرَائِیْل بِحَقِّ بَا یَا بَارُّ فَلَا شَیْءَ کفوہ بِدَلَیْلِہٖ وَ لَا اِمْکَانَ لِوَصْفِہٖ یَا بَارُّ۔

اگر بارّ کو "ر" پر پیش اور لِوَصْفِہٖ کی "ہ" کو زیر کے ساتھ پڑھے، دل اس کا مصفا آئینے کے مثل ہو، حق تعالیٰ کے جلوے دیکھے جاسکیں اور فسق و فجور سے باز رہے، اور صفات ملکی سے موصوف ہو اور کسی صاحب عمل کے چہرے پر نظر ڈالے اس کے دل میں عبرت پیدا ہو اور کبھی برائی اور معصیت کے پاس نہ پھٹکے، اور اگر یَا بَارِّ پڑھے یعنی رے پر زیر اور لِوَصْفِہٖ یعنی "ہ" پر جزم تو جس شہر یا قصبہ یا گاؤں میں صاحب عمل پڑھے گا وہ جگہ ویران برباد ہو جائے اور تمام درخت اور پھل اور باغات خشک ہو جائیں۔ ہر روز ۲۴۷ بار یا ۲۰۳ بار بہ مجبوری ۷ بار اول و آخر درود شریف ۳ بار۔

(ج) اَجِبْ یَا کَلْکَائِیْلُ بِحَقِّ جِیْم یَا جَلِیْلُ الْمُتَکَبِّرُ عَنْ کُلِّ شَیْءٍ فَالْعَدْلُ اَمْرُہٗ وَالصِّدْقُ وَعْدُہٗ یَا جَلِیْلُ۔

یَا جَلِیْلُ لام پر پیش اور صدق بغیر لام الف اور وَعْذُہٗ ذال معجمہ پڑھے تو جو کچھ زمین کے ساتوں طبق کے نیچے ہے، عامل پر ظاہر ہو اگر جَلِیْلَ یعنی لام پر زبر اور الصِّدْقُ الف کے ساتھ اور وَعْدُہٗ دال مہملہ کے ساتھ پڑھے عامل ہونے کے بعد ۴۱ بار پڑھے اور اپنے اوپر دم کرے تو خلائق کی نظر سے غائب ہو اور جب چاہے کہ ظاہر ہو تو پہلے طریقے سے پڑھے تو خلق میں ظاہر ہو جائے گا۔ ہر روز ۱۴۴ بار بہ مجبوری ۷ بار اول و آخر درود شریف ۹ بار۔

(د) اَجِبْ یَا تَرْدَائِیْلُ بِحَقِّ دَالْ یَا دَائِمُ بِلَا فَنَاءٍ وَ لَا زَوَالَ لِمُلْکِہٖ وَ بَقَائِہٖ یَا دَائِمُ۔

اگر فَنَاءٍ ہمزہ کو دو زیر کے ساتھ پڑھے تو تمام عالم ظاہری و باطنی اس کو فناہ دکھائی دے اگر فَنَاءَ ہمزہ کے زبر کے ساتھ پڑھے تمام عالم ظاہر و باطن بے حجاب دیکھے اور دونوں عالم میں سالک کا مرتبہ حاصل ہو۔ ہر روز ۲۵۰ بار یا ۴۶ بار بہ مجبوری ۷ بار اول آخر درود شریف ۷ بار۔

(ہ) اَجِبْ یَا دُوْرَیَائِیْلُ بِحَقِّ ھَا یَا ھَادِیْ اَنْتَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَا تَہْتَدِی الْعُقُوْلُ لِوَصْفِ عَظْمَتِہٖ یَا ھَادِیْ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔

اس کا عامل اندھیرے میں اسی طرح دیکھتا ہے جس طرح روشنی میں دیکھتا ہے نہ دریا میں ڈوبے نہ جنگل میں ہلاک ہو، دریائی جانور اور جنگل کے وحشی اس کے مطیع ہوں، سانپ بچھو اس کے حکم پر عمل کریں، بے دینی، گمراہی فسق و فجور اور معصیت کی تاریکیوں میں کبھی نہ بھٹکے گا اور جس بے دین بدمذہب یا فاسق و فاجر کو نیکی کی تلقین کرے وہ از بس اس کے حکم کی تعمیل کرے اور ہر برائی سے تائب ہو۔ اول آخر درود شریف ۲۱ بار ہر روز ۲۹۲ بار یا ۲۰ بار۔

(و) اَجِبْ یَا رَفْتَمَائِیْلُ بِحَقِّ وَاو یَا وَاحِدُ الْبَاقِیْ اَوَّلَ کُلِّ شَیْءٍ وَ اٰخِرَہٗ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ یَا وَاحِدُ۔

روزانہ ۶۲ ۷ بار یا ۱۹ بار اول آخر درود شریف ۹ بار اگر اَوَّلَ یعنی لام کو زبر پڑھے تو عامل کو ابتدائے آفرینش سے فنا کے عالم تک کا علم ہو اور اس پر کچھ بھی مخفی نہ رہے، اور اَوَّلُ یعنی لام پر پیش اور اٰخِرُہٗ خا کو زبر کے ساتھ پڑھے۔ تمام خلق مسخر ہو اور سب اس کی اطاعت کریں۔

(ز) اَجِبْ یَا تَرْقَائِیْلُ بِحَقِّ زَا یَا زَکِیُّ الطَّاھِرُ مِنْ کُلِّ اٰنٍ بِنَفْسِہٖ یَا زَاکِیْ۔

اگر اس کے عامل کا شیخ یعنی پیر عالم باعمل متقی ہے تو اس کا موکل اس کے

پیر کی شکل میں حاضر ہو اور ہر جائز خواہش بغیر کہے پوری کرے۔ اگر بحق زا کی بغیر (زا و یا) کے پڑھے تو سات قلندر جو اس عالم میں ہیں حاضر ہو کر فرمانبرداری کا وعدہ کریں اور بحق یَا زَا کیٔ الْمُطَهَّرُ ھاء پر زبر پڑھے تو ارواح عالم صاحب عمل کے روبرو ہو کر اپنا حال بیان کریں۔ اور عامل جس مشکل مہم میں ان سے مدد چاہے مدد کریں۔ ہر روز ۸۲۲ بار یا ۳۸ بار بہ مجبوری ۷ بار اول آخر درود شریف ۷ بار۔

(ح) اَجِبْ یَا تَنْکَفِیْلُ بِحَقِّ حَا یَا حَیُّ حِیْنَ لَا حَیَّ فِیْ دَیْمُوْمَةِ مُلْکِهٖ وَ بَقَائِهٖ یَا حَیُّ۔

اس کا عامل جس مریض کو بہ نیت صحت و عافیت دیکھے گا۔ خدا کے فضل و کرم سے وہ مرض جاتا رہے گا جس کا تعویذ دے گا موثر رہے گا اور تمام قول و فعل اس کے درست ہوں گے۔ اگر لَا حَیَّ یا کو زیر کے ساتھ پڑھے گا تو با کشف ہو اور تمام ارواح عالم کا معائنہ کرے گا۔ ہر روز ۵۹۰ بار یا ۱۸ بار اول آخر درود شریف ۱۸ بار۔

(ط) اَجِبْ یَا اِسْمَاعِیْلُ بِحَقِّ طَا یَا طَاهِرُ طَهِّرِ الْمُطَهَّرُ النُّفُوْسَ مِنَ الرِّجْسِ وَالذَّنْبِ وَ الْجَوْرِ وَ الْکُرْبَةِ وَ الْاٰفَةِ وَ الْبَلَاءِ یَا طَاهِرُ۔

اس کا عامل پاک باطن اور بغض و کینہ، حسد، ظلم و جور، تشدد اور گناہ کبیرہ صغیرہ سے محفوظ رہتا ہے۔ نہ کسی بد باطن بدکردار سے کبھی صدمہ پہنچے اور جس کو نظر بھر کر دیکھ لے وہ تابع ہو کر پرہیزگار بن جائے گا اور کبھی اس کی اطاعت سے منہ نہ پھیرے گا۔ ہر روز ۲۱۵ بار یا ۱۴۳ بار بہ مجبوری ۷ بار اول آخر درود شریف ۷ بار۔

(ی) اَجِبْ یَا سَرْکِیْتَائِیْلُ بِحَقِّ یَا یُحْیِ وَ یُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

۶۱۱ بار ۹ یوم بعدہ ۸۵ بار اس کے عامل کی آنکھ میں تسخیر و جلال پیدا ہو چہرے پر عظمت و بزرگی اور ہیبت حق ظاہر ہو جس کو بنظر غضب دیکھ لے مردہ نظر آئے اور جس مردہ دل بیمار کو بنظر شفقت و رحمت دیکھے شفایاب ہو۔ مردہ قلب زندہ ہو اور نیک اعمال کی طرف مائل ہو۔ ہر روز ۷۳۲ بار یا ۳۸ بار بہ مجبوری ۹ بار اول آخر درود شریف ۹ بار۔

(ک) اَجِبْ یَا حَزُوْزَائِیْلُ بِحَقِّ کَافْ یَا کَافِیَ الْمُوَسِّعُ لِمَا خَلَقَ لَهٗ مِنْ عَطَایَا فَضْلِهٖ یَا کَافِیُ۔

اس کے عامل کو سانپ، بچھو درندہ کوئی بھی نقصان نہ پہنچا سکے اور ان میں سے کسی جانور کو دیکھے اور اس کے حملہ کا اندیشہ ہو یا سانپ بچھو کسی کو کاٹ لے تو اس کے عامل کا نام لے کر قسم دینے سے زہر ختم ہو جائے اور حملہ کرنے والا پلٹ کر بھاگ جائے۔ اگر اَلْمُوَسِّعُ سین کو زبر کے سے پڑھے تو خدا تعالیٰ اس کو غیب سے رزق عطا فرمائے اور دل کو غنی کرے اور کبھی مخلوق کا محتاج نہ ہو۔ ہر روز ۲۶۳ بار یا ۱۱۱ بار بہ مجبوری ۸ بار اول آخر درود شریف ۱۱ بار۔

(ل) اَجِبْ یَا طَلْطَائِیْلُ بِحَقِّ لَامْ یَا لَطِیْفُ بِاَوْصَافِ کَمَالِهٖ بِالْلُطْفَةِ وَالْلُطْفَةُ فِیْ لَطٰفَةِ لَطَافَتِكَ یَا لَطِیْفُ۔

سات ہزار بار سات یوم، بعدہ ۱۲۹ بار۔ اس کی روزانہ کی زندگی ہمیشہ خدا کے لطف و کرم میں بسر ہو۔ جو بھی عامل کے پاس آئے اس اقلیت کا حال اس طرح دیکھے جیسے آئینہ میں اپنا عکس دیکھتا ہے۔ جس کی قبر پر جائے آنکھ بند کر کے توجہ کرے۔ چند بار ہی پڑھے صاحب قبر کا حال دیکھے اور بات کرے اور اہل قبر کے دوست اور رشتہ دار کے متعلق جو کہے وہ اس کو انجام دے۔ اگر اہل قبر ولی اللہ ہے تو کسی بھی مسلمان کے لیے سوال کرنے پورا ہو۔ ہر روز ۱۲۹ بار یا ۶۱ بار بہ مجبوری ۷ بار اول و آخر درود شریف ۷ بار۔

(م) اَجِبْ یَا رُوْیَائِیْلُ بِحَقِّ مِیْمْ یَا مَنَّانُ ذُوالْاِحْسَانِ قَدْ عَمَّ کُلَّ الْخَلَائِقِ مَنُّهٗ یَا مَنَّانُ۔

اس کا عامل خود اکسیر بن جاتا ہے۔ اس کے عامل کے پاس ایک مرد عالم غیب سے آتا ہے اور وہ علم سکھاتا ہے کہ جس پتھر پر نظر ڈالے سونا بن جائے۔ اگر مَنُّهٗ نون پر پیش پڑھے اور خالص اللہ کے لیے اس ذکر میں مشغول ہو تو ایک شخص عالم کیمیائے غیب سے ظاہر اور صرف اس کی ایک نظر کے فیض اثر بہ عامل صاحب عرفان وایقان ہو۔ ہر روز ۲۰۸ بار یا ۴۱ بار بہ مجبوری ۷ بار اول آخر درود شریف ۷ بار۔

(ن) اَجِبْ یَا حَوْلَائِیْلُ بِحَقِّ نُوْنْ یَا نَقِیُّ مِنْ کُلِّ جَوْرٍ لَمْ یَرْضَهُ وَلَمْ یُخَالِطْهُ فِعَالِهٖ یَا نَقِیُّ۔

اس کے ذاکر کو عالم تصرف کی قدرت حاصل ہو جس کے لیے جو چاہے وہی ہو اور اگر فَعَلَهٗ یَا نَقِیًّا یعنی زبر کے ساتھ پڑھے تو عامل جس کسی کو عمل کی جازت دے وہ ہی تاثیر حاصل ہو اور عامل کے سامنے جس کا نام لیا جائے اس کی حقیقت کی تصویر بن کر سامنے دکھائی دے۔ اور اگر فِعَلِهٖ یَا نَقِیًّا یعنی فا کو زیر کے ساتھ اور لام کو زبر کے ساتھ اور نقیا کی یا کو بغیر تشدید کے پڑھے اور اس کی ۴۰۔۷ خلوتیں کرے۔ ہر ہفتہ میں ایک نیا اسرار ظاہر ہو اور بعد ۲۱ ہفتوں کے عالم ہیمیا(۱) کا ظہور ہو کر اس کے تحت و تصرف میں آئے۔ سرائے باطن بھی ایسی ہی معمور و آباد ہے جیسے سرائے ظاہری مگر سرائے باطن میں ارواح انبیاء علیہم السلام صدیقین شہداء صالحین جلوہ فرما ہیں جن کی زیارت سے مشرف ہو اور جسے چاہے دکھا سکے گا۔

ہر روز ۱۶۰ بار یا ۸۶ بار بہ مجبوری ۷ بار اول آخر درود شریف ۷ بار۔

(۱) کشف کسی کے درجات میں کیمیا، ریمیا، سالم سیمیا، چوتھا مقام ہیمیا ہے۔

(س) اَجِبْ یَا ھَمُوَاکِیْلُ بِحَقِّ سِیْنُ سُبْحَانَکَ یَا اِلٰہَ الْاِلٰھَۃِ الرَّفِیْعُ جَلَالُہٗ یَا اِلٰہ۔

اس کے عامل پر معرفت کا دروازہ کھل جائے گا اور ثابت قدمی میسر ہوگی اگر الرَّفِیْعَ جَلَالُہٗ یعنی عین کو زبر اور لُہٗ کے لام کو پیش کے ساتھ پڑھے تو اس کا ثمر بیان کرنے کی طاقت زبان و قلم میں نہیں عامل خود دیکھے گا۔ اگر عین کو زبر اور لِہٖ کے لام اور "ہ" کو زیر کے ساتھ پڑھے تو عامل جس کے لیے چند بار پڑھے ہلاک و برباد ہو۔ مگر مسلمان کے واسطے بربادی یا نقصان کا عمل جائز نہیں، البتہ بدمذہب کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔

ہر روز ۱۴۱ ربار ۱۱۲ ربار بہ مجبوری ۷ بار اول آخر درود شریف ۷ بار۔

(ع) اَجِبْ یَا لَوْمَائِیْلُ بِحَقِّ عَیْن یَا عَلَّامُ الْغُیُوْبِ فَلَا یَفُوْتُ شَیْءٌ مِنْ حِفْظِہٖ یَا عَلَّام۔

اس کا عامل تمام علوم ظاہری کا حافظ ہو اور علوم باطن یعنی علم لوح محفوظ اسمائے اعظم کی برکت سے اس پر منکشف ہو اور عامل اپنی نظر سے دیکھے۔

ہر روز ۱۴۱ ربار یا ۱۲۸ ربار یا ۷ بار اول آخر درود شریف ۷ بار۔

(ف) اَجِبْ یَا سَرْخَمَائِیْلُ بِحَقِّ فَا یَا فَتَّاحُ اِفْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ یَا رَحِیْمُ وَ رِزْقِکَ یَا رَزَّاقُ وَ کَرَمِکَ یَا کَرِیْمُ وَ نِعْمَتِکَ یَا مُنْعِمُ لَسْئَلُکَ یَا فَتَّاحُ۔

اس کا عامل کتنا ہی لاچار مجبور، حلال روزی سے مایوس ہو، جب اپنے بیگانوں سے منہ موڑ لیا ہو، کمزور بیمار ہو، کوئی سہارا نہ ہو مگر اللہ تعالیٰ اپنے خوانِ کرام کا ایک حصہ اسے عطا فرمائے۔ جب کہ اس کے خوانِ کرام کا ایک ذرہ ساری دنیا کی نعمتیں ہیں۔ بس اپنے سینے کو حسد سے محفوظ رکھے اور اللہ کی نعمتوں سے لطف اندوز ہو ہر روز ۴۸۹ بار یا ۳۶۹ بار بہ مجبوری ۸ بار اول آخر درود شریف ۱۴ بار۔

(ص) اَجِبْ یَا اَھْجَمَائِیْلُ بِحَقِّ صَادْ یَا صَمَدُ مِنْ غَیْرِ شِبْہٖ فَلَا شَیْءَ کَمِثْلِہٖ یَا صَمَدُ۔

اس کا عامل ہر شخص کے مافی الضمیر سے واقف ہو جاتا ہے۔ خواہ وہ کسی بھی زبان میں بات کرے اور تمام جانوروں کی بولیوں سے آگاہ ہو اور تمام اسمائے صفات پر تصرف حاصل ہو اگر کَمِثْلُہٗ "لام" "د" "ہ" کو پیش کے ساتھ پڑھے تو اپنی صورت میں تمام عالم کو دیکھے تجلی ذات اس پر ظاہر ہو۔ ہر روز ۱۳۴ ربار یا ۹۱ بار بہ مجبوری ۸ بار اول آخر درود شریف ۹ بار۔

(ق) اَجِبْ یَا عِطْرَائِیْلُ بِحَقِّ ق یَا قَاھِرُ ذُو الْبَطْشِ الشَّدِیْدِ اَنْتَ الَّذِیْ لَا یُطَاقُ لِنْتِقَامُہٗ یَا قَاھِرُ۔

اس کے عامل کو دینی و دنیوی تمام کاموں میں ترقی ہوگی۔ ہر مشکل کام قدرتِ خدا سے انجام پائے گا جس کو شفقت و رحمت کی نظر سے دیکھے گا وہ بھی عنایت رب سے نوازا جائے گا۔ اگر قَاھِرُ الف کو "ہ" سے متصل پڑھے تو جس کو چاہے زیر و زبر کر دے۔ اگر ایک ہفتہ دو پرانی قبروں کے درمیان احرام باندھ کر ننگے سر ۳۰۶ بار پڑھے جس کے لیے پڑھے اگر اس کو زرد تصور کرے تو بیمار ہو اور سرخ تصور کرے تو ہلاک ہو۔ ہر روز ۳۲۱ بار یا ۳۰۶ بار بہ مجبوری ۷ بار اول آخر درود شریف ۲۱ بار۔

(ر) اَجِبْ یَا لَمُوَاکِیْلُ بِحَقِّ رَا یَا رَحِیْمُ کُلِّ صَرِیْخٍ وَ مَکْرُوْبٍ غِیَاثُہٗ وَ مَعَاذُہٗ یَا رَحِیْمُ۔

اس کا عامل عشق الٰہی سے سرشار ہو، ہر شے میں حق تعالیٰ کے جلوے دیکھے۔ اگر غِیَاثَہٗ زبر کے ساتھ رَحِیْمَ میم زبر سے پڑھے تو دنیا و عقبیٰ میں کوئی ایسی بات نہ پیش آئے جو رنج و غم تکلیف و مصیبت کا سبب بنے بلکہ جب یہ گمان ہو کہ فلاں مصیبت آنے والی ہے یا فلاں تجارت میں نقصان ہونے والا ہے اس دعا کو پڑھے اس سے محفوظ رہے بلکہ وہم و گمان سے زیادہ نفع ہو۔

روزانہ ۲۵۸ بار ۱۰۸ ربار بہ مجبوری ۷ بار اول آخر درود شریف ۱۱ بار۔

(ش) اَجِبْ یَا ھَمْزَائِیْلُ بِحَقِّ شِیْن یَا شَافِیَ الْاَمْرَاضِ وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا ھُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ صَدَقْتَ یَا شَافِیْ۔

اس کا عامل سوائے موت کے ہر مرض کی شفا بن جائے۔ جس پر تین بار پڑھ کر دم کر دے مرض دفع ہو۔ اس کے پاس مریضوں کا ہجوم رہے اور کوئی مایوس نہ پھرے اگر ہمیشہ دیکھ کر پڑھے نگاہ میں تاثیر پیدا ہو جائے کہ صرف نظر بھر کر دیکھنے ہی سے مرض جاتا رہے۔ اگر ۷ بار روزانہ لکھتا ہے تو قلم میں یہ اثر پیدا ہو جائے کہ جس کو بھی جو نسخہ لکھ دے تیر بہدف ثابت ہو جس کو یہ اسم یا شین لکھ کر دے دے مریض شفایاب ہو۔ ہر روز ۳۹۱ بار یا صرف ۹۴ بار بہ مجبوری ۷ بار اول آخر درود شفاء ۷ بار۔

(ت) اَجِبْ یَا عِزْرَائِیْلُ بِحَقِّ تَا یَا تَامُّ فَلَا تَصِفُ الْاَلْسُنُ کُلُّ کُنْہِ جَلَالِ مُلْکِہٖ وَ عِزِّہٖ یَا تَامُّ۔

اس کا عامل مقبول عوام و خواص ہو جاتا ہے امراء و سلاطین اس کے تابع اور فرمانبردار ہوں اور وہ مقام ملے جو اس ملک کے بادشاہ یا صدر یا وزیر اعظم کو مقام حاصل ہوتا ہے اگر تام کے میم اور الْسن کے نون و سین کو زبر سے پڑھے تو وہ ایسا بادشاہ یا صدر مملکت ہو کہ جس کی حکومت نہ صرف انسانوں کے زبان پر ہو بلکہ دلوں پر بھی حکومت کرے اور اس کی اقلیم کی ظاہری و باطنی دولت کی کثرت ہو کہ جس کو چاہے عطا کرے۔ ہر روز ۴۴۱ بار بہ مجبوری ۵۶ بار اول آخر درود شریف ۱۱ ربار۔

(ث) اِجِبْ یَا مِیْکَائِیْلُ بِحَقِّ ثَا یَا ثَابِتُ رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ یَا

ثَابِتٌ

اس کا عامل ایسی روحانی قوت اپنے اندر پاتا ہے۔ جس سے وہ خود حیران ہوتا ہے کہ ایسا کیوں ہوا کیسے ہو گیا۔ کسی دور کی چیز کو اٹھانا چاہتا ہو تو وہ قریب ہو جاتی ہے۔ دور جانا ہو تو راستہ سمٹ کر قریب ہو جاتا ہے۔ گھنٹوں کا راستہ منٹوں میں طے ہو جاتا ہے ہمراہی بھی حیران ہوتے ہیں اور خود بھی متعجب رہتا ہے۔ جسمانی اعتبار سے وہ کتنا ہی کمزور ہو اس میں روحانی قوت اتنی ہوتی ہے کہ اس کے کام کو دیکھ کر دنیا حیران ہوتی ہے۔ دنیا کی نظر میں جو کام وہ نہ جانتا ہو اس طرح کرتا ہے جس طرح کوئی ماہر فن کرتا ہے، اس کا عامل مستقل مزاج درگذر کرنے والا ہوتا ہے مگر وقت ضرورت سینکڑوں کے مقابلے سے نہ ڈرتا ہے نہ بھاگتا ہے نہ دشمن کے وار اس پر اثر کرتے ہیں۔ روز بعد نماز ظہر یا بعد مغرب ۹۰۳ بار بہ مجبوری ۸۰ بار اول آخر درود شریف ۲۱ بار یا ۳ بار۔

(خ) اَجِبْ یَامِهْكَائِیْلُ بِحَقِّ خَا یَا خَالِقُ مَنْ فِی السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ كُلٌّ اِلَیْهِ مَعَادُهٗ یَا خَالِقُ۔

اس کے عامل کو علم مافی الارحام حاصل ہو جاتا ہے کہ بچہ ماں کے پیٹ میں کس طرح پرورش پاتا ہے۔ کس طرح گوشت پوست، ہڈیاں بنتی اور سنورتی ہیں۔ کس طرح روح جسم میں داخل ہوتی ہے۔ رحم میں نر ہے یا مادہ اور اس کی صلاحیت وحقیقت کیا ہے عمر کیا ہے بڑا ہو کر کیا کرے گا اگر خَالِقُ کے قاف کو زبر کُلٌّ کے لام کو پیش بغیر تنوین اور مَعَادَهٗ کے دال کو زبر کے ساتھ پڑھے تمام جمادات، معدنیات کا علم حاصل ہو، کس زمین میں کونسی اشیاء ہیں۔ کتنی قیمتی ہیں۔ اس زمین سے کونسا درخت پیدا ہوگا وہ اس درخت کی ماہیت سے بھی واقف ہوگا، جو بغیر بیج کے اُگے گا۔ ہر روز بعد نماز تہجد یعنی قبل فجر بہ مجبوری بعد نماز فجر ۳۶۱ بار بہ مجبوری ۵۷ بار، اول آخر درود شریف ۹ بار۔

(ذ) اَجِبْ یَا لِهْرَائِیْلُ بِحَقِّ ذَال یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ ذَا الْبَطْشِ الشَّدِیْدِ اَنْتَ الَّذِیْ لَا یُطَاقُ لِانْتِقَامِهٖ یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ۔

اس کا عامل عزت وعظمت بزرگی میں وہ مقام حاصل کر لیتا ہے جو امیر و کبیر حاکم وزیر جس کے لیے رات دن سرگرداں رہتے ہیں بلکہ اس کے عامل کے حضور زانوئے ادب تہ کرتے نظر آتے ہیں اس کی حکومت کا سکہ جن وانس، وحوش وطیور کے قلوب پر چلتا ہے۔ ہر روز ۳۶۱ بار یا ۲۴۸ بار یا ۸۵ بار بہ مجبوری ۷ بار اول آخر درود شریف ۴۱ بار۔

(ض) اَجِبْ یَا هِطْكَائِیْلُ بِحَقِّ ضَاد یَا ضَارُّ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ یَا ضَارُّ۔

اس کا عامل دوسرے کو نقصان پہنچانے سے اپنے کو بچائے رکھے تو شیر اس کی سواری میں رہے۔ سانپ کو ہاتھ میں مثل کوڑے کے پکڑے۔ وہ زہریلے بچھو جن کے کاٹنے سے موت واقع ہو جائے بے ضرر شے ہو، غرض زہریلی شے اور ہر زہریلا جانور اور ہر درندہ صفت انسان خواہ وہ افسر ہو یا حاکم وغیرہ کبھی ضرر ونقصان نہ پہنچا سکے۔ ہر روز ۱۰۰۱ بار یا ۸۰۵ بار یا ۱۴۱ بار بہ مجبوری ۷ بار اول آخر درود شریف ۷ بار۔

(ظ) اَجِبْ یَا لَوْزَائِیْلُ بِحَقِّ ظَا یَا ظَاهِرُ سُبْحَانَكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الظَّاهِرُ الْمُظْهِرُ یَا ظَاهِرُ۔

یہ بہترین استخارہ بھی ہے وقت ضرورت اس کے ذریعے فرار شدہ کا حال معلوم کرنے، بیماری کل کیفیت اور اس کو دوا سے یا عمل سے فائدہ ہوا۔ یا چوری کیا ہوا مال کہاں رکھا ہے وغیرہ وغیرہ۔ فوری طور پر معلوم کرنے کے لیے مجرب ہے اور اس کے عامل کو ان فیوض کے ساتھ ساتھ علوم سینہ یعنی جو علوم کتب میں موجود نہیں ظاہر ہو جاتے ہیں۔ خزانے اور دفینے معمولی جدوجہد سے حاصل کر لیتا ہے۔ ہر روز ۱۰۶۱ بار یا ۸۵ بار بہ مجبوری ۷ بار اول آخر درود شریف ۱۱ بار۔

(غ) اِجِبْ یَا لَوْفَائِیْلُ بِحَقِّ غَیْن یَا غِیَاثُ یَا غِیَاثِیْ عِنْدَ كُلِّ كُرْبَةٍ وَ مُجِیْبِیْ عِنْدَ كُلِّ دَعْوَةٍ وَ مُوْنِسِیْ عِنْدَ كُلِّ وَحْشَةٍ وَ مَعَاذِیْ عِنْدَ كُلِّ شِدَّةٍ وَ رَجَائِیْ حِیْنَ یَنْقَطِعُ حِیْلَتِیْ یَا غِیَاثِیْ۔

اس کے عامل کو اللہ تعالیٰ تمام مکروہات پر رنج وغم سے نجات دیتا ہے۔ ہر کام اور ہر حاجت جو خلاف شرع نہ ہو جس میں دنیا و آخرت کا ضرر نہ ہو پورا فرماتا ہے۔ رزق حسنہ عطا فرماتا ہے، اور خزانہ غیب سے ظاہری و باطنی نعمتیں دیتا ہے اور اس کا دل اللہ کی بے شمار نعمتوں کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ ہر روز ۸۱۷ بار مغرب اور عشاء کے درمیان اول آخر درود شریف ۵ بار جس دن وقت نہ ملے تو ۴۱ بار انتہائی مجبوری اور بیماری میں صرف ایک بار۔

اگر کوئی شخص الف سے غین تک کسی حرف کا عامل بننا اور اس کے موکل کو تابع کرنا چاہے تو ایک لاکھ پچیس ہزار (۱۲۵۰۰۰) کی تعداد کو ۴۱ دن یا ۲۸ دن میں پورا کرے اور خلوت اختیار کرے پرہیز جمالی وجلالی پر کاربند رہے عمل پورا ہونے تک کسی سے بات نہ کرے اگر ضرورت پڑے تو لکھ کر دے۔ اگر ان پابندیوں کے ساتھ عمل کر لیا تو پھر کبھی کوئی عمل (۱) کرنے کی ضرورت نہ ہوگی موکل کو جو حکم دے گا وہ انجام دے گا۔

اور جو چاہے گا اس پر ظاہر ہوگا۔ جس کسی کو عمل کی اجازت دے گا ایک بار پڑھنے سے اسے وہ سب کچھ حاصل ہوگا جو عامل کو حاصل ہے۔ ● ●

(۱) روزہ، نماز، حج وغیرہ نفلی اعمال سے بالا ہیں۔ ان سے بہ مجبوری شرعی ہی چھٹکارا ہے ورنہ فرض ہیں۔

اسمائے حسنیٰ باموکل

حرف کی نسبت سے اسم اللہ کے عملیات: یہ طریقہ سب سے زیادہ زوداثر اور بے خطر ہے اس طریقے پر عمل کرنے سے جسم و روح، قلب وزبان، بصارت وسماع گفتار وکردار غرض ہر ایک شے خود بخود اصلاح کی جانب مائل ہوکر سنورنے اور نکھرنے لگتی ہے اور موکل حروف اسم اعظم کی برکت سے جلد مانوس ہوکر تابع ہو جاتا ہے اس لیے یہ طریقہ بالکل بے خطر وبے ضرر ہے اور زوداثر بھی ایسا کہ پہلے دن ہی فیوض وبرکات کے کرشمے دیکھے جاتے ہیں۔ اب عمل کرنے والے کے حال پر موقوف ہے کہ جو وقت کثافت کو لطافت سے بدلنے میں لگے گا اتنی ہی دیر ظہور الطاف میں ہوگی۔ مگر یہ وقت بھی لذت روحانی سے خالی نہ رہے گا۔

ہر روز بعد دوگانہ ادا کرنے کے اپنے نام کے پہلے حرف کے مطابق کوئی اسم الٰہی منتخب کر کے ورد کریں۔ طریقہ یہ ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الف	اعداد اسم باری
اجب اسرافیل بحق الف یا اِلٰہ	۳۶
اجب اسرافیل بحق الف یا اللّٰہ	۶۶
اجب اسرافیل بحق الف یا اَحَدُ	۱۳
اجب اسرافیل بحق الف یَا اَمْجَدُ	۴۸
اجب اسرافیل بحق الف یَا اللّٰہ الصَّمَدُ	۲۳۱
اجب اسرافیل بحق الف یَا اَحْکَمَ الْحَاکِمِیْنَ	۲۲۰
اجب اسرافیل بحق الف یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ	۵۸۹
اجب اسرافیل بحق الف یَا اَکْبَرُ	۲۲۳
اجب اسرافیل بحق الف یَا اَوَّلُ	۳۷
اجب اسرافیل بحق الف یَا اٰخِرُ	۸۰۱
اجب اسرافیل بحق الف یَا اَکْرَامُ	۲۶۲
اجب اسرافیل بحق الف یَا اَجْمَلُ	۵۴
اجب اسرافیل بحق الف یَا اَکْمَلُ	۹۱
اجب اسرافیل بحق الف یَا اَفْضَلُ	۹۱۱
اجب اسرافیل بحق الف یَا اَقْرَبُ	۳۰۳
اجب اسرافیل بحق الف یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ	۶۱۳
اجب اسرافیل بحق الف یَا اِلٰہٌ وَّاحِدٌ	۵۵
اجب اسرافیل بحق الف یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہ بَاقِیُ	۱۷۹
اجب اسرافیل بحق الف یَا اَوْلٰی	۴۷
اجب اسرافیل بحق الف یَا اَعْلٰی	۱۱۱
اجب اسرافیل بحق الف یَا اَعَزُّ	۷۸
اجب اسرافیل بحق الف یَا اَعْظَمُ	۱۰۱۱
با	
اجب جبرائیل بحق با یَا بَاطِنُ	۶۲
اجب جبرائیل بحق با یَا بُدُوْحُ	۴۰
اجب جبرائیل بحق با یَا بَدِیْعُ	۸۶
اجب جبرائیل بحق با یَا بَاقِیُ	۱۱۳
اجب جبرائیل بحق با یَا بَرُّ	۲۰۲
اجب جبرائیل بحق با یَا بَارِیُٔ	۲۱۳
اجب جبرائیل بحق با یَا بَارُّ	۲۰۳
اجب جبرائیل بحق با یَا بُرْهَانُ	۲۵۸
اجب جبرائیل بحق با یَا بَصِیْرُ	۳۰۲
اجب جبرائیل بحق با یَا بَاسِطُ	۷۲
اجب جبرائیل بحق با یَا بَاعِثُ	۵۷۳
اجب جبرائیل بحق با یَا بَاصِرُ	۲۹۳
جیم	
اجب کلکائیل بحق جیم یَا جَلِیْلُ	۷۳

اجب کلکائیل بحق جیم یَا جَمِیْلُ ۸۳
اجب کلکائیل بحق جیم یَا جَامِعُ ۱۱۴
اجب کلکائیل بحق جیم یَا جَوَّادُ ۱۴
اجب کلکائیل بحق جیم یَا جَبَّارُ ۲۰۶
اجب کلکائیل بحق جیم یَا جَابِرُ ۲۰۶

دال

اجب دردائیل بحق دال یَا دَلِیْلُ ۷۴
اجب دردائیل بحق دال یَا دَائِرُ ۲۰۶
اجب دردائیل بحق دال یَا دَیَّانُ ۶۵
اجب دردائیل بحق دال یَا دَافِعُ ۱۵۵
اجب دردائیل بحق دال یَا دَائِمُ ۵۵
اجب دردائیل بحق دال یَا دَاوَرُ ۲۱۱

ھا

اجب دوریائیل بحق ھا یَا ہُ ۵
اجب دوریائیل بحق ھا یَا ھُوَ ۱۱
اجب دوریائیل بحق ھا یَا ھَادِیُ ۲۰
اجب دوریائیل بحق ھا یَا ھُوَ اللّٰہُ اَحَدُ ۹۰
اجب دوریائیل بحق ھا یَا ھُوَ الْکَافِیُ ۱۵۳
اجب دوریائیل بحق ھا یَا ھُوَ الرَّحْمٰنُ ۳۳۰
اجب دوریائیل بحق ھا یَا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۴۲۹
اجب دوریائیل بحق ھا یَا ھُوَ الْاَوَّلُ ۷۹
اجب دوریائیل بحق ھا یَا ھُوَ الشَّافِیُ ۴۴۳
اجب دوریائیل بحق ھا یَا ھُوَ الْبَاطِنُ ۱۰۴
اجب دوریائیل بحق ھا یَا ھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۱۲۰۳

واؤ

اجب رفتمائیل بحق واؤ یَا وَافِیُ ۱۰۶
اجب رفتمائیل بحق واؤ یَا وَاصِلُ ۱۲۷
اجب رفتمائیل بحق واؤ یَا وَدُوْدُ ۲۰
اجب رفتمائیل بحق واؤ یَا وَاجِدُ ۱۴
اجب رفتمائیل بحق واؤ یَا وَھَّابُ ۱۴
اجب رفتمائیل بحق واؤ یَا وَلِیُّ ۴۶
اجب رفتمائیل بحق واؤ یَا وَالِیُ ۴۷
اجب رفتمائیل بحق واؤ یَا وَکِیْلُ ۶۶
اجب رفتمائیل بحق واؤ یَا وَاسِعُ ۱۳۷
اجب رفتمائیل بحق واؤ یَا وَارِثُ ۷۰۷
اجب رفتمائیل بحق واؤ یَا وَاحِدُ ۱۹
اجب رفتمائیل بحق واؤ یَا وِتْرُ ۶۰۶
اجب رفتمائیل بحق واؤ یَا وَاصِفُ ۱۷۷
اجب رفتمائیل بحق واؤ یَا وَاجِبُ ۱۲
اجب رفتحائیل بحق واؤ یَا وَاجِبَ الْوَجُوْدِ ۶۲
اجب رفتمائیل بحق واؤ وَحْدَۃَ الْوَجُوْدِ ۳۶۸
اجب رفتمائیل بحق واؤ یَا وَحِیْدُ ۲۸

زا

اجب ثرفائیل بحق زا یا زَکِیُ ۵۸
اجب ثرفائیل بحق زا یا زَاکِیُ ۵۸

حا

اجب تنکفیل بحق حا یَا حَافِظُ ۹۸۹
اجب تنکفیل بحق حا یَا حَفِیْظُ ۹۹۸
اجب تنکفیل بحق حا یَا حَیُّ ۱۸
اجب تنکفیل بحق حا یَا حَمِیْدُ ۶۲
اجب تنکفیل بحق حا یَا حَامِدُ ۵۳
اجب تنکفیل بحق حا یَا حَسِیْبُ ۸۰
اجب تنکفیل بحق حا یَا حَکِیْمُ ۷۸
اجب تنکفیل بحق حا یَا حَلِیْمُ ۹۸
اجب تنکفیل بحق حا یَا حَنَّانُ ۶۹
اجب تنکفیل بحق حا یَا حَقُّ ۱۰۸
اجب تنکفیل بحق حا یَا خمعسق ۲۷۸
اجب تنکفیل بحق حا یَا حَکَمُ ۸۶
اجب تنکفیل بحق حا یَا حَیُّ الْقَیُّوْمُ ۲۰۵
اجب تنکفیل بحق حا یَا حَلِیْمًا غَفُوْرًا ۱۳۴۵
اجب تنکفیل بحق حا یَا حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۱۱۹
اجب تنکفیل بحق حا یَا حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ ۵۲۵
اجب تنکفیل بحق حا یَا حَاصِرُ ۲۹۹
اجب تنکفیل بحق حا یَا حَاوِیُ ۲۵
اجب تنکفیل بحق حا یَا حَاجِبُ ۱۴

طا

اجب اسمائیل بحق طا یا طَاقُ ۱۱۰
اجب اسمائیل بحق طا یا طَالِبُ ۴۲

اجب روپائیل بحق میم یا مُحْتَسِبُ ۴۵۰
اجب روپائیل بحق میم یا مُتَکَبِّرُ ۲۶۲
اجب روپائیل بحق میم یا مُقِیْمُ ۴۹۰
اجب روپائیل بحق میم یا مَانِعُ ۱۶۱
اجب روپائیل بحق میم یا مُظْهِرُ ۱۱۴۵
اجب روپائیل بحق میم یا مُقْتَدِرُ ۷۴۴
اجب روپائیل بحق میم یا مُسْتَعَانُ ۶۲۱
اجب روپائیل بحق میم یا مُذِلُّ ۷۷۰
اجب روپائیل بحق میم یا مُغِیْثُ ۵۵۰
اجب روپائیل بحق میم یا مَسْجُوْدُ ۱۱۳
اجب روپائیل بحق میم یا مُعْطِیُ ۱۲۹
اجب روپائیل بحق میم یا مُغْنِیُ ۱۱۰۰

نون

اجب حولائیل بحق نون یا نَقِیُّ ۱۶۰
اجب حولائیل بحق نون یا نَاصِرُ ۳۴۱
اجب حولائیل بحق نون یا نَصِیْرُ ۳۵۰
اجب حولائیل بحق نون یا نَقِیْمُ ۲۰۰
اجب حولائیل بحق نون یا نُوْرُ ۲۵۶
اجب حولائیل بحق نون یا نَاسِخُ ۷۱۱
اجب حولائیل بحق نون یا نَاصِبُ ۴۳
اجب حولائیل بحق نون یا نَاصِحُ ۱۴۹
اجب حولائیل بحق نون یا نَافِذُ ۸۳۱
اجب حولائیل بحق نون یا نَافِعُ ۲۰۱
اجب حولائیل بحق نون یا نَافِی ۱۴۱
اجب حولائیل بحق نون یا نَذِیْرُ ۹۶۰
اجب حولائیل بحق نون یا نَاعِمُ ۱۶۱
اجب حولائیل بحق نون یا نَعِیْمُ ۱۷۰
اجب حولائیل بحق نون یا نَاقِدُ ۱۵۵

سین

اجب ہمواکیل بحق سین یا سَتَّارُ ۶۶۱
اجب ہمواکیل بحق سین یا سُبْحٰنُ ۱۲۰
اجب ہمواکیل بحق سین یا سُبْحَانُ ۱۲۱
اجب ہمواکیل بحق سین یا سَلْمُ ۱۳۰
اجب ہمواکیل بحق سین یا سَلَامُ ۱۳۱
اجب ہمواکیل بحق سین یا سَبُّوْحُ ۷۶
اجب ہمواکیل بحق سین یا سَمِیْعُ ۱۸۰
اجب ہمواکیل بحق سین یا سَامِعُ ۱۷۱
اجب ہمواکیل بحق سین یا سَرِیْعُ ۴۴۰
اجب ہمواکیل بحق سین یا سَابِقُ ۱۶۳
اجب ہمواکیل بحق سین یا سُلْطَانُ ۱۵۰
اجب ہمواکیل بحق سین یا سَاتِرُ ۶۶۱
اجب ہمواکیل بحق سین یا سَرْمَدُ ۳۰۴
اجب ہمواکیل بحق سین یا سَیِّدُ ۷۴

عین

اجب لومائیل بحق عین یا عَزِیْزُ ۹۴
اجب لومائیل بحق عین یا عَدْلُ ۱۰۴
اجب لومائیل بحق عین یا عَادِلُ ۱۰۵
اجب لومائیل بحق عین یا عَلِیُّ ۱۱۱
اجب لومائیل بحق عین یا عَالِیُ ۱۱۲
اجب لومائیل بحق عین یا عَفُوُّ ۱۵۶
اجب لومائیل بحق عین یا عَلِیْمُ ۱۵۰
اجب لومائیل بحق عین یا عَظِیْمُ ۱۰۲۰
اجب لومائیل بحق عین یا عَالِمُ ۱۴۱
اجب لومائیل بحق عین یا عَجِیْبُ ۸۵
اجب لومائیل بحق عین یا عَاجِلُ ۱۰۴
اجب لومائیل بحق عین یا عَارِفُ ۳۵۱
اجب لومائیل بحق عین یا عَاطِفُ ۱۶۰
اجب لومائیل بحق عین یا عَافِیُ ۱۶۱
اجب لومائیل بحق عین یا عَزَّ وَجَلَّ ۱۱۶
اجب لومائیل بحق عین یا عَطُوْفُ ۱۶۵
اجب لومائیل بحق عین یا عُلُوُّ ۱۰۶

فا

اجب سرحماکیل بحق فا یا فَاضِلُ ۹۱۱
اجب سرحماکیل بحق فا یا فَرْدُ ۲۸۴
اجب سرحماکیل بحق فا یا فَتَّاحُ ۴۸۸
اجب سرحماکیل بحق فا یا فَاعِلُ ۱۸۱
اجب سرحماکیل بحق فا یا فَارِضُ ۱۰۸۱
اجب سرحماکیل بحق فا یا فَاخِرُ ۳۸۱

اجب سرحماکیل بحق فا یا فَاطِرُ	۲۹۰

صاد

اجب اھجمائیل بحق صاد یا صَمِدُ	۱۴۴
اجب اھجمائیل بحق صاد یا صِدُق	۱۹۴
اجب اھجمائیل بحق صاد یا صَادِقْ	۱۹۵
اجب اھجمائیل بحق صاد یا صَبُوْرُ	۲۹۸
اجب اھجمائیل بحق صاد یا صِدِّیْقْ	۲۰۴
اجب اھجمائیل بحق صاد یا صَرِیْحُ	۳۰۸
اجب اھجمائیل بحق صاد یا صَانِع	۲۱۱
اجب اھجمائیل بحق صاد یا صَلِیْحُ	۱۰۱
اجب اھجمائیل بحق صاد یا صَاحِبُ	۱۰۱
اجب اھجمائیل بحق صاد یا صَابِرُ	۲۹۳
اجب اھجمائیل بحق صاد یا صَنَّاعُ	۲۱۱
اجب اھجمائیل بحق صاد یا صَوَابُ	۹۹

قاف

اجب عطرائیل بحق قاف یَا قَادِرُ	۳۰۵
اجب عطرائیل بحق قاف یَا قَیُّوْمُ	۱۵۶
اجب عطرائیل بحق قاف یَا قَدِیْمُ	۱۵۴
اجب عطرائیل بحق قاف یَا قَاسِمُ	۲۰۱
اجب عطرائیل بحق قاف یَا قَاهِرُ	۳۰۶
اجب عطرائیل بحق قاف یَا قَهِرُ	۳۰۵
اجب عطرائیل بحق قاف یَا قَرِیْبُ	۳۱۲
اجب عطرائیل بحق قاف یَا قَوِیُّ	۱۱۶
اجب عطرائیل بحق قاف یَا قَدِیْرُ	۳۱۴
اجب عطرائیل بحق قاف یَا قَائِمُ	۱۴۱
اجب عطرائیل بحق قاف یَا قُدُّوْسُ	۱۷۰
اجب عطرائیل بحق قاف یَا قَابِضُ	۹۰۳
اجب عطرائیل بحق قاف یَا قَاضِیُ	۲۰۱
اجب عطرائیل بحق قاف یَا قَاصِیُ	۹۱۱
اجب عطرائیل بحق قاف یَا قَاطِعُ	۱۸۰
اجب عطرائیل بحق قاف یَا قَدِمُ	۱۴۴
اجب عطرائیل بحق قاف یَا قَامِعُ	۲۱۱
اجب عطرائیل بحق قاف یَا قِسْطُ	۱۶۹
اجب عطرائیل بحق قاف یَا قَیِّمُ	۱۵۰
اجب عطرائیل بحق قاف یَا قَهَّارُ	۳۰۶

را

اجب امواکیل بحق را یا رَزَّاقْ	۳۰۸
اجب امواکیل بحق را یا رَازِقْ	۳۰۷
اجب امواکیل بحق را یا رَبُّ	۲۰۲
اجب امواکیل بحق را یا رَحِیْمُ	۲۵۸
اجب امواکیل بحق را یا رَحْمٰنُ	۲۹۸
اجب امواکیل بحق را یا رَقِیْبُ	۳۱۲
اجب امواکیل بحق را یا رَفِیْعُ	۳۶۰
اجب امواکیل بحق را یا رَافِعُ	۳۵۱
اجب امواکیل بحق را یا رَاشِدُ	۵۰۵
اجب امواکیل بحق را یا رَشِیْدُ	۵۱۴
اجب امواکیل بحق را یا رَابِحُ	۱۲۰۳
اجب امواکیل بحق را یا رَاحِمُ	۲۴۹
اجب امواکیل بحق را یا رِائِمُ	۲۴۱
اجب امواکیل بحق را یا رَاجِحُ	۲۱۱
اجب امواکیل بحق را یا رَاسِخُ	۸۶۱
اجب امواکیل بحق را یا رَاقِدُ	۲۸۵
اجب امواکیل بحق را یا رَافِعُ	۳۵۱
اجب امواکیل بحق را یا رَبَّنَا	۲۵۳
اجب امواکیل بحق را یا رَؤُفُ	۲۸۶

شین

اجب همزائیل بحق شین یا شَکُوْرُ	۵۲۲
اجب همزائیل بحق شین یا شَافِیُ	۳۹۰
اجب همزائیل بحق شین یا شَاهِدُ	۳۱۰
اجب همزائیل بحق شین یا شَهِیْدُ	۳۱۹
اجب همزائیل بحق شین یا شَارِعُ	۵۷۱
اجب همزائیل بحق شین یا شَارِحُ	۵۰۹
اجب همزائیل بحق شین یا شَارِقْ	۶۰۱
اجب همزائیل بحق شین یا شَافِعُ	۴۵۱
اجب همزائیل بحق شین یا شَفِیْقْ	۴۹۰
اجب همزائیل بحق شین یا شَفِیْعُ	۴۶۰

تا

اجب عزرائیل بحق تا یَا تَامُّ	۴۴۱

اجب عزرائیل بحق تا یا تَوَّابُ ۴۰۹
اجب عزرائیل بحق تا یا تَبَارَكَ اللّٰهُ ۶۸۴
اجب عزرائیل بحق تا یا تَنَوَّرُ ۶۵۶

ثا

اجب میکائیل بحق ثا یا ثَابِتُ ۹۰۳
اجب میکائیل بحق ثا یا ثَوَّابُ ۵۰۹

خا

اجب مهکائیل بحق خا یا خَبِیْرُ ۸۱۲
اجب مهکائیل بحق خا یا خَالِقُ ۷۳۱
اجب مهکائیل بحق خا یا خَاسِرُ ۸۶۱
اجب مهکائیل بحق خا یا خَاتَمُ ۱۰۴۱
اجب مهکائیل بحق خا یا خَافِضُ ۱۴۸۱
اجب مهکائیل بحق خا یا خُدَا ۶۰۵

ذال

اجب اهرائیل بحق ذال یا ذَاکِرُ ۹۲۱
اجب اهرائیل بحق ذال یا ذِکْرُ ۹۲۰
اجب اهرائیل بحق ذال یا ذُو الْجَلَالِ ۸۰۱
اجب اهرائیل بحق ذال یا ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ۱۱۰۰

ضاد

اجب عطکائیل بحق ضاد یا ضَارُّ ۱۰۰۱
اجب عطکائیل بحق ضاد یا ضَارِبُ ۱۰۰۳
اجب عطکائیل بحق ضاد یا ضَامِنُ ۸۹۱

ظا

اجب لوزائیل بحق ظا یا ظَاهِرُ ۱۱۰۶
اجب لوزائیل بحق ظا یا ظُهُوْرُ ۱۱۱۱
اجب لوزائیل بحق ظا یا ظَهِیْرُ ۱۱۱۵

غین

اجب لوخائیل بحق غین یا غَنِیُّ ۱۰۶۰
اجب لوخائیل بحق غین یا غَافِرُ ۱۲۸۱
اجب لوخائیل بحق غین یا غِیَاثُ ۱۵۱۱
اجب لوخائیل بحق غین یا غَفُوْرُ ۱۲۸۶
اجب لوخائیل بحق غین یا غَفَّارُ ۱۲۸۱
اجب لوخائیل بحق غین یا غَوْثُ ۱۵۰۶
اجب لوخائیل بحق غین یا غَالِبُ ۱۰۳۳
اجب لوخائیل بحق غین یا غَانِیُ ۱۰۶۱
اجب لوخائیل بحق غین یا غَفِیْرُ ۱۲۹۰
اجب لوخائیل بحق غین یا غَمْخُوَارُ ۱۸۴۷
اجب لوخائیل بحق غین یا غَیُوْرُ ۱۲۱۶

•••

تسخیر موکّل کا ایک عجیب وغریب طریقہ

اپنے نام کے اعداد ابجد قمری سے نکال کر حسب قاعدہ مربع آتشی پُر کریں۔ خانہ ۹ میں جو عدد ہے اگر وہ اکائی تک ہے تو اس کو لیں اگر اکائی سے زیادہ ہے تو دہائی کا پہلا عدد لیں۔ اور دوسرے کو چھوڑ دیں۔ مثلاً نویں خانہ میں ۲۵ ہے تو پانچ کو لے لیں اور ۲ کو چھوڑ دیں۔ اگر مکمل عشرات میں مثلاً ۲۰، ۳۰، ۴۰، ۵۰، اس حالت میں دوسرا حرف لے لیں، جیسے ۲، ۳، ۴، ۵ وغیرہ۔ یعنی اس صورت میں صفر کو نظر انداز کر دیں۔ اسی طرح خانہ ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵/ اور ۱۶ کے ہندسے لے لیں اور دو دو کو جوڑ کر موکل بنالیں۔ جیسے خانہ ۹ سے ۵ اور خانہ دس سے ۶ لیا۔ موکل ھوائیل۔ (ہوائیل) اسی طرح

۹-۱۰ / ۱ ، ۱۱-۱۲ / ۲ ، ۱۳-۱۴ / ۳ ، ۱۵-۱۶ / ۴

دو دو خانوں کا ایک موکل بنکر کل ۴ موکل بنے۔ اب ان کی عزیمت تیار کریں۔ اس طرح

عزمتُ و اقسمتُ عَلَیْکُمْ .... نقطوں کی جگہ چاروں موکل کے نام لکھیں۔ اس کے بعد لکھیں۔ احضروا واطیعوا بحق یا حی یا قیوم۔

اسی عمل کو اپنے نام کے مجموعی اعداد کے برابر ۸ روز تک لگاتار تنہائی میں پڑھیں۔ اگرچہ کہ اس عمل میں کوئی چیز سامنے نہیں آئے گی لیکن آپ کو محسوس ہوگا کہ کوئی کمرے میں موجود ہے آپ عمل کے اختتام پر جو حاجت بیان کروگے وہ انشاءاللہ غائبانہ پوری ہوگی۔ عامل کو چاہیے کہ اپنے نام کا جو نقش وہ تیار کرے گا اس کے نیچے چاروں موکل کے نام لکھ دے۔ یا موکلین کے نام نقش کے چاروں کونوں پر لکھ دے۔ اور اس نقش کو اپنے دائیں بازو پر باندھ لے۔ انشاءاللہ موکلین غائبانہ طور سے عامل کی مدد کرتے رہیں گے۔ عامل مذکورہ عزیمت کو ۸ روز کے بعد روزانہ اپنے نام کے مفرد عدد کے مطابق پڑھتا رہے تاکہ عمل قابو میں رہے۔

●●●

عمل سورۂ اخلاص باموکل

سورۂ اخلاق ہر حاجت کے لیے زود اثر ہے۔ خصوصاً تسخیر، اس کے ذریعے تسخیر خلائق اور تسخیر مخصوص دونوں کام لیے جاتے ہیں۔ اور یہ عمل بہت مشہور و مجرب ہے، عاملین اس کے بہت سے طریقے بتاتے ہیں، اور تقریباً سب مجرب ہیں مگر ہم یہاں صرف ٦ دن کا عمل اور بہت آسان بتاتے ہیں تا کہ کمزور حضرات بھی اس کے فوائد حاصل کر سکیں۔

یہ عمل باموکل ہے اس لیے پرہیز افضل کے ساتھ اکمل اشد ضروری ہے۔ مسجد یا مکان مگر پاک صاف ہو، یہ عمل تنہائی میں باطہارت ١٦٧/ بار اس طرح پڑھیں کہ یہ نقش زعفران اور عرق گلاب میں حل کر کے لکھیں اور حصول دولت بھی درکار ہو تو چاندی پر کندہ کرا کے سامنے رکھیں کہ اس پر نظر رہے۔ مصلی پر بیٹھ کر درود شریف ایک سو ایک بار پڑھیں۔ پھر دو نفل بہ نیت ایصال ثواب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و حضرت علی و حسین کریمین اور خواجہ غریب نواز و اعلیٰ حضرت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پڑھے پھر قبلہ رُخ کھڑے ہو کر تین بار اس طرح عرض کرے فریاد فریاد بدرگاہ تو بدوستی علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ و حسن مجتبیٰ و حسین شہید کربلا آنچہ مطلوب میدارم بِالنصِرام رَسان پھر اسی جگہ کھڑے کھڑے تین بار آیۃ الکرسی شریف ٣، ٣ بار چاروں قل پڑھ کر کلمہ کی انگلی پر دم کریں اور انگلی کے اشارے سے چاروں طرف حصار کریں پھر بیٹھ کر سورۂ اخلاص ١٦٧/ بار اس طرح پڑھیں۔ بسم اللّٰہ الرّحمن الرحیم۔ اَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ وَ عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ اَجِبْ یَا عَطْرَائِیْلُ بِحَقِّ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ، یَا اِسْرَافِیْلُ بِحَقِّ اَللّٰہُ الصَّمَدُ، یَا طَلطَائِیْلُ بِحَقِّ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ یَا رَقْمَائِیْلُ بِحَقِّ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔ بعدہ درود شریف ٢١ بار دورانِ عمل نظر نقش پر رہے۔ بعد عمل ختم کرنے کے نقش پر دم کرے اسی طرح ٦ دن عمل کرے۔ آخری دن دودھ کی فیرنی پکا کر فاتحہ دے کر خود کھانے اور احباب کو کھلائے۔ اس عمل میں موکل کبھی ظاہر بھی ہو جاتے ہیں۔ یہ صفائے قلب پر منحصر ہے اگر موکل ظاہر ہوں بغیر عمل پورا کیے بات نہ کرے۔ جب عمل تمام ہو جائے وہ سلام کریں گے جواب دے اور کہے کہ میں نے آپ کو اس لیے بلایا ہے کہ آپ میری ہر جائز کام میں مدد کرنے کا وعدہ کریں۔ اگر وہ کوئی شرط رکھیں۔ عامل اسے قبول کرے اور ہمیشہ اس کا پابند رہے ورنہ وہ وعدہ کر کے رخصت ہو جائیں گے اور موکل ظاہر نہ ہوں جب بھی مایوس نہ ہو بلکہ ٤٧ بار ہمیشہ ورد میں رکھے اور نقش پر دم کرتا رہے وہ موکل اس نقش کے تابع رہیں گے اور ہر ضرورت اور ہر مشکل میں تسخیر اور حصول دولت میں غائبانہ مدد کرتے رہیں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اقسمت علیکم

قل هو الله احد	الله الصمد	لم يلد ولم يولد	ولم يكن له كفوا احد
۳۳۷	۳۳۰	۳۳۵	
ولم يكن له كفوا احد	لم يلد ولم يولد	الله الصمد	قل هو الله احد
۳۳۲	۳۳۴	۳۳۶	
الله الصمد	قل هو الله احد	ولم يكن له كفوا احد	لم يلد ولم يولد
۳۳۳	۳۳۸	۳۳۱	
لم يلد ولم يولد	ولم يكن له كفوا احد	قل هو الله احد	الله الصمد

یا طلطائیل یا رقمائیل بحق سورۂ اخلاص

وعزمت علیکم اجب یا عطرائیل یا اسرائیل

●●

عمل دعائے حزب البحر

دعائے حزب البحر روحانیت و نورانیت کا مخزن ہے۔ وہ خواتین و حضرات جو جلد از جلد موکل کی حاضری چاہتے ہیں وہ بعد نماز تہجد یا فجر دُعائے حزب البحر کم از کم تین مرتبہ یا پھر ٧ یا ١١ مرتبہ ورد میں رکھیں۔ حسب توفیق صدقہ و خیرات کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ دعائے حزب البحر کے ورد کی بدولت موکل کی جلد حاضری ہوگی۔

●●

چہل کاف

چہل کاف سے مراد چالیس کاف کا وظیفہ ہے حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہے، عاملین میں چہل کاف کا وظیفہ بہت معروف ہے اور اسے ہر مشکل کے حل کے لیے بڑا اکسیر تصور کیا جاتا ہے اور اس کے فوائد بے پناہ ہیں بہت سے کاملین اور عاملین کے معمول اس کا وظیفہ رہا ہے۔

چہل کاف حسب ذیل ہے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

كَفَاكَ رَبُّكَ كَمْ يَكْفِيْكَ وَاكِفَةً كِفْكَافُهَا كَكَمِيْنٍ كَانَ مِنْ لَكَكٍ تَكِرُّ كَرًّا كَكَرِّ الْكَرِّ فِيْ كَبَدٍ تَحْكِيْ مُشَكْشَكَةً كَلُكْلُكٍ لَكَكٍ كَفَا مَابِيْ كَفَاكَ الْكَافِ كُرْبَتَهُ يَا كَوْكَبًا كَانَ يَحْكِيْ كَوْكَبَ الْفَلَكِ۔

تیرے پروردگار نے تیری بہت کفایت کی بہت سی مصیبتوں سے، ان مصیبتوں سے ایسے حفاظت کی جیسے کہ کمین گاہ میں لشکر سے کوئی بچ جائے یہ مصیبت مشابہ ہے ایسی جماعت سے جو ہتھیار سے لیس ہو یا نیزہ بردار ہو جیسے کہ مضبوط جوان گوشت سے بھرا ہوا اونٹ پروردگار کفایت کرے اس چیز کی جو میرے ساتھ ہے میرے علم کے مطابق تمام رنج اور مصیبتوں سے اے ستارے تو ثبات اور بقائے وروشنی میں آسمانی ستارے کی طرح ہے۔

اور باموکل چہل کاف یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

كَفَاكَ رَبُّكَ يَا جَنْتَائِيْلُ كَمْ يَكْفِيْكَ وَاكِفَةً يَا دُوْلَائِيْلُ كِفْكَافُهَا كَكَمِيْنٍ يَا جِبْرَائِيْلُ كَانَ مِنْ كَلَكَ يَا كَنْكَائِيْلُ تَكِرُّ كَرًّا كَكَرِّ الْكَرِّ يَا نَغْمَائِيْلُ فِيْ كَبَدٍ تَحْكِيْ مُشَكْشَكَةً يَا كَلْكَائِيْلُ كَلُكْلُكٍ كَلَكَ يَا هَمْرَائِيْلُ كَفَاكَ مَابِيْ كَفَاكَ الْكَافُ كُرْبَتَهُ يَا عِزْرَائِيْلُ يَا كَوْكَبًا كَانَ تَحْكِيْ يَا دَرْدَائِيْلُ يَا كَوْكَبَ الْفَلَكِ يَا مِيْكَائِيْلُ۔

زکوٰۃ کا پہلا طریقہ: چہل کاف کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ اول تین روز روزہ رکھے۔ بدھ، جمعرات، جمعہ اور ترک حیوانات جمالی کرے اور شام کو دودھ چاول سے روزہ افطار کرے اور روزانہ ایک فقیر کو دودھ چاول پیٹ بھر کر کھلائے اور روزانہ ایصال ثواب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روح اقدس کو کرے اور تیسرے روز یعنی جمعہ کو صبح کی نماز کے بعد بکنارہ دریا جا کر اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور چہل کاف کو گیارہ سو مرتبہ پڑھے۔ بعدہ صبح وشام گیارہ گیارہ مرتبہ کا ورد رکھے، زکوٰۃ ادا ہوگئی اور عمل ہوگیا۔ اگر کسی کو آسیب، جن، دیو خبیث ایذا دیتا ہو تو سات مرتبہ سرسوں کے تیل پر پڑھ کر دم کرے اور آسیب زدہ کے دونوں کانوں میں ڈال کر شہادت کی انگلیوں سے کان کے سوراخ بند کرے تاکہ تیل باہر نہ نکلے، اور کچھ تیل بدن پر بھی ملے ان شاء اللہ آسیب کے جلنے کی بو آئے گی اور بالکل جل جائے گا، اور فریاد بھی کرے گا۔ یہ طریقہ آسیب وجنات کے بارے میں سریع النفع ہے۔

چہل کاف کی زکوٰۃ کا دوسرا طریقہ: چہل کاف کی زکوٰۃ کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ عروج ماہ میں بروز پنجشنبہ بعد نماز فجر غسل کرے اور روزہ رکھے اور کپڑا بغیر سلا ہوا پہنے، دو رکعت نماز نفل پڑھے، اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور ایصال ثواب ختم خواجگان قادریہ یا چشتیہ پڑھے اور ایک ہزار مرتبہ چہل کاف پڑھے اور سوا سیر گندم کے آٹے کی میٹھی روٹی بنائے اور چار فقیروں کو کھلائے اور شام کو خود روزہ افطار کرے اور پنجشنبہ سے دوشنبہ تک پڑھے۔ ہر روز بعد افطار کے ایک سو سات مرتبہ پڑھے۔ یہ زکوٰۃ پانچ روز کی ہے۔ صبح کو ایک ہزار ایک مرتبہ اور شام کو ایک سو سات مرتبہ روز پڑھے۔ زکوٰۃ ادا ہوگی اور عمل مکمل ہوگا۔ یہ عمل اضافہ رزق کے لیے لاجواب ہے۔

چہل کاف کی زکوٰۃ کا تیسرا طریقہ: اول بدھ، جمعرات کا روزہ رکھے اور گیارہ سو گیارہ مرتبہ ایک جلسہ میں پڑھے۔ اول آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھے اور حزر شریف ایک ایک مرتبہ پڑھے۔ یعنی

گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ پھر ایک مرتبہ خرز شریف پڑھے پھر گیارہ سو گیارہ مرتبہ چہل کاف پڑھے پھر ایک مرتبہ حرز شریف، پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے، اسی طرح تین روز پڑھے اور ختم خواجگان روز پڑھتا رہے اور روز ہی دودھ کی شیر بنائے اور ایک فقیر کو کھلائے اور آدھی سے خود روزہ افطار کرے اور طلوع آفتاب کے بعد دریا کے کنارے پر پڑھے، زکوٰۃ ادا ہوگی، عمل مکمل ہوگا۔ حرز شریف یہ ہے:

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا حُزُوْرَائِيْلُ بِحَقِّ الْكَافِ اَجِبْ دَعْوَتِيْ وَ سَخِّرْلِيْ فِيْ قَضَآءِ حَاجَتِيْ وَ حُصُوْلِيْ وَ مُرَادِيْ بِلَا مُكْثٍ وَ مُهْلَتٍ اَلِّفْ قُلُوْبِنَا بَيْنَ قُلُوْبِ الْعَافِيَةِ۔

فوائد چہل کاف: چہل کاف کے فوائد مندرجہ ذیل ہیں:۔

(۱) برائے آسیب زدہ، سرسوں کے تیل پر چالیس مرتبہ پڑھ کر مالش کرادیں تو آسیب دفع ہوگا۔

(۲) اگر کسی کے درد سر کہنہ ہو جائے اور کسی علاج سے نہ جاتا ہو تو ماہ صفر المظفر کے آخری چہار شنبہ کو چہل کاف لکھ کر باندھیں، درد سر ان شاء اللہ فوراً دور ہوگا۔

(۳) اگر کسی کو درد چشم ہو تو گلاب کے پھول پر سات مرتبہ پڑھ کر دم کر کے آنکھوں پر ملے، ان شاء اللہ آرام ہوگا۔

(۴) اگر کسی کے پیٹ میں شدید درد ہو تو سات مرتبہ پڑھ کر نمک پر دم کر کے درد شکم والے کو کھلائے۔ ان شاء اللہ درد فوراً دور ہو جائے گا۔

(۵) اگر چہل کاف کو لکھ کر دانتوں میں دبائے اور ایک سو ایک مرتبہ پڑھے اور مشتبہ آدمیوں کو سامنے رکھے جو چور ہوگا، ان شاء اللہ رونے لگے گا اور اقراری ہوگا۔

(۶) اگر کسی کے جوڑوں میں درد ہو تو چہل کاف کو ہرن کی جھلی پر لکھ کر بازو پر باندھے ان شاء اللہ دفع ہوگا۔

(۷) اگر کسی شخص کو بواسیر خونی یا بادی ہو تو چہل کاف بلی کی کھال پر لکھ کر گلے میں باندھے اور سات عدد سفید کاغذ پر لکھ کر علی الصبح پلائے، انشاء اللہ بواسیر خونی یا بادی دور ہوگی۔

(۸) اگر کسی شخص کو کوئی دشمن ایذا پہنچاتا ہو اور باز نہ آتا ہو تو شب دوشنبہ چالیس بار پڑھ کر دشمن کے گھر کی طرف دم کرے ان شاء اللہ دشمن ایذا رسانی سے باز آئے گا۔

(۹) اگر کسی شخص کا کوئی دشمن ہو اور اس کو دشمنی سے روکنا مقصود ہو تو درمیان عصر مغرب کے بروز سہ شنبہ ستر مرتبہ پڑھے۔ قبرستان میں بیٹھ کر اور پرانی قبر کی مٹی پر دم کر کے دشمن کے مکان میں ڈالے، انواع و اقسام کی مصیبتوں میں مبتلا ہو جائے گا اور دشمنی ترک کر دے گا۔

(۱۰) اگر کوئی شخص کسی کی زبان بد گوئی بند کرنا چاہے تو چہل کاف کو ستر مرتبہ نمک پر پڑھ کر دشمن کے گھر میں ڈالے ان شاء اللہ زبان بد گوئی سے بند ہوگی۔

(۱۱) اگر کوئی شخص قیدی کو آزاد کرانا چاہے تو روٹی پر چہل کاف لکھ کر ایک ہفتہ کھلائے تو قیدی ان شاء اللہ آزاد ہوگا۔

(۱۲) اگر کوئی شخص اپنے مطلوب کو مائل اپنی طرف کرنا چاہے تو مشک زعفران سے لکھ کر مطلوب کے راستہ میں دفن کرے، انشاء اللہ مطلوب بے چین و بے قرار ہو کر حاضر ہووے گا۔

SEE Appeal

(۱۳) اگر کسی امیدوار اولاد عورت کو چھوہارہ پر دم کر کے ایام سے پاک ہونے کے بعد کھلائے۔ تین ماہ تک اکیس چھوہارے ہر مرتبہ اور ہر چھوہارہ پر سات مرتبہ پڑھ کر دم کر کے کھلائے انشاء اللہ با اولاد ہووے۔

(۱۴) اگر کسی کو مرگی کے دورے پڑتے ہوں تو پیپل کے پتے پر لکھ کر مریض کے بدن پر ملیں تو انشاء اللہ فوراً آرام و سکون ہوگا۔

(۱۵) اگر کوئی عورت بدکارہ ہو تو گلاب کے پھول پر سات مرتبہ پڑھ کر دم کرے اور سنگھائے، چند بار کے عمل سے انشاء اللہ بدکاری سے باز آجائے۔

●●●

مشہور زمانہ مجرب عمل چہل کاف کی تشریح

کلیم حجازی حیدرآباد

مجھ ناچیز سے عالم شاہ زنجانی نے زنجانی جنتری 1999ء میں چہل کاف کی تشریح لکھنے کی روحانی فرمائش کی۔ چونکہ یہ 50 سال سے میرے معمولات میں ہے۔ میں عزیزم زنجانی صاحب کے جذبہ خدمت خلق کے پیش نظر اسے ٹال نہ سکا۔ گو احقر خود اس بات میں اپنے کو اہل نہیں سمجھتا کیونکہ یہ امر حکماء فضلاء اجلاء سے متعلق ہے لیکن دوستوں کے حسن ظن سے مجبور ہو کر بسا اوقات اپنی آراء کا اظہار کرنا ہی پڑتا ہے۔ پس جہاں تک احقر کے ادراک نے رسائی کی اور جہاں تک میری افہام و تفہیم کا تعلق یا جو امور خاکسار کے حدود علم میں ہیں وہ بلا کم و کاست اس قرطاس پر ارقام ہیں گر قبول افتد زہے عزو شرف۔ یک ثواب ببند صد خطا پوشیند وما علینا الا البلاغ۔ کچھ عام سوالات اس سلسلے میں گردش کرتے رہتے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

سوال کیا یہ چہل کاف جو عام طور پر صوفیاء کرام پڑھتے ہیں اور چلے کرتے ہیں (باموکل یا بے موکل) صحیح اور بامعنی ہے؟۔

سوال کیا یہ صحیح ہے کہ چہل کاف حضرت سیدنا غوث الاعظم شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانیؒ کا وظیفہ خاص تھا؟۔

سوال علماء کا ایک طبقہ کہتا ہے کہ چہل کاف غلط ہے اور بے معنی ہے بلکہ بعض تو یہ کہتے ہیں کہ اس کا پڑھنے والا کافر ہے؟۔

الجواب

عام طور پر جو چہل کاف پڑھا جاتا ہے یا بازاری کتب میں مرقوم ہے اکثر اعراب میں غلطیاں ہیں بعض جگہ تحکی کو یحکی اور یحکی کو تحکی لکھا ہے۔ بعض جگہ املا غلط ہے۔ جس کو جہاں سے جیسا ملا اس نے اس کو صحیح تصور کر لیا اور ہر شخص یہ سمجھتا ہے کہ جو چہل کاف میرے پاس ہے وہی صحیح اور درست ہے اور دوسرے سب غلط ہیں۔ پس ایسے لوگ غلطی پر ہیں۔ عربی زبان اس قدر نازک ہے کہ معمولی اعراب کی غلطی سے الفاظ کے معانی کچھ کے کچھ ہو جاتے ہیں۔ ذیل میں چہل کاف لکھ کر میں اس کی تشریح کئے دیتا ہوں۔

چہل کاف

كَفَاكَ رَبُّكَ كَمْ يَكْفِيكَ وَاكِفَةً ... كِفْكَافُهَا كَكَمِينٍ كَانَ مِنْ كَلَكَا
تَكُرُّ كَرًّا كَكَرِّ الْكَرِّ فِي كَبَدٍ ... تَجَلَّى مُشَكْشَكَةً كَلُكْلُكٍ لَكَكَا
كَفَاكَ مَا بِي كَفَاكِ الْكَافُ كُرْبَتَهُ ... يَا كَوْكَبًا كَانَ تَحْكِي كَوْكَبَ الْفَلَكَا

چہل کاف دراصل عربی کے تین اشعار ہیں اور باوزن و بامعنی ہیں اس میں دشمن کو تنبیہ کی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ سے فتح و نصرت چاہی گئی ہے یہ کس کے اشعار ہیں اس ضمن میں میری تحقیق فی الحال ناتمام ہے۔ اکثر کتب میں مرقوم ہے اور صوفیاء کرام سے روایت بھی ہے کہ حضرت سیدنا غوث الاعظم شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانیؒ کو یہ اشعار نہایت پسند تھے اور وہ اکثر ان اشعار کو پڑھا کرتے تھے۔ بعض لوگوں کا خیال یہ بھی ہے کہ یہ اشعار دراصل حضرت غوث الاعظم ہی کے ہیں لیکن میری نگاہ سے ایسا کوئی محققانہ مضمون نہیں گزرا لیکن جہاں تک اشعار کا تعلق ہے وہ بہانگ دہل صفت شعرو سخن پر بین دلیل ہیں۔

اب میں ان افراد کے لئے جو اسے مہمل قرار دیتے ہیں ایک ایک لفظ کی تشریح کرتا ہوں۔

پہلے مصرع کی تفصیل

کَفَاکَ کافی ہے تیرا رب اس کا مصدر **اَلْکَفَاءُ کَفَاءً** جیسے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کَفَاءً** یعنی واجبی تعریف کے برابر خدا کی تعریف ہے۔ **اَلْکَفَاءُ وَالْکَفَاءُ** یعنی مثل اور نظیر کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ دراصل یہ ہے **اَلْکِفَایَۃ** یعنی کافی ہونا۔ اس کا ماضی ہوا کفیٰ مضارع۔ اسم فاعل امر و نہی وغیرہ۔ **یَکْفِیْ کَافٍ اِکْفِ لَاتَکْفِ** عربی میں ک مثل اور مانند کے لئے الگ استعمال ہوتا ہے یعنی نظیر کے لئے اور ک ضمیر ہے یعنی تو تیرا اور اپنی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ تو **کَفَاکَ** کا مطلب ہوا تعریف کے لئے ہے تیرا اور کف قرآن شریف میں دو جگہ آیا ہے اور کفیٰ قرآن شریف میں 22 جگہ آیا ہے۔ ک ضمیر ہے تیرے لئے۔ کافی کفا کے معنی ہونا بھی ہے۔

رَبُّکَ رب پالنے والا **رَبَّ** اس نے پالا رب صاحب پالنے والا اللہ تعالیٰ کا نام ہے اگر یہ **بضَمّ** یعنی پیش سے **رُبَّ** پڑھا جائے گا تو اس کے معنی ہوں گے بہت کم اور یہ حرف جر ہو جائے گا یہاں بھی ک کے معنی تو اور تیرے لئے کے ہیں اور جہاں **کَ بِالْفَتْح** یعنی زبر سے ہوگا وہ یہی معنی دے گا اس لئے میں اب بار بار اس کی تکرار نہیں کروں گا۔

کَمْ کم کے معنی ہیں زیادہ لیکن اگر **بضَمّ** (پیش) پڑھا جائے گا تو اس کے معنی ہوں گے تم کو اور **کَمَّ کَمًّا** چھپانا پوشیدہ کرنا ہیں اور کم کے معنی آستین ہے اور **کُمٌّ** کے معنی غلاف اور شگوفہ کے ہیں۔ یہاں اس کے معنی زیادہ کے ہیں یعنی کم اور اس کی بھی دو اقسام ہیں۔

یَکْفِیْکَ

وہ تیری کفایت کرے گا۔ اگر اس پر **کَفَّ** لگا دی جائے گی تو کف کا اسم مرہ بن جائے گا اور بالکسر **کِفَّۃٌ** ہر گول چیز کو کہتے ہیں لہٰذا معنی بدل جائیں گے پس صحیح معنی **یَکْفِیْکَ** یعنی وہ کفایت کرے گا تیری صحیح ہے اور اس کی اصل کفایہ ہے۔

وَاکِفَۃٌ کفایت کرنے والا عربی میں واؤ کی طرح مستعمل ہے کہیں عطف ہے اور کہیں سابقہ غرض یہ ایک مصرع ہے جس میں سات کاف ہیں اور اس کے معنی یہ ہوئے تیرے لئے کافی ہے تیرا رب بہت زیادہ وہ تیری کفایت کرے گا کفایت کرنے والا۔

دوسرے مصرع کی تفصیل

کِکَفْکَافِھَا

اس میں تین الفاظ ہیں۔ کف۔ کاف۔ ھا۔ اب میں تینوں کی جداگانہ لغت بیان کرتا ہوں۔ **کِفَّۃٌ** ہر گول چیز کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے **کِفَّۃُ الصَّائِد** شکاری کا جال اور اس کی جمع ہے **کِفَفٌ** اور **کِفَافٌ** اور دو ستاروں کے نام بھی ہیں **اَلْکِفَّۃُ الْجَنُوبِیَۃ وَالْکِفَّۃُ الشَّمَالِیَۃ** اور یہ میرے خیال سے راس اور ذنب ہیں بعض جگہ ایسے بھی بولا جاتا ہے۔ **اَلذَّھَبَ بِالذَّھَبِ وَالْکِفَّۃُ بِالْکِفَّۃِ** یعنی سونے کے بدلے سونا اور وزن میں برابر ہو۔ اگر اسے **بضَمّ** (پیش) پڑھا جائے گا تو اس کے معنی ہوں گے کسی چیز کا کنارہ، گوٹ، حاشیہ، حد یعنی رتبہ ظاہر کرے گا۔ یہاں بالکسر ہے اور اس کے معنی

محیط کے ہیں۔ احاطہ کئے ہوئے الکاف یہ فاعل ہے اور اس کی جمع کَفَفَةٌ اور یہ مختلف طریقوں سے بولا جاتا ہے جیسے کَفَفَةٌ و نَاقَةٌ یعنی بڑھاپے کی وجہ سے گرے ہوئے دانت والی اونٹنی یا رَجُلٌ کَافٌ اپنے نفس کو کسی چیز سے روکنے والا مرد یہاں کاف کے معنی روکنے والے کے ہیں۔

ھا یعنی لو جیسے ھاالکتاب یعنی کتاب لو۔ کبھی ضمیر مؤنث میں اس طرح استعمال ہوتا ہے ضَرَبَهَا اس نے اس عورت کو مارا۔ غرض جس طرح لا مختلف صورتوں میں استعمال ہوتی ہے۔ اسی طرح ھا بھی ضمیر کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

کَکَمِیْن

ک کے معنی پہلے ظاہر کر چکا ہو۔ اَلْکَمِیْنُ بغیر سمجھے بوجھے کام میں دخل دینے والا اس کی جمع ہے کُمَنَاءُ ایک جماعت جو گھات میں لگی رہے اور موقع پاکر دشمن پر حملہ کر دے اس لئے کہا جاتا ہے ھٰذَا اَمْرٌ فِیْهِ کَمِیْنٌ یہ معاملہ ایسا ہے جس میں ناقابل فہم خرابی ہے اور اگر اسے بجائے میم کے نون سے اَلْکَنِیْن پڑھا جائے تو اس کے معنی چھپا ہوا ہوں گے تو کَکَمِیْنٌ کے معنی ہوئے ایک جماعت جو تیری گھات میں لگی ہوئی ہے اور وہ حملہ کے لئے موقع کی منتظر ہے۔

کَاَنَ یعنی تھا یہ حرف جر ہے اور مختلف صورتوں میں استعمال ہوتا ہے اگر نون بالتشدید بولا جاتا ہے جیسے کَاَنَّ تو اس کے معنی ہوں گے سخت ہونا یہ حرف مشبہ بالفعل ہے اسم کو نصب دیتا ہے اور خبر کو رفع دیتا ہے لہٰذا کَاَنَ اور کَاَنَّ کی ادائگی میں نزیت احتیاط لازم ہے اس لئے کَاَنَ کے معنی (ہوا) اور (ہے) ہے۔

مِنْ یعنی سے یہ بھی حرف جر ہے اور مختلف صورتوں میں بولا جاتا ہے کہیں ابتداء کے لئے اور کہیں تبعیض کے لئے اور کبھی تعلیل کے لئے اور کبھی بدل کے لئے غرض اس کے کئی استعمال ہیں۔

مَنْ کہیں فصل کے لئے کہیں زائد میں اور ہر جگہ موقع محل کے اعتبار سے آواز ہو گی۔

مَنَّ لیکن اگر اعراب میں فرق ہو گیا یعنی بجائے کسر کے میم بالفتح بولا تو اس کے معنی بدل جائیں گے۔ واحد جمع مؤنث مذکر میں کون یا جو کوئی ہو گا جیسے مَنْ رَبُّکَ تیرا رب کون ہے اور اگر نون بالتشدید بولا جائے گا مَنَّ بھلائی کرنا احسان کرنا بعض جگہ تھکانا اور کمزور کرنا کے معنی میں بھی آتا ہے۔ دراصل یہ ایک مصدر ہے اَلْمَنّ جس کے معنی ہیں احسان یا ایک قسم کا میٹھا گوند یا وہ چیز جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے بنی اسرائیل پر بطور غذا کے اتارا یہاں اس کے معنی مِنْ سے لیں۔

کَلَکَا

ک کا حال بیان کیا جا چکا ہے رہا لَکَا تو اس کے معنی ہیں گدی پر مکا مارنا' دبانا' بھینچنا وغیرہ۔ لَکَّهٗ یہ سورۃ نصر میں قرآن شریف میں دو جگہ پر نصر کے وزن پر ہے۔ لکا کے معنی تباہی ہیں اور یہ مختلف صورتوں میں بولا جاتا ہے جیسے لَکَ اللَّحْم یعنی گوشت کو ہڈیوں سے جدا کرنا اور اَلْکُ یہ مصدر ہے گوشت یا سرخ رنگ چیز جس سے کھال رنگتے ہیں یا ایک لاکھ اگر اس کو بضم پیش پڑھا جائے گا جیسے اُلْکُ تو اس کے معنی ہوں گے سخت و پر گوشت اور اگر لام کو بالکسر پڑھیں گے تو اس کے معنی ہوں گے بھیڑ یا سخت گوشت والی اونٹنی۔ جمع اس کی لُکٌ یا لِکَاکٌ ہے اور لَکَا باب فتح یَفْتَحُ میں اس کے معنی ہوں گے کسی کو کوڑے سے مارنا' پچھاڑنا' زمین پر پٹخ دینا۔ کسی کو اس کا حق پورا دینا۔ یہ دوسرا مصرع تمام ہوا اس مصرع میں 7 کاف ہیں اور اس کے معنی یہ ہوئے۔

ترجمہ : ایک جماعت جو تیری گھات میں لگی ہوئی ہے اور وہ حملہ کے لئے موقع کی منتظر ہے اس سے تیرا رب روک کر اپنے امان میں لے گا جو انصاف کرنے والا ہے۔

تیسرے مصرع کی تفصیل

تَکَرَّرَ (باب ن) لوٹنا مڑنا جیسے اِنْهَزَمَ عَنْهُ ثُمَّ کَرَّ عَلَیْهِ اس نے اس سے شکست کھائی اور پھر حملہ کے

لیے لوٹ پڑا یعنی پینترا بدلنے کے لیے وہ بھاگا پھر اس نے دوبارہ حملہ کیا اس کی صفت کَرَّارٌ ہے تَکَرَّرَ بار بار ہونا مصدر اس کا اَلْکَرُّ ہے یعنی کھجور کے پتوں کی۔ کھجور کے درخت پر چڑھنے کی رسی یا جہاز کا رسا۔ اس کی جمع کُرُوْرٌ اور کُرٌّ کنواں جمع کِرَارٌ ہے ایک پیمانہ جو چالیس اردب کا بیان کیا جاتا ہے یا چادر اور اس کی جمع اَکْرَارٌ اور اَلْکُرُّ نماز پڑھنے کا رومال جمع اَکْرَارٌ (کُرُوْرٌ) ہے کَرِّیٌ لڑائی میں حملہ تَکَرُّ کَرَ تردد کرنا کَرٌ کَرُوْ ایک آبی پرندہ اور کَرْکَرَہ مصدر ہے گاڑھا دودھ یا پیٹ کی گڑگڑاہٹ اور بالکسر کِرْکِرَۃٌ سم والے جانور کا سینہ لوگوں کی جماعت کَرَاکِرُ گھوڑے کے جوڑ وغیرہ وغیرہ تَکَرَّرَ کَرَّ کَرَّالْکَرَّ کے معنی ہوئے پینترے بدل بدل کر انکا بار بار حملہ کرنا۔ بل کھاتی ہوئی مضبوط رسی کی طرح سے انہی کی طرف لوٹایا جائے گا۔

فی کبد

فی حرف جر ہے اور مختلف معنوں میں بولا جاتا ہے۔ ظرفیت میں جیسے الخمر فی الزق مصاحبت میں قمت فی شرق الشمس تعلیل میں قیل فی ذنبہ المقاسیۃ ما علمی فی بحرہ الا مطرۃ اور بہت سی جگہ مختلف طور سے آتا ہے۔ ای علی جزوعہا نیزیا والی من کا مترادف ہے اور ہم معنی بھی ہے المنجد قاموس وغیرہ میں شرح دیلمی سے اسی طرح ہے۔

کَبَدَ (ن۔ ص) کَبْدٌ اور کَبَدًا جگر پر مارنا کَبَدَ الْاَمْرَ کسی کام کا ارادہ کرنا اور کَبِدَ کَبَدًا وکَبِدَ درد جگر میں مبتلا ہونا اس کی صفت مَکْبُوْدٌ ہے۔ اَلْکَبِدُ اندرونی حصہ درمیانی حصہ کسی چیز کا بڑا حصہ اور کَبِدًا تھ چکی ریت کا وہ تودہ جس کا درمیانی حصہ بڑا ہو۔ وہ کمان جس کا دستہ پوری ہتھیلی میں پکڑا جا سکے اور کَبَدٌ پیٹ کا بڑا ہونا کَبَدٌ اندوہ، غم، سختی مصیبت وغیرہ میں بھی بولا جاتا ہے اور اعضائے جسمانی میں سے ایک عضو بھی ہے۔ یہاں تیسرا مصرع تمام ہوا معنی اس پورے مصرعہ کے اس طرح ہوئے۔

ترجمہ: پینترے بدل کر دشمن کا بار بار حملہ کرنا انہی کی جانب لوٹایا جائے گا۔ بل کھاتی ہوئی مضبوط رسی کی طرح سے جو اس انبوہ پر حملہ آور ہے۔

چوتھے مصرع کی تفصیل

تجلی

کسی چیز کا اچھی طرح ظاہر ہونا۔ جلّی کسی کی مصیبت کا رفع کرنا۔ یہ دوسرے کے ساتھ مل کر مفہوم ظاہر کرے گا۔ جَلَّ (ض) جَلَالَۃً وَجَلَالَۃً بڑی شان والا ہونا جسم میں بڑا ہونا عمر میں بڑا ہونا اور جَلَّ (ن ض) جُلُوْلًا وَجَلًا اپنے وطن کو چھوڑ کر دوسرے ملک میں چلا جانا صفت اس کی جَالٍ ہے اور تَجَلَّ بڑا بننا، غالب ہونا اگر بالکسر اَلْجِلُّ ہو تو اس کے معنی بہت کے ہوں گے۔ کسی چیز کا اچھی طرح ظاہر ہونا۔

مشکشکۃ

اَلشَّکُّ یہ مصدر ہے شک و شبہ میں ہونا۔ اور چوہے مارنے کی دوا کے لئے بھی یہ لفظ استعمال ہوتا ہے۔ شک شبہ کرنا یہ صفت فاعل ہے اور شَاکٌّ صفت معنوی ہے۔ شَکَّ الشَّوْکَۃُ رِجْلَہٗ پاؤں میں کانٹا چبھنا۔ مُشَکْشَکَۃٌ مسلح نیزہ زنی فوج یا لشکر جرار چاق و چوبند۔

لکلکۃ

خوب موٹا تازہ اونٹ۔ اَلْلِکَاکُ بھیڑیا سخت گوشت والی اونٹنی لُکُکٌ وَلِکَاکٌ لَکَکًا خوب گتھے ہوئے گوشت والا اونٹ۔ یہ چوتھا مصرعہ تمام ہوا اور اس کے معنی ہوئے مسلح نیزہ زن لشکر جو موٹے تازے اونٹوں پر مشتمل ہے اور وہ مجھے مارنے کے لئے نکلتا ہے۔ ظاہر ہوتا ہے یا آتا ہے۔

پانچویں مصرع کی تفصیل

کفاکہ ما بی کفاکہ الکاف کربہ

کَفَاکَہٗ تیرے لئے کافی ہے اس کی لغت اور تشریح پہلے کرچکا ہوں۔ مَابِیْ پھر آئے اور ٹھکانہ یا پھر آنے کی جگہ۔ ما حرف جر ہے اور یہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ جزئیہ طریق ذیل پر استعمال ہوتا ہے۔ مَاھٰذَا الْبَشَرُ یہ آدمی نہیں زائد میں اسے استعمال کرنا جیسے فَبِمَا رَحْمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ لِنْتَ لَھُمْ پس خدا کی رحمت سے ان کے لئے نرمی ہے۔

کفاکہ الکاف

کَفَاءُ وہ حالت جس کے ذریعہ کوئی چیز دوسری چیز کے برابر ہو جائے یعنی مساوی حالت۔

کربہ

کَرْبٌ (ن) دکھ تکلیف مصیبت رنج و غم پورے مصرعے کا ترجمہ یہ ہے۔

ترجمہ : تیرا رب تیرے لئے کافی ہے۔ دائیں بائیں آگے اور پیچھے سے تجھے محیط ہے اور تیری ہر مصیبت میں تیرا مددگار ہے۔

چھٹے مصرع کی تفصیل

یا کوکبا کان یحکی کوکب الفلکا

یا حرف ندا ہے اور اس کے معنی ہیں کہ جیسے یا اللہ اے اللہ وغیرہ کوکب ستارہ کو کہتے ہیں اس لفظ کے اور بھی کئی معنی ہیں جیسے تلوار' پانی' سخت گرمی' لوہے کی چمک ونک لمبی نباتات قوم کا سردار غرض یہ لفظ وسیع المعانی ہے۔ کان اس کی معنی اور صفت لکھی جا چکی ہے۔ یَحْکِیْ اس کا مصدر ہے اَلْحَکَمُ یعنی فیصلہ اس نے کئی الفاظ بنے ہیں۔ جیسے یحکی حکی حکایۃ تحکمون وغیرہ کسی سے کلام نقل کرنے کے معنی میں بھی آتا ہے احتکی کسی امر کا مضبوط ہونا۔ کوکب کی تشریح ہو چکی ہے۔

فلک

یعنی گول معنی آسمان یا ستاروں کے چکر لگانے کی جگہ جمع ہے افلاک لہٰذا اس گول چیز کو کہتے ہیں جو ابھری ہوئی ہو بلند ہو محیط ہو۔ پورے مصرع کا مطلب یہ ہے جس پروردگار نے بہت سی مصیبتوں میں تیری کفایت کی ہے وہی اللہ ان مصائب میں جو بھاری لشکر کی طرح گھات میں ہیں اب بھی تیری کفایت کرے گا۔ اللہ ان مصائب میں تیرے لئے کافی ہے جو سخت سے سخت اور مضبوط اور بل کھاتی ہوئی اور نیزہ زن مسلح لشکر جس میں فربہ اور قوی اونٹ ہیں اور وقت بوقت نمودار ہوتے ہیں۔

اے ستارے اے فلک روشن جو آسمانی ستارے کی مانند منور اور درخشاں ہے۔ یقین کر کہ تیرا رب تمام پریشانیوں سے اب بھی تجھے کفایت کرے گا جیسا کہ گزشتہ پریشانیوں میں اس قادر و کریم نے تیری کفایت کی۔

چہل کاف سے فیض یابی

روحانیات عملیات کی ہر قدیم و جدید کتاب میں چہل کاف کا عمل ملتا ہے۔ دنیا کے ہر مرض' بیماری' شفایابی' رزق' دولت' مال' اولاد' ترقی' شادی' حصول علم و روحانیات اور معلوم نامعلوم دشمنوں کی زبان بندی وغیرہ ہر جائز مقصد کے لئے نوچندی بدھ سے اس عمل کو بعد از نماز عشاء 40 دن 40 مرتبہ اول آخر چالیس چالیس مرتبہ کوئی سا درود شریف پڑھ کر بارگاہ الٰہی میں دعا مانگنا دعا کے مجرب ہونے کا وسیلہ بحضور پرنور ہوگا۔

نصف صدی سے چہل کاف کا عامل ہوں۔ اس کا عمل (چلہ) کبھی خطا نہیں جاتا۔ ہر ضرورت منداپنے جائز مقصد کے لیے پڑھ سکتا ہے عام اجازت ہے۔ عامل شاہ زنجانی سے اس سلسلے میں اجازت لے لینا بھی روحانی تقویت کا باعث بنے گا۔ مزید تفصیلات کے لئے مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب مصباح العملیات اور حروف صوامت کا مطالعہ کریں۔

رجال الغیب معلوم کرنے کا آسان طریقہ

نقوش لکھنے اور اعمال کرنے کے لئے یہ دیکھنا ضروری ہوتا ہے کہ اس روز رجال الغیب کس سمت ہیں۔ اگر وہ نقش لکھتے وقت یا وظیفہ کرتے وقت سامنے ہوں تو کام میں رکاوٹ ہوتی ہے۔ نقش یا وظیفہ صحیح کام نہیں کرتا۔ اس لئے ایسی طرف منہ کریں کہ رجال الغیب آپ کی پشت پر ہوں تاکہ سامنا نہ کرنا پڑے۔ مثلاً چاند کی 4`12`19`27 تاریخ کو جب آپ نقش لکھنے بیٹھیں تو آپ کا منہ مشرق کی طرف اور پشت مغرب کی طرف ہونی چاہیئے جبکہ چاند کی 7`14`22`29 تاریخ کو آپ کا چہرہ مغرب کی جانب اور پشت مشرق کی جانب ہونی چاہیئے تاکہ اعمال کارگر ثابت ہوں۔ واضح ہو کہ چار سمتیں ہوتی ہیں اور چار کونے۔ اس طرح کل آٹھ سمتیں ہوئیں۔ نیچے جس سمت کے سامنے تاریخیں درج ہیں اس جانب رجال الغیب ہیں اس طرف پشت کرکے کام کریں۔ نیچے سمت اور چاند کی تاریخیں درج ہیں۔ اور اس کے ساتھ جدول ہے۔ اس جدول میں متعلقہ افراد' متعلقہ کام اور متعلقہ اشیاء درج ہیں۔ سعد اوقات میں ان لوگوں سے ملنا اور چیزیں خریدنا فائدہ دیتا ہے اور نحس اوقات میں نقصان۔

جنوب مشرق 24`16`09`01	جنوب مغرب 25`17`10`02	جنوب 26`18`11`03	مغرب 27`19`12`04
شمال مغرب 00`20`13`05	شمال مشرق 28`21`00`06	مشرق 29`22`14`07	شمال 30`23`15`08

کواکب	متعلقہ افراد	متعلقہ کام	متعلقہ اشیاء
شمس	وزراء' حکام اعلیٰ' سرکردہ لوگ' امراء' بڑے آدمی' افسران	سرکاری دفاتر اور بڑی فرموں کے متعلقہ کام	کپڑے' سونے کے زیورات' جواہرات' قیمتی اشیاء اور سپورٹس کا سامان
قمر	ہمسائے' عزیز و اقارب	گھریلو کام	اشیائے خوردنی' لطیف مشروبات' خانگی فرنیچر
عطارد	پرنٹر' پبلشر' ادیب' شاعر' پریس والے اور تحریری کام کرنے والے	پرنٹنگ پبلشنگ' تعلیم' پبلسٹی' خط و کتابت	پڑھنے کی اشیاء' کٹ پیس' رسائل' چوڑیاں' کتابیں
زہرہ	ایکٹر' جوہری' مستورات	معمہ بازی' تفریحات' فلم' سوشل کام	زیب و زینت کی اشیاء' کپڑے' زیورات۔
مریخ	سرجن' ڈینٹسٹ' کیمسٹ' فوج اور پولیس والے' لوہے کے بیوپاری' کباڑیے' سنار	کشتی کا مقابلہ' ریس' مشینوں کی مرمت' لوہے کا کام' ٹرانسپورٹ' مشکل مہمات	دھاتیں' انجینئرنگ کا سامان' مشینری' آٹو موبائیل ٹولز' ٹوپیاں' ادویہ
مشتری	پیر' استاد' جج' قاضی' بینکرز' وکلاء	کپڑا' سٹاک شیئرز' کاروبار' ترقیاتی سکیمیں' روپیہ کا لین دین' شپنگ	مذہبی امور سے متعلقہ اشیاء' سفری اشیاء' ریس وسٹہ' بانڈز
زحل	تجربہ کار افراد' زمیندار' بڑی عمر کے لوگ	طویل کاروبار' مکان' جائیداد' بنیاد رکھنا' چمڑے کا کاروبار' اناج	زمین' معدنیات' جواہرات' مذہبی اور قانونی کتابیں' کپڑا
یورانس	ہوائی جہازوں کا عملہ' موجد' سائنس دان' الیکٹریشن	نئی سکیمیں' روحانی امداد' نئے معاہدات' ریسرچ' الیکٹرک کا کام	جرابیں' الیکٹرک کا سامان' ہوائی جہاز' ریڈیو' کیمرہ' نایاب اشیاء' قالین
نیپچون	معمہ کا کام کرنے والے' مجمع لگانے والے' ڈاکٹر' ادویہ فروش	ہڑتالیں' پروپیگنڈہ' جاسوسی' دغا اور فریب کے کام	بارش کا کوٹ' بوٹ' ریکارڈ میوزک' سائنٹیفک آلات' فوٹو گراف
پلوٹو	مشورہ دینے والے رہنما	انشورنس' ٹیکس' ترکہ' میراث' اوقاف فنڈ	بندوق' چاقو' کیمیکلز' ادویات' لیبارٹری کے آلات

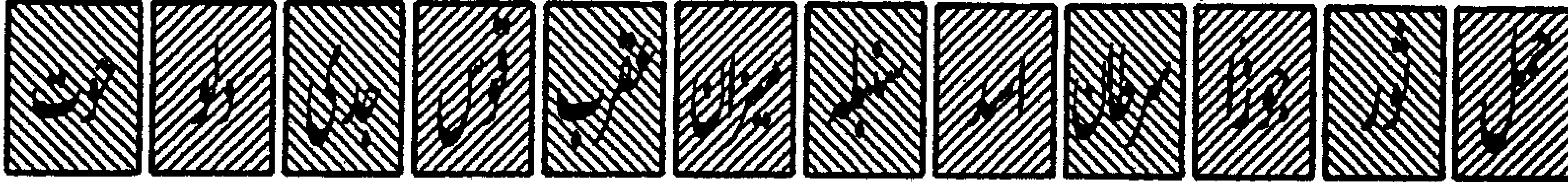
بچھتر و منازل قمری سے حروف ابجد کا تعلق مع سیارہ و بروج و اسمائے حسنیٰ وغیرہ کی معلومات

شرح منازل: واضح ہو کہ انسان مرکب ہے اٹھائیس حروف سے سات حروف آتشی انسان کے سر میں ہیں اور سات حروف بادی اور دماغ سے سر قلب تک ہیں اور سات حروف آبی سر قلب سے تا بمقعد ہیں اور سات حروف خاکی مقعد سے تا القدم ہیں
یہ حروف [illegible] ہیں اور حروف [illegible] ہیں اور حروف ترابی اسفل بدن میں ہیں [illegible] بدن انسان [illegible] کا پانچ حرفوں میں ہے ۔ ا ۔ ج ۔ د ۔ ب ۔ غ ۔ فقط

نمبر شمار منازل	نام بچھتر ہندی	نام منازل عربی	مدت منازل یا بچھتر	حروف ابجد کا تعلق منازل سے	حروف کے اعداد ابجد	حروف کا تعلق سیاروں سے	مزاج بروج	حروف کا تعلق بروج سے	حروف نورانی و ظلمانی	اسمائے حسنیٰ حروف کے لیے	اعداد اسمائے حسنیٰ	اسمائے حسنیٰ کے معنے	اسمائے حسنیٰ کی خاصیت	اسمائے حسنیٰ پڑھنے کی تعداد	کس کام کے لیے پڑھنا چاہیے	مزاج اسمائے حسنیٰ	بخورات اسمائے حسنیٰ پڑھنے کے وقت	موکل اسمائے حسنیٰ	جن اسمائے حسنیٰ	مالک سمت بروج
۱	اسونی	شرطین	۱۳	ا	۱	زحل	آتشی	حمل	نورانی	اللہ	۶۶	خدا	جلالی	۱۰۰۰	دوستی مودت	گرم	عودبیلہ	اسرافیل	غیروش	مشرقی
۲	بھرنی	بطین	۱۳	ب	۲	مشتری	بادی	جوزا	ظلمانی	باقی	۱۱۳	ہمیشہ رہنے والا	جمالی	۱۰۰	محبت	رطب	شکر	جبرائیل	دیوس	مغربی
۳	کرتکا	ثریا	۱۳	ج	۳	مریخ	آبی	سرطان	ظلمانی	جامع	۱۱۴	جمع کرنے والا	مشترک	۱۷۰	محبت	یابس	دارچینی	سمسائیل	توروش	شمالی
۴	روہنی	دبران	۱۳	د	۴	شمس	خاکی	ثور	ظلمانی	دیان	۶۵	بدلہ دینے والا	جلالی	۴۲	عداوت	بارد	صندل سرخ	دردائیل	طیرش	جنوبی
۵	مرگسرا	ہقعہ	۱۳	ہ	۵	زہرہ	آتشی	حمل	نورانی	ہادی	۲۰	راہ دکھانے والا	جمالی	۱۰۰	عداوت	گرم	صندل سفید	دردیائیل	پکیش	مشرقی
۶	آردرا	ہنعہ	۱۳	و	۶	عطارد	بادی	جوزا	ظلمانی	ولی	۴۶	دوست اور مددگار	جمالی	۲۰۰	محبت	رطب	کافور	زفتائیل	لولوش	مغربی
۷	پونربس	ذراع	۱۳	ز	۷	قمر	آبی	سرطان	ظلمانی	زکی	۳۷	پاک کرنے والا	مشترک	۷۱	محبت	خشک	شہد اصلی	شرطائیل	کالوش	شمالی
۸	پکھ	نثرہ	۱۳	ح	۸	زحل	خاکی	جدی	نورانی	حق	۱۰۸	سزاوار [illegible]	مشترک	۳۰۰	بغض	تر	زعفران	تنکفیل	عبرش	جنوبی
۹	اشلیکھا	طرفہ	۱۳	ط	۹	مشتری	آتشی	حمل	نورانی	طاہر	۲۲۵	پاک کرنے والا	جلالی	۴۲	عقد شہرت	گرم	مشک اصلی	اسماعیل	بدپوش	مشرقی
۱۰	مگھا	جبہہ	۱۳	ی	۱۰	مریخ	بادی	میزان	نورانی	یٰس	۱۳۰	بزرگ	جمالی	۱۰۰۰	فتح وصل	تر	گل سرخ	سرکیائیل	سیوش	مغربی
۱۱	پوروا پھالگنی	زبرہ	۱۳	ک	۲۰	شمس	آبی	عقرب	نورانی	کافی	۱۱۱	کفایت	جمالی	۲۰۰	محبت	خشک	گل سفید	خوزدائیل	قدوس	شمالی
۱۲	اترا پھالگنی	صرفہ	۱۳	ل	۳۰	زہرہ	خاکی	ثور	نورانی	لطیف	۱۲۹	باریک بین	جمالی	۴۲	جدائی	سرد	سیب پوست	لعطائیل	عدیوس	جنوبی
۱۳	ہست	عوا	۱۳	م	۴۰	عطارد	آتشی	اسد	نورانی	ملک	۹۰	بادشاہ حقیقی	جلالی	۹۰	محبت	گرم	آلی	مدیائیل	عبروش	مشرقی
۱۴	چترا	سماک	۱۳	ن	۵۰	قمر	بادی	میزان	نورانی	نور	۲۵۶	روشن کرنے والا	جلالی	۴۲	بغض	تر	سنبل	سرائیل	ولیوش	مغربی
۱۵	سواتی	غفرا	۱۳	س	۶۰	زحل	آبی	عقرب آتشی	نورانی	سمیع	۱۸۰	سننے والا	مشترک	۵۰۰	عقد شہرت	خشک	خوشبو مرکب	ہوائیل	لیزوش	مشرقی
۱۶	بساکھا	زبانا	۱۳	ع	۷۰	مشتری	خاکی	سنبلہ	نورانی	علی	۱۰۰	بلند رتبہ	جلالی	۲۰۰	آزادگی	تر	لطف سفید	عزمائیل	فنیرش	جنوبی
۱۷	انورادھا	اکلیل	۱۳	ف	۸۰	مریخ	آتشی	اسد	ظلمانی	فتاح	۴۸۹	کھولنے والا	جمالی	۴۲	عداوت	گرم	جوز	سرمائیل	بطیوش	مشرقی
۱۸	جیشٹا	قلب	۱۳	ص	۹۰	شمس	بادی	میزان	نورانی	صمد	۱۳۴	بے پروا	جلالی	۲۰۰	الفت	تر	بسباسہ	رہیائیل	خلادش	مغربی
۱۹	مولا	شولہ	۱۳	ق	۱۰۰	زہرہ	آبی	حوت	نورانی	قادر	۳۰۵	قدرت والا	مشترک	۳۰۰	عقد شہرت	خشک	ترنج	معرائیل	شمیوش	شمالی
۲۰	پوروا اشاڑھا	نعائم	۱۳	ر	۲۰۰	عطارد	خاکی	سنبلہ	نورانی	رب	۲۰۲	پروردگار	جلالی	۴۲	مودت	سرد	گلاب	اہرائیل	دنوش	جنوبی
۲۱	اترا اشاڑھا	بلدہ	۱۳	ش	۳۰۰	قمر	آتشی	عقرب	ظلمانی	شافی	۴۱۰	شفا دینے والا	جلالی	۲۰۰	عداوت	گرم	عود سفید	ہرائیل	تنکوشش	شمالی
۲۲	ابھجت	ذابح	۱۳	ت	۴۰۰	زحل	بادی	دلو	ظلمانی	تواب	۴۰۹	توبہ قبول کرنے والا	جلالی	۳۰۰	معتدل	تر	عنبر	عزرائیل	ملیرش	مغربی
۲۳	شراون	بلع	۱۳	ث	۵۰۰	مشتری	آبی	حوت	ظلمانی	ثابت	۹۰۳	قائم رہنے والا	جلالی	۴۰۰	بغض	خشک	عود سفید	سیکائیل	الجرش	شمالی
۲۴	دھنشٹا	سعود	۱۳	خ	۶۰۰	مریخ	خاکی	جدی	ظلمانی	خالق	۷۳۱	پیدا کرنے والا	مشترک	۷۰	محبت	سرد	بنفشہ	ہکائیل	والاوش	جنوبی
۲۵	ستبھکا	اخبیہ	۱۳	ذ	۷۰۰	شمس	آتشی	قوس	ظلمانی	ذاکر	۹۲۱	یاد کرنے والا	مشترک	۷۹	بغض	گرم	ریحان	ہرطائیل	سکلوش	مشرقی
۲۶	پوروا بھادرپد	مقدم	۱۳	ض	۸۰۰	زہرہ	بادی	دلو	ظلمانی	ضار	۱۰۰۱	نقصان پہنچانے والا	جلالی	۴۲	بغض	گرم	گل زعفران	عصکائیل	ناپوش	مغربی
۲۷	اترا بھادرپد	مؤخر	۱۳	ظ	۹۰۰	عطارد	آبی	حوت	ظلمانی	ظاہر	۱۱۰۶	آشکارا	جلالی	۲۵	عداوت	خشک	گل نسرین	نزدائیل	عقوریش	شمالی
۲۸	ریوتی	رشا	۱۳	غ	۱۰۰۰	قمر	خاکی	حوت	ظلمانی	غفور	۱۲۸۶	بخشنے والا	جمالی	۳۰۰	صحت امراض	خشک	قرنفل	زحائیل	مرقدوش	شمالی

ف۔۔ اہل ہند جوتشی بچھتر ابھجت کو شمار نہیں کرتے اور اس کو مخفی رکھتے ہیں مگر ازروئے [illegible] جنگ و نکاح میں اس بچھتر سے کام لیتے ہیں اور احکام جاری کرتے ہیں اور حروف کو ۲۸ بچھتر پر تقسیم کرتے ہیں

صدقہ اور خصوصی عزیمت رجعت و نحوست سیارگان



ارشاد رسول اکرم ﷺ ہے کہ صدقہ حاجت مند کے ہاتھ میں جانے سے پہلے خدا کے ہاتھ میں پہنچتا ہے۔

دوسری حدیث میں بھی امام سجادؑ سے منقول ہے کہ صدقہ بندے کا ہاتھ میں اس وقت تک نہیں پہنچتا جب تک کہ پہلے پروردگار کے ہاتھ میں نہ جائے۔

دیگر ایک تیسری روایت میں ہے کہ اس بندے کے تمام اعمال فرشتے اپنی تحویل میں لے لیتے ہیں سوائے صدقہ کے کہ جو براہ راست خدا کے ہاتھ میں جاتا ہے۔

سورۃ توبہ آیت نمبر 103 اس کی بہترین تشریح ہے۔ تمام ذی روح مخلوق خدا ہیں۔ انسانوں کے ساتھ جانوروں سے صلہ رحمی (صدقہ) بھی بے حد حسن عمل ہے۔ برسہا برس کی تحقیق کے بعد طلسماتی دنیا کے لئے ہم نے صدقات کا ایک چارٹ بنایا ہے جن بہن بھائیوں نے ان پر عمل کیا ان کی مشکلات اسرار غیبی سے دور ہو جائیں گی۔ پریشانیوں کے بادل چھٹ کر خوشیاں ان کا مقدر بن جائیں گی۔

خصوصی عزیمت رجعت و نحوست سیارگان

یَااَللّٰہُ یَااَللّٰہُ یَارَحْمٰنُ یَارَحِیْمُ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ یَاحَافِظُ یَانَاصِرُ یَامُعِیْنُ یَاشَافِیُ یَاکَافِیُ یَاقَادِرُیَاکَرِیْمُ بِحَقِّ کٓھٰیٰعٓصٓ بِحَقِّ حٰمٓعٓسٓقٓ بِحَقِّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اَحفِظْنِیْ مِنَ النَّحُوْسَتِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَالْمُشْتَرِیِ وَالزُّحَلِ وَالزُّھَرَہ وَالْعَطَارَدِ وَالْمَرِیْخِ وَالرَّاسِ وَالذَّنبِ بِحَقِّ یَااَللّٰہ یَااَحَدُ یَاصَمَدُ یَااَلَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ صَلَّی اللّٰہُ اَعْلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔

اول آخر گیارہ گیارہ مرتبہ کوئی سا بھی درود شریف پڑھ لیں بچوں کے والدین بھی پڑھ سکتے ہیں۔

خصوصی نوٹ اگر آپ مندرجہ بالا عزیمت کو صرف 9 بار روزانہ پڑھنا اپنا معمول بنالیں تو پھر کسی سیارے کی نحوست آپ کے قریب نہ آئے گی۔ میری طرف سے آپ کو اس عمل کی عام اجازت ہے۔ خواہاں ہوں تو خصوصی اجازت بھی لے سکتے ہیں۔

آپ اور آپ کے بچوں کا کامیاب مستقبل

علوم فلکیات کی روشنی میں آپ خود کو اور اپنے بچوں کو کامیاب زندگی گزارنے میں مدد دیں مستقبل میں کن کن کاموں میں اور پیشوں میں کامیابی ہوگی

حمل	21 مارچ تا 20 اپریل	قیادت، سرداری، افسری، فوجی ملازمت، جراحی، انجینئرنگ، پولیس کی ملازمت، سائنس دانی، سپورٹس مین شپ، دندان سازی، محقق، مینجری، ذاتی کاروبار موزوں پیشے ہیں۔
ثور	21 اپریل تا 21 مئی	ذمہ دارانہ، فرائض کی انجام دہی، کسی ادارے کی منتظمی یا سربراہی، معماری، زراعت، بنکاری، سول سروس، سنگ تراشی، زیور سازی، یا زیور فروشی، موسیقی، اداکاری، صنعت، حساب دانی وغیرہ
جوزا	22 مئی تا 21 جون	سیاحت، پیغام رسانی، رسل و رسائل، تصنیف و تالیف، ادب، شاعری، کلرکی، حساب دانی، ایجنسی، تقریر، درس و تدریس، تجارت، نیوز رپورٹر موزوں پیشے ہیں۔
سرطان	22 جون تا 23 جولائی	ماہی گیری، جہاز رانی، مشروبات کی تیاری اور فروخت، ہوٹل کا کاروبار، زمین و جائداد کی خرید و فروخت، زراعت، باغبانی، تیمارداری، ادویات سازی موزوں اور مناسب پیشے ہیں۔
اسد	24 جولائی تا 23 اگست	کسی ادارے کی سربراہی یا منتظمی، سماجی نظام کی ترتیب، سوشل ورک، رفاہی اداروں سے وابستگی اور وزیری، اداکاری، چیئرمین شپ، ذاتی کاروبار، قیادت اور حکومت وغیرہ۔
سنبلہ	24 اگست تا 23 ستمبر	درس و تدریس، ادب، شاعری، تصنیف و تالیف، ماہر نفسیات، فلسفہ دان، قیافہ شناس، نرسنگ، ڈاکٹری، سائنس دانی، ٹیکنیشنز، نقاد، مقرر، انسپکٹر، سیکریٹری، حساب دانی موزوں پیشے ہیں۔
میزان	24 ستمبر تا 23 اکتوبر	علم و ادب، شاعر، آرٹ، موسیقی، اداکاری، فلم بندی، نقاشی سفارت، سوشل ورک، حسن کی پلک بندی، افزائش حسن کی چیزیں تیار کرنا، میزبانی، پارچہ بافی موزوں پیشے ہیں۔
عقرب	24 ستمبر تا 23 اکتوبر	تحقیق و تجسس، تفتیش، سراغ رسانی، جراحی، نفسیات دانی، حکمت و طبابت، روحانی، علاج معالجہ، وکالت، قصاب، سائنس دان وغیرہ موزوں پیشے ہیں۔
قوس	23 نومبر تا 21 دسمبر	مذہبی فرائض کی انجام دہی، تبلیغ وکالت، ترجمانی، فلسفہ دانی، نفسیات دانی، سوشل ورک، رفاہی امور کی انجام دہی، سول سروس، تحقیق و جستجو، سیاحت، معلمی، سیاسیات موزوں پیشے ہیں۔
جدی	22 دسمبر تا 20 جنوری	درس و تدریس، حساب دانی، مذہبی فرائض کی انجام دہی، ایڈمنسٹریشن، سائنس دانی، سول سروس، زراعت، باغبانی، زمین و جائداد کی خرید و فروخت، معماری، سیاست، ذاتی کاروبار موزوں پیشے ہیں۔
دلو	21 جنوری تا 19 فروری	سائنس دانی، فوٹوگرافی، تصنیف و تالیف، ادب، شاعری، نفسیات دانی، فلسفہ دانی، انجم شناسی کا کام، ریڈیو اور ٹیلی ویژن بنانا اور مرمت کرنا، رفاہی کام، عام فنی پیشے موزوں رہتے ہیں۔
حوت	20 فروری تا 20 مارچ	موسیقی، شاعری، تصنیف و تالیف، تقریر، نفسیات دانی، فلسفہ دانی، ایکٹنگ، خواب کی تعبیر بیان کرنا، آرٹ، رفاہی کام، درس و تدریس، ملاح، ماہی گیری موزوں پیشے ہیں۔

نوٹ بارہ بروج سے متعلقہ بارہ کتب آپ کے بچوں کی تربیت کے لئے ادارہ عنقریب شائع کر رہا ہے۔

درود شریف کی روح

موجودہ مادی دور میں انسان کی مصروفیات اس قدر زیادہ ہیں کہ وہ کسی طرف زیادہ توجہ نہیں دے سکتا۔ درود پاک کی فضیلت میں قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا واضح حکم ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝

ترجمہ : بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی پاک ﷺ پر درود شریف بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو تم بھی ان پر درود بھیجو۔

قرآنی آیت سے درود شریف کی فضیلت کا آپ خود اندازہ کر سکتے ہیں اور پھر سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ درود شریف کے بغیر اسلام کا دوسرا رکن یعنی نماز مکمل نہیں ہوتی اور یہ پہلا درود شریف ہے جس میں پہلے حصہ میں صلات محمد ﷺ اور ان کی آل پر بھیجنے کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر بھیجی گئی ہے اور دوسرے حصہ میں دونوں پیغمبران عظام پر اور ان کی آل پر برکت کے نزول کا تذکرہ ہے۔ اس درود پاک کو جسے ہم مکمل درود شریف کہتے ہیں اور درود ابراہیمی علیہ السلام کے نام سے مشہور ہے جس کے بغیر نماز مکمل نہیں ہوتی بڑی فضیلتوں کا حامل ہے۔ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ روزانہ رسول ﷺ اور ان کی آل پر درود بھیجے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ روز قیامت تم میں سے ہر مقام اور ہر جگہ میرے زیادہ قریب وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر اور میری آل پر درود پاک کی کثرت کی ہوگی۔ حضرت مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ کچھ نوری فرشتے وہ ہیں جو صرف جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن زمین پر اترتے ہیں اور ان کے ہاتھ میں سونے کے قلم اور چاندی کی دواتیں اور نور کے کاغذ ہوتے ہیں وہ صرف نبی اکرم ﷺ اور آپ کی آل پر درود شریف پڑھنے والوں کا درود پاک لکھتے ہیں۔ (سعادۃ الدارین صفحہ 61) غرض درود پاک کی فضیلت پر بے شمار احادیث اور اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں جو طوالت کے باعث ہم نہیں دے رہے۔ یوں تو بے شمار درود شریف کتابوں میں مذکور ہیں جن کا اپنا مقام اور فضیلت ہے جیسے درود تاج، درود لکھی، درود ہزارہ، درود نازلہ، درود شفاء ہمارے ہاں درود پاک پر بڑی بڑی ضخیم کتابیں موجود ہیں جن کے مطالعہ سے مکمل راہنمائی حاصل ہوتی ہے۔ دنیا اسم اعظم کی تلاش میں سرگرداں ہے اسی طرح اس دور میں لوگ یہ چاہتے ہیں کہ وقت کی کمی کے باعث مختصر سے مختصر ایسا درود شریف ہو جو آسانی سے پڑھا جا سکے اور فضیلت و درجہ میں سب سے بھاری ہو اور تمام مصائب و مشکلات کا حل بھی اس میں ہو تو آئیے ہم اس دفعہ آپ کے محبوب رسالے طلسماتی دنیا کے ذریعہ ایسا درود شریف دے رہے ہیں جو نہ صرف درود شریف کی روح ہے بلکہ آپ کے، ہمارے اور تمام انسانیت کے دکھوں کا مداوا ہے وہ درود پاک یہ ہے صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

ترجمہ: محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر اے اللہ اپنی خاص رحمت کا نزول فرما۔ یہ روح درود ہے اور اس کی سند شیخ سعدی علیہ الرحمہ کی یہ رباعی ہے۔

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

بقول امام عبدالوہاب الشعرانی جو شخص اس درود پاک کا ورد کرتا ہے اپنے لئے ستر ہزار رحمت الٰہی کے دروازے کھلوا لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کی محبت کا مرکز اور منظور نظر بنا دیتا ہے۔ روح درود شریف کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ آپ اس درود پاک کو جو تمام درودوں کا خلاصہ GIST ہے اپنا معمول بنالیں اور روزانہ ہر نماز کے بعد ایک تسبیح پڑھا کریں یا عشاء کی نماز کے بعد 283 بار پڑھ لیا کریں۔ تمام جائز امور میں اللہ تعالیٰ کامیابی عنایت فرمائیں گے۔ اگر کوئی آدمی مفلس ہے فکر معاش نے تنگ کر رکھا ہے تو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک ہزار بار روزانہ اس درود شریف کو پڑھے اللہ تعالیٰ غیب سے اسباب معیشت عطا فرمائیں گے۔ سخت سے سخت بیماری کے لئے اسی طرح پڑھ کر پانی پر دم کر کے پی لیں اور ہاتھوں پر دم کر کے تمام جسم پر پھیر لیں۔ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ دے گا۔ طالبعلم امتحان میں کامیابی کے لئے، دختران بخت کشائی کے لئے پڑھیں۔

ستمبر ۲۰۰۱ء کے شمارے میں ہم نے مختلف درود نقل کئے ہیں۔ ہر درود اپنی جگہ اہم ہے۔ اور استفادہ حاصل کرنے کے قابل ہے۔ درود شریف کے ذریعہ ہم اپنی دین و دنیا درست کر سکتے ہیں۔ بس توجہ کی ضرورت ہے۔

تسخیر الارواح

ماہنامہ طلسماتی دنیا کے خاص نمبر (مؤکلات نمبر) کیلئے اپنی کتاب ''مصباح الارواح'' سے چند اعمال تحریر ہیں۔ آپ کسی بھی ایک عمل کو حسب قاعدہ کر کے اس غیبی مخلوق سے اپنے جائز امور میں مدد لے سکتے ہیں۔ تسخیر الارواح پر سیر حاصل کیلئے راقم الحروف کی کتاب ''مصباح الارواح'' کا مطالعہ کریں۔

شمطون موکل کی خدمات حاصل کرنا

ان اسماء کو دس ہزار مرتبہ روزانہ بیس یوم تک پڑھیں۔ جنگل میں یا آبادی سے دور کسی چٹیل میدان میں اور پڑھتے وقت جاوی لوبان کا بخور بھی روشن کریں۔ آخری یوم شمطون موکل ایک سیاہ لمبے غلام کی شکل میں حاضر ہوگا۔ جس کا سر آسمان سے لگا ہوا ہوگا اور پاؤں زمین میں ہونگے اور اس کے ہاتھ میں ایک انگشتری ہوگی۔ آپ اس سے وہ انگشتری طلب کریں، وہ کچھ شرائط پر آپ کو انگشتری دیگا۔ پھر جب بھی آپ ضرورت محسوس کریں انگشتری کو سامنے رکھ کر ان اسم کو چند مرتبہ پڑھیں بس شمطون حاضر ہو جایا کرے گا اور مندرجہ ذیل امور میں مددگار ثابت ہوگا۔ جلب ومودت، تسخیر عورت، بندش زبان دشمنان، خون کا جاری کرنا، دشمنان کو بیمار کرنا، آسیب کا علاج کرنا، لوگوں میں جدائی پیدا کرنا، ظالم کو ہلاک کرنا غرضیکہ جو آپ چاہیں گے فوراً تعمیل کرے گا۔ مگر اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا چاہئے۔ موکل سے کبھی بھی خلاف شرع کام نہ لیں اسماء یہ ہیں۔

طَشْتَمِیْشَانَا مِنْ وَتَبُوْنِ مِنَ الْجَحِیْم

تسخیر موکل

یہ بہت مختصر سا عمل ہے، ترکیب اس کی یہ ہے کہ سات دن روزے رکھیں اور عروج ماہ میں پہلی تاریخ جمعرات کے دن سے ابتداء کریں اور عزیمت اپنی ہتھیلی میں لکھیں اور ہر نماز کے بعد اس عزیمت کو ایک ہزار مرتبہ پڑھیں۔ آخری دن موکل باریک سانپ کی صورت میں آپ کے سامنے حاضر ہوگا، جب سانپ ظاہر ہو۔ اس وقت بخور لوبان جاوی وغیرہ روشن کریں اور عزیمت سانپ پر پڑھ کر دم کریں۔ وہ سیاہ غلام کی شکل اختیار کر لے گا۔ اس سے عہد لے لیں۔ وہ کچھ شرائط پر عہد و بیان کرے گا اور پھر جب آپ جادو تعویذات کو حاضر کرنا چاہیں یا مرد اور عورتوں میں محبت پیدا کرنا چاہیں یا کسی کو بیمار کرنا مطلوب ہو، خون جاری کرنا ہو، یا کہیں سے دفینہ نکالنا چاہیں ان تمام امور میں مددگار ثابت ہوگا۔

سورۂ جن کی تسخیرات

جنات کے کسی بھی طبقہ کے کسی بھی فرد کی تسخیر کیلئے سورۂ جن ایک خاص اثر رکھتی ہے۔ چند اعمال تسخیر جنات و موکلات اور پریاں کے تحریر ہیں جو سورہ جن سے تسخیر کیئے جاتے ہیں۔ سب سے پہلے جنات کے مسلمان بادشاہ کی تسخیر کا عمل تحریر ہے۔ جس کا نام ہیطاش ہے۔

تسخیر ہیطاش

یہ جنات میں سے مسلمان بادشاہ ہے۔ زبرجد کے ذخیروں کا مالک ہے، ملک اعظم کا بھانجا ہے، انسانوں کو پسند کرتا ہے، مدت اس کی تسخیر کی صرف پندرہ روز ہے۔ چار دن سورہ جن پڑھی جاتی ہے۔ اس کے بعد گیارہ روز تک اس کی عزیمت پڑھی جاتی ہے ان پندرہ دنوں میں روزہ رکھا جاتا ہے اور روزانہ غسل کیا جاتا ہے۔ کپڑے پاک وصاف ہونے چاہئیں، بخورات ہر وقت روشن ہوں اور اس عمل کا بخور یہ ہے عنبر، کندر سیاہ، مشک، سندروس، زعفران سب برابر وزن لیں اور ایک دن میں اور رات میں بیس مثقال جلانا ہوگا۔ گوشت ہمہ قسم اور جماع کا قطعی پرہیز ہے۔ یہ بادشاہ زبرجد اور دوسرے جواہرات کی خدمت کرتا ہے اور آپ کا ہر حکم بجالائیگا۔ اس کی تسخیر کا طریقہ یہ ہے کہ حصار کے اندر بیٹھ کر ہر رات پہلے دو رکعت نماز نفل تسخیرات پڑھیں اور جن دنوں میں سورۃ پڑھنی ہے نفل کے بعد تین سو ایک مرتبہ پڑھیں اور عزیمت روزانہ تین ہزار مرتبہ پڑھنا ہوگی۔ حاضری سے قبل اچھی اچھی آوازیں آئیں گی، خوشبو آئے گی اور پھر ایک خوبصورت شخص سر پر تاج رکھے آئے گا اور حصار کے پاس بیٹھ جائے گا۔ بعض اوقات تحائف بھی ساتھ ہوتے ہیں جو باہر رکھ دیتے ہیں اور پھر سوال و جواب اور عہد و پیمان کر لیں اسی سلسلہ میں جو طلسم حصار کے دروازہ پر ہوگا وہ یہ ہے اور اسی کو کندہ کر کے انگشتری بنا کر عمل سے قبل اپنے ہاتھ میں پہن لیں۔ انگشتری کسی سعد وقت میں

تیار کریں۔ طلسم یہ ہے

لل	ط	ھ	۱۱	۲۹۹	حم	۱۱	د	ا
سہہ	و	ااا ح اطا	عد	۱۱	ھ	۹		

اور عزیمت اس کی یہ ہے لیکن بعد تسخیر جب بھی بلانا ہوگا تین مرتبہ سورہ جن اور ایک مرتبہ عزیمت پڑھنی ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ اَیُّهَا الْمَلِکُ الْعَظِیْمَ وَالسَّیِّدُ الْکَرِیْمُ بِحَقِّ عَشرطُوْ فَاشِ تَلْعَطْمُوْثَا تُوْطُوْنَاثِ خَسرمَا نِیْگَبْ خَلْطُوْ عَمَاثِ طَلَیْجَعَاوَتِ کَیْمُولاثِ اَجِبْ دَعْوَتِیْ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ الْعَظَامِ یَامَلِکُ الدَّاهِیَۃُ وَ السُّلْطَانُ اشْجَاعُ الْمَوْصُوْفُ بِصِفَةِ الْقُوَّةِ وَالشُّجَاعَةِ اَجِبْ دَعْوَتِیْ بِحَقِّ عشرطواثِ طَلْخُوْنَاثِ هَلْمِیْعَاشِ ظِلَیْمِثْ عَطْنُوْنَاشِ بِحَقِّ حَقِّکَ وَبِعِزِّهِ اَسْمَائِکَ وَبِحُرْمَةِ اللّٰهُ الَّذِیْ لا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیَّ الْقَیُّوْم۔

تسخیر هفت کس طلوحوش

اس تسخیر میں سات فرد آتے ہیں۔ ساتوں کی قوتوں کا مجھے علم نہیں۔ البتہ بعض کا علم ہے مثلاً ایک جن عامل کے پاس آنے والوں کی ایسی خبر دیتا ہے کہ یہ کس خاندان سے ہے۔ کتنے بہن بھائی ہیں، اس کی جیب میں کیا ہے، کتنا علم جانتا ہے، اس کا پیسہ کہاں کہاں ہے وغیرہ وغیرہ۔ دوسرا جن آتا ہے وہ تمام بیماریوں کا علاج اور شناخت کرتا ہے۔ یہ طبیب ہے علی الخصوص صرع، سکتہ، لقوہ اور آسیب وغیرہ کا علاج آسانی سے کر دیتا ہے یا آسان طریقہ بتا دیتا ہے کہ ہمارے اطباء نہیں کر سکتے۔ ایک جن جملہ علوم ودفائن، صنعت ہائے اکسیر علم حب وبغض اور حل وعقد کے کلمات سکھائے گا اسی طرح باقی افراد بھی عجیب وغریب قوتوں کے مالک ہیں۔ اس میں سورۃ جن تین سو ایک مرتبہ پڑھی جاتی ہے۔ روزانہ نفل عبادت کے بعد سات دن تک پڑھنی ہے اور پھر سات دنوں تک تین سو ستانوے مرتبہ عزیمت پڑھنی ہے۔ حاضری کے وقت سات خوش پوش، خوش رو اور عمدہ کپڑوں میں ملبوس حاضر ہوں گے اور پوچھیں گے کہ تجھے کیا چاہئے ہر ایک ایک انگشتری دیگا اور اپنی صفت بیان کریگا، اس انگشتری کے ذریعہ ہی کسی کو بلوایا جاسکے گا۔ ان کے سردار کا نام طلوحوش ملک ہے جو اس تمام ریاضت اور دعا کا مالک ہے بخور اس کا یہ ہے،

پوست، خشخاش، گلنار خشک، مقل ازرق، کندر سیاہ، زعفران برابر وزن لے کر کوٹ کر رکھیں اور جلائیں۔ سب سے پہلے اپنی انگشتری تیار کریں۔ سات دن سورہ جن پڑھنے کے بعد چاندی کی پترے پر طلسم لکھیں اور انگشتری میں جڑوا کر پہن لیں پھر عزیمت پڑھیں، بخور ہر وقت روشن رکھیں۔ طلسم یہ ہے

۱۱ د ۱۱ لماء ااد ۱۱ ط ھ ۱۱

لم
ما

ھ ھ ط ھ

اور عزیمت اس کی یہ ہے

عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ یَا طَلْخُوْش مَعَ اَتْبَاعِهٖ بِحَقِّ اَذْرَعُوْنَاشِ ظَلْیَعُوْ طِیْشِ هُوْنَاشِ قِبْلَیْنُوثِ هَمْلَیْطَاثُوْشِ جَهْلد شَعُوْثِ اَذْرَهُوْنَاشِ عَهْلَتُ طِغُوْثِ یَاجَسْمَائِیلُ قَطِیْنُوْثِ کَشُوْرَاثِ اِرامِثِ اَجِبْ دَعْوَتِیْ وَاحْضَرُوْنِیْ بِحَقِّ حَیُّ الْقَیُّوْم الَّذی لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ بِحَقِّ مُحَمَّد صلی اللّٰہ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمْ۔

تسخیر پری

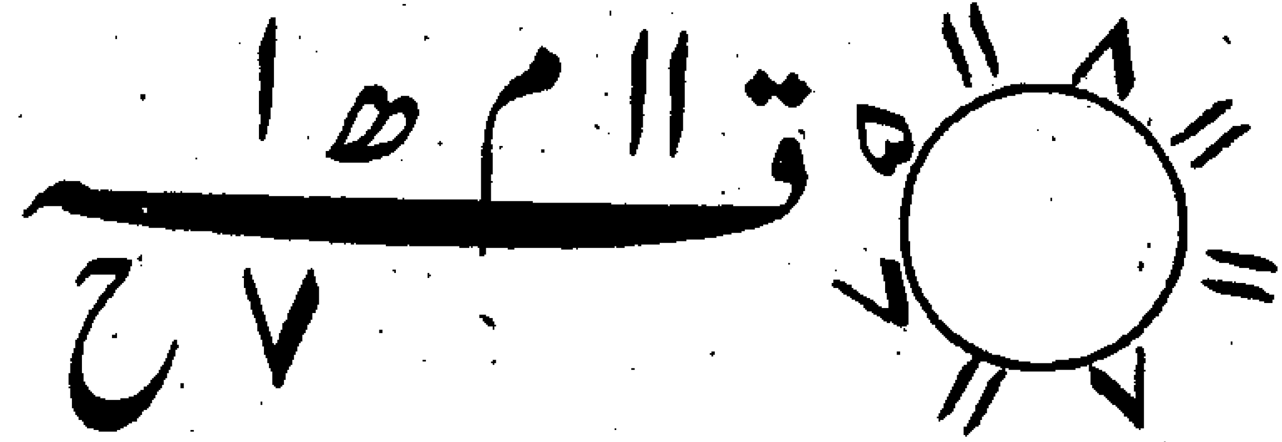
مندرجہ بالا طریقوں کو اختیار کر کے پہلے تین دن تک سورہ جن تین سو ایک مرتبہ روزانہ پڑھیں پھر گیارہ دن تک تین ہزار ایک سو مرتبہ ان اسماء کو پڑھیں تو ایک پری حاضر ہوگی۔ دنیا کا جو بھی علم سیکھنا چاہیں گے وہ سکھا دے گی اسماء یہ ہیں

یَا هَلْیَعِیْطُوْنَاشِ عَطْلَمُوْثِ

طئی الارض

طئی الارض کا مطلب ہے، ملک ملک اور شہر شہر جانا کہ کوئی زحمت نہ ہو اور فاصلہ ایک لمحہ میں طے ہو جائے۔ احوال دنیا سے خبریں ملیں۔ اس عمل انگشتری کو اس دن تیار کریں۔ جبکہ مریخ ومشتری میں نظر تسدیس یا تثلیث ہو۔ نقش کرنے کے بعد روزانہ نفل کے بعد سورہ جن تین سو ایک مرتبہ تین روز تک پڑھیں۔ پھر گیارہ دن تک عزیمت اکیس ہزار مرتبہ روزانہ پڑھیں آخری دن ایک شخص ظاہر ہوگا جو کپڑا دے گا اور ایک انگوٹھی سرخ یاقوت کی دیگا جب اس کو ہاتھ میں پہنیں گے تو جہاں جانا چاہیں گے نیت کریں تو وہاں اپنے آپ کو موجود پائیں گے اور جب انگوٹھی انگلی میں ڈال کر جو نیت کریں گے وہ پوری ہوگی۔ بخور اس عمل کا مقل ازرق،

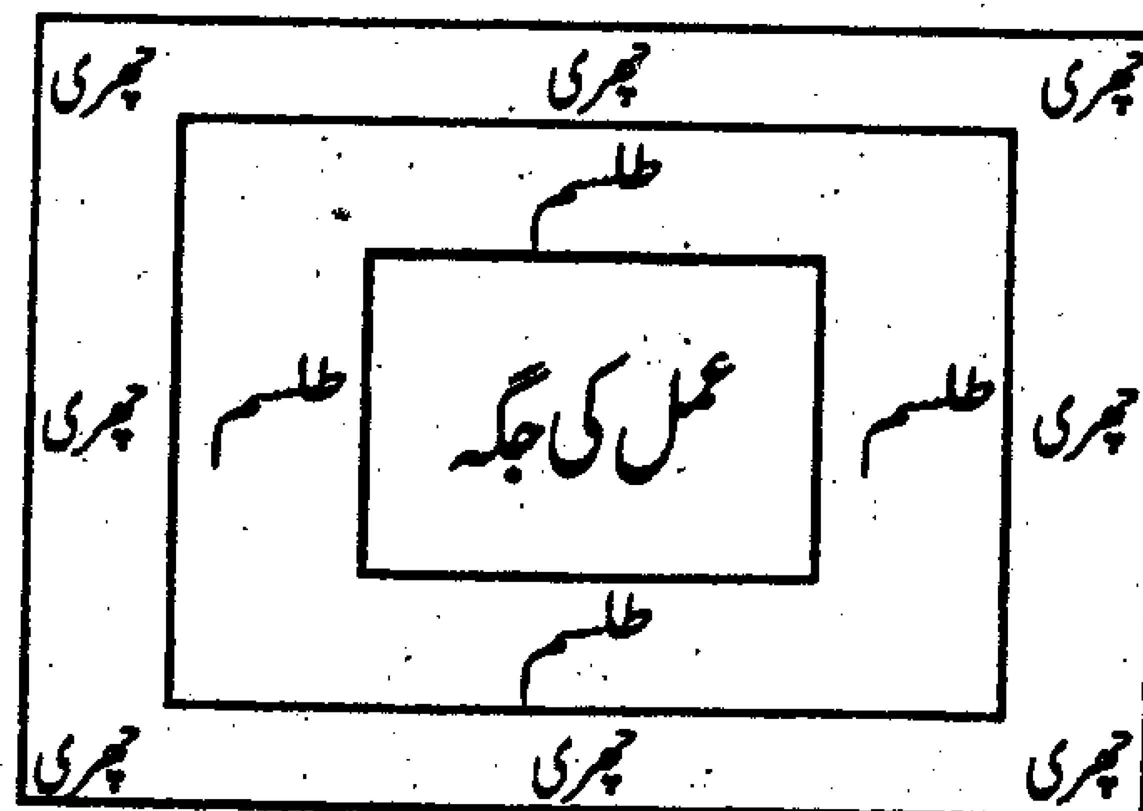
سندروس، کندرسیاہ، پوست سرو، عنبر اور مشک ہے۔ انگشتری پر کندہ کرنے والا طلسم یہ ہے



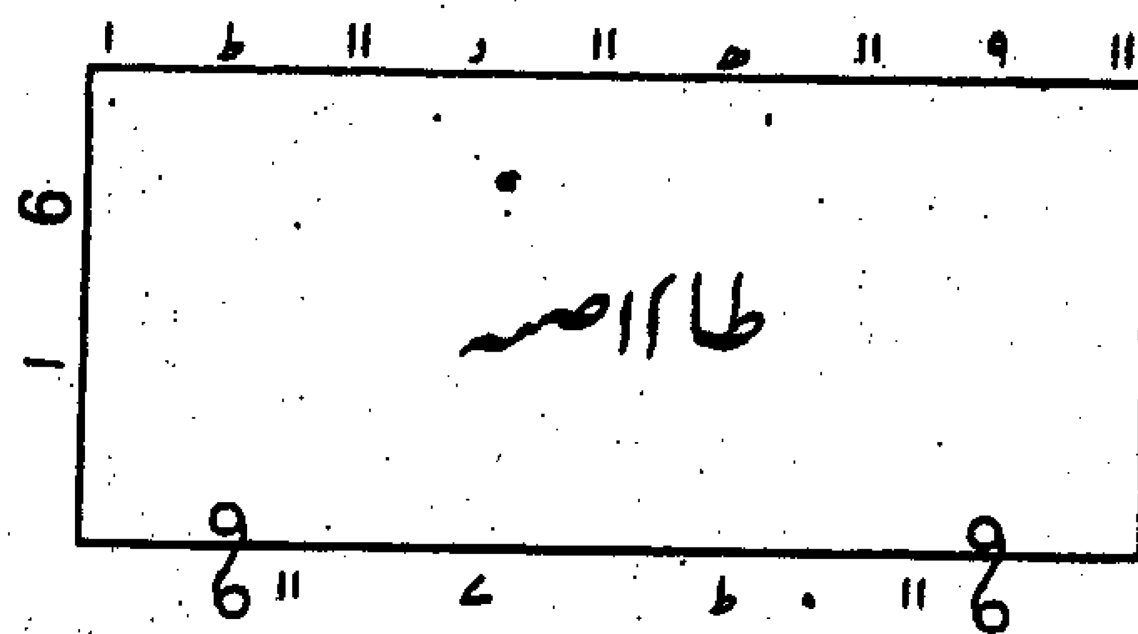
اور عزیمت یہ ہے۔
طَلِیُحَتَ وَہِیُ مَنِّی بِحَقِّ حَمَلْتَ اَجِبُ دَعْوَتِیُ یَاتَنْکَافِیُلُ

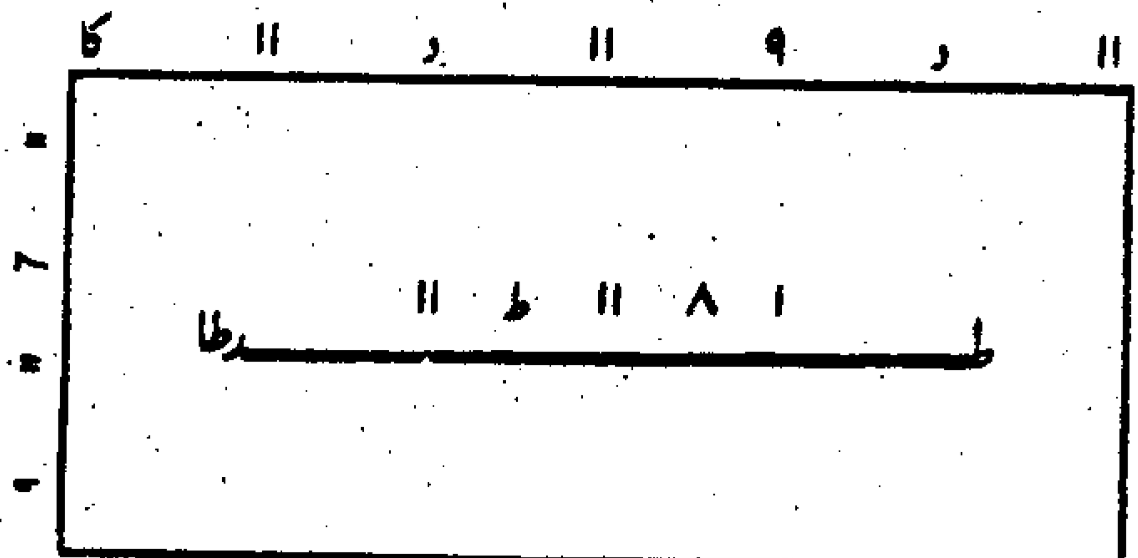
حصار

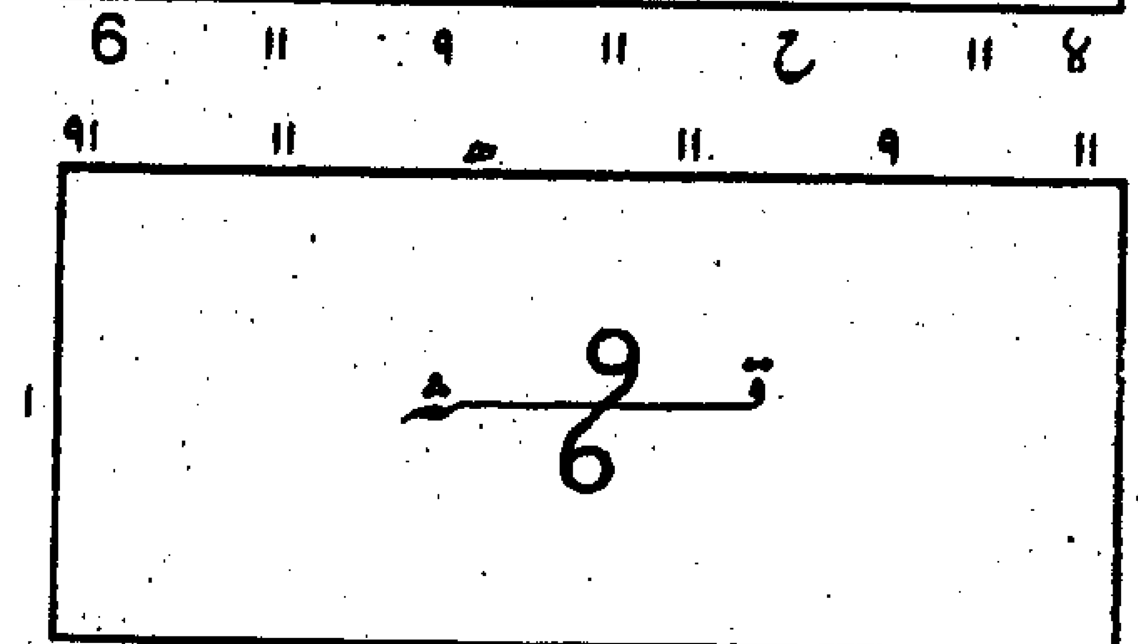
ان تمام اعمال میں حصار کا خاص طریقہ ہے اس کو سمجھ لیں گوشت ہمہ قسم اور بدبودار چیز نیز جماع سے قطعی پرہیز سوائے حاجات ضروریہ کے حصار کے اندر رہیں، اندر سوئیں اور اندر ہی بخورات جلائیں۔ کمرہ تنہا ہو ہاگر مکانوں سے الگ جگہ ہو تو بہتر رہے۔ عمل ختم ہونے تک چھٹی منائیں اور کوئی کام نہ کریں۔ کپڑے صاف اور معطر پہنیں۔ روزانہ غسل کریں اور روزانہ نفل دو رکعت بہ نیت تسخیر پڑھیں اور خالی کمرہ میں بہت کھلا کھلا حصار لگائیں۔ حصار کیلئے آٹھ چھریاں نئی ہونی چاہئیں۔ حصار آیت الکرسی کا ہو۔ تین لکیریں لگائیں پھر آٹھوں چھریاں آیت الکرسی پڑھ کر گاڑیں پھر چاروں طرف چاروں طلسم کسی لکڑی میں لگا کر گاڑیں اور دروازہ کی چھری پر وہ طلسم لٹکائیں جو انگشتری میں کندہ کیا ہو۔ جب باہر نکلنا ہو تو آیت الکرسی پڑھ کر ایک آیت الٹی پڑھ دیں اور چھری کو اکھاڑ دیں اس سے دروزاہ اتنا کاٹیں کہ باہر نکل سکیں اور اندر آسکیں۔ اندر آتے وقت آیت الکرسی پڑھ کر دروازہ کی لکیر بند کر دیں اور چھری گاڑ دیں حصار کا نقشہ یہ ہے۔

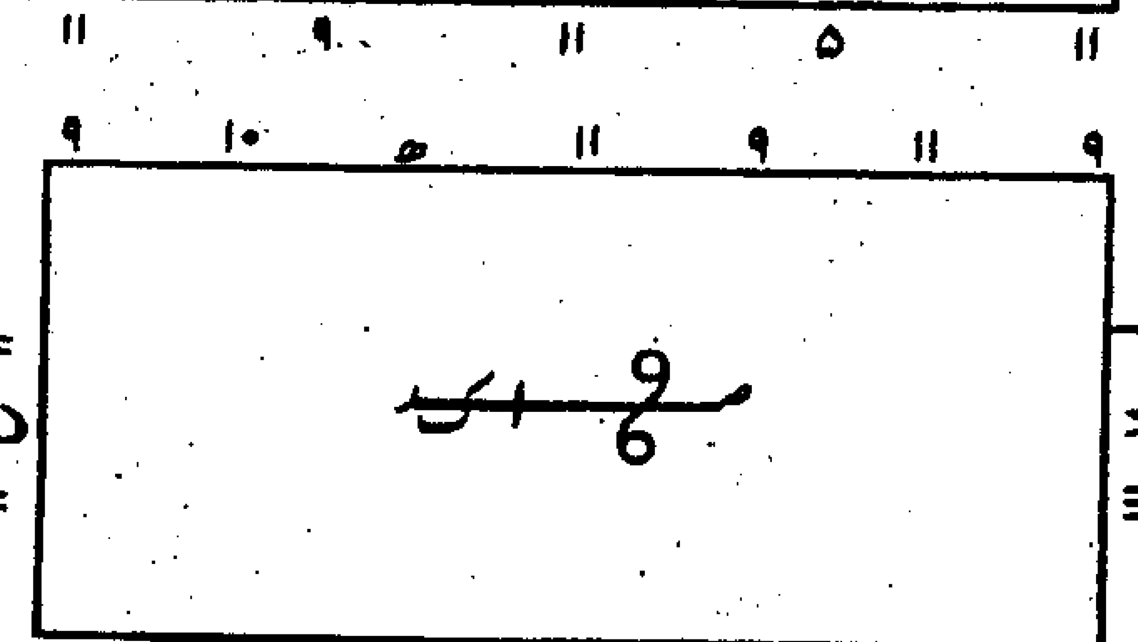


اور چاروں طلسم یہ ہیں









میں نے اپنی کتاب مصباح الارواح سے صرف چند اعمال تحریر کئے ہیں۔ کتاب میں سینکڑوں اعمال تسخیر موکلات و جنات، سندونیاں، پریاں، بھوت پریت اور نظروں سے غائب ہونے کے علاوہ پریوں کے اعمال درج ہیں۔ اس کے علاوہ حاضرات و جنات اور غیبی مخلوق کو دیکھنے کے بھی اعمال آسان اردو زبان میں درج کر دیئے ہیں۔ سیر حاصل کرنے کیلئے "مصباح الارواح" کا مطالعہ فرمائیں۔ مندرجہ بالا اعمال کے سلسلہ میں کسی طرح کی رہنمائی درکار ہو تو جوابی لفافہ بھیج کر پوچھ سکتے ہیں گو میں نے ہر بات وضاحت سے تحریر کردی ہے۔ [1]

[1] مضمون نگار کا پتہ اگلے شمارے میں ملاحظہ فرمائیں۔

عامل حضرات کے لئے ایک ضروری بات

اکثر طالب شوق عامل جو بھی عمل جاری کرنا چاہیں تو یہ باتیں ضرور ذہن نشین کر لینی چاہئیں، ہدایت اور منازل وغیرہ اور قواعد کی پابندی عمل کے ساتھ ہر جگہ عمل کو بجا لائے گا، یہ بہت ضروری سمجھا گیا ہے، تو خدا کے فضل وکرم سے کامیابی آپ کے قدم چومے گی، مگر کتاب کے مصنف سے صلاح مشورہ ضروری قاعدہ قانون میں آتا ہے، یہاں پر مجھے ایک بات بے استادے کی یاد آ گئی ہے۔

وہ یہ کہ کھلے میدان میں ایک شکاری آسمان کی طرف تیر کو چھوڑتا تھا بہت دور سے جب تیر واپس آتا تو شکاری اس تیر کو اپنے دانت پر روکتا تھا، قسمت سے لوگوں کے ہجوم کو دیکھ کر وہاں ایک عامل آ نکلا، اس نے اس کی بات دیکھ کر اس سے پوچھا کہ بھائی شکاری تمھارا استاد کون ہے؟ جواب ملا کہ میرا کوئی استاد نہیں میں خود ہی استاد ہوں، عامل نے جواب دیا واہ، پھر تو بہت اچھی بات ہے، اس نے غرور میں آ کر پھر تیر چھوڑا اور اپنے دانت پر روکنے کی کوشش کی تیر سیدھا گلے سے نکل کر پیٹ میں جا گھسا اور وہ اسی وقت مر گیا۔

بات ہو رہی تھی استاد کی جس کا پیر کامل وہ خود کامل، اس لئے اچھے استاد کی پیروی ضرور ہونی چاہئے، مؤکلات تب تسخیر ہوتے ہیں، مؤکلات ہر قسم کی اطاعت قبول کرتے ہیں۔

اگر شرائط عمل بجا نہ لائے گا تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے راکھ میں پھونک مارنے والا، اس کا حشر آپ کو معلوم ہے کہ وہی راکھ اس کے منہ پر آئے گی، کوئی عمل اس کا درست نہ ہوگا، اس سبب سے اس زمانے کے لوگوں کے اکثر اعمال باطل ہوتے تھے، لہٰذا عامل کو چاہئے کہ ہر عملیات کے ہر اس اصول کو غور سے اور سوچ سمجھ کر اس طریقے کا پابند رہے، کیوں کہ جب عامل اسماء الٰہی پڑھتا ہے تو عامل کے منہ سے اسماء الٰہی کا اثر نور بن کر عرش تک جاتا ہے اور مؤکلات علوی وسفلی تمام عامل کی خدمت میں خدمت کے لئے حاضر ہو جاتے ہیں، یہ بمطابق شرع وشریعت کے عامل کے ہر حکم کی تعمیل کرتے ہیں۔

ناکامی ان لوگوں کو ہوتی ہے جو فن اعمال کے قواعد سے ناواقف ہوتے ہیں، جو کتابیں پڑھ کر پاگل ہو جاتے ہیں، مگر وہ چڑا کا بچہ بھی تسخیر نہیں کر پاتے۔

پھر خدا کے کلام اور عمل کو جھوٹا قرار دیتے ہیں، حالاں کہ عمل ہر صورت میں سچا ہوتا ہے، مگر کرنے والا خود ہی نا اہل ہوتا ہے۔



آسیب زدہ حویلی

اس خوفناک داستان میں جو مبنی برحقیقت ہے۔ جگہ وغیرہ کے نام فرضی ہیں تاکہ ازراہِ مصلحت حقائق کو پوشیدہ رکھا جاسکے۔ کیونکہ اس طرح کے معاملات میں پردہ داری نہ کرنے سے جنات کے انتقام سے محفوظ نہیں رہا جاسکتا۔　　(ظ۔ہ)

تقریباً ایک گھنٹہ تک فوزیہ اسی طرح روتی رہی، اور والدہ اس پر قرآن اور وظیفے پڑھ کر دم کرتی رہیں، لیکن اسے ہوش نہ آیا، حیرت کی بات یہ تھی کہ وہ بظاہر ہوش وہواس میں تھی لیکن کسی کو پہچان نہیں رہی تھی، بس روئے چلی جارہی تھی، اس کی یہ حالت دیکھ کر گھر کے سب لوگ پریشان تھے تقریباً رات کے دو بجے اوپر چھت پر کسی چیز کے گرنے کا دھماکہ ہوا، اس دھماکے سے سب لرز گئے، بظاہر میں نہ ڈرنے کی ایکٹنگ کررہا تھا، لیکن سچ یہ میں بھی اس آواز کو سن کر سہم گیا تھا، میری والدہ بولیں کہ کیا چیز گری ہوگی؟

امی جان چھوڑیں، میں آپ اس فوزیہ کو سنبھالیں، اور اگر آپ کی رائے ہوتو میں اوپر جاکر دیکھوں۔

نہیں، تمھارا جانا ٹھیک نہیں، البتہ دل کا وہم نکالنے کے لئے میں اور تمھاری دلہن بھی ساتھ چلیں گے، دیکھتے ہیں کیا چیز گری ہے-----

میری بیوی منع کرنے لگی، لیکن جب اس نے دیکھا کہ میں اور میری والدہ اوپر جارہے ہیں تو پھر وہ بھی تیار ہوگئی، اس دوران فوزیہ کا رونا کچھ کم ہوگیا تھا، زرینہ کو فوزیہ کے پاس چھوڑ کر ہم تینوں اوپر گئے، جس وقت ہم تینوں زینے میں تھے اس وقت ہمیں ایسا محسوس ہوا کہ جیسے اوپر کچھ لوگ بھاگ رہے ہیں، اور آپس میں بول بھی رہے ہیں----- ایک لمحے کے لئے ہمارے قدم رک گئے اور ہمارے پیروں تلے کی زمین کھسکنے لگی، لیکن ہم نے پھر ہمت کی اور ہم نے پھر قدم بڑھانے شروع کئے، جس وقت ہم اوپر پہونچے تو ہمیں ایسا محسوس ہوا کہ ہم سب لوگ خواہ مخواہ ڈر رہے ہیں، اوپر تو کچھ بھی نہیں تھا، میں نے ٹارچ کی روشنی ادھر ادھر ڈالی مجھے کچھ بھی دکھائی نہیں دیا، اور نہ ہی کوئی چیز گری ہوئی نظر آئی، ہمیں ایسا لگا جیسے ہم خواہ مخواہ وہم کا شکار ہوگئے ہیں، اب ہمارے قدم مضبوطی کے ساتھ بڑے کمرے کی طرف اٹھے، ہم تینوں کمرے میں داخل ہوگئے، میں نے آگے بڑھ کر لائٹ کا سوئچ آن کیا، ایک سیکنڈ کے لئے روشنی ہوئی اور پھر سوئچ خود بخود آف ہوگیا، میں نے پھر ہاتھ بڑھا کر سوئچ آن کردیا، ایک لمحہ کے لئے پھر بلب روشن ہوا اور پھر سوئچ خود

بخود آف ہوگیا، اس بات کو لے کر پھر ہم تینوں کے چہرے پر خوف وہراس پیدا ہوا، اور ہم نے ارادہ کیا کہ ہم واپس نیچے چلیں، اسی وقت بہت تیزی کے ساتھ زینے کا دروازہ خود بخود بند ہوگیا، لیکن ہم تینوں زینے کی طرف لپکے، میں آگے آگے تھا لیکن حیرت کی بات یہ تھی کہ زینہ اندر سے بند تھا اور ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی نے زینے کی کنڈی لگادی ہے، اس وقت ہم تینوں کی جو کیفیت تھی وہ ناقابل بیان ہے، معصومہ بے اختیار رو پڑیں، میری والدہ نے انھیں تسلی دی، لیکن میں نے محسوس کیا کہ میری والدہ کے ہاتھ پیر کانپ رہے تھے، اور فوراً مجھے ایسا محسوس ہورہا تھا جیسے میری روح نکل رہی ہو میری والدہ کچھ پڑھنا

چاہ رہی تھیں لیکن ان سے کچھ پڑھا نہیں جا رہا تھا، میں نے ایک بار پھر زینہ کھولنے کی کوشش کی لیکن بے سود، زینے کا دروازہ بلاشبہ اندر سے بند کر دیا گیا تھا۔ اسی وقت نیچے سے بچوں کے چیخنے چلانے کی آوازیں آئیں، ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے انھوں نے کوئی خوفناک چیز دیکھ لی ہے ہم اپنی بے بسی اور حماقت پر رو رہے تھے، ہمیں بچوں کو چھوڑ کر اس طرح اوپر نہیں آنا چاہئے تھا، ہم اس کو بہادری سمجھ رہے تھے لیکن یہ تو کھلی حماقت تھی اب کیا ہوگا؟ ہمارے بچوں پر کیا بیتے گی؟ خود ہماری درگت کیا بنے گی؟ کیا ہم میں سے کوئی بچ پائے گا؟ کتنے سوالات تھے جو ذہن میں کلبلا رہے تھے، اور کتنے اندیشے تھے جو دل و دماغ میں مچل رہے تھے، ہم زینے کے پاس سے ہو کر کمرے میں پہونچ گئے، اور اس آفت سے بچنے کی کوئی تدبیر سوچنے لگے، اسی وقت ہمیں ایسا لگا کہ جیسے مسہری کے نیچے کوئی چیز چرمرا رہی ہے، میں نے والدہ سے اشارہ کیا لیکن والدہ نے مسہری کے نیچے کوئی چیز جھانکنے سے منع کر دیا، دل اتنی زور زور سے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی پھٹ جائے گا، معصومہ میری بیوی اگر چہ بہت بہادر تھی، لیکن اس وقت بالکل سہمی ہوئی تھی، چند منٹ کے بعد پھر بچوں کے چیخنے وبلکنے اور رونے کی آواز آئی، اس وقت مجھ سے برداشت نہ ہوا اور میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں دیوار پر چڑھ کر نیچے کود جاؤں، میں دیوار پر چڑھنے کے لئے اسٹول اٹھانے لگا تو اسٹول اٹھا ہی نہیں، ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ زمین میں گڑا ہوا ہے، ہم تینوں نے مل کر اسٹول اٹھانے کی کوشش کی لیکن اسٹول کو ہم ہلا بھی نہ سکے، اور اسی وقت برابر والے کمرے سے قہقہہ مارنے کی آواز آئی جیسے کوئی ہم تینوں کا مذاق اڑا رہا ہو، ہم تینوں بے حد پریشان تھے اور اس درجہ خوف زدہ تھے کہ ایک دوسرے سے بات کرنے کی بھی ہمت کسی میں نہیں تھی، ہمیں یقین ہو گیا تھا کہ ہم میں سے آج کی رات کوئی نہیں بچ سکے گا، ہمیں فکر ان سب افراد کی تھی جو نیچے کی منزل میں تھے لیکن اس وقت ہم کر بھی کیا سکتے تھے، تھوڑی دیر کے بعد والدہ کے اوسان بحال ہوئے تو انھوں نے سورہ یٰسین پڑھنی شروع کی، اور سورہ یٰسین پڑھنے کے دوران زینے کا دروازہ خود بخود کھل گیا، ہم تینوں تیزی سے زینے کی طرف بڑھے اور تیزی کے ساتھ نیچے اتر گئے، نیچے جا کر ہم نے دیکھا سب لوگ سہمے سہمے بیٹھے تھے، اور سب ہی جاگ رہے تھے، ہمیں آتا دیکھ کر انھوں نے رونا شروع کر دیا، معصومہ نے منے میاں کو گود میں لے لیا، تانیہ زرینہ کے گود میں تھی، اس وقت فوزیہ بھی ہوش وحواس میں تھی، میں نے پوچھا تم لوگ چیخ کیوں رہے تھے؟

تنویر نے بتایا کہ ہم سب کو کالے رنگ کا ایک ہاتھی دکھائی دیا تھا اور اس کی آنکھیں بالکل دہکتے ہوئے انگاروں کی طرح تھیں اور دو بار ہمیں ایک ریچھ نظر آیا، معصومہ بولی، ماما اس ریچھ کے بڑے بڑے بال تھے، اور اس کی آنکھیں بھی سرخ تھیں، لیکن تم لوگ اوپر سے اتنی دیر میں کیوں آئے؟ معصومہ باجی نے پوچھا۔ میری بیوی نے بتایا۔

باقی بات یہ ہے کہ جب ہم اوپر گئے تو پہلے تو یہ ہوا کہ تمہارے بھائی نے کمرے کی لائٹ جلانی چاہی لیکن لائٹ جلتے ہی بجھ جاتی تھی، اور سوئچ خود بخود آف ہو جاتا تھا، اس کے بعد جب ہم نے کمرے نیچے آنے کا ارادہ کیا تو زینے کا دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔

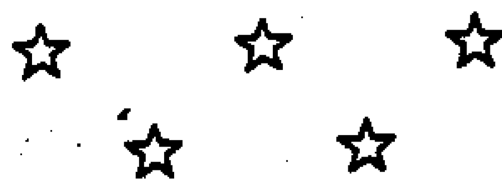
اس کے بعد والدہ بولیں، مگر حیرت کی بات یہ ہے کہ دوسرے کمرے سے قہقہہ لگانے کی آواز صاف آرہی تھی، لیکن سورہ یٰسین کی برکت سے زینہ خود بخود کھل گیا، اور ہم نیچے آگئے، ورنہ ہمیں تو یہ یقین ہو گیا تھا کہ اب ہم نہیں بچ سکیں گے۔

کافی دیر تک کسی کو نیند ہی نہیں آئی، سب ایک ہی تخت پر بیٹھے رہے، معصومہ کا کہنا تھا کہ اس مکان کو پہلی فرصت میں چھوڑ دو اس سے پہلے کہ کسی طرح کا جانی نقصان ہو، ہمیں اس مکان کو فروخت کر دینا چاہئے۔

صفوارا باجی نے کہا بھائی! ہمارے ساتھ دھوکہ ہوا ہے مالک مکان کو بتانا چاہئے تھا کہ اس مکان میں اثرات ہیں۔

والدہ بولیں میری رائے یہ ہے کہ اس مکان کا خریدار جب تک نہ ملے تب تک اس کو کلیوا دو تا کہ اس آئے دن کے تماشے سے نجات ملے۔ اس طرح کی باتیں کرتے کرتے سب لوگ سو گئے، صبح کو جب اٹھے تو بظاہر تو خیریت تھی، فوزیہ بھی بالکل ٹھیک ٹھاک تھی بچے بھی ٹھیک تھے، لیکن سب سے پہلے صفوارا باجی باتھ روم میں گئیں، تو وہ لرزتی ہوئی واپس آئیں، اور انھوں نے بتایا کہ باتھ روم کی دیوار پر خون سے ایک عبارت لکھی ہوئی ہے، جا کر دیکھو ان کے کہنے سے میں باتھ روم میں گیا، تو وہاں خون سے لکھا تھا "اگر تم لوگوں نے یہ مکان بیچا یا کلوایا تو ہم سب کو ایک ایک کر کے جان سے مار ڈالیں گے، یہ عبارت پڑھ کر میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور مجھ پوری طرح یقین ہو گیا کہ یہ مکان خرید کر ہم سب ایک بہت بڑی مصیبت کا شکار ہو گئے ہیں۔

(باقی آئندہ)



روحانی عملیات کا ایک باب

خواجگان چشتیہ کا یہ طریقہ ہے کہ ہر روز ایک الگ الگ ورد کرتے ہیں اور ان اوراد کی برکت سے متنوع فیوضات حاصل ہوتے رہتے ہیں۔ اوراد یہ ہیں۔

1 : ہفتہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ 1000 بار پڑھیں۔ ہر غم کا نتیجہ شادمانی ہو۔

2 : اتوار یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ 1000 بار پڑھیں۔ غیب سے روزی پہنچے۔

3 : پیر لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ 1000 بار پڑھیں۔ ہر مصیبت سے راحت ہو۔

4 : منگل صَلَّی اللّٰہ عَلَی النَّبِی الاُمِّی وَآلِہ واصحابہ وسلم 1000 بار پڑھیں۔ ہر بلا سے امن میں رہیں۔

5 : بدھ استغفار اللّٰہ رَبِّی مِن کُلِّ ذَنبٍ وَّاَتُوبُ اِلَیہِ 1000 بار پڑھیں۔ عذاب قبر سے محفوظ رہیں۔

6 : جمعرات لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ 1000 بار پڑھیں۔ دولت ایمان سے مالا مال ہوں۔

7 : جمعہ یَا اللّٰہ 1000 بار پڑھیں۔ ہر تنگی سے کشادگی ہو۔

نقش استخارہ

کوئی چھپی ہوئی بات معلوم کرنے کے لئے یہ نقش لکھ کر خوشبو لگا کر بازو پر باندھ لیں۔ رات کو خواب میں مناسب ہدایت ہوگی۔ اکثر لوگوں نے اس نقش کے ذریعہ خواب میں سٹہ، لاٹری اور بانڈز کے نمبر تک معلوم کئے ہیں مگر ایسی صورت میں اس نقش کی شاہ زنجانی صاحب سے اجازت لے کر باقاعدہ زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی۔ نقش مکرم یہ ہے۔

۷۸۶

۲۵۷	۲۵۲	۲۵۹
۲۵۸	۲۵۶	۲۵۴
۲۵۳	۲۶۰	۲۵۵

نقش کے نیچے یہ عبارت لکھیں۔ الٰہی اس نقش کی برکت سے مجھے خواب میں فلاں (کام کا نام لیں) کے بارے میں ہدایت و راہنمائی فرمائی جائے۔ العجل العجل العجل الساعہ الساعہ الساعہ الوحا الوحا الوحا ضرور لکھیں۔

نقش حج

حج کی خواہش ہر مومن رکھتا ہے جو شخص اس نقش کو بازو سے باندھے گا اور نماز روزہ کا پابند رہے گا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اسے اسی سال حج کی دولت سے سرفراز فرمائے گا۔ نقش مکرم یہ ہے۔

۷۸۶

۲۰۹	۲۰۴	۲۱۱
۲۱۰	۲۰۸	۲۰۶
۲۰۵	۲۱۲	۲۰۷

اس نقش کے نیچے مقصد لکھیں اور لکھیں کہ اس نقش کی برکت سے جلد حج نصیب ہو العجل العجل العجل الساعہ الساعہ الساعہ الوحا الوحا الوحا ضرور لکھیں۔ (بقیہ صفحہ ۱۳۳ پر)

علم نجوم اور اپریشن جسمانی

۱۔ نئے چاند سے پانچ یوم قبل یا پانچ یوم بعد کا وقت اپریشن کروانے کے لئے بہترین ہوتا ہے کیونکہ اسوقت جسم کے مائعات کا اتار اپنی کم ترین سطح پر ہوتا ہے لٰہذا اسوجن کا امکان بہت کم ہوتا ہے۔

۲۔ مکمل چاند سے پانچ یوم قبل اور پانچ یوم بعد کا وقت اپریشن کروانے کے لئے غیر موافق ہوتا ہے اس وقت جسم کے مائعات کا چڑھاؤ اپنی بلند ترین سطح پر ہوتا ہے جس کی وجہ سے سوجن اور جریان خون کا خطرہ ہوتا ہے۔

۳۔ جس دن سیارہ قمر کسی قسم کی نظر قائم نہ کرے وہ دن اپریشن کے لئے صحیح نہیں ہوتا، نتیجے میں مزید پیچیدگیاں پیدا ہوجاتی ہیں، یا پھر دوسرا اپریشن کروانا پڑتا ہے۔

۴۔ قمر یا شمس جس برج میں ہوں اس برج سے متعلق اعضاء کا اپریشن نہیں کروانا چاہئے اور جس وقت قمر برج سنبلہ، جوزا، قوس یا حوت میں ہو ایسے وقت بھی اپریشن کروانے سے احتیاط کرنی چاہئے۔

۵۔ قمر جب برج ثور، اسد، عقرب یا دلو میں ہو تو ایسا وقت اپریشن کروانے کے لئے بہتر ہوتا ہے، ایسے وقت ہونے والا اپریشن منصوبے کے مطابق ہوتا ہے سرجن کے ہاتھ مستحکم ہوتے ہیں اور اپریشن میں کوئی پیچیدگی نہیں ہوتی۔

۶۔ جس وقت قمر آپ کی پیدائش کے برج میں مقیم ہو اور سیارہ شمس، مریخ، زحل، نیپچون، پلوٹو سے نحس نظر بنائے یا مقابلہ پر ہو تو اپریشن نہ کروائیں، اگر قمر کے کسی اور گھر میں بھی ان سیاروں سے نحس نظرات ہوں تو آپریشن نہیں کروانا چاہیئے۔ قمر اور مریخ کے نحس نظرات کے وقت اگر اپریشن کروائیں تو اپریشن کے بعد زائد اخراج خون ہوتا ہے، سوجن اور ورم بڑھتا ہے۔

۷۔ مریخ کی رجعت کے وقت بھی کیا گیا اپریشن خون کا زائد بہاؤ لاتا ہے اور ڈاکٹر سے غلطی بھی ہوسکتی ہے، ایسے وقت سرجن اپنا استحکام اور مضبوطی کھودیتے ہیں اور ناقابل اعتبار ہوتے ہیں، اپریشن کے وقت دخل اندازی ہوتی ہے یا سرجن کی توجہ کسی اور طرف مبذول ہوجاتی ہے اور وہ پوری توجہ سے اپریشن نہیں کر پاتا۔

علم الاعداد

۷ عدد کی شخصیت

حکمائے اعداد سات عدد والوں کو حکمت و دانائی کی زندہ مثال قرار دیتے ہیں اور اس کو الو سے تشبیہ دیتے ہیں، یاد رہے کہ برصغیر ہند و پاک کے علاوہ الو کو دانشمندی کی علامت قرار دیا جاتا ہے، تمام سات عدد والوں کی زندگی کا مقصد اپنے علم و ہنر اور عقل و دانش میں اضافے کی کوشش کرتے رہنا ہوتا ہے، تاکہ وہ اپنے علم اور سمجھ بوجھ میں اضافہ کرتے رہیں، ان کا راستہ ساری عمر علم حاصل کرتے رہنا ہوتا ہے، یہ لوگ سچائی کی تلاش میں سرگرداں، آفاقی حقیقتوں سے پردہ اٹھانے کے خوگر، زندگی کے مسائل کو حل کرنے کے لئے مناسب طریقہ دریافت کرکے لوگوں تک پھیلاتے ہیں، ان کی خواہش ہوتی ہے کہ یہ جب بھی بولیں علم وحکمت کے موتی ان کے منہ سے جھڑیں، گفتگو و دلائل میں ہنرمندی حاصل کریں، مراقبہ حصول علم، تاریخ، ماورائی علوم اور مائنڈ سائنس کے شعبے میں کمال حاصل کریں، تمام سات عدد والوں کی منزل یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنا حاصل شدہ علم اور ہنر لوگوں کی بھلائی و ترقی میں استعمال کرتے رہیں۔

۷ کا عدد حکمت، اسرار، راز اور سحر پر حکمرانی کرتا ہے اور وہ افراد جن کا پیدائشی عدد یا نام کا عدد سات بنتا ہے وہ ان ارتعاش سے بخوبی سیراب ہوتے ہیں، ہر سات عدد والا فرد چاہے مرد ہو یا عورت، وہ ماورائی علوم کی کسی نہ کسی شاخ پر ضرور دسترس رکھتا ہے اور اس شعبے کے لئے کچھ نہ کچھ نئی چیز ضرور تیار کرتے ہیں۔ تمام سات عدد والے بے حد خاص لوگ ہوتے ہیں ان میں کچھ ایسی خاص بات یا کشش ہوتی ہے جو انہیں عام انسانوں ممیز کرتی ہے، یہ لوگ بات چیت، چال ڈھال، لباس، وضع قطع ہر چیز میں دوسرے سے نمایاں وعلیحدہ ہوتے ہیں، یہ لوگ جب بھی دل سے کسی موضوع پر بولنا شروع کرتے ہیں، تو آس پاس کے تمام لوگ اپنی باتیں چھوڑ کر ان کی باتوں اور انداز بیان میں گم ہو جاتے ہیں، ۷ عدد والے نہ تو قدامت پسند ہوتے ہیں اور نہ ہی جدت پسند بلکہ بہت عجیب وغریب طرح سے پرانے اصولوں کو نئے جدید سائنسی سانچے میں ڈھال کر عام لوگوں کے استعمال کے لئے پیش کرتے ہیں اور ان کا انداز اس قدر پرکشش ہوتا ہے کہ لوگ کم از کم ایک مرتبہ تو ضرور من وعن ان کے طریقے کو استعمال کرکے آزماتے ہیں اور اکثر لوگ اس سے پوری عمر فائدہ اٹھاتے ہیں، ۷ عدد والے نہ تو جامد خیال ہوتے ہیں نہ ہی پل میں تولہ، پل میں ماشہ کی طرح خیالات یا رجحانات یا عادات بدلتے ہیں، ہاں تبدیلی پسند ضرور ہیں مگر جو بھی تبدیلی لاتے ہیں وہ اپنی اور عوام الناس یا متعلقہ لوگوں کے فائدے کے پیش نظر ہوتی ہے، عموماً کسی بھی ادارے یا جگہ پر ان کا نظام جاری کیا جائے تو اس میں سالوں تک کوئی دوسرا تبدیلی نہیں لاسکتا، جب تک حالات وعوامل نہ بدل جائیں۔ عادت اور موڈ کے لحاظ سے ان کے بارے میں کوئی بات یقینی طور پر نہیں کی جاسکتی کہ کس صورت حال میں یہ کس طرح عمل کریں گے، ہوسکتا ہے کبھی کسی بات کا مذاق بنادیں یا کبھی اتنا سیریس مسئلہ بنادیں کہ تمام ماحول مکدر ہوکر رہ جائے یا بات کے جواب کو سرے سے گول کر جائیں، دوسری اہم بات یہ ہے کہ کوئی ان کو کنٹرول میں نہیں رکھ سکتا۔ چاہے ان کا آجر ہو یا ان کے والدین یا ان کی محبوبہ، یہ اپنی مرضی کے مالک ہیں اور پورے تن من دھن سے اپنا کام کرنے پر یقین رکھتے ہیں کوئی بھی فرد ان کے کام میں خامی نہیں نکال سکتا، مگر ان کو اگر یاد دلایا جائے یا یہ بتانے کی کوشش کی جائے کہ فلاں کام کیسے کرنا ہے تو ان کو غصہ آجاتا ہے، پہلے تو یہ خاموشی سے سن لیں گے مگر بعد میں عین مشورے کے مطابق غلط کرکے اس کام کا جلوس نکال دیں گے، لہٰذا ان کے مالکان اور ان کے باس ان کو ہمیشہ فری ہینڈ دیتے ہیں صرف کام اور کام کی تاریخ بتاتے ہیں اور ان کو اکیلا چھوڑ دیتے ہیں، اس صورت حال سے یہ بہت خوش ہوتے ہیں، اس کے برخلاف صورت حال میں یہ نوکری چھوڑ دیتے ہیں، یہ اپنی زندگی کا راستہ خود متعین کرنے کے عادی ہیں اور یہ حق کسی کو نہیں دیتے، بعض اوقات ان کو اس کی بہت بڑی قیمت ادا کرنی پڑتی ہے، مگر سات عدد والے مشکل پسند اور بہت مشکل سے مطمئن ہونے والے فرد ہیں، لہٰذا یہ صرف مشکل سے حاصل ہونے والا سبق ہی یاد رکھتے ہیں، سات عدد والوں کی تنہائی کی بڑی ضرورت ہوتی ہے، یہ تنہائی پسند شخص نہیں ہیں مگر اکیلے رہ کر یہ اپنی تعلیم، علم، مراقبہ، اور سوچ وبچار سے خوب فائدہ اٹھاتے ہیں، اکیلے میں کتاب پڑھنا ان کا سب سے دلچسپ مشغلہ ہے اور یہ اس میں گھنٹوں بغیر تھکے مصروف رہتے ہیں، اگر کسی چیز کے پیچھے لگ جائیں تو اسی وقت، حالت تنہائی سے باہر آتے ہیں جب ان کو اس مسئلے کا حل مل جاتا ہے، ان کے اندر یہ فطری صلاحیت موجود ہوتی ہے کہ بینا قابل بیان کو آسان سہل اور عام فہم انداز میں بیان کرسکیں، ان میں یہ صلاحیت بھی

موجود ہوتی ہے کہ تصوف، روحانیت، سحر اور پر اسرار معموں کا عملی حل لوگوں کے سامنے پیش کرسکیں، وہ تھیوری کی پریکٹس میں تبدیلی کرسکیں، کئی مشہور فلسفی اور سائنسدان اس عدد سے تعلق رکھتے ہیں، جنھوں نے ناقابل یقین اور ناقابل بیان کو عوام الناس کے لئے عام کیا۔

تقریباً تمام ۷ عدد والے زندگی کے کسی نہ کسی حصے میں سحر، پر اسراریت روحانیت اور ماورائی علوم کی طرف راغب ہوتے ہیں، اور اس شعبے میں کوئی نہ کوئی غیر معمولی چیز لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں، عموماً تمام ۷ عدد والوں میں کوئی نہ کوئی غیر معمولی روحانی یا ماورائی صلاحیت کم وبیش موجود ہوتی ہے، مثلاً سچے خواب دیکھنا، انتقال خیال (ٹیلی پیتھی) لوگوں کے خیالات اور احساسات کا پہلے سے علم ہوجانا، صحیح وجدانی خیالات، تیسری آنکھ، پیشین گوئی، نجوم اور پامسٹری وغیرہ وغیرہ، اور اس سلسلے میں اپنے حلقے میں خاصے مشہور بھی ہوتے ہیں، سات عدد والے مذہبی تعلیم بھی حاصل کرتے ہیں، کیوں کہ وہ لوگوں کے بنائے ہوئے خود ساختہ عقیدوں سے بیزار ہوجاتے ہیں، مذہبی تعلیم حاصل کرنے کے بعد یہ نہایت راسخ عقیدہ مذہبی بنتے ہیں اور عین مذہب پر عمل کرتے ہیں، جو بھی ان کی کتاب کے تحت ہو، اس پر ہی عمل کرتے ہیں، تفرقے بازی سے اور علاقائیت سے بلند ہوکر انسانیت کی فلاح وبہبود کی راہ پر عمل پیرا ہوجاتے ہیں اور فرسہ باز لوگوں کے دشمن بن جاتے ہیں، دولت وثروت اور شان وشوکت بھی ان کے لئے اہم نہیں ہوتی، نہ ہی لباس وضع قطع ان کے لئے کچھ زیادہ اہمیت رکھتی ہے وہ دس سال پرانے فیشن کا کپڑا پہن کر بھی تقریب میں بلا تکلف شریک ہونے میں کوئی عار یا شرم محسوس نہیں کرتے، نیند بھی ان کے لئے زیادہ اہم نہیں ہے، پسندیدہ موضوع پر پڑھتے ہوئے یا تحقیق کرتے ہوئے ان کو نیند کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی وہ کئی راتیں اور دن بلا نیند کے باآسانی گزار سکتے ہیں، اسی طرح باآسانی ۲۴ گھنٹے سو بھی سکتے ہیں، سات عدد والے سفر اور نت نئی جگہ پر تفریح کرنے کے بھی شائق ہوتے ہیں، مگر وہ کم از کم سامان اور تکلفوں کے ساتھ سفر کرنا پسند کرتے ہیں، اس وجہ سے ان کو اکثر پریشانی بھی ہوتی ہے، مگر وہ ایسی ہی مہم جوئی پسند کرتے ہیں اور اس طرح سے ہی صحیح لطف اندوز ہوتے ہیں۔

بچپن کے حالات، ماحول اور پرورش کی وجہ سے اگر ۷ عدد والے منفی رجحانات کے حامل ہوں تو ان کی زندگی بڑی تکلیف سے گزرتی ہے، تمام ۷ عدد والوں کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ ان کو بخوبی معلوم ہے کہ ان کا طرز عمل اور زندگی منفی ہے یا مثبت، اگر منفی رجحانات زیادہ ہیں تو آپ باآسانی اس منفعیت کے خول سے باہر آکر مثبت اور ترقی پسند زندگی گزار سکتے ہیں، آپ کے لئے یہ سب کرنا بہت ہی آسان ہوگا، آپ اس کے لئے مائنڈ سائنس کا کورس کرسکتے ہیں یا دفتر سے رابطہ یا ملاقات کر کے خاص اپنے لئے مراقبہ اور طرز عمل کا پیٹرن حاصل کرسکتے ہیں، بہر حال ۷ عدد والے افراد کو سب سے بڑا خطرہ اس بات کا ہوتا ہے کہ وہ کسی جاہل استاد کے ہاتھوں کھلونا بن کر یا اپنی مرضی سے غلط قسم کا مراقبہ، چلہ یا وظیفہ کر کے اس جہت اور حقیقت سے باہر نکل کر مجذوب یا نفسیاتی مریض بن سکتے ہیں، بعض دفعہ وہ مراقبہ کے تفویض شدہ اوقات سے زیادہ وقت دے کر اس تین جہتی دنیا سے دور جاکر خیالی اور تمثیلی دنیا میں جا بستے ہیں اور یوں موجود دنیا کے لئے دیوانے اور بے کار افراد بن جاتے ہیں، آپ کے لئے لازم ہے کہ آپ دنیا کے عملی کاموں کے لئے جدوجہد کرتے رہیں اور مراقبہ، وظیفے اور چلے صرف استاد کی نگرانی میں کریں، درمیان واضح فرق رکھ سکیں، اگر آپ مائنڈ سائنس اور پیرا سیکولوجی کی اور دیگر دنیاوی علوم کی عملی تربیت حاصل نہ کریں گے اور صرف ضد اور انا کی خاطر بغیر نگرانی ممنوعہ مشقیں کریں گے تو فرا آگہی ہی سے واسطہ پڑنے کے امکانات بہت ہیں، اس طرح کی ضد اور غیر دانش مندانہ حرکات ایسے سات عدد والوں سے زیادہ سرزد ہوتی ہیں جو مکمل جاہلانہ بیک گراؤنڈ رکھتے ہیں ورنہ اکثر سات عدد والے کتابیں پڑھ پڑھ کر اپنی نامعقول حرکات وعادات ترک کرچکے ہوتے ہیں، اکثر سات عدد والے تنہائی کے شائق ہوتے ہیں، ان کی سوشل زندگی تقریباً نہیں کے برابر ہوتی ہے، لہٰذا تعلقات کے معاملے میں یہ صفر ہوتے ہیں، اکثر بڑھاپے میں تنہا زندگی گزارنا پڑتی ہے، عموماً ان کا کوئی ایسا دوست نہیں ہوتا جس سے وہ دل کی تمام باتیں کہہ سکیں، ان کے احسان مند اور ان سے متاثر بہت سے افراد ان کے ارد گرد ہوتے ہیں، مگر دوست اور غم خوار بڑی مشکل سے ہوتا ہے، اس لئے ان سے بار بار زندگی کے معمولات میں عملی شرکت کی گزارش کی جاتی ہے۔

اس کائنات میں صرف ایک ہی چیز کو دوام ہے اور وہ ہر لمحہ تبدیلی ہے، ہر چیز ہر لمحہ اپنی حالت بدلتی رہتی ہے اور ۷ عدد والے چونکہ آفاقیت کے علمبردار ہوتے ہیں لہٰذا وہ بھی ہر لمحہ ترقی کرتے رہتے ہیں بدلتے رہتے ہیں، انھیں بدلتے رہنے اور ارتقاء کا شوق ہوتا ہے، لہٰذا اکثر وہ کچھ بھی نہیں کرپاتے، اس وجہ سے ۷ عدد والوں کو اپنا کیرئیر بہت احتیاط سے چننا چاہئے اور کم از کم نوکری اور شادی کے معاملے میں ایک مرتبہ سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا چاہئے اور بہر صورت کوشش کرنی چاہئے کہ آپ کو اپنا فیصلہ نہ تبدیل کرنا پڑے ان کے خیالات، رجحانات اور آئیڈیے بالکل درست ہوتے ہیں، مگر ان کی روایتی سستی ان کو عملی اقدامات سے دور رکھتی ہے، ان کو کیرئیر چنتے وقت دو باتوں کا خیال رکھنا اشد ضروری

ہے، وہ جو بھی کام چنیں اس (DeadLine) یعنی مخصوص وقت پر کام ختم کرنے کی ضرورت نہ ہو، ٹھیک ٹائم پر کام ختم کر لینے اور مستقل ڈیڈلائن کا پابند رہنا ان کی افتادِ طبیعت کے لئے بالکل مناسب نہیں ہے، یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو کبھی تو وقت سے بہت پہلے کام ختم کر کے بیٹھ جائیں گے اور کبھی کئی دنوں تک موڈ ہی نہیں بنے گا، یہ بڑے آرام وسکون اور اپنے موڈ کے لحاظ سے کام کرنا پسند کرتے ہیں، ان کے لئے سب سے بہتر کام ریسرچ، لائبریری، آثار قدیمہ، نجوم، تخلیقی فنکاری، آرٹ کے تمام شعبے، موجد، سائنسدان، ماہر نفسیات، کونسلر، ادیب ومؤرخ وغیرہ ان کے بہترین شعبے ثابت ہوسکتے ہیں جہاں انھیں ڈیڈلائن کے بغیر اپنی کاوش دکھانے کا اور اپنی جبلی فطرت کے سکون کا اور مالی استحکام کا موقعہ مل سکتا ہے۔

۷ عدد کے مرد وعورت دونوں ہی پر اعتدال، جذباتی اور محبت کرنے والے لوگ ہوتے ہیں، وہ تلخ کلامی، اونچی آواز میں لڑائی جھگڑے، ہاتھاپائی سے نفرت کرتے ہیں، اگر ان کا گھر کا ماحول بھی ایسا ہو تو وہ بھی چھوڑ دیتے ہیں، ۷ عدد والے کسی بھی مسئلے کا حل بڑے خلوص اور تن دہی سے کرتے ہیں، ان میں سے اکثر شادی بھی کرتے ہیں، مگر یہ شادی ہمیشہ اتفاقی یا زبردستی کی ہوتی ہے یہ بہت لیٹ عمر میں شادی کرتے ہیں، کیوں کہ اس کی دو وجوہات ہوتی ہیں ایک یہ مختلف لوگوں سے تعلقات رکھنا اور خصوصاً دوستی رکھنا پسند کرتے ہیں دوسرے یہ شادی شدہ زندگی کو بہت بڑی پابندی سمجھتے ہیں، اس لئے اس خودساختہ پابندی سے دور بھاگتے ہیں، تیسری اہم بات یہ شادی کہ لئے روحانی ساتھی (Soal-Mate) کو تلاش کرتے رہنا چاہتے ہیں تاکہ وہ مکمل ہم آہنگی کے ساتھ زندگی گزار سکیں، اس کے علاوہ یہ مالی طور پر خوشحال نہیں ہوتے اور اکثر لگ کر کام بھی نہیں کرتے لہٰذا یہ بھی شادی سے بے رغبتی کی وجہ بن جاتی ہے، بہر حال ان تمام وجوہات کے باوجود بھی ان میں اکثر بہت کم عمری میں شادی کے بندھن میں بندھ جاتے ہیں اور خوش وخرم زندگی گزارتے ہیں اور شادی کی تمام سماجی اخلاقی اور جنسی ضروریات کو احسن طریقہ سے ادا کرتے ہیں، ۷ عدد والوں کے شریک زندگی سے درخواست ہے کہ وہ ان کی خواتین سے دوستی پر شبہ نہ کریں، کیوں کہ وہ کبھی بھی شادی کے بندھن کو خود نہیں توڑتے، تمام سات عدد والوں کی شادی ضرور کرنی چاہئے، کیوں کہ یہ ان کو حقیقی دنیا سے قریب تر رکھنے میں بہت معاون ہے، جنسی طور پر یہ بہت طاقتور ہوتے ہیں، ان کے صرف ۵ عدد والے ہی برابری کر سکتے ہیں، باقی تمام اعداد والے ان سے کم جنسی خواہش رکھتے ہیں، اور طرح انگیزی میں یہ پانچ عدد والوں کو بھی مات کرتے ہیں کیوں کہ بے حد رنگین تخیلاتی ذہن کے مالک ہیں۔

سفید اور دھیمے ٹھنڈے رنگ سات عدد والوں کے لئے بے حد مفید ہے، گلابی ہلکا سبز و زرد بھی ان سوٹ کرتا ہے، تمام تیز رنگوں سے ان اجتناب برتنا چاہئے کیوں کہ تیز رنگ ان کی طبیعت پر وری پر اثر انداز ہوتے ہیں تمام سفید رنگ کے نگینہ ان کو سوٹ کرتے ہیں۔

ان کو جلدی امراض اور پیٹ کے امراض سے اکثر واسطہ پڑتا ہے اور نروس ٹینشن اور اعصابی امراض کا بھی شکار ہوسکتے ہیں، ان کو اپنی غذا میں بتوا کا ساگ، کھیرا، انگور، نارنگی، سنگترہ، کینو اور گریپ فروٹ اور دودھ کا مسلسل استعمال رکھنا چاہئے، موسمی سبزیاں بھی ان کے لئے مفید ہے، گوشت اور بھاری مرغن غذائیں ان کے لئے مناسب ہیں۔

بقیہ صـ۱۲۹ـ کا

دین اور دنیا میں بھلائی کا نقش

اس نقش کا پاس رکھنے والا دنیا میں ہنسی خوشی رہے گا اور آخرت میں بھی خوشنودی الٰہی سے سرفراز ہوگا۔ بشرطیکہ حامل نقش پنجگانہ نمازی ہو۔

نقش مکرم یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۰۱	۱۰۹۶	۱۱۰۳
۱۱۰۲	۱۱۰۰	۱۰۹۸
۱۰۹۷	۱۱۰۴	۱۰۹۹

اس نقش کے نیچے منعت لکھ کر پاس رکھیں اور العجل العجل العجل الساعہ الساعہ الساعہ الوحا الوحا الوحا ضرور لکھیں۔

عمل سورة کوثر حاضری مؤکل

اول چاہیے کہ بروز بدھ غسل کریں اور روزہ رکھیں، بوقت افطار یہ کہے کہ یہ روزہ میں نے بہ نیت استخارہ رکھا ہے ترک حیوانات کرکے روزہ کو پھیکے چاول خود پکا کر افطار کرے، جو بچیں کسی غریب کو دیدے۔

بعد بارہ بجے شب نوچندی جمعرات کے شب اول میں ایک ہزار بار سورة کوثر اور اول و آخر میں ایک ایک تسبیح درود شریف پڑھ کر ختم کرے دوران عمل ہمیشہ معذک کی چربی کا چراغ جلتا رہے، دیا سلائی بکس پاس رکھے اگربتی برابر روشن کریں، چراغ گل ہو جائے تو روشن کریں، اسی طرح دوسرے روز روزہ رکھ کر ساڑھے سات بجے سو بار سورة کوثر معہ اول و آخر درود شریف ایک ایک تسبیح کے ادا کریں۔ تیسرے روز موافق معمول روزہ رکھ کر ساڑھے پانچ سو بار سورة کوثر اول و آخر درود شریف ایک سو ایک (۱۰۱) بار پڑھیں بیٹھنے کا وقت بارہ بجے شب سے چار بجے صبح صادق تک ہے۔

تیسرے روز موکل پڑھنے کے دوران آکر بصورت حبشی کے گدھے پر سوار ہوگا، کچھ خوف نہ کرے اس سے کلام بھی نہ کرے، اگرچہ وہ خوفناک صورت میں ہوگا، جب پڑھنا ختم ہو جائے گا وہ چراغ گل کرکے چلا جائے گا، پھر چراغ روشن کرکے اس کا انتظار کریں، پھر وہ ایک لڑکے کی شکل میں آئے گا، اس وقت جو کام ہو لے لیں، جو پوچھو گے جواب دے گا، مگر خلاف شرع جواب نہ دے گا، اس لئے ایسے سوالات کا خیال رکھنا چاہیے کہ وہ خلاف شرع نہ ہوں۔

خواص اسمائے الٰہی

یا رزاق

رزاق کے معنی ہیں، روزی دینے والا، یہ اسم جمالی ہے اور عنصر خاکی ہے۔ شیخ امام بونیؒ فرماتے ہیں کہ یہ ذکر میکائیل فرشتہ کا ہے، جو شخص اس اسم کا ذکر کریگا، اللہ تعالیٰ اس پر رزق آسان کردے گا، اور رزق اس کا کشادہ ہوگا۔

جو شخص نصف شعبان کو اس کا ذکر کثرت سے کرے اور انگوٹھی پر نقش کر کے اس کو پہن لے، اللہ تعالیٰ سال بھر کا رزق اس کو عنایت کرے۔

اگر کوئی شخص اس اسم کا ذکر کرے، قمر زاید النور ہو اور بروج مسعود میں ہو، طالع وقت بھی قوی ہو تو عمل پورے طور پر کامل ہوگا، اس مربع کو پاس رکھے اور اسم کا خوب ذکر کرے تو ہر کام میں مدد ملے، دشمنوں سے کفایت ہو اور ہر ایک مہم آسان ہو۔

اس کے مؤکل کے ماتحت چار افسر ہیں، ہر ایک ۳۰۸ صفوں کا مالک ہے، اور ہر صف میں ۳۰۸ فرشتے ہیں، یہ مؤکل، کھیتی، گھاس، پھل نباتات وغیرہ، ہر ایک قسم کی پرورش کر کے بندوں کو رزق بحکم باری تعالیٰ پہونچاتے ہیں، جو شخص اس اسم کا ذکر کرتا ہے، مؤکل اس کی ہر بات کو کفایت کرتا ہے اور غیب سے بھی رزق دیتا ہے۔

رزق کی دو قسمیں ہیں۔ ظاہری اور باطنی، ظاہری قوت اجسام میں ہے اور اسباب اس کے نباتات ہیں اور یہ جسم کا رزق ہے، باطنی رزق چند یہ ہیں، عقل کا رزق، روح کا رزق، نفوس کا رزق، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

الا بذکر اللہ تطمئن القلوبُ

مطلب یہ کہ قلوب ذکر الٰہی سے مطمئن ہوتے ہیں، یعنی قلوب کا رزق اللہ کا ذکر ہے، یہ رزق ہمیشہ باقی رہتا ہے، ظاہر کا رزق محدود ہے اور انجام اس کا فنا ہے، اللہ نے دونوں اسموں کو ایک جگہ جمع فرمایا ہے اور علویات و سفلیات کے رزق کا ذکر کیا ہے، فرماتا ہے۔

هل من خالق غیر الله یرزقکم من السمآء والارضِ

معنی اس کے یہ ہیں، کیا خدا کے سوا اور کوئی خالق ہے جو آسمان وزمین سے تم کو رزق دیتا ہے، پس اس کا آسمانی رزق اہل باطن کے واسطے ہے اور جو لوگ اہل تحقیق ہیں اور جنھوں نے اہل آسمان وزمین کے رزق سے ترقی کی ہے وہ اہل قرب اور خاص برگزیدہ لوگ ہوتے ہیں اور ان کو وہاں سے رزق ملتا ہے جہاں سے ان کو وہم وگمان بھی نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فابتغوا عند الله الرزق

یعنی خدا کے پاس رزق تلاش کرو۔

اور جس شخص کا قیام مقام اسماء وافعال میں ہوگا اس کا رزق عالم ترکیب سے ہوگا، اور جس کا قیام اسماء صفات کے ساتھ ہوگا، اس کا رزق ملکوتی ہوگا اور جس قدم اس کے مقام میں اسمائے معانی ذات کے ساتھ ہوگا، اس کی قوت وروزی بلاواسطہ خدا کے ہاں سے ہوگی۔

صوفیائے کرام کا قول ہے کہ مخلوق کا رزق اور اس کی مقدار اللہ نے پیدا کیا اور اپنی ہواؤں میں سے ایک کو حکم دیا کہ اس رزق کو عالم کے اندر بکھیر دے، ہوا نے بکھیر دیا، جس سے کہیں کہیں تو ڈھیر لگ گئیں اور کہیں، بہت تھوڑا تھوڑا گرا۔

اور جو شخص اس اسم الٰہی کا عمل کرنا چاہے اس کو لازم ہے کہ توحید اور توجہ الی اللہ میں مشغول ہو اور یہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا رزق تقسیم کردیا ہے، اور کثرت کے ساتھ اس اسم کا ورد شروع کرے، اس کی تلاوت خلوت میں اس کے عدد مضروب کے ساتھ کرے، یعنی ۳۰۸×۳۰۸=۹۴۸۶۴ بار کرے یعنی روزانہ اتنا پڑھے اور تلاوت کے بعد یوں کہے۔

اللھم ارزقنی یا رزاق اور ہمیشہ ظاہر اور باطن میں مراقبہ کرے اس کا ایک مؤکل خاص جبرائیل بھی ہے، وہ اس کا خادم ہوجاتا ہے اور خزانہ غیب سے رزق پہونچاتا ہے۔

جو کوئی اسم فاتح بھی اس کے ساتھ ملاکر پڑھے اللہ تعالیٰ رزق اس کے واسطے آسان کردے اور ہر بند دروازہ اس کے لئے کھول دے، یوں پڑھے، یا اللہ یا رزاق یا فتّاح۔

اگر چاندی کی تختی پر کندہ کر کے اپنے پاس رکھے تو جوارادہ کرے وہ آسان ہو، اگر کسی مکان یا دکان میں رکھیں، تو اس میں برکت وفائدہ ہو، اور تجارت خرید وفروخت کثرت سے ہو، اس کو شرف قمر میں لکھنا چاہئے۔

اس کا مربع یہ ہے۔

۷۸۶

ال	ر	زا	ق
۹	۹۹	۳۲	۱۹۹
۹۸	۲	۲۰۲	۳۳

اور جب یہ اسم کسی نام کے موافق ہو وہ اس کو وظیفہ ضرور بنائے، اس کے حق میں یہ اسم اعظم کا کام دے گا، مگر یہ باتیں بھاری ریاضت اور اکل حلال سے پیدا ہوتی ہیں۔

حضرت امام علی رضاؑ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص روزانہ تین سو آٹھ مرتبہ بعد نماز صبح پڑھ لیا کرے تو رزق اس کا کشادہ ہو، اگر روزانہ بوقت صبح مکان کے چاروں کونوں میں اس اسم کو سو مرتبہ پڑھا جائے تو غربت اور فقر اس کے مکان سے دور ہوگا۔ اہل حقیقت نے فرمایا ہے کہ اس اسم کو فرشتہ زراعت پر پڑھا کرتے ہیں اور اس کی برکت سے خوشہ میں دانا پیدا ہوتا ہے۔

اگر کوئی غریب شخص اثاثہ رزق نہ رکھتا ہو تو اس اسم کا مربع حرفی تحریر کر کے اپنے پاس رکھا اور اس اسم کی تلاوت کے بعد تکبیر یا بعد تکبیر صبح ہونے سے قبل کیا کرے تو تونگر ہو جائے، عدد تکبیر ایک ہزار آٹھ سو پینتالیس ہیں، چالیس روز اس کے مطابق پڑھے تو رزق کشادہ ہو، دولت اور ثروت حاصل ہو نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ر	ز	ا	ق
ق	ا	ز	ر
ز	ر	ق	ا
ا	ق	ر	ز

اگر نقش حرفی کو لوح نقرہ پر کندہ کر کے اپنے پاس رکھے اور چالیس شب وروز چار ہزار سات سو مرتبہ پڑھے اور بعد ختم ذکر دو رکعت نماز قبول استجاب دعا کے لئے پڑھے اور کچھ تصدق کرے تو رزق میں وسعت پیدا ہو۔

اگر کوئی شخص آیت مبارک ان اللہ ھو الرزاق ذو القوۃ المتین کا مربع لکھ کر پاس رکھے اور اعداد کے مطابق دو ہزار دو سو اکتالیس مرتبہ روزانہ بعد نماز صبح ورد کرے تو پروردگار عالم رزق بے شمار عنایت فرمائے، نقش ورد یہ ہے۔

۷۸۶

ان اللہ	ھو الرزاق	ذو القوۃ	المتین
۱۲۴۴	۵۳۰	۱۱۸	۳۴۹
۵۲۹	۱۲۴۱	۳۵۲	۱۱۹
۳۵۱	۱۲۰	۵۲۸	۱۲۴۲

اگر اس مربع عددی کو سفید کاغذ پر مشک وزعفران سے عروج ماہ میں شرف قمر میں لکھے اور بعد نماز جمعہ اپنے بازو پر باندھے اور آیت مبارکہ کی تلاوت کرتا رہے تو بے شمار رزق حاصل ہو، مربع یہ ہے۔

۷۸۶

۵۶۰	۵۶۳	۵۶۶	۵۵۲
۵۶۵	۵۵۳	۵۵۹	۵۶۴
۵۵۴	۵۶۸	۵۶۱	۵۵۸
۵۶۲	۵۵۷	۵۵۵	۵۶۵

اگر واللہ یرزق من یشاء بغیر حساب کو ایک سو اکیس مرتبہ روزانہ بعد نماز صبح پڑھا کرے تو رزق میں وسعت وبرکت ہو۔

اور اگر وما انفقتم من شئی فھو یخلفہ وھو خیر الرازقین کی تلاوت کرتا ہے تو رزق میں کبھی کمی واقع نہ ہو، آسودگی حاصل ہو جو کچھ بھی رزق حاصل ہو اس میں خیر وبرکت زیادہ ہو۔

یہ آیات جن کا ذکر کیا گیا ہے، کلام پاک میں وارد ہوئی ہیں، اگر کوئی شخص روزانہ کسی آیت کو ورد کیا کرے تو رزق میں کمی کبھی نہ ہو، اور بھی بہت سی آیات ہیں، جو رزق کے سلسلہ میں ہیں اور یہ اللہ کا کتنا بڑا کرم ہے کہ اس نے مختلف صورتوں میں آدمی کی مدد کی ہے، کہ وہ ان اسماء

نزلہ وزکام

نزلہ کو انگریزی میں کٹار اور زکام کو کورائزا کہتے ہیں۔

نزلہ وزکام درحقیقت ایک ہی مرض کے دونام ہیں، دونوں کا سبب اور مادہ ایک ہی ہے، بس اگر فرق ہے تو صرف اس قدر کہ جب ناک کی غشائے مخاطی متورم نہیں ہوتی بلکہ یہ ورم حلق کی غشائے مخاطی تک پہونچ جاتا ہے تو حنجرہ اور قصبۃ الریہ میں رطوبت مترشح ہونے لگتی ہے، اس کو نزلہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں، لیکن یہ واضح رہے کہ عام طور پر زکام کو بھی نزلہ ہی کہا کرتے ہیں اس اعتبار سے نزلہ ایک عام لفظ ہے جو زکام کے لئے بھی بولا جاتا ہے۔

اس مرض کا سبب عموماً بے احتیاطیاں ہوا کرتی ہیں، چنانچہ بعض اوقات گرم ہوا سے دفعتاً سرد ہوا میں آجانے سے زکام ہوجاتا ہے، گاہے نیند سے جاگنے یا کوئی محنت ومشقت کا کام کرنے سے گرما گرم کھانا کھانے کے بعد فوراً ہی سرد پانی پینے سے یہ شکایت پیدا ہوجاتی ہے، گاہے ترش اور سرد چیزوں کے بکثرت استعمال سے نزلہ وزکام ہوجاتا ہے، گاہے خراش پیدا کرنے والے ذرات ناک میں پہونچ کر اس مرض کو پیدا کردیتے ہیں۔

جو آدمی کسی وجہ سے ضعفِ دماغ اور ضعفِ اعصاب کے مریض ہوتے ہیں، ان کے ناک اور حلق کی غشہائے مخاطی کی قوت مدافعت بہت کمزور پڑجاتی ہے، لہٰذا وہ مذکورہ بالا اسباب سے بہت جلد اور بار بار متاثر ہوتے رہتے ہیں، ایسے آدمیوں کے معدہ اور آنتیں بھی کمزور ہوتی ہیں اور قبض کے عادی ہوا کرتے ہیں، اور یہ وہ باتیں ہیں جو نزلہ وزکام میں مبتلا ہونے کی استعداد پیدا کرتی ہیں۔

نزلہ وزکام عموماً موسمی تبدیلیوں کے وقت ہوا کرتے ہیں کیوں کہ موسمی تبدیلی کے وقت انسان کے جسم پر جو اثرات ہوتے ہیں ان سے معدہ اور آنتیں خاص طور پر متاثر ہوتے ہیں، چنانچہ بھوک اچھی نہیں لگتی اور جو کچھ کھایا جاتا ہے، وہ اچھی طرح ہضم نہیں ہوتا، قبض ہوجاتا ہے، ان حالات میں ناقص ردی خون پیدا ہوتا ہے، نیز اس میں قبض کی وجہ سے آنتوں کے فضلات سے زہریلے مواد شامل ہوتے رہتے ہیں، یہی خون دماغ اور ناک اور حلق کی جھلیوں تک پہونچتا ہے تو ان کی قوت مدافعت کو کمزور کردیتا ہے اور مذکورہ بالا اسباب سے جلد جلد متاثر ہونے لگتی ہیں، اگر سبب کمزور ہوتا ہے یا طبیعت قوی ہوتی ہے تو یہ حالت ناک کی جھلی تک محدود رہتی ہے اور ناک سے رطوبت خارج ہوکر جلد ہی آرام آجاتا ہے ورنہ بصورت دیگر ناک کے علاوہ حلق اور قصبۃ الریہ کی جھلی تک مبتلائے مرض ہوجاتی ہیں۔

نزلہ وزکام کو بہ ظاہر ایک معمولی مرض سمجھا جاتا ہے، لیکن درحقیقت یہ ایک نہایت اہم مرض ہے اس کی وجہ سے انسان کی صحت خراب ہوجاتی ہے بعض مریض اس کی وجہ سے خناق، ذات الجنب اور ذات الریہ (نمونیا) میں مبتلا ہوجاتے ہیں، بعض کو دمہ کھانسی اور سل ہوجاتا ہے، نیز معدہ، آنتوں اور ناک، آنکھ اور کان کی متعدد بیماریاں پیدا ہوجاتی ہیں۔

دائمی نزلہ:۔ جب اتفاق سے کسی شخص کو زکام ہوجاتا ہے اور وہ مناسب احتیاط سے کام نہیں لیتا تو اس کی بے احتیاطیوں کے باعث ناک سے بہنے والی رطوبتیں وقت سے پہلے ہی بند ہوجاتی ہیں اور اس سے کھانسی، بخار، دردسر جیسے عوارض پیدا ہوجاتے ہیں اور اسی کو نزلہ کا بگڑ جانا کہتے ہیں، مناسب علاج سے اس کا تدارک تو ہوجاتا ہے لیکن جب ناواقفیت کے باعث بار بار یہی صورت پیش آتی ہے تو پھر معمولی سبب سے نزلہ وزکام ہونے لگتا ہے اور یہی "دائمی نزلہ" کہلاتا ہے بار بار نزلہ وزکام ہونے سے دماغ اور اعصاب ضعیف ہوجاتے ہیں، علاوہ ازیں گاہے ضعف دماغ وضعف اعصاب بھی دائمی نزلہ کا موجب ہوتے ہیں۔

دائمی نزلہ میں عموماً ایسا ہوتا ہے کہ جب سرد ہوا کا جھونکا لگتا ہے مثلاً مریض سردی کے موسم میں لحاف اوڑھے ہوئے سو رہا تھا، دفعتاً لحاف اتار کر باہر سرد ہوا میں نکل آیا تو فوراً زکام ہوجاتا ہے، بعض اوقات زیادہ ٹھنڈا پانی پینے یا کوئی تیز خوشبودار چیز کے سونگھنے یا ناک میں گردوغبار کے پہونچنے سے فوراً تڑاتڑ چھینکیں آنے لگتی ہیں جس سے دماغ پریشان ہوجاتا ہے اور گاہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ گرما گرم کھانا کھانے یا نیند سے جاگنے کے فوراً بعد سرد پانی پی لیا جاتا ہے یا کوئی ترش چیز کھالی جاتی ہے تو اس سے چھینکیں آنے لگتی ہیں، ناک سے رطوبت بہنے لگتی ہے اور گاہے حلق دکھنے لگتا ہے اور کھانسی ستانے لگتی ہے۔ دائمی نزلہ کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ ناک غشائے مخاطی موٹی ہوجاتی ہے اور اس سے رطوبت ہر وقت بہتی رہتی ہے آواز میں گنگناہٹ پیدا ہوجاتی

ہے، گاہے مریض کو اونچا سنائی دینے لگتا ہے، بعض مریض منھ کھول کر سانس لینے کے لئے مجبور ہوتے ہیں اوران کے سینے سے خرخراہٹ کی آواز آیا کرتی ہے، گاہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ دائمی نزلہ وزکام میں ناک کی غشائے مخاطی پتلی پڑجاتی ہے مریض کی ناک سے بدبو آتی ہے اوراس سے خارج ہونے والی رطوبت بھی بدبودار ہوتی ہے اوراس میں خون کی آمیزش ہوتی ہے، اس مرض کو خاص طور پر "پینس" کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

نزلہ وزکام سے بچنے کی تدبیریں:۔

"علاج سے احتیاط بہتر ہے" ایک قیمتی مقولہ ہے اس پرعمل کرنے سے انسان اپنی تندرستی کے ساتھ اپنے وقت اور پیسے کو بھی بچالیتا ہے، اصول حفظان صحت پر پابندی کے ساتھ عمل کرنے سے انسان نزلہ وزکام اوردوسرے امراض سے اپنے آپ کو بہت بڑی حدتک محفوظ رکھ سکتا ہے، اس سلسلے میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ انسان اپنے ہضم کو خراب ہونے سے بچائے اور قبض نہ رہنے دے، علاوہ ازیں اپنے آپ کو سردی برداشت کرنے کا عادی بنائے، سردیوں میں بھی منھ ڈھک کر نہ سوئے اور شروع ہی سے سرد ہوا میں آزادی کے ساتھ چلے پھرے اور جب یہ مرض ہوجائے تو مناسب تدابیر سے اس کا تدارک کرے اور مضر چیزوں سے بچے۔

علاج:۔ شروع میں زکام کو ایک دو روز تک بہنے دیں کوئی گرم وخشک چیز استعمال کرکے اس کو بند کرنے کی کوشش نہ کریں البتہ سرد پانی کے بجائے نیم گرم پانی ضرور پئیں، جہاں تک ہوسکے کھانا کم کھائیں، جس قدر کھانا کم کھائیں گے اور پیٹ کو ہلکا رکھیں گے جلد آرام ہوجائے گا، بلکہ اگر کم از کم ایک وقت کا فاقہ کردیں تو زیادہ بہتر ہے اگر نزلہ بہت شدت سے جاری ہو، چھینکیں آرہی ہوں، آنکھ اور ناک سے رقیق رطوبت بہہ رہی ہو تو صرف بیدانہ ٦ ماشہ، مصری یا چینی ٢ تولے کے ساتھ جوش دے کر پلانے سے بیدانہ والی رطوبت غلیظ ہوکر بہت جلد خارج ہوجاتی ہے لیکن اگر بہدانہ نہ ملے تو ڈیڑھ پاؤ پانی میں بقدر ذائقہ نمک شامل کرکے جوش دیں اوراس کے بعد نیم گرم پانی کر تھوڑی دیر چادر اوڑھ کر لیٹ جائیں، دوتین بار ایسا ہی کرنے سے زکام کی شدت کم ہوجائے گی اور بہنے والی رطوبت گاڑی ہوکر نکل جائے گی، اس کے علاوہ ایک دو روز نزلہ بہنے کے بعد چائے پینے سے بھی نزلہ وزکام میں تخفیف ہوجاتی ہے، ہرحال میں قبض کا خیال رکھیں، اگر قبض ہو تو پھلوں کے عرق یا کوئی دوسری قبض کشا دوا کھا کر اس کو رفع کردینا ضروری ہے۔

غذا اور پرہیز:۔ نزلہ وزکام کی حالت میں بے احتیاطی کرنے سے طرح طرح کی بیماریاں ہوجاتی ہیں، لھذا اگر ممکن ہو تو ابتداء میں ایک دو وقت کا فاقہ کریں اور جو غذا کھائیں وہ زود ہضم اور سادہ ہو، مثلاً بکری کے گوشت کا شوربا جس میں نمک مرچ کم ڈالا گیا ہو، چپاتی سے کھائیں یا مونگ ارہر دال اور روٹی کھائیں، اس کے علاوہ گھیا، لوکی، شلجم، چقندر، پردل، کریلہ، ہنڈے بھی کھا سکتے ہیں۔

تمام قابض، بادی، دیر ہضم غذاؤں سے پرہیز کیا جائے، مثلاً لہسن، پیاز، گوبھی، کرم کلہ، بیگن، مولی، دال مسور، آلو، اروی، دال ماش، دال چنا لوبیا اور سرسوں کا ساگ نہ کھائیں۔

نزلہ وزکام کی حالت میں دودھ، گھی مکھن، دہی، چاچھ، پنیر اور چربی سے بھی پرہیز کرنا چاہئے، البتہ گھی جو دال میں ڈالا جائے اس میں کوئی حرج نہیں ہے ہر قسم کی ترشیاں مثلاً اچار، سرکہ اور چٹنیوں کے استعمال سے نقصان پہونچتا ہے۔

تمام گرم وخشک چیزیں مثلاً لال مرچ، گرم مصالحہ اور ہر قسم کا گوشت بھی مضر ہے، لیکن گوشت خور مریض جو اس کے بغیر نہ رہ سکیں گے وہ بکری کے گوشت کا شوربا استعمال کرسکتے ہیں، بڑے جانوروں کا گوشت بالکل استعمال نہ کیا جائے۔

شراب، چائے، قہوہ کا استعمال بھی مناسب نہیں ہے، اگرچہ ان چیزوں کے استعمال سے نزلہ وزکام میں کچھ فائدہ ضرور پہونچتا ہے لیکن ان کے استعمال سے نقصان کا احتمال بہت زیادہ ہے کیوں کہ یہ بہنے والی رطوبتوں کو وقت سے پہلے ہی بند کردیتی ہیں، جن سے خطرناک عوارض پیدا ہوتے ہیں، البتہ اگر چائے پئیں تو ہلکی پی جائے، نزلہ وزکام کی حالت میں سرد پانی بھی نقصان پہونچاتا ہے، برف اور برف سے ٹھنڈا کیا ہوا پانی تو بہت زیادہ ضرر دیتا ہے، دودھ، دہی، لسی یا کوئی شربت بھی نہیں پینا چاہئے۔

نزلہ وزکام کی حالت میں تیز دھوپ میں چلنا پھرنا، کسی قسم کی محنت اور ورزش یا شدید جسمانی ودماغی محنت کرنا بھی مناسب نہیں ہے، عطریات اور دوسری خوشبودار چیزوں کا سونگھنا بھی مضر ہے، دن کو سونا بھی نقصان پہونچاتا ہے، رات کو شبنم میں سونا بھی مناسب نہیں ہے، نزلے کی حالت میں چت سونا بھی نقصان پہونچاتا ہے کروٹ پر سوئیں اور سر کے نیچے تکیہ رکھیں۔

انتباہ:۔ نزلہ وزکام کی حالت میں جماع بہت خطرناک ہے اس سے پرہیز کرنا چاہئے، جو لوگ اس کی احتیاط نہیں کرتے ان کے سل ودق میں مبتلا ہوجانے کا اندیشہ ہے، علاوہ ازیں دردسر اور دوران سر وغیرہ دماغی امراض پیدا ہوجاتے ہیں۔

جسم انسانی پر تل کے نشان

دنیا میں کوئی انسان ایسا نہ ہوگا جس کے جسم پر تل کے نشان نہ ہوں، یہ جسم کے کسی بھی حصہ پر ہوسکتے ہیں۔

A　تل سیاہ اور سرخ دو قسم کے ہوتے ہیں، سرخ تلوں کو مبارک سمجھا گیا ہے، جب کہ سیاہ تل مقام کے حساب سے دیکھا جاتا ہے

B　یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ انسان کے جسم پر تل کا جوڑا ہوتا ہے، اگر ایک تل ایک مقام پر ہوگا تو اس کا جوڑ دوسرا تل کسی اور مقام پر ضرور ہوگا۔

C　جسم پر تلوں کی تعداد کو دو حصوں پر تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

D　تل کے جوڑ کا مقام بھی مقرر ہوتا ہے۔

۱۔　اگر ایک تل ماتھے پر دائیں طرف ہوگا تو اس کا جوڑ پیٹ یا بازو پر ہوگا، یہ عورت اور مرد دونوں کیلئے خوشحال رہنے کی دلیل ہے

۲۔　اگر ماتھے پر بائیں طرف تل ہوگا تو اس کا جوڑ تو پیٹ یا بازو پر ہوگا، مگر یہ میاں بیوی کے درمیان ناچاقی کی نشانی ہے۔

۳۔　اگر کسی کی بائیں آنکھ کی ابرو کے درمیان تل ہو تو اس کا جوڑ پیٹ کے درمیان ملے گا، ایسے لوگ گپی اور گھمنڈی ہوتے ہیں۔

۴۔　ناک کے تل کا جوڑ ناف کے قریب ہوتا ہے، یہ نشان محبت خوش مزاجی اور یاروں کا یار ہونے کی دلیل ہے۔

۵۔　کنپٹی کے تل کا جوڑ پستان پر ملتا ہے یہ دائیں پستان پر ہو تو مبارک ہے بائیں پستان پر ہو تو نحس ہے۔

۶۔　کان کی جڑ کے پاس جو تل ہوگا، اسکا جوڑ پیٹ پر ہوتا ہے، یہ جگر اور آنتوں کی خرابی ظاہر کرتا ہے۔

۷۔　ناک کی نوک کے تل کا جوڑ مقعد پر ہوگا، یہ عمر کی کمی ظاہر کرتا ہے۔

۸۔　اوپر کے ہونٹ کے تل کا جوڑ جنگھاؤں میں دیکھا جاتا ہے، یہ کنجوسی کا سائن بورڈ مانا گیا ہے۔

۹۔　نیچے کے ہونٹ کے تل کا جوڑ گھٹنے پر ہوگا۔ ایسے لوگوں کو بیاہ شادی کے معاملے میں بہت دلچسپی ہوتی ہے۔

۱۰۔　گال (رخسار) کے تل کا جوڑ کولھے پر ملتا ہے یہ دائیں بائیں دونوں کولھوں پر مبارک ہے۔

۱۱۔　انگوٹھے کے ساتھ والی یعنی مشتری کی انگلی کا تل پیسے والا ہونے کی دلیل ہے، مگر دشمن کی زیادتی اور جھگڑا فساد رہنے کا سبب ہوتا ہے

۱۲۔　زحل کی انگلی کا تل سکھ اور آرام دینے والا ہوتا ہے۔

۱۳۔　شمس کی انگلی کا تل عزت دیتا ہے قسمت اچھی ہو، دولت مند ہو، شہرت ملے۔

۱۴۔　عطارد کی انگلی پر تل ہو تو وہ آدمی دولت اور جائیداد ہونے کے باوجود سکھی نہ رہے۔

۱۵۔　انگوٹھے پر ہو تو مصوری اور کشیدہ کاری اور کاروباری میں سمجھداری دیتا ہے۔

۱۶۔　بائیں آنکھ پر تل ہو تو ایسے آدمی کی زندگی مشکلات کا سامنا کرتے گزرے گی اگرچہ کسی چیز کی کمی نہ رہے گی، پھر بھی سکھ آرام سے زندگی بسر نہ کرسکے گا۔

۱۷۔　دائیں آنکھ پر تل ہو تو عقل تیز ظاہر کرتا ہے یہ جتنے بھی گنتی میں زیادہ ہوں اچھے ہیں۔

۱۸۔　گردن پر تل ہو تو ایسا آدمی مذہبی ہوگا، سخی اور پیار سے بولنے والا ہوگا۔

۱۹۔　اگر تھوڑی پر تل ہو تو کمزور اور ڈرپوک، اور زنانہ پن کی علامت ہے۔

۲۰۔　پاؤں کے تل انسان کو بیٹھنے نہیں دیتے ایسا آدمی بھاگ دوڑ کرتا رہتا ہے، یہاں سے وہاں اور وہاں سے یہاں آتا جاتا رہتا ہے

۲۱۔　خفیہ مقاموں پر تل فکر کی زیادتی ظاہر کرتے ہیں۔

۲۲۔　عورت کی ناک پر تل ہو تو قسمت والی ہو، ایسی عورتیں شوہر کی طرف سے خوش رہتی ہیں

۲۳　جس عورت کے دائیں طرف تل زیادہ ہوں تو بیٹے زیادہ ہوتے ہیں، بائیں طرف زیادہ ہوں تو بیٹیاں زیادہ ہوتی ہیں۔

۲۴۔　بازوؤں پر تل والے بہادر، پیٹ پر تل والے خوش خلق چھاتی پر تل والے نیک، پیٹھ پر تل والے بدمعاش، چوتڑ پر تل والے کم حوصلہ، دوسروں کا سہارا لینے والے ہوتے ہیں۔

۲۵۔　بارہ سے کم تعداد میں تل ہونا مبارک ہے، اس سے زیادہ ہوں تو جسمانی اور روحانی مریض ہو۔

۲۶۔　دائیں طرف کے تل والے بائیں طرف کے تل والوں سے زیادہ مبارک اور فائدہ دینے والے ہوتے ہیں۔

انتقام سے پرہیز کیجئے

انتقام ایک ایسی آگ ہے جس میں انتقام لینے کا جذبہ رکھنے والا خود بھی جلتا رہتا ہے انسان کی فطرت بھی عجیب ہے اگر اس کے ساتھ کوئی نیکی کرے تو اس کے معاوضے کے لئے برسوں میں بھی تیار نہیں ہوتا لیکن اگر اس کے ساتھ برائی کی جائے تو فوراً انتقام لینے کی کوشش کرتا ہے حالانکہ اگر وہ انتقام لینے کے بجائے معاف کردینے کا جذبہ اپنے دل میں رکھے تو بہت سی قباحتوں سے بچ جائے اور سکون کی زندگی بسر کرے مشہور مفکر بیکن نے کیا خوب کہا ہے جو انسان انتقام اور کینہ کی یاد دل میں رکھتا ہے اور معافی کا جذبہ نہیں رکھتا وہ گویا اپنے زخموں کو ہرا رکھتا ہے اگر وہ انتقام کے بجائے معافی کا جذبہ رکھتا ہے تو اس کے زخم آسانی سے بھر جاتے ہیں اور اس کے آرام کا باعث ہوتے ہیں، یہ حقیقت ہے کہ جو شخص انتقام کے درپے رہتا ہے وہ اپنے زخموں کو ہرا رکھتا ہے اگر وہ درپے انتقام نہ رہتا تو اس کے زخم بھر کر خود بخود ٹھیک ہوجاتے، بہترین اور سخت ترین انتقام یہ ہے کہ آپ اپنے دشمنوں کے ساتھ نرمی اور شیریں کلامی کے ساتھ ان کی ہڈیاں توڑ دیں، اور ان کی خطائیں معاف کرکے اپنی روحانی خوشیوں کو پروان چڑھائیں۔

اللہ تعالیٰ نے اگر کسی کو جسمانی، مالی اور اجتماعی یا علمی طاقت عطا کی ہے یا حکومت عطا کی ہے تو اس عطا کو انتقام اور نقصان دہی میں صرف کرنا اس کی بدترین توہین ہے جس سے ہر شکر گزار بندے کو پرہیز کرنا چاہئے، ایک جنگ میں حضرت علیؓ ایک کافر کے سینے پر چڑھ بیٹھے، قریب تھا کہ اسے قتل کردیں کہ اچانک اس دشمن نے آپ کے چہرہ مبارک پر تھوک دیا، حضرت علیؓ فوراً اس کے سینے سے نیچے اتر آئے، دشمن نے اس غیر متوقع مہربانی کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا کہ پہلے تم سے اللہ تعالیٰ کے لئے دشمنی تھی، مگر اب اگر تجھے کوئی تکلیف پہونچاتا تو وہ ذاتی غصہ و انتقام کا نتیجہ ہوتی، اس حسن سلوک کا یہ نتیجہ نکلا کہ وہ کافر مسلمان ہوگیا۔

انتقام کا جذبہ بہت خطرناک ہوتا ہے اور دنیا میں ہر طرف اس کی آگ جلتی ہوئی دکھائی دیتی ہے انسان اپنے مفاد کے خلاف کسی کو دیکھنا ہی نہیں چاہتا، ایک فقیر سے لے کر ایک امیر تک بلکہ ایک بادشاہ تک میں انتقام کا جذبہ موجود ہے رشتہ دار رشتہ دار سے، دوست، دوست سے غرضیکہ ہر کوئی ایک دوسرے سے اس کی برائی کا انتقام لینے کے لئے کوشاں ہے اگر اس کے پاس انتقام لینے کی طاقت موجود ہے تو وہ اپنے مدمقابل کے خلاف اس طاقت کو استعمال کرتا ہے۔

کیا آپ نے کبھی غور کیا ہے کہ انتقام کا جذبہ کیوں کر پید ہوتا ہے یہ صرف اور صرف ذاتی مفاد کی مخالفت کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے خواہ یہ مفاد مال سے تعلق رکھتا ہو خواہ آبرو سے، اور خواہ جان سے، مثال کے طور پر اگر کوئی شخص کسی کو مالی نقصان پہونچائے یا اس کی توہین کرے یا اس کے جسمانی آزار کا باعث ہو تو وہ فوراً انتقام کے لئے تیار ہوجائے گا۔

اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ بدی کی سزا بدی کے بقدر اور نیکی کی جزا دس گنا دی جاتی ہے لیکن انسانی فطرت کا قانون اس کے برعکس ہے ایک انسان نیکی کا بدلہ اگر دیتا ہے تو نیکی کے بدلے لیکن برائی کا بدلہ وہ دس گنا زیادہ لینا چاہتا ہے، انتقام ایک ایسی گرم بھٹی ہے جس کی تپش سے خود انتقام لینے والے کا چہرہ بھی جھلس جاتا ہے، بعض لوگ دشمن کو جلا کر انتقام لینے میں خوشی محسوس کرتے ہیں، لیکن اس کے بدلے میں جو قانونی سزا خود ان کو بھگتنی پڑتی ہے، اس سے بخوبی اندازہ ہوجاتا ہے کہ جیسے وہ اپنے آپ سے انتقام لیتے ہیں۔

انتقام لینے والے کو انتقام لینے کے بعد جس قدر تکالیف و مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس کا اندازہ صرف وہی کرسکتا ہے جو شخص انتقام لیتا ہے وہ برائی کرنے والے سے زیادہ برا ہوجاتا ہے اسی جذبہ انتقام کی بدولت خاندان برباد ہوجاتے ہیں، گھر کے افراد در بدر ہوجاتے ہیں حتیٰ کہ سلطنتیں تک تباہ ہوجاتی ہیں زندگی کی تمام معروفیات میں خلل واقع ہوجاتا ہے، لہٰذا انسان کی بہتری اسی میں ہے کہ وہ اپنے دماغ سے انتقام اور کینہ کے تمام گندے خیالات کو نکال باہر کرے اس لئے کہ انسان سے شیطانی کام کرانے والا انتقام سے زیادہ اور کوئی کام نہیں ہے۔

انتقام میں اپنے ہی مزاج کا زہریلا مادہ اپنے اوپر اثر کرتا ہے اگر آپ انتقام نہیں لے سکتے تو کچھ وقت تک رنج و تکلیف میں رہنا پڑے گا اور اگر کسی سے انتقام لے لیا، تو اس کے نتیجہ میں آئندہ خود آپ کو تادیر رنج و مصیبت میں مبتلا رہنا پڑے گا یہ حقیقت ہے کہ انسان کو انتقام سے زیادہ کوئی چیز نقصان نہیں پہونچاتی جو کہ خود اسے اپنے ہی ہاتھ سے پہونچتی ہے انتقام غصہ کی تمام قسموں سے زیادہ سخت قسم ہے جو شخص کسی کو نقصان پہونچاتا ہے وہ برائی کو شروع کرتا ہے مگر وہ جو اس برائی کا انتقام لیتا ہے وہ اس کو بے انتہا بڑھاتا ہے اور ایک ایسی مستقل بے عزتی اور بے آرامی خریدتا ہے جس کو نیک دلی اور خوش چلنی بھی الگ نہیں کرسکتی، لہٰذا اپنے ہی فائدے کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں چاہئے، کہ جو شخص ہمیں نقصان پہونچائے ہم اس کی مثل بلکہ اس سے بدتر نہ بنیں، بلکہ دشمن کو معاف کردیں اس لئے کہ معافی نہایت ہی اچھا انتقام ہے۔

عامل حضرات کے لئے وضاحت

عامل کو چاہئے کہ عمل شروع کرنے سے پہلے کسی اسم کی دعوت دینے سے قبل پرہیز کر کے اور رجال الغیب کی طرف منہ کر کے یہ سلام تین تا سات بار پڑھے، پھر ایسے بیٹھے کہ رجال الغیب پشت کی جانب یا بائیں جانب رہیں، پھر عمل شروع کریں، اس طرح روزانہ رجال الغیب کا نقشہ دیکھ لیا کریں، اگر غلطی سے عمل کا ورد کرتے ہوئے رجال الغیب کو سامنے دیکھ لیا کریں، یا دائیں طرف آجائیں تو عمل کی تاثیر سلب ہو جاتی ہے، اس تاثیر کے سلب ہو جانے کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ رجال الغیب جان بوجھ کر چھین لیتے ہیں، بلکہ یہ فعل بالکل اسی طرح ہوتا ہے جیسے لوہا مقناطیس کو دیکھ کر بھاگتا ہے، کیوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے مقناطیس میں لوہے کو اپنی طرف کھینچنے کی طاقت بھر دی ہے اور لوہے کو مقناطیس سے محبت دی ہے، مقناطیس یہ فعل جان بوجھ کر نہیں کرتا اور نہ ہی اس میں مقناطیس کا قصور ہے، کیوں یہ کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت محبت ہے، بالکل اسی طرح عملیات خود رجال الغیب کی طرف کشش کرتے رہتے ہیں، اور اس میں رجال الغیب کا کوئی قصور نہیں اور جب عمل سلب ہو جاتا ہے تو اس کا کوئی نتیجہ اخذ نہیں ہوتا لٰھذا عامل کو رجال الغیب کا نقشہ ضرور دیکھ کر اور سلام پڑھ کر شروع کرنا چاہئے تاکہ ہر عمل میں کامیابی وکامرانی آپ کے قدم چومے۔

سلام رجال الغیب

السلام علیکم یا رجال الغیب ویا ارواح المقدسة ، اعینونی بقوة وانظرونی بنظرة یا رقباء یا نقباء یا نجباء یا ابدال یا اوتاد یا قطب یا غوث اعینونی بحرمة محمد صلی الله علیه وسلم وعلی آله وصحبه اجمعین.

خوش اخلاقی ایک اچھی عادت

ارسطو کا کہنا تھا کہ حسن اخلاق سے زندگی راحت اور آرام سے بسر ہوتی ہے، اس کو سب شعائر پر مقدم رکھنا چاہئے، خوش اخلاقی کے لئے کسی جدوجہد کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ صرف اس قدر سمجھ لینا چاہئے، کہ وہ تمام افعال والفاظ جن کو انسان کسی دوسرے انسان کے حق میں استعمال کرنا چاہتا ہے اس کے متعلق عمل پیرا ہونے یا بولنے سے پہلے صرف اتنا سوچ لے کہ اگر یہی الفاظ کوئی دوسرا شخص مجھ کو کہے، یا یہی سلوک کوئی دوسرا میرے ساتھ کرے تو کیا اس سے مجھے دکھ یا تکلیف تو نہ ہوگی۔

اپنی ہی زندگی کو خوشگوار اور پرمسرت بنانے کے لئے ہر ایک کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آئیں، خوش اخلاق ہونے پر خرچ تو کچھ نہیں آتا مگر یہ آپ کا وقار ضرور بڑھا دیتا ہے اور اس سے ہم وہ کچھ خرید سکتے ہیں جو سونے چاندی سے بھی نہیں خریدا جا سکتا اس لئے خوش اخلاق کے ہتھیار سے لوگوں کے دلوں کو تسخیر کرلو، پھر ان کے دل اور ان کا مال بھی تمھارا ہو جائے گا۔

زندگی کے معاملات میں جن سے بھی آپ کا واسطہ پڑے ان پر دیانت داری اور خوش اخلاقی سے اپنا اعتبار جمانے کی کوشش کریں، اکثر لوگ محض اخلاق کے زور پر ہی قوت اور اثر پیدا کر لیتے ہیں، اور زندگی کے میدان میں کامیابیاں حاصل کرتے ہیں، ہر شخص اگر چاہے تو اپنے آپ کو خوش اخلاق بنا سکتا ہے، اور یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے، لارڈ چسٹر فیلڈ نے بڑی ہی اچھی بات کہی ہے، اس کا کہنا ہے کہ دوسروں کو خوش کرنے کی صرف خواہش کرنا ہی ان کو کم از کم آدھا خوش کرنے کے برابر ہے اس کے برعکس وہ شخص جس میں یہ خواہش ہی نہیں دوسروں کو کس طرح خوش کر سکتا ہے۔

خوش اخلاقی کی صفت جوانی ہی میں حاصل کریں بعد ازاں اس کا حاصل کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ آپ کو زندگی میں ایسے بہت سے لوگ ملیں گے جن کی قابلیت بہت کم ہے مگر وہ صرف خوش اخلاقی کی وجہ سے کامیاب ہو گئے ہیں اس کے برعکس بہت سے ایسے لوگ بھی ملیں گے جو نہایت ذہین، قابل اور صاف دل ہیں مگر اپنی بد اخلاقی کی وجہ سے انھوں نے سب لوگوں کو اپنا دشمن بنا لیا ہوا ہے۔

یاد رکھیں اگر زندگی کے معاملات میں کسی کام کے لئے انکار کرنا ہی ضروری ہو تو اس انکار کو بھی خوش اخلاقی سے ادا کریں، تاکہ آپ کا مد مقابل شخص آپ کے ناں کر دینے سے ناراض نہ ہو، کوشش کرنی چاہئے کہ جس شخص کو ہمارے ساتھ کوئی معاملہ پڑے وہ محسوس کرے کہ اس کو اس میں خوشی حاصل ہوئی ہے، جس کا اخلاق اچھا ہے وہ اپنا کام خوش اسلوبی اور آسانی سے نکال لیتا ہے، کسی بھی مقام پر اسے تنگی اور مشکل کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔



نفس کشی

انسان دانشمندی کا پتلا ہے، حکمت اور قوت ادراک کی بدولت اس نے ہوا، پانی اور آگ پر فتح حاصل کرلی ہے، وہ زمین، آسمان، خشکی وتری پر حکومت کرتا ہے، وہ نہایت بے کسی اور بے بسی کی حالت میں پیدا ہوتا ہے، مگر اپنی قوت ایجاد کی بدولت زبردست قوی اور ہیکل ہوجاتا ہے۔

خشکی کے خوفناک جانور اس کے خدمت گار ہیں، سمندر کی خوفناک مچھلیاں جو ایک دم کی ضرب سے جہازوں کو الٹ دیں، اس کا شکار ہیں، سرکس میں شیر، چیتا، ہاتھی ایسے کرتب دکھاتے ہیں کہ ان گرانڈیل اور خوفناک جانوروں کا آبائی پیشہ معلوم ہوتا ہے یہ تو جانور ہیں، مہذب انسان جنگلی یا غیر مہذب یا نیم مہذب انسانوں کو بس میں کرلیتا ہے اور اس سے سمندر سے سیپ، سنکھ نکلوا کر ہزار ہا روپیہ کماتا ہے، اور اپنی اقتصادی ضروریات کے لئے انھیں قلی اور مزدور بنالیتا ہے، یہی نہیں مہذب انسان اپنے ہم قوم، ہم مذہب بھائیوں کو لالچ دے کر خوف دلا کر اپنے قابو میں کرلیتا ہے، گویا وہ اس کے زرخرید غلام ہیں۔

ان تمام مثالوں کا مطلب یہ ہے کہ انسان نے ایک ایسی طاقت حاصل کرلی ہے، جسے تسخیر عام کہتے ہیں لیکن یہ تمام طاقتیں رکھنے والے انسان اس ڈاکٹر کی طرح ہیں، جو صدہا مریضوں کو شفا دیتا ہے مگر جب وہ خود ہی بیمار ہوجاتا ہے تو دوسرے ڈاکٹروں کو علاج کے لئے بلایا جاتا ہے، ایسے ہی انسان نے اگرچہ کائنات کو مسخر کرلیا ہے، مگر وہ اپنے آپ کو مسخر نہیں کرسکا، وہ اپنے نفس کو قابو میں لانا نہیں جانتا اور حقیقت یہ ہے جس شخص نے نفس کو قابو میں کرلیا وہ دنیا کا سب سے بڑا انسان ہے، جس کے تابع دنیا کی کائنات کے علاوہ اپنی زندگی بھی ہوگی۔

روزہ اور برت وغیرہ کی مذاہب میں جو تاکید ہے وہ نفس کو زیر کرنے کی ایک عام تجویز ہے، مگر اس تعلیم کے لئے جب تک کسی عالم یا کامل سے مدد نہ لی جائے اور اس کے مدرسہ میں داخل ہوکر تعلیم حاصل نہ کی جائے، کامیابی نہیں ہوتی، جب اس تعلیم کے طالب علم کو ایک مرتبہ اس نفس کشی سے لطف ملتا ہے تو وہ اس شغل کو بار بار کرتا ہے اور بالآخر نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دنیوی سازوسامان اور اس کی ضرورتوں کو وہ ایک اتنی معمولی چیز جاننے لگتا ہے، جیسے ایک انسان کے ہاتھ پاؤں جو اس کے حکم سے سرتابی کرہی نہیں سکتے، یہی لوگ ہیں جو ہفت اقلیم پر لات مارتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن کے تابع وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے بس میں تسخیر عالم کے مادی وجود ہوتے ہیں۔

نفس کشی کیا؟ ریاضت! ریاضت روحانی زندگی کو ان بلندیوں تک لے جاتی ہے جہاں انسان کا خیال نہیں پہونچ سکتا، ریاضت سے انسان میں نہ مرض آتا ہے اور نہ دکھ، ریاضت سے انسان دنیوی کاموں میں کبھی ناکامی نہیں دیکھتا۔

ریاضت کے اصول کیا ہیں؟

(۱) اپنی خواہشات کو قابو میں کریں (۲) مجاہدہ کریں (۳) رنج میں وقتی حصہ لیں اور خوشی میں بھی وقتی حصہ لیں (۴) ہر گزری چیز کو فراموش کریں (۵) ناکام وہ لوگ ہیں جن کے پاس کام نہیں، جو کام کرتے ہیں، جن کو کام مل چکا ہے وہ کامیاب لوگ ہیں، اس لئے کام کرتے چلے جائیں، کام کرتے چلے جائیں اور نتیجہ تقدیر پر چھوڑ دیں (۶) دوسروں کے متعلق سوچنے کے بجائے اپنے متعلق سونے سے پیشتر سوچیں اور نفس سے اپنا احتساب کریں۔

تاریخ عیسوی سے دن معلوم کرنے کا طریقہ

تاریخ عیسوی سے دن معلوم کرنے کا ایک نہایت ہی سادہ طریقہ دیا جاتا ہے اگر آپ کو 1753ء سے 3000ء تک کوئی دن کسی تاریخ کا معلوم کرنا ہو تو گزشتہ سن کو چار پر تقسیم کردیں جو خارج قسمت ہوں وہ گزشتہ لیپ کے سال ہوں گے۔ اس کے بعد یکم جنوری سے مطلوبہ تاریخ تک دنوں کو شمار کریں۔ پھر گزشتہ سال اور لیپ کے سالوں کو جمع کردیں حاصل جمع کو سات پر تقسیم کریں۔

اگر 1 باقی بچے تو اتوار '2 پیر '3 منگل '4 بدھ '5 جمعرات '6 جمعہ '7 یا صفر تو ہفتہ کا دن ہوگا۔

مثال : 21 راگست 1999ء کو کون سا دن تھا؟

گزشتہ سن عیسوی 1998ء تقسیم 4 حاصل	499
یکم جنوری تا 21 راگست تک دنوں کی تعداد	233
گزشتہ سن عیسوی۔	1998
	2730

2730--7-389 باقی 0 بچا۔ لہذا پتہ چلا کہ 21 راگست 1999ء کو ہفتہ کا دن تھا۔

اور اگر آپ کو 01ء سے 1752ء تک کوئی دن کسی تاریخ کا معلوم کرنا ہو تو بھی گزشتہ سن کو 4 پر تقسیم کریں۔ تو پتہ چلے گا کہ سن مطلوبہ تک کتنے لیپ کے سال گزرے ہیں یعنی جو خارج قسمت ہوگی وہ لیپ کے سال ہوں گے اس کے بعد یکم جنوری سے مطلوبہ تاریخ تک دنوں کو شمار کریں اب ان کو گزشتہ سال اور لیپ کے سالوں میں جمع کریں۔ حاصل جمع کو سات پر تقسیم کریں۔

اگر 1 باقی بچے تو ہفتہ '2 اتوار '3 پیر '4 منگل '5 بدھ '6 جمعرات '7 یا صفر بچے تو وہ جمعہ کا دن ہوگا۔

مثال : 20 راپریل 571ء کو کون سا دن تھا؟

گزشتہ سن عیسوی 570ء تقسیم 4 حاصل	142
یکم جنوری تا 20 راپریل تک دنوں کی تعداد	110
گزشتہ سن عیسوی	570
	822

822--7-117 باقی 3 بچا۔ لہذا پتہ چلا کہ 20 راپریل 571ء کو پیر کا دن تھا۔

اے انسان!

اے انسان تو کس بنیاد پر اپنی عقل سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت واحدیت پر دلیل طلب کرنا چاہتا ہے؟ یہ تیرا وجود جو خود سے قائم ہے تیرے
ساتھ ایک عظیم نشانی تیرے اندر موجود ہے، جو تیرے لئے کافی ہے، تیرے رگ کی حرکت تیرے کلیات سے ہوتی ہے اور تیرا خون تیرے
جزئیات سے سرایت کرتا ہے اور خدائی تدبیر کا قاصد تیرے ذرات میں گردش کر رہا ہے اور تمھارے خون کا ہر دھبہ اپنی جگہ اپنے نوعی اتحاد کے
باوجود مختلف الصفت ہے اور تمھارے جسم کی نمی اور تری کا ہر چھینٹا اپنی نوعیت کی اکائی کے باوجود اپنی تربیت اور تنظیم میں باہم علیحدہ ہے، چنانچہ
تمھارے آب دہن کی تری تمھاری آنکھوں کی تری سے مختلف ہے، تمھارے تھوک کا سیال لعاب تمھارے کان کے سیال مادے سے جداگانہ
ہے، تمھارے کان کا تر مادہ تمھارے بغل کے تر مادے سے الگ ہے، تمھارے بالوں کے اگنے کی جگہ شکلی یکسانیت کے باوجود بناوٹ اور انداز نمو
میں اختلاف رکھتا ہے، تمھارے دل کی تختیوں میں فکری اتار چڑھاؤ اس کے علاوہ ہے جو تمھارے حافظے میں موجود ہے، تیری غذا نے تیرے وجود
کے حصوں میں بہت سی چیزوں کو ڈھال دیا ہے، اور غذا کا ایک ہونا مختلف چیزوں کے الگ الگ وجود پانے میں مانع نہیں بنا، اس وجہ سے اس
کے ڈھالے ہوئے حصے مختلف ہو گئے، اگر ایسا ہوتا (یعنی مانع بنتا) تو غذاؤں کے بدلے کے تناسب سے جسمانی نظام میں خلل واقع ہو جاتا،
تمھارے جسم کی مختلف جگہوں کی ہڈیوں کے عوارض اور اس کے نتائج الگ الگ ہیں اور تیری کھال جو تیرا ظرف ہے اپنے مظروف کی دقیق
وباریک بناوٹ کے باوجود اس کو نمایاں کر رہی ہے، اس میں تخلیقی ترتیب کے ایسے عجائبات موجود ہیں کہ اگر اسی کھال کو مظروف سے نکال لیا
جائے اور تجرباتی آلے پر ڈال دیا جائے تو تیری عقل ایک عیاں حقیقت تک رسائی میں مات کھا جائے۔ ان ترکیبی شگاف کو دیکھ، کہ جو تیرے
نظام وجود کی مناسبت سلامتی کا ضامن ہے ان شگافوں کے بعض حقائق کو اسی وقت سمجھ سکتا ہے، جب تجھ سے یہ کہوں "ما شاء الله كان" اللہ جو
چاہتا ہے ہوتا ہے۔

اے انسان! تیری ناک کے سوراخ سے تجھے سونگھنے کی صلاحیت حاصل ہوئی اور تیرے دو کانوں کے سوراخ سے تجھے سماعت ملی اور
تیرے منھ کے سوراخ نے گوشت کے دھرے لوتھڑے میں مجموعہ لذت عطا کی اور تیری دونوں آنکھوں کے سوراخ نے بصارت سے نوازا اور جسم
میں بہت سے سوراخ و شگاف ہیں ہزار ہا ہزار جو ہوا کو جذب کرتے اور جسمانی بخارات اور گندی ہوا کو باہر پھینکتے ہیں، اور ہوا بخارات سے ملی ہوئی
نمی و تر و تازگی کی منصۂ اعتدال پر ذخیرہ کرتے ہیں، تیرے دائرہ ترکیبی کے اندر تیرا مغز (بھیجہ) بھی ہے جس میں تیرے سمجھنے اور غور و فکر کرنے کی
قوت موجود ہے، تیری پنڈلی کا مغز استخوان ہے، جس میں سیدھا کھڑا ہونے کی قوت ہے، تمھاری ریڑھ کا مغز جس میں تمھاری ہیکل کی طاقت کا
راز ہے، تمھارا مغز معدہ جس میں تمھاری گزران کے راستے ہیں، تمھارا دانۂ دل جس میں قوت فہم اور تحصیل کی صلاحیت ہے اور افق نظر ہے اور
تمھاری مسلسل قوت استدلال ہے، تمھارے دماغ کے وسط میں تمھاری رگوں کا مرکز ہے، جس طرح کائنات کے نباتات ہوتے ہیں، تیرے
چہرے کی گنبد نما گولائی کے ساتھ بالائی حصہ آسمان کی طرح ہے، جس میں تیرے بال جما دئے گئے ہیں جو بالکل خالص ریشم کی مانند ہیں، اور
جس میں خط فلک کے مشابہ مسطح جبیں ہے جس میں ستاروں جیسی تیری آنکھوں کی پتلیاں ہیں، تیرا منھ بناوٹ میں آسمانی برجوں کے خطوط کے
اتار چڑھاؤ کی طرح ہے، اس میں تیرے چہرے کے روئیں اس کے بال کی طرح ہیں جو نمناک مرکز سکون میں متعلق بخارات کی بار آور ہوا کی تخم
ریزی کی مانند ہیں اور گردن کے ذریعہ تمھارے سر کا تمھاری ہیئت وجود سے تعلق عالم کا اضطرائی ڈوریوں اور شعاعی کرنوں اور کو کبی دھاگوں کے
ذریعہ زمین کے ساتھ تعلق جیسا ہے تمھارے درمیانی سینہ کی ہمواری کے ساتھ تمھارے سر کی گولائی دونوں جہان کے اس انداز سے لپیٹ کی طرح
ہے کہ اس کی ہمواری میں کوئی فرق نہیں پڑتا، یہ تیری لچک کہ تیرا ہاتھ پیر نے اور ہر عضو ایک دوسرے سے مل جاتا ہے، اس بالائی و سفلی مشاہد
چیزوں کے باہم دگر محسوس ملاپ کی طرح ہے کہ ایک دوسرے میں داخل نہیں ہوتے۔

اے انسان! اگر تجھے قدرتِ خداوندی اور وحدتِ خداوندی کو سمجھنا تھا تو تو اپنے وجود پر غور و فکر کرتا، تجھے اپنے منتشر سوالوں کا جواب مل جاتا۔

کیا آپ کا بُرج سرطان ہے؟

اگر ایسا ہے تو اپنی فطرت اور مقسومی حالات کو ذیل سے پڑھئے اور اپنے آپ کو سمجھئے

سرطان افراد پر قمر حکومت کرتا ہے۔ جو نہایت حساس، وجدانی طریقہ سے دوسرے لوگوں کے دلوں میں اپنی جگہ بنالیتے ہیں۔ یہ دوسروں کی مدد کرنے والے ہمدرد ہوتے ہیں۔ قمری اثرات ان کے جذبات پر اثر انداز ہوتا ہے۔ روحانی عنصر انہیں بے انتہا ہوتا ہے۔ اگر ان کے دل میں جنّت کی خواہش پیدا ہوجائے تو وہ ضرور اس کے حصول کی دھن میں لگ جائیں گے۔ جس طرح قمر گھٹتا بڑھتا ہے اسی طرح سرطانی لڑکی اپنے کپڑوں کے ڈیزائن اور رنگ تبدیل کرتی رہتی ہے۔ اسی وجہ سے ان کا موڈ یکساں نہیں رہتا۔

بُرج سرطان ماں سے منسوب ہے۔ عظیم دھرتی ماتا جس کا کام اور خوشی اسی میں ہے کہ اپنے بچّوں کی پرورش کرتی رہے۔ یہ گھر اور خاندان کا برج ہے۔ سرطانی افراد کو گھر سے محبت اور اس میں بسنے والے افراد کو تحفظ فراہم کرنے کا رجحان بدرجۂ اتم موجود رہتا ہے۔

سرطانی لڑکی

سرطانی لڑکی جہاں بھی رہے گی۔ ہر چیز کو اپنی مرضی کے مطابق ڈھال لیتی ہے۔ اگر گھر میں رہے تو سارا وقت اس گھر کی خوبصورتی کو بڑھانے میں گزارے گی یہ چاہے کسی محل یا جھونپڑی میں رہے —— لیکن اپنے ماحول کو خوبصورت بنانے کے لئے پھول ضرور لگائے گی۔

سرطانی لڑکی کی عادت یہ ہے کہ جہاں بھی رہتی ہے اپنے ماحول کو پرسکون اور دلکش بناتی ہے۔ یہ زیادہ زرد رنگ کے پھول پسند کرتی ہے یہ رنگ اس کے روحانی جذبات میں جادو کا کام کرتے ہیں اور اس ماحول میں اپنے آپ کو محفوظ سمجھتی ہے۔ یہ گھومنے پھرنے کی دلدادہ ہوتی ہے۔

سرطانی لڑکی اپنا کیریئر خود بناتی ہے۔ اگر کسی کمپنی میں مَردوں کے ساتھ کام کر رہی ہو تو یہ اُن سے زیادہ محنت کرتی ہے۔ اور اپنی تخلیقی صلاحیتوں کی وجہ سے سب کو پیچھے چھوڑ دیتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ دوسروں کی مدد اور اُن کے کام میں ہاتھ بھی بٹاتی ہے۔

سرطانی لڑکی اپنی خواہش اور موڈ کے مطابق دوسروں سے شکایت کرتی ہے۔ اپنے غصّے پر قابو پانا جانتی ہے۔ وہ کسی بھی کام یا فیصلہ کرنے میں دیر نہیں کرتی۔ چاہے اس سے اس کو نقصان ہی کیوں نہ ہو۔

سرطانی لڑکی دوسروں سے میٹھی زبان استعمال کرکے اپنا راستہ بنالیتی ہے۔ اگر کام نہ نکل رہا ہو تو یہ رو دینے والا حربہ استعمال کرتی ہے۔ یا اتنی زور سے روتی ہے کہ ہچکی بندھ جاتی ہے۔ دوسرے اس کی یہ حالت دیکھتے ہوئے کام کر دیتے ہیں۔ اگر سرطانی لڑکی کی ان عادتوں کی تفصیل شروع کر دیں تو کئی صفحات درکار ہوں گے۔

سرطانی لڑکی کی شخصیت ناقابل تغیر پذیر ہوتی ہے۔ موڈی ہونے کی وجہ سے یہ جاننا مشکل ہوتا ہے کہ اسے کس طرح کنٹرول کیا جائے یا کونسا لفظ ہے جس سے اُن کے موڈ کو تبدیل کیا جائے۔ سرطانی لڑکی فوری غمگین ہوجانا یا کسی قسم کی نمایاں کارکردگی دکھا دینا دوسرے لوگوں کو حیرت زدہ کر دیتی ہے۔

یہ لڑکی جس کی علامت کیکڑا ہے۔ باہر کا حصّہ مضبوط اندر سے نرم و نازک اور گرفت طاقتور ہوتی ہے۔ اس خول کی وجہ سے کوئی بھی شخص اس کے قریب نہیں آتا ہے۔ یہ خود اپنی غلطی سے دوسرے شخص کی محبّت میں گرفتار ہوتی ہے۔ لیکن جلد ہی اس سے الگ بھی ہوجاتی ہے۔

وہ اپنے عمر سے بڑے اور چھوٹے بچّوں سے بے پناہ محبّت

کرتی ہے۔ اگر کوئی شخص اس کے یا اس کے گھر کے کسی فرد کے بارے میں غلط بات کہتا ہے تو یہ پنجے جھاڑ کر اس کے پیچھے پڑ جاتی ہے۔ اگرچہ آپ نے ایسا کام نہ کیا ہو۔ لیکن اگر آپ اس کی والدہ سے زور سے بات کر رہے ہیں تو چپکے سے آ کر اپنے ناخن آپ کے بازو میں پیوست کر دے گی کہ اس کی چبھن آپ عرصے تک محسوس کریں گے۔

اگرچہ گھر کے افراد اس کی خواہشات اور اس کی امیدوں کو ہمیشہ پوری کرتے رہیں گے۔ لیکن اس میں یہ احساس اجاگر رہتا ہے کہ کوئی اس کا احساس نہیں کرتا۔ بچپن سے اس کی طرف سے غفلت برت رہے ہیں۔ وہ آپ کے احسانات کو کبھی نہ مانے گی۔ جب تک اس کے کام کی ہمت افزائی نہ کی جائے کبھی خوشی محسوس نہ کرے گی۔

اپنے روزمرہ کاموں کو اپنے وقت پر کرنے کی عادی ہوتی ہے۔ وہ روزانہ والدین اور پڑوسیوں کے ساتھ مل کر دوسروں کے دل بہلاتی ہے۔ جن کا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے۔ اس کے ساتھ اپنے گھر کی ذمہ داری بھی سمجھتی ہے۔ اپنا کام وقت پر پورا کر لیتی ہے۔ اگر کسی کمپنی میں ملازم ہے تو اپنی تخلیقی صلاحیت سے کام کو مکمل کروا لیتی ہے۔

روپے کے معاملات میں سرطانی لڑکی ہمیشہ اپنے شوق کو مدنظر رکھ کر خرچ کرتی ہے۔ کسی بھی خوبصورت چیز کو خریدنے میں بے چین ہو جاتی ہے۔ جب تک خرید نہ لے چین نہیں لینے دیتی۔ جب بھی ان کا موڈ خراب ہوگا تو کبھی بھی اپنے گھر سے اور اپنے کمرے سے نہ نکلے گی۔۔۔ اور سمجھے گی کہ کوئی بھی ان سے محبت نہیں کرتا ہے۔۔ دوسروں کی باتوں کا زیادہ اثر لیتی ہیں۔ جس سے اکثر ذہنی انتشار میں مبتلا رہتی ہیں۔

سرطانی لڑکی سیر و تفریح کے معاملے میں سب سے آگے رہتی ہے۔ وہ ہمیشہ نئی جگہ اور ایسی جگہ کا انتخاب کرتی ہے جہاں کم لوگ موجود ہوں۔ تاکہ پرسکون وقت گزارا جا سکے۔

سرطانی آدمی

پہلی ملاقات میں سرطانی آدمی اپنے مطالعہ اور اپنی علمی ذہانت اور دنیا کے مختلف مسائل کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ دوسرے مرعوب ہو جاتے ہیں۔ یہ مہذب اور شائستہ اطوار کا مالک ہوتا ہے۔ دنیا کے طور طریقوں سے بخوبی واقف ہوتا ہے۔

سرطانی آدمی ہمیشہ دیکھ کر اپنا راستہ منتخب کرتا ہے۔ اپنے روپے کی نمائش بھی اس کی خاصیت میں شامل ہے وہ ہمیشہ زیادہ خرچ کرنے کے بجائے زیادہ کماتا ہے۔ اور جبکہ دوسروں کی مدد کر کے خوش ہوتا ہے۔ اگرچہ آپ اسے کئی سال سے جانتے ہوں گے۔ لیکن بہت بعد میں آپ اس کے دکھ بھرے احساسات جان سکیں گے۔

سرطانی آدمی میں ایک طرح کی مقناطیسی کشش ہوتی ہے۔ یہ ہر وقت سفر کرنے کے موڈ میں ہوتے ہیں۔ اپنی شخصیت کے نکھار اور نئے ماحول کو اپنانے میں خوشی محسوس کرتے ہیں چاہے کسی گاؤں میں ہی جا کر کیوں نہ رہیں۔ سرطانی آدمی کسی بھی خاموشی والی جگہ سے نظارہ کرنے کے خواہش مند ہوتے ہیں۔ جہاں سے انہیں سمندر کا شور اور ہوا اپنے مسحور کن ساز میں مگن کر دے۔

وہ جب بھی دور دراز علاقوں سے واپس آتے ہیں تو اپنے ساتھ علاقائی اور معلوماتی اطلاعات بھی لاتے ہیں جنہیں مختلف علاقوں کی تہذیب کے بارے میں معلومات درج ہوتی ہیں یہ دوسرے افراد کو ان معلومات سے آگاہ بھی کرتے ہیں۔ انہیں ہمیشہ قیمتی اشیاء کے جمع کرنے کا شوق ہوتا ہے۔ جس میں ٹکٹ، قدیم فرنیچر یا اشیاء، پرانے سکے، یا تصویر۔ وہ ہمیشہ اپنے کیریئر میں آگے بڑھنا چاہتا ہے۔ اور اپنے کام کا حساب بھی باقاعدہ رکھنا جانتے ہیں۔ وہ ہمیشہ دیر تک محنت کرتے ہیں وہ ملازم کی حیثیت سے ایک ہی جگہ کام میں مگن رہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ انہیں روزانہ ایک ہی قسم کے کام میں مگن رکھا جائے اگرچہ انہیں اس کام سے دلچسپی ہو یا نہ ہو۔

سرطانی آدمی جب بھی سفر یا سیر و تفریح میں ہوگا۔ ہمیشہ نئی کہانیاں یا نئے واقعات سے دوسروں کو متاثر کرے گا۔

سرطانی آدمی پر پوری کمپنی کا دار و مدار ہوتا ہے۔ اگر اس کا محبوب کسی دوسرے آدمی کے ساتھ بھاگ جائے تو یہ اپنا پورا بزنس اس لڑکی کے حوالے کرنے پر تیار ہو جائے گا۔ چاہے اس کی خواہش نہ ہو۔

سرطانی آدمی گھر بنانے اور گھر کی حفاظت کرنا جانتا ہے۔ اگر آپ کو وہ اپنے گھر آنے کی دعوت دیتا ہے تو آپ اس کی گھریلو آرائش سے ضرور متاثر ہوں گے۔ ان کے اپنے کچھ مخصوص شوق ہوتے ہیں۔ سفر اپنے بچوں کے لئے تفریح مہیا کرنا یا ایسا کام کرنا جس سے روپیہ کمایا جا سکے۔

سرطانی آدمی حساسیت کا شکار رہتا ہے۔ وہ ایک محبت

(باقی صفحہ ۹۹ پر)

نفسیات

منفی سوچ رکھنے والے بدل سکتے ہیں

اگر آپ منفی اندازِ فکر کے مالک ہیں تو مثبت سوچ کے مالک بن سکتے ہیں۔ مگر اس کے لئے آپ کو مندرجہ ذیل باتوں پر عمل پیرا ہونا پڑے گا۔

یہ مقصد حاصل کرنے کیلئے صرف ان باتوں کا مطالعہ کافی نہیں بلکہ جو امور آپ پر لاگو ہوتے ہیں۔ ان کو بار بار پڑھیں۔ مسلسل یہ عمل دوہراتے رہیں۔ مگر ایک بات دھیان میں رہے ان سب باتوں سے آپ اُس وقت فائدہ اٹھا سکتے ہیں جب آپ ذہنی طور پر انہیں ماننے اور عمل کرنے پر آمادہ ہوں۔ ان باتوں پر مکمل یقین کریں تو اس صورت میں آپ کو قابلِ عمل سمجھیں گے۔ اور آپ میں مرحلہ وار مثبت تبدیلیاں آتی جائینگی۔ جس کے ساتھ ساتھ آپ کے اندر کی دنیا بھی بدل جائے گی۔

یاد رکھیے اگر آپ کے سوچنے کا انداز بدل جائے تو پھر ہر چیز بدل جائے گی۔

آپ اندیشوں سے نجات پائیں

کامیاب زندگی گزارنے کیلئے ضروری ہے کہ آپ خوداعتمادی کی دولت سے مالا مال ہوں۔ عدم خوداعتمادی کی صورت میں انسان اندیشوں میں گھرا رہتا ہے۔ اندیشوں سے نجات کے لئے ضروری ہے کہ آپ اپنی صلاحیتوں پر اعتماد کریں اور کسی غلط خیال اور فکر کو آڑے نہ آنے دیں۔ عموماً لوگ مندرجہ ذیل اندیشوں میں گھرے رہتے ہیں۔

ا۔ میری عمر بیت چکی ہے

جب کوئی خیال ذہن میں آئے تو لوگ اسی لئے رد کر دیتے ہیں کہ وہ اپنی خاصی عمر گزار چکے ہیں اور اب اُن کے حالات بدلنا ممکن نہیں ہے۔ مشہور مقولہ ہے کہ "بوڑھے طوطے پڑھ نہیں سکتے"۔ لیکن گزرتے وقت نے یہ خیال یکسر رَد کر دیا ہے۔ آپ کی عمر چاہے کتنی ہی ہو۔ لیکن اس کے باوجود آپ نئی تبدیلیوں کے مطابق خود کو ڈھال سکتے ہیں۔ اور اُن سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

آپ اس وقت تک بوڑھے اور ناکارہ نہیں ہوں گے جب تک کہ آپ میں آگے بڑھنے اور عمل کرنے کا جذبہ موجود ہے اور جب آپ خود ہتھیار ڈال دیں گے تو پھر کوئی قوت آپ کو تبدیل نہیں کر سکے گی۔

ایسی بہت سی مثالیں ملتی ہیں جن سے اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ کم عمر کے اعتبار سے بوڑھے قرار پانے والے لوگوں نے کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں یا ایک طویل عمر گزارنے کے بعد اُن کی صلاحیتیں سامنے آئی ہیں۔

ب۔ میں معذور ہوں

جسمانی طور پر معذوری بہت سے لوگوں کے آڑے آتی ہے لیکن میرے نزدیک سب سے بڑا معذور منفی سوچ رکھنے والا ہے۔ (اور آپ منفی سوچ تبدیل کرنے والوں میں شامل ہو گئے ہیں)

جسمانی طور پر معذوری تکلیف دہ بات ہے۔ لیکن کسی بھی معذوری کی بنا پر ناامید ہونا یا زندگی کی نعمتوں سے منہ موڑنا دانش مندی نہیں ہے۔ ایسے لوگوں کو حوصلہ بلند رکھنا چاہیئے۔ کیوں کہ خود ہمارے معاشرے میں ایسی بہت سی مثالیں ملتی ہیں کہ معذور افراد نے صحیح سالم افراد کے مقابلے میں قابلِ رشک کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ گزشتہ سالوں پہلے نیلام گھر میں کار حاصل کرنے والے نابینا افراد یا مقامی بینک میں ملازم نوجوان شاعر ساجد علی ساجد کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں۔ جنہیں دونوں

ہاتھوں سے معذور ساجد نہ صرف اچھا پیراک اور فٹ بال کا کھلاڑی ہے۔ بلکہ وہ اپنی ایسوسی ایشن کا سرگرم عہدیدار بھی ہے۔ حالات سے سمجھوتہ کرنا بہت بڑی خوبی ہے۔ ایک نابینا شخص کا کہنا ہے کہ "جب میری بصارت زائل ہوئی تو میں غم واندوہ میں ڈوب گیا تھا۔ لیکن جلد ہی مجھے احساس ہوا کہ میں اس حالت میں پہلے سے زیادہ خوش اور مطمئن ہوں کہ پہلے میں اردگرد کی بہت سی چیزیں دیکھ کر بے سکونی کا شکار ہو جاتا تھا۔ پہلے میں خود سے بہتر چہرے اور وجیہہ افراد کو دیکھ کر خود کو اُن سے کمتر محسوس کرتا تھا۔ لیکن اب میں سوچتا ہوں کہ بہترین خیالات اور تصورات اس وقت ذہن میں آتے ہیں جب آنکھیں بند ہوں۔ جب ہی تو عبادت کرتے ہوئے ہم اپنی آنکھیں موند لیتے ہیں۔" یہ خیالات اس نابینا شخص کے ہیں۔ جس نے بصارت زائل ہونے کے بعد پینٹنگ سیکھی ہے۔

یہ ساری مثالیں اس بات کی تصدیق کرتی ہیں کہ کوئی شخص اس وقت تک معذور نہیں ہوتا جب تک ذہنی طور پر وہ خود کو معذور نہ سمجھ لے۔

ج۔ میرے پاس وقت، سرمایہ اور انرجی نہیں

کیا آپ یہی سوچتے ہیں اور آپ کو یقین ہے کہ آپ کے پاس ان چیزوں کی کمی ہے یا آپ اُن سے محروم ہیں۔ یہ احساس محرومی ہی آپ کی کامیابی کی راہ میں حائل ہے۔ آپ کو اس سے بچنا چاہیئے۔ اور موجود وسائل کو بروئے کار لاکر زیادہ سے زیادہ مسائل حل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

د۔ میں معاشرتی طور پر پسماندہ اور بدحال طبقے کا فرد ہوں

آپ کا یہ سوچنا اس اعتبار سے غلط ہے کہ ترقی اور کامیابی کے حصول کے لئے فرد کا ماضی بھی اہمیت نہیں رکھتا ہے۔ پھر یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ ہر منفی پہلو کا ایک مثبت پہلو بھی ہے۔ اور آپ مناسب طریقہ کار اختیار کر کے اپنے فائدے کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔

ایک غریب اور پسماندہ ماحول سے تعلق رکھنے والا شخص بہتر اور پُر آسائش ماحول میں آکر احساس کمتری کا شکار ہو جاتا ہے۔ لیکن وہ اپنی صلاحیتیں بروئے کار لاکر نہ صرف اپنے احساس کمتری سے نجات پا سکتا ہے بلکہ نئے ماحول میں اپنی جگہ بنا سکتا ہے۔ اور یہ سب اسی وقت ممکن ہے — جب وہ اپنے اندازِ فکر کو بدلے اور مثبت انداز سے سوچنے لگے۔

اردگرد بکھرے ماحول میں ایسی بہت سی مثالیں مل جاتی ہیں۔ مثلاً کامیاب زندگی گزارنے والی ایک خاتون "ت" کا کہنا ہے۔

"میں ایک بکھرے ہوئے گھر سے تعلق رکھتی ہوں۔ میرے والدین میں کبھی نہ بنی اور وہ آئے دن کے جھگڑوں سے تنگ آکر علیحدہ ہو گئے۔ طلاق کے بعد میں اُن کی محبت سے محروم زندگی گزارنے پر مجبور تھی۔ حالات کے اعتبار سے مجھے ایک ناکام اور بے کار زندگی گزارنی چاہیئے تھی۔ مگر میں اس طرح زندہ رہنا نہیں چاہتی تھی۔ لہٰذا میں نے ہمت نہیں ہاری۔"

ایک ایسی ہی مثال ایک جاپانی بچے کی ہے۔ جسے اُسکی ماں نے جنم دینے کے بعد اُسے اس کے باپ کے پاس چھوڑ دیا تھا۔ تاکہ اُس کی بے وفائی کا انتقام لے سکے۔ اور اُس کی ازدواجی زندگی تباہ ہو جائے۔ اس بچے نے انتہائی تکلیف دہ بیزار کن اور دُکھی ماحول میں پرورش پائی۔ مگر یہ جان کر آپ کو حیرت ہوگی کہ یہ بچہ آگے چل کر جاپان کا وزیر بنا — اور بیسویں صدی کے جاپانی شاعروں میں سرفہرست ہے۔ کاگاوانامی یہ شاعر اب بھی بے شمار لوگوں کے لئے قابلِ تقلید ہے۔

ذ۔ میں صحیح لوگوں کی شناخت سے محروم ہوں

اس خیال کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ آپ لوگوں سے کنارہ کشی کرلیں بلکہ شناخت کی صلاحیت پیدا کرنے کے لئے لوگوں سے ملنا جلنا ضروری ہے۔ اپنا حلقۂ احباب وسیع کیجئے۔ کیوں کہ دنیا میں ایسے کامیاب لوگوں کی کمی نہیں ہے جو اہل لوگوں کی مدد کرکے خوش ہوتے ہیں۔ یا اپنے تجربات سے انہیں فائدہ پہنچاتے ہیں۔

اس سلسلے میں رابطہ قائم کرنے کی کوشش آپ کا کام ہے آپ ہچکچائے بغیر ٹیلی فون، خط یا ٹیلی گرام کے ذریعے رابطہ استوار کر سکتے ہیں۔ اور عظیم لوگ ہمیشہ نئے دوست بناتے ہیں — باصلاحیت لوگوں کی حوصلہ افزائی کرنے کے خواہاں رہتے ہیں۔ پھر تعمیری اور مثبت تصورات ان لوگوں کی توجہ آسانی سے اپنی طرف مبذول کرا لیتے ہیں۔

آپ کے اندر کی ہچکچاہٹ آپ کی کامیابی کی دشمن ہے۔ اپنے اندر سے ہچکچاہٹ ختم کرلیں۔ اور بے جھجک ہو کر عمل

کریں۔ کامیاب اور عظیم لوگوں سے دوستی محض دیوانے کا خواب نہیں۔ یہ بھی آپ ہی کی طرح انسان ہوتے ہیں اور قدرت انہیں انسان دوست بناتی ہے۔ ان کی یہ انسان دوستی آپکی زندگی کا رُخ بدل سکتی ہے۔

ر۔ میرا رنگ روپ دوسروں سے کمتر ہے

رنگ، روپ، نسل اور خاندان کی بنا پر احساس کمتری صلاحیتوں کا دشمن ہے۔ کیا آپ صرف اس بنا پر اقدامات کرتے ہوئے کتراتے ہیں۔ کیا آپ سوچتے ہیں کہ صرف اسی وجہ سے آپ اپنا جائز مقام حاصل نہیں کر سکتے ہیں۔؟

یہ بات یاد رکھیئے کہ مثبت اندازِ فکر ہی آپ کا سب سے بڑا سرمایہ ہے۔ اور اسی اندازِ فکر کی وجہ سے آپ ہر وہ کام کر سکتے ہیں جو آپ کے نزدیک خواہش کا درجہ رکھتا ہے۔ رنگ و نسل کی کمتری کو درست تسلیم کر لیا جائے جب بھی اسے ناکامیوں کا سبب قرار دینا درست نہیں ہے۔ دنیا میں کامیاب ترین لوگوں کی زندگی اس بات کی گواہ ہے کہ مثبت اندازِ فکر نے ہی پسماندہ ترین لوگوں کو کامیابیاں عطا کی ہیں۔

ز۔ میں تعلیمی اعتبار سے کمتر ہوں

کچھ لوگوں کے نزدیک یہ خیال ہی روح فرسا ہے کہ وہ تعلیمی اعتبار سے کمتر ہیں۔ اس لئے وہ سمجھتے ہیں کہ ان کا مقیاس ذہانت (I.Q)، دوسروں سے کم ہے۔ ایسے لوگ بھی غلطی پر ہیں۔ کیوں کہ ذہانت اور طاقت کی بنا پر ایک بار تو انعام حاصل کیا جا سکتا ہے۔ لیکن وہی لوگ بار بار اپنا ریکارڈ دوہراتے ہیں جو اس مقصد کے لئے مسلسل کوشش کرتے ہیں جو اس بات پر ٹھوس یقین رکھتے ہیں۔

پھر یہ بات بھی دھیان میں رکھیں، تعلیم صرف وہ نہیں ہے جس کے نتیجے میں ڈگریاں ملتی ہیں۔ بلکہ تعلیم تو صلاحیتوں کی نشوونما کا نام ہے۔

اگر آپ معاشرے کا جائزہ لیں تو درسگاہوں میں ایسے بہت سے طلبہ مل جائیں گے جو تعلیمی اعتبار سے "سی گریڈ" قرار پاتے ہیں۔ لیکن غیر نصابی سرگرمیوں میں دیکھا جائے تو یہ لوگ نمایاں ترین نظر آتے ہیں۔ کیا ہم انہیں مجموعی طور پر "سی گریڈ" قرار دے سکتے ہیں۔؟

اس مثال کو سامنے رکھ کر آپ اپنا تجزیہ کریں۔ کیا صرف کم تعلیم یافتہ ہونے کا خیال ہی آپ کی شخصیت پر اثر انداز ہونا چاہیئے۔ آپ اپنی صلاحیتوں کا کھوج کیوں نہ لگائیں۔ جو آپ میں موجود ہیں۔ اور آپ کی زندگی کو کامیابیوں سے ہمکنار کر سکتی ہیں۔

چھوٹی چھوٹی مثبت باتوں پر دھیان دیں

یاد رکھیئے ایک چھوٹی مثبت سوچ بہت سی منفی سوچوں پر حاوی ہوتی ہے۔ شرط یہ ہے کہ آپ اپنی اس مثبت سوچ کو برقرار رکھیں۔ اور کچھ کر گزرنے کی امنگ زندہ رکھیں۔

جنگ کے زمانے میں مکمل بلیک آؤٹ ہوتا ہے ایسے میں حملہ آور طیارے ہلکی سی روشنی کے متلاشی ہوتے ہیں اور ایسے میں چھوٹی سی روشنی بھی کامیابی کے حصول میں اُن کی مدد کرتی ہے۔ اسی طرح ذہن میں اُبھرنے والی معمولی سی مثبت سوچ بھی زندگی کا دھارا بدل سکتی ہے۔

مثبت سوچ رکھ کر محنت کیجئے۔ جلد ہی آپ ذہنی طور پر اپنے اندر انقلابی تبدیلی محسوس کریں گے۔ اور یہ تبدیلی اس چھوٹی سی مثبت سوچ کے باعث آئے گی۔ جسے آپ نے قابلِ توجہ سمجھا ہو۔

ایک پاگل عورت کا قصّہ ہے جو خدا پر یقین نہیں رکھتی تھی۔ اس کا کہنا تھا کہ "خدا کہیں بھی نہیں ہے۔ اگر وہ ہے بھی تو مجھے چھوڑ چکا ہے اور میں رات دن جہنم میں جل رہی ہوں۔"

یہ عورت ناامیدی اور مایوسی کے اندھیروں میں بُری طرح گھری ہوئی تھی۔ مگر ایک دن اس کی حالت میں نمایاں تبدیلی محسوس کی گئی۔

یہ ایک نوجوان ڈاکٹر کا کارنامہ ہے جس نے اس پاگل عورت پر خصوصی توجہ دی۔ وہ جواب کی پرواکئے بغیر اس سے کچھ نہ کچھ گپ شپ ضرور کرتا تھا۔ ابتدا میں اس عورت نے کوئی توجہ نہ دی۔

ڈاکٹر اپنے معمول کے مطابق اُس سے ملتا رہا۔ پھر ایک دن اس عورت نے سَر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔ ڈاکٹر نے اس کی آنکھوں میں زندگی کی رمق محسوس کر لی تھی۔ وہ چند لمحے انتظار کے بعد واپسی کے لئے مڑا تو اس عورت نے ہاتھ بڑھا کر اُسے روکا اور کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے۔؟"

"ڈاکٹر ہیون" اس نے کہا۔
وہ عورت پھر سر جھکا کر بیٹھ گئی۔
مگر ڈاکٹر کا نام اس کے ذہن میں سوچ کے دروا کر گیا۔
آنے والی صبح اس کی زندگی کے لئے نئی نوید لائی تھی اس نے اپنی مذہبی کتاب نکالی۔ اور صبح کی ابتدا اُسی سے کی ـــــ پڑھتے پڑھتے وہ ایک فقرے پر رُک گئی "اُس دن خدا نے دنیا بنائی۔ آؤ یہاں لطف اندوز ہوں۔ اور اس میں خوش رہیں"
وہ اس عبارت کو دہراتی رہی۔
"میں بھی دنیا سے لطف اندوز ہوں گی۔ اور خوش رہونگی"
شام ہونے سے پہلے وہ فیصلہ کر چکی تھی۔
جلد ہی وہ ذہنی اور جسمانی طور پر بہتر ہوتی چلی گئی اور کچھ عرصے بعد وہ مکمل طور پر صحت یاب ہو کر کامیاب زندگی بسر کرنے لگی۔

ہر صبح پُرامّید ہو کر گھر سے نکلیں

جب بھی گھر سے نکلنے کے لئے لباس تبدیل کریں۔ تو اس کے ساتھ ہی خود کو بھی ذہنی طور پر آراستہ کریں۔ آپ اس وقت تک فعال نہیں ہوں گے۔ جب تک آپ ذہنی طور پر اس کے لئے آمادہ نہ ہوں۔

مثبت سوچ اور تعمیری جذبہ، منفی قوّتوں کے خلاف ڈھال ہوتا ہے۔ عمل سے پہلے ارادہ ضروری ہے۔ مثبت ارادہ ذہن اور روح کو توانائی فراہم کرتا ہے۔ اس سلسلے میں مشہور اقوال دعائیہ کلمات کی تکرار معاون ثابت ہوتی ہے آپ اس قسم کے فقروں کا انتخاب کر سکتے ہیں۔

"خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ وہ ہر بات کو ممکن بنا سکتا ہے"
"انسانی دسترس اور صلاحیت محدود ہے۔ لیکن خدا کی حاکمیت لامحدود ہے۔ وہی بگڑے کام بناتا ہے"
"اے خدا! مجھے توفیق دے کہ میں ان کاموں میں جلدی نہ کروں۔ جس میں تو دیر چاہتا ہے۔ اور ان کاموں میں دیر نہ کروں۔ جن میں تو جلدی چاہتا ہے"

آپ مثبت فکر کے کلمات اور مذہبی دعاؤں میں اپنے گھر والوں کو بھی شریک کر سکتے ہیں۔ صبح کی عبادت کے ساتھ یہ معمول اور روزمرّہ معمولات کے دوران کسی دعا کا ورد آپ کو ذہنی اور روحانی طور پر طاقت ور بنائے گا۔ اور آپ حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے پوری صلاحیت کے ساتھ سرگرم رہیں گے۔

اپنے ذہن کو مستقل طور پر مثبت خیالات فراہم کریں

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا ذہن کار آمد اور مفید باتیں سوچے۔ تو اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ اپنے ذہن کو ایسی باتیں فراہم کریں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ذہن کو یہ باتیں کس طرح اور کیسے فراہم کی جائیں۔ یہ کوئی مسئلہ نہیں، پہلے آپ سوچیں کہ ٹی وی کا کونسا پروگرام کس قسم کی کتابیں یا گفتگو آپ کو متاثر کرتی ہے اور کونسی باتیں آپ کو بد دل کرتی ہیں۔ کن چیزوں سے آپ میں محبّت، وفاداری، امّید اور خوشی جنم لیتی ہے۔ کن باتوں سے آپ میں نفرت، بے یقینی، خوف اور ایذا کے منفی جذبات ابھرتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ آپ اس بات کا فیصلہ آسانی سے کر سکتے ہیں کہ آپ کو کن چیزوں کا انتخاب کرنا چاہیئے۔ اس کے ساتھ ضروری ہے کہ آپ ایسے لوگوں کی باتوں پر کان نہ دھریں۔ جو منفی خیالات رکھتے ہوں یا جو آپ سے مل کر اس بات کی نشاندہی پر مصر رہتے ہیں کہ آپ کس حد تک غلط ہیں یا آپ کا منصوبہ کس حد تک ناکامی کے امکانات رکھتا ہے۔ جس قدر بھی ممکن ہو خود کو مثبت خیالات سے آراستہ کیجئے۔ اس مقصد کے لئے کتابیں آپ کی بہترین مددگار ثابت ہوں گی۔ جو لائبریریوں میں بھی مل جاتی ہیں۔

ہفتے میں ایک دن ذہن و روح کی پاکیزگی کا اہتمام کیجئے

مثبت خیالات کے لئے ذہن و روح کی پاکیزگی ضروری ہے۔ روزمرّہ کے معمولات میں بہت سی باتیں ہمارے ذہن و روح کو متاثر کرتی ہیں۔ کامیاب زندگی گزارنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ مکمل طور پر ہشاش بشاش ہوں اور اس کے لئے ضروری ہے کہ ہفتے میں ایک دن آپ نہ صرف مکمل طور پر آرام کریں۔ بلکہ روح کی جلا کا اہتمام بھی ہو۔ روزمرّہ کی عبادت اس سلسلے میں معاون ثابت ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر آپ ہفتے میں ایک دن کسی ایسی محفل میں شریک ہوں۔ جہاں آپ کو نہ صرف پاکیزہ ماحول بلکہ تعمیری باتیں سُننے کو ملیں تو آپ اپنے اندر حیرت انگیز تبدیلی محسوس کریں گے۔

اگر آپ نے اُسے اپنے پروگرام کا جزو بنا لیا تو آپ دور رس تبدیلیاں اور نتائج حاصل کریں گے۔

مثبت خود کلامی کی عادت اپنائیے

"میں خدا کی دی ہوئی ہر صلاحیت کو بروئے کار لاکر ہر کام کر سکتی ہوں" آپ اس قسم کے جملے زیر لب دوہرا سکتی ہیں۔

عموماً یہ دیکھا گیا ہے کہ لوگ دُکھ، ناکامی اور افسردگی کی شدت میں منفی جذبات کا اظہار کرتے ہیں —— جن سے اُن کی دل برداشتگی ظاہر ہوتی ہے۔ عام حالات میں اگر آپ بار بار دوہرائیں کہ "میں بہت تھکا ہوا ہوں، ناکامی میرا مقدر ہے، یا میں مصیبت میں گرفتار ہوں۔ تو یہ جانتے ہوئے بھی کہ آپ ان میں سے کسی بھی بات سے دوچار نہیں ہیں۔ خود کو ایسا ہی محسوس کرنے لگیں گے۔

مثبت خیالات کا اظہار بھی اتنی ہی قوّت اور اثر انگیزی رکھتا ہے۔ اگر آپ خوشگوار زندگی گزارنا چاہتے ہیں۔ تو ہر صبح خود کو یقین دلائیے کہ آپ ایک خوشگوار اور کامیاب زندگی گزارنے جا رہے ہیں۔ اس طرح آپ خود کو خوف کی اس لاشعوری گرفت سے آزاد کر سکتے ہیں۔ جس نے آپ کو لاتعداد مسائل سے دوچار کر رکھا ہے۔ آپ خوش ہیں۔ لیکن اس کا اندازہ کرنے کے لئے آپ کو بذاتِ خود اس چیز کا یقین دلانا پڑے گا۔

خود کلامی کی اس عادت کا مقصد یہ ہے کہ آپ اپنی باتوں سے خود کو خوشی، اُمید، محبّت اور شادمانی کے لئے تیار کریں۔ اس موقع پر اس شخص کی مثال بہت مناسب ہے جو اپنی انیس سالہ ملازمت اس بنا پر چھوڑنا چاہتا تھا کہ وہ اس سے بیزاری کی حد تک نفرت کرتا تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ "مجھے یہ کام بالکل پسند نہیں۔ سال بھر بعد میں پنشن کا حق دار ہو جاؤں گا لیکن سمجھ میں نہیں آتا کہ میں یہ مدّت کس طرح گزاروں؟"

اس شخص کے پاس اپنے پیشے سے نفرت کی کوئی ٹھوس وجہ موجود نہ تھی۔ لیکن پیشے سے بیزاری کا بے جا احساس رفتہ رفتہ اس کے ذہن و دل پر حاوی ہو گیا تھا۔ کہ ہر صبح وہ اُٹھتے ہوئے انتہائی کوفت اور اذیت محسوس کرتا تھا۔ دوسرے الفاظ میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس کے منفی خیالات نے اسے پوری شدّت سے گھیر لیا تھا۔ اور یہ سب غیر محسوس طریقے سے اس کی ذات کا حصّہ بن گیا تھا۔ اگر آپ اس طرح رفتہ رفتہ خود کو مثبت خیالات و نظریات سے ہم آہنگ کر لیں۔ تو آپ کی شخصیت میں واضح طور پر مثبت تبدیلیاں وقوع پذیر ہوں گی۔ کیوں کہ اپنی ملازمت سے دل برداشتہ متذکرہ بالا شخص کی زندگی صرف ایک جملے کی تکرار نے بدل دی تھی "مجھے اپنی ملازمت پسند ہے۔"

مسز الف کا کہنا تھا "مجھے خدا پر یقین نہیں ہے، نہ ہی مجھے اپنے شوہر سے محبّت ہے۔ مجھے کسی سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ میں خودکشی کرنا چاہتی ہوں۔"

یہ خاتون پوری شدّتوں کے ساتھ ان باتوں کا اعادہ کرتی تھیں۔ کیا یہ خاتون اپنے اظہار میں سچ تھیں۔؟ بظاہر اس کا جواب اثبات میں نظر آتا ہے۔ لیکن صورت حال یہ نہ تھی بلکہ اس نے خود کو ان باتوں کا یقین دلا رکھا تھا۔ اب ضرورت اس بات کی تھی کہ اس یقین کو توڑا جائے۔ لہٰذا اس سے کہا گیا کہ اس کے نزدیک یہ جھوٹ سہی مگر وہ بار بار کہے کہ "مجھے خدا پر یقین ہے۔ مجھے اپنے شوہر سے محبّت ہے۔ مجھے اپنی زندگی سے محبّت ہے۔"

پہلے تو وہ اس امر پر آمادہ نہیں ہوئی۔ لیکن بعد میں اُس نے ان باتوں کو دہرانے پر آمادگی ظاہر کر دی اور جب اس نے اس پر عمل کیا تو صورت حال یکسر بدل گئی۔ ان کلمات کی ادائیگی نے نہ صرف اس کی شخصیت بلکہ اس کی زندگی کا رنگ ہی بدل دیا تھا۔ اب اسے نہ صرف خدا کا اعتراف تھا بلکہ وہ زندگی اور شوہر سے محبّت کی معترف تھی۔

یہ مثالیں اس معاشرے کی ہیں۔ چند جملے آپ کی زندگی بھی بدل سکتے ہیں۔ ممکن ہے ابتدا میں آپ اپنے آپ کو احمق، دروغ گو اور بے یقین محسوس کریں۔ لیکن اس عمل کو جاری رکھیں۔ اس عمل میں سب سے کڑا مرحلہ یہی ہے لیکن جب آپ بار بار ان باتوں یا کسی ایک جملے کو دہرائیں گے۔ تو ہپناٹزم کی سی کیفیت سامنے آئے گی۔ اور آپ کے اندر پیدا ہونے والی اس کیفیت سے آپ کی مثبت سوچ فروغ پائے گی۔

عبادت کی قوّت بروئے کار لائیے

اگر سچے دل سے عبادت کی جائے تو حیرت انگیز نتائج سامنے آتے ہیں۔ ایسی عبادت نہ صرف منفی خیالات کو ختم کرتی ہے۔ بلکہ ربّ کائنات کی ذات پر یقین کو پختہ کر دیتی ہے۔ جب ہم اللہ کی قدرت کا یقین کرتے ہیں تو ہمیں یہ بھی یقین ہوتا ہے کہ ہماری مشکل آسان کرے گا۔ اور ہمارے کام آئے گا۔ یہ یقین فرد کی شخصیت کو مکمل طور پر مثبت اندازِ فکر کا حامل بناتا ہے۔
ہر عبادت میں دعا کو خصوصی اہمیت حاصل ہوتی ہے لیکن آپ

جب بھی دعا کریں، پورے اعتماد کے ساتھ اور اس کے بعد مطمئن ہو کر اللہ کی تعریف و توصیف کریں۔ کیوں کہ وہی ہر چیز پر قادر ہے اور وہ ہماری ہر بات سنتا اور رحم کرتا ہے۔ بے اعتمادی کی عبادت نہ صرف ذہنی پریشانی میں اضافہ کرتی ہے۔ بلکہ یہ وقت کو رائیگاں کرنے کے مترادف ہوتی ہے۔ اگر آپ خدا سے دعا کریں کہ وہ آپ کا منفی اندازِ فکر ختم کر کے مثبت سوچ اور ارادہ دے تو یقیناً خدا آپ کی سنے گا۔

آپ اپنی شخصیت کا جائزہ لیتے رہیں

بہتر نتائج کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ آپ اپنی شخصیت کا جائزہ لیتے رہیں۔ ابتدا جسمانی جانچ پڑتال یعنی چیک اپ سے کریں۔ کیوں کہ جسمانی تکلیف اور معمولی عارضے بھی ذہنی کیفیت کو متاثر کرتے ہیں۔

آپ نے ممکن ہے کسی بیماری یا جسمانی تکلیف کی اذیت کے شکار لوگوں کو منفی اور ناامیدی کی باتیں کرتے سنا ہو۔ اگر فرد کی جسمانی نشوونما صحیح نہ ہو تو وہ جذباتی عدم توازن کا شکار ہونے کے ساتھ ساتھ منفی سوچ رکھنے والوں میں شامل ہو جاتا ہے۔

آپ کی شخصیت کا یہ پہلو بھی قابلِ توجہ ہے۔ کیوں کہ جذباتی صحت ہی آپ کی ذہانت پر اثر انداز ہوتی ہے۔

جذباتی طور پر منتشر افراد نہ صرف اپنے بلکہ دوسروں کے لئے بھی مسئلہ ہوتے ہیں۔ اسی لئے ضروری ہے کہ آپ اپنی جذباتی کیفیات اور اتار چڑھاؤ کا بھی جائزہ لیتے رہیں۔

اس کے ساتھ ہی روحانی پہلو کی پڑتال یا دیکھ بھال بھی ضروری ہے۔ آپ کی شخصیت کے اس پہلو کی بنیاد آپ کے مذہبی عقائد و نظریات پر ہوتی ہے۔ اگر آپ اپنے عقیدے پر دل کی گہرائیوں سے یقین رکھتے ہیں تو آپ کی فکر اور عمل میں بھی اس کا اثر آنا چاہئے اور اسی اعتبار سے آپ منفی یا مثبت سوچ رکھتے ہوں گے۔

بحیثیت مسلمان اپنی عبادات، بنیادی عقائد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آخری کتاب کا جائزہ لیں تو آپ بڑی آسانی سے یہ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ یہ ساری باتیں اُس سب سے بڑی ہستی کے واحد، یکتا، قادرِ مطلق اور رحیم و رحمٰن ہونے کی نشان دہی کرتی ہیں۔

اگر آپ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی ان باتوں پر سچے دل سے یقین رکھیں۔ اور انہیں مانیں تو آپ کی روحانی زندگی قابلِ رشک ہوگی اور ایسی صورت میں ہم بلاشبہ مثبت اندازِ فکر کے مالک بھی ہوں گے۔

روحانی پہلو کی تقویت اور نشوونما کے لئے مثالی شخصیت یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تقلید ضروری ہے۔ ان سے محبت اور اس کا بار بار اظہار آپ کے معمولات میں شامل ہونا چاہئے۔

ناممکنات کی دُنیا سے باہر نکلئے

اردگرد بکھرے معاشرے میں آپ کو بے شمار باہمت اور باعزم لوگوں کی مثالیں مل سکتی ہیں جنہوں نے ناممکن باتوں کو ممکن بنا کر دکھایا۔

ایک ایسی ہی مثال یو ایس نیوی کے لیفٹیننٹ کارل کی ہے۔ ۱۹۵۳ء میں وہ شدید فالج کا شکار ہوا جس کے نتیجے میں وہ چھ سال تک بستر پر لیٹا ہوا مصنوعی پھیپھڑے کے ذریعہ سانس لینے پر مجبور رہا۔ اس صورت حال نے اُسے دل برداشتہ کر دیا تھا۔ کیوں کہ وہ بستر سے اُٹھ بھی نہیں سکتا تھا۔ ایک دن اُس نے دھاتی پھیپھڑے کے بغیر سانس لینے کا فیصلہ کیا۔ اس مرحلے پر اُس کے بچپن کے دنوں نے اس کی مدد کی۔ اُس نے بچپن میں کھیلتے ہوتے ایک کھیل کی طرح زبان کی مدد سے سانس لینے کی کوشش کی۔ ابتدا میں اُسے یہ سب بہت مشکل اور ناممکن سا لگا۔ لیکن اس طرح جلد ہی وہ سانس لینے میں کامیاب ہو گیا۔ اور اس نے بیداری کے عالم میں مصنوعی پھیپھڑے کا سہارا لینا چھوڑ دیا۔

۱۹۵۹ء میں اس نے زندگی کے معمولات میں حصہ لینا شروع کر دیا۔ اس سال اُس نے سان ڈیگو یونیورسٹی میں داخلہ لیا۔ جہاں اس کی بیوی روزانہ اُسے کلاس میں چھوڑنے جاتی تھی وہ لیکچر نوٹ نہیں کر سکتا تھا۔ لہٰذا اس نے لیکچر سن کر ذہن میں محفوظ رکھنے کی کوشش کی۔ اور اس میں کامیاب رہا۔ لیکن اس دوران انکشاف ہوا کہ وہ شوگر کا مریض ہو گیا ہے۔ شوگر کنٹرول ہوئی تو اسے السر ہو گیا جس کے بعد وہ ناسمجھ میں آنے والے بخار کا شکار رہا۔ لیکن اتنی بیماریوں کے باوجود اس نے ہمت نہیں ہاری۔ اور تحصیل علم کا سلسلہ جاری رکھا۔ حتیٰ کہ اس نے قانون میں ڈپلومہ حاصل کر لیا۔ اب وہ وکالت کر رہا ہے اس کے لئے کچھ لکھنا، پیدل چلنا یا مسلسل بولنا آسان نہیں ہے۔ کیوں کہ وہ متحرک اور فعال رہنے کو ترجیح دیتا ہے۔ اس کا کہنا

ہے اگر میں کسی وجہ سے بے ہوش ہو جاؤں یا کبھی سو جاؤں تو سانس بند ہونے کے بعد زندہ نہ بچ سکوں گا۔ لیکن میں اس چیز کے متعلق ممکنہ حد تک کم سے کم سوچتا ہوں۔ اسی لئے میں مستقبل کے منصوبے بناتا ہوں اور ایک پُر امید زندگی بسر کر رہا ہوں۔“

معاشرتی طور پر کامیاب زندگی گزارنے کے لئے ضروری ہے کہ فرد ایک پرکشش، پُر اعتماد اور متاثر کن شخصیت کا مالک ہو۔ اگر آپ کامیاب معاشرتی زندگی گزارنے کے خواہاں ہیں تو تصور کریں۔ جب آپ اپنی ذات میں ان خوبیوں کا تصور اُجاگر کرنے میں کامیاب ہوں گے۔ تو اس وقت یقیناً آپ کی ذات کا جزو بننا شروع ہو جائیں گے۔

یہ حیرت انگیز بات ہے کہ آپ کے تصورات آپ کی شخصیت کی تعمیر میں پوری طرح ممد و معاون ثابت ہوتے ہیں۔ اُن کی مدد سے آپ اپنی شخصیت کو از سر نو تعمیر بھی کر سکتے ہیں۔ اور اس سے بھی حیرت انگیز بات یہ ہے کہ آپ کے تصورات دوسروں پر بھی اثر انداز ہو سکتے ہیں۔

کیلی فورنیا کے مفکر ریفارمر اور مصنف رابرٹ ایچ اسکالر کا کہنا ہے ”ایک ادارے کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی میٹنگ میں شرکت کے لئے جب میں کمرے میں داخل ہوا تو میرا سامنا چھ سرد مہر اور غیر دوستانہ رویہ رکھنے والے افراد سے ہوا۔ ان کا انداز دیکھتے ہوئے میں نے بھی گرم جوشی کا مظاہرہ نہ کیا۔ لیکن کچھ دیر بعد ایک اور شخص داخل ہوا جس کے بعد کمرے کا ماحول ہی بدل گیا۔ یہ فرد نہایت گرم جوش، خوش مزاج اور ملنسار تھا۔ جب وہ کمرے میں آیا۔ اس نے دیکھتے ہی دیکھتے اِن سرد مہر اور رُوکھے انسانوں کو بدل کر رکھ دیا۔ میں اُس کی شخصیت کے پہلو سے بہت متاثر ہوا۔ میٹنگ کے بعد میں نے اس سے اس موضوع پر بات کی تو وہ زیر لب مسکرانے لگا۔ پھر اس نے کہا میں کہیں بھی جانے سے پہلے دروازے پر چند لمحے ضرور رکتا ہوں اور اس دوران اپنے آپ کو نمایاں با اثر دوستانہ روپ میں تصور کر کے سوچتا ہوں کہ اندر موجود لوگ بہت اچھے اور ملنسار ہیں۔ وہ میری دوستی کا جواب مثبت اور بہتر طریقے سے دے رہے ہیں۔ وہ بھی اتنے ہی ملنسار اور پُر خلوص ہیں جتنی کہ میری ذات ہے۔

اس مثال سے واضح ہوتا ہے کہ انسانی خیالات اور تصورات بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ یہ تصورات نہ صرف فرد کو متاثر کرتے ہیں۔ بلکہ اُن کی مدد سے دوسروں کو بھی اپنا ہم نوا بنایا جا سکتا ہے۔

نئے لوگوں سے مُلاقات اور آپ

کیا آپ نئے لوگوں سے ملتے ہوئے ہچکچاتے ہیں۔؟ کیا اجنبیوں کا سامنا کرنا، دوست بنانا آپ کے لئے بڑا مسئلہ ہے؟

اگر آپ تصورات کی قوت استعمال کرنا سیکھ لیں تو اس نوعیت کے تمام مسائل حل ہو جائیں گے۔

یاد رکھئے ہمیں وہی ملتا ہے جس کے ہم متمنی ہوں۔ اگر دوسروں سے دوستی چاہتے ہیں تو ذہنی طور پر بھی اس کے لئے آمادہ ہوں اور تصور کریں کہ لوگ آپ کے دوستانہ اور گرم جوش رویہ کی طرح آپ سے مل رہے ہیں۔ آپ کو خوش آمدید کہیں گے۔

باب رچرڈ نے اپنی ایک کتاب میں اولمپک چیمپئن چارلی پیڈک کی کہانی بیان کی ہے۔

چارلی ایک بہترین مقرر تھا۔ اس کو اپنی قوم کے نوجوانوں سے بہت محبت تھی اور وہ اپنی ہمت اور فلاح کے منصوبے بناتا تھا۔ ایک موقع پر اس نے اوہیو کے ایک ہائی اسکول کے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے کہا ”ہر وہ بات ممکن ہے جس کے بارے میں تمہیں یقین ہو۔ اگر تم سوچتے ہو کہ کوئی کام تم کر سکتے ہو تو تمہارے یقین کی قوت اسے ممکن بنا سکتی ہے۔ کسی خیال، کسی نظریہ پر ٹھوس یقین کسی بھی فرد کی زندگی بدل سکتا ہے۔“

پھر اس نے مجمع کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا ”کون جانتا ہے کہ اس ہال میں کوئی ایسا فرد موجود ہو جو اولمپک چیمپئن بن سکتا ہو۔ اور اسی کامیابی کے لئے عزم مصمم کا محتاج ہو۔“ ابھی اس نے بات ختم ہی کی تھی کہ ایک نیگرو لڑکے نے جذباتی لہجے میں اُسے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

مسٹر پیڈک! اگر میں آپ کی طرح اولمپک چیمپئن بن گیا تو میں آپ کی ہر خواہش پوری کرنے کا وعدہ کرتا ہوں۔“

یہی وہ لمحہ تھا جس نے اس بچے کی زندگی بدل دی۔ اس نے دل میں چیمپئن بننے کا تہیہ کر لیا۔

۱۹۳۶ء کے برلن اولمپکس میں اسی خمیدہ ٹانگوں والے بچے نے شرکت کی اور چار گولڈ میڈل حاصل کئے۔ دنیا اسے جیسی اووِنز کے نام سے جانتی ہے۔

• پُر اعتماد اور باعزم شخصیت کامیابیوں کی راہ ہموار کرتی

(بقیہ صہ ۱۵ پر)

صحت کے راز

یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ انسان کی صحت میں عام طور پر جب کبھی خرابی پیدا ہوتی ہے اس کی اصل وجہ معدے کے فعل کی خرابی ہوتی ہے اور معدے میں خرابی پیدا ہونے کی وجہ غذا کی بے اعتدالی زیادہ کھانا اور دیر ہضم، ثقیل غذاؤں کا استعمال ہے۔ ڈاکٹروں حکیموں کا تسلیم شدہ مسئلہ ہے کہ آدمی کم کھانے سے بیمار نہیں ہوتا۔ بلکہ ہمیشہ کھانے میں زیادتی اور بے اعتدالی ہی اس کی صحت کی خرابی کا باعث ہوتی ہے۔ جس طرح انسان زیادہ محنت سے تھک جاتا ہے۔ اسی طرح اگر معدے پر بھی زیادہ بار ڈالدیا جائے تو وہ بھی تھک کر اپنا قدرتی فعل چھوڑ دیتا ہے۔ اور اس کی وجہ سے معدے میں فتور پیدا ہو کر اور نظام ہضم خراب ہو کر مختلف قسم کی بیماریوں کا باعث بن جاتا ہے۔

جو غذائیں ہم کھاتے ہیں ان میں سے بعض جلد اور بعض دیر میں ہضم ہونے والی ہیں۔ یورپ کے فاضل ڈاکٹروں کی تحقیق ہے کہ عام طور پر ہضم کا فعل چھ سات گھنٹے میں ختم ہو جاتا ہے۔ عام لوگ اپنی ناواقفیت کی وجہ سے خیال کرتے ہیں کہ ہم اگر زیادہ مقدار میں کھائیں گے تو زیادہ قوت پیدا ہو جائیگی۔ یا وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم جو کچھ اندھا دھند اپنے پیٹ میں بھر لیں گے معدہ اس بات پر مجبور ہے کہ وہ ضرور اسے ہضم کرلے، لیکن جس طرح ملوں اور کارخانوں میں جب مزدوروں سے کم اجرت پر زیادہ دیر تک کام لیا جاتا ہے تو وہ تنگ آکر ہڑتال کر دیتے ہیں۔ اور کام کرنے سے قطعی انکار کر دیتے ہیں۔ اور اس وجہ سے مالکوں کو کارخانہ بند کر دینا پڑتا ہے اسی طرح معدہ بھی زیادہ بار پڑنے کی وجہ سے عدم تعاون شروع کر کے اپنا کام بند کر دیتا ہے۔ اور انسان پر درد اور تکلیف کا ایسا پہاڑ توڑ دیتا ہے کہ اس کے تدارک کے لئے ڈاکٹروں اور حکیموں کے پاس دوڑنا پڑتا ہے۔

خدا نے غذائیں اس لئے پیدا کی ہیں کہ انسان اعتدال سے انہیں مصرف میں لاکر رشتۂ زندگی قائم رکھ سکے۔ لیکن ہم نے اس کے برعکس زندگی کا مقصد صرف کھانا تصور کر لیا ہے اور پھر کھانے میں 'مفید صحت' ہونے کے خیال کے بجائے زبان کے چٹخارے کا پہلو ہمیشہ نمایاں رہتا ہے، سادہ اور زود ہضم غذا استعمال کرنے کے بجائے ثقیل، روغن دار اور دیر ہضم غذاؤں کو ترجیح دی جاتی ہے۔ پھر ایک وقت میں جب تک پانچ سات قسم کے کھانے پیٹ کے تنور میں آگ بجھانے کیلئے نہ ڈالے جائیں۔ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے کچھ کھایا ہی نہیں۔ مختلف قسم کی غذائیں بیک وقت کھائی جاتی ہیں۔ ان میں سے بعض زود ہضم ہوتی ہیں اور بعض ایسی ثقیل کہ چھ سات گھنٹے میں بھی اچھی طرح ہضم نہیں ہوتیں۔ اور اس طرح جب ایک معدے میں مختلف اوقات میں ہضم ہونے والی غذائیں ایک ساتھ موجود ہوتی ہیں یا پے در پے بھری جاتی رہیں تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ معدے میں پکنے یا ہضم کے فعل میں یکسانیت ہونیکے بجائے غذا کا کچھ جزو تو جلد اپنے ہضم کا عمل پورا کر لیتا ہے اور کچھ اصلی حالت میں دیر تک قائم رہتا ہے۔ جس کے ہضم ہونے کیلئے معدے کو ضرورت سے زیادہ مشقت کرنی پڑتی ہے۔ اس وجہ سے معدے میں پورے طور پر اپنا کام کرنیکی قوت رفتہ رفتہ کم ہو جاتی ہے۔ اور اگر اس پر بھی ہم اپنے رویے میں اعتدال پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرتے تو آخر کار یہی حالت بہت سی مہلک بیماریوں کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہے۔

صحت قائم رکھنے کا سنہری اصول یہی ہے کہ ایک وقت میں انسان کو صرف ایک ہی قسم کی غذا کھانی چاہیئے۔ اور وہ بھی مقررہ وقت پر اور مناسب مقدار میں اور یہ تندرست رہنے کا بہترین اصول ہے۔ جس پر بدقسمتی سے ہم نے عمل کرنا چھوڑ دیا ہے۔

ہاتھ پر تحریرِ فطرت

شادی کی لکیریں

ہماری زندگی کی اہم تمنا خوشگوار اور پرسکون لمحاتِ حیات کا میسر آنا ہے اور بالخصوص شادی کے بعد جو زندگی میں تبدیلی آتی ہے۔ وہی عرصہ اس ضرورت کے لئے بے حد اہم ہوتا ہے۔ اور اس کی تمنا سبھی کرتے ہیں۔

چنانچہ یہی وجہ ہے کہ ہاتھ میں شادی کی لکیروں کا مختلف شکلوں میں وقوع پذیر ہونا قطعی اور اہم علامت تصور ہوتی ہے۔ اگرچہ ان کی ترتیب و تشکیل میں فرق کیوں نہ ہو۔ مگر نتیجہ بہرحال یہی برآمد ہوتا ہے کہ یہ لکیریں زیست کی اہم تبدیلی کی ترجمان ثابت ہوتی ہیں۔

لیکن یہ لکیریں چھوٹی انگلی کے نیچے یا دل کی لکیر کے اختتام پر واقع ہوتی ہیں اور یہی لائنیں رومان اور محبت کی ترجمان ہوتی ہیں۔ علاوہ ازیں ہاتھ پر دوسری اہم لائنوں کی موجودگی کے ساتھ ساتھ ان لائنوں کی اہمیت بھی مسلم اور حتمی ہے۔ چنانچہ بلاشبہ زندگی کے نہفتہ حقائق پر سے نقاب اٹھنے کا فریضہ یہی آڑی ترچھی لائنیں ادا کرتی ہیں۔ (شکل نمبر ا۔ب) میں یہی لائنیں واضح کر دی گئی ہیں۔ چنانچہ یہی لائنیں رومانس کی اہج کو شادی کے بندھنوں میں بدل دینے کی پیشگوئی کرتی ہیں۔

اگر یہ لائنیں گہری اور واضح ہوں تو کامیاب شادی اور جذباتی رومانس کی واضح علامت مانی جاتی ہیں۔ انہی کی موجودگی سے زندگی کے اس باب کا مکمل مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔ انہیں علامات کے توسط سے ازدواجی زندگی کی کامیابی اور ناکامی کے متعلق حتمی رائے قائم کی جاتی ہے۔

یہ لائنیں ازدواجی زندگی کی تمام تر خوبیوں اور ناکامیوں کی ترجمان ہوا کرتی ہیں۔ یہی لائنیں انسان کے جنسی رجحانات کی حقیقی زبان ہوتی ہیں اور ان سے ہی انسان کی زندگی میں جنسی خواہشات اور تمناؤں کی نہج کا علم ہوتا ہے۔

اگر یہ لائن غیر واضح ہوں تو یہ جذبات کی بے ہنگم خیزش، جنسی طور پر بے حد جذباتی انسان کا پتہ دیتی ہے۔ چنانچہ ایسا آدمی اپنی زندگی میں جنسی تشنگی کی شدت سے مغلوب رہتا ہے۔ جتنی زیادہ لائنیں یہاں وقوع پذیر ہونگی۔ اتنی ہی جنسی زندگی میں بے ربطی اور بے بسی یقینی ہوتی ہے۔ (شکل نمبر ا۔ج) حتمی طور پر ایسی لائنیں جنسی بے حیائی اور جنسی دیوانگی کی مکمل شرح ہوتی ہیں۔

اگر شادی کی لائن واضح ہو لیکن دل کی لکیر کے قریب واقع ہو تو یہ نوعمری میں شادی کا بین ثبوت ہے (شکل نمبر ۲۔ا) اگر شادی کی لائن دل کی لکیر اور چھوٹی انگلی کی جڑ کے عین درمیان واقع ہو تو ایسے افراد کی زندگی محبت کا طوفان درمیانی عمر میں لائے گی۔ (شکل نمبر ۲۔ب)

اگر یہ لائن چھوٹی انگلی کی جڑ کے قریب واقع ہو تو بے انتہا خوشیاں جو محبت اور رومان سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس کی آخری زندگی میں وقوع پذیر ہونگی (شکل نمبر ۲۔ج) اگر یہ لائن گہری واضح ہو تو دو فریقوں کے درمیان جنسی طور پر خلوص، سرگرمی اور روابط پیدا کرنے کا باعث ہوتی ہیں۔

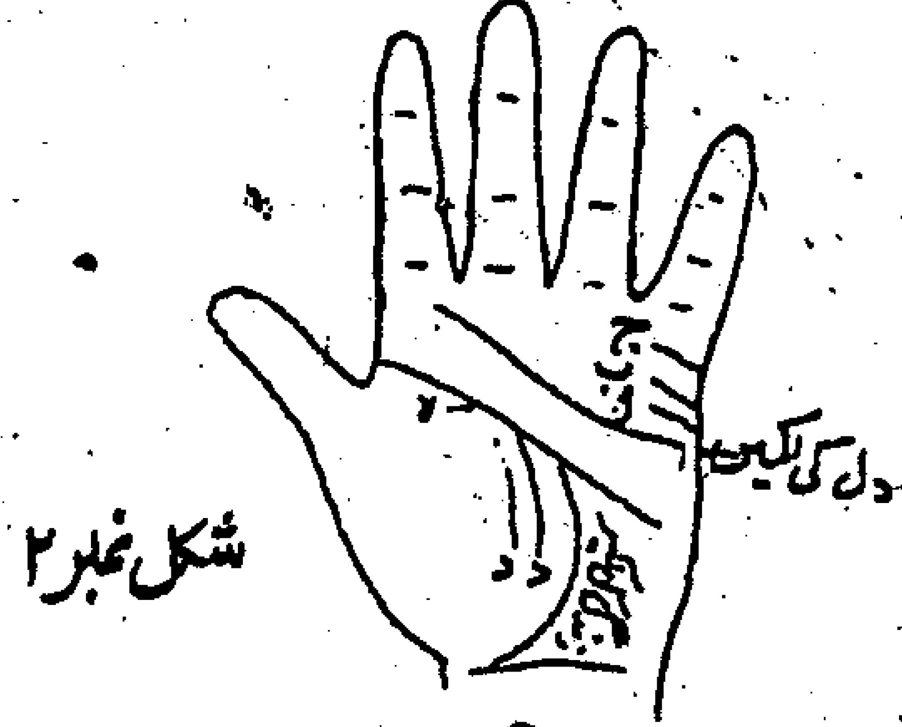
اگر شادی کی لکیر اچانک اپنے سرے پر مڑ کر اوپر کی طرف چلی جائے۔ تو یہ جذباتی اور بے ہنگم محبت کی علامت تصور کی جاتی ہے۔ جیسا کہ شکل نمبر ۳۔ا میں واضح کیا گیا ہے۔ ایسے حالات میں اس علامت کا حامل بے حد رنگین اور جذبات انگیز محبت کی لوریاں سنتے سنتے زندگی کی ناقابلِ تردید حقیقت یعنی شادی کے بندھن میں جکڑا جاتا ہے اور یہ سب کچھ اچانک رونما ہوتا ہے۔ لیکن یہ بھی متوقع

ہوتا ہے کہ ایسی علامت کا حامل عین شادی کے موقعہ پر شادی سے انکار بھی کر دیتا ہے۔

اگر شادی کی لکیر (شکل نمبر۳۔ب) کی طرح سرے پر دو شاخوں میں بٹ جائے تو شروع شروع میں شادی شدہ فریقین سرگرمی سے ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں۔ لیکن جوں جوں وقت گزرتا چلا جاتا ہے۔ ویسے ہی ان کے درمیان ایک نادیدہ خلیج حائل ہونے لگتی ہے اور بالعموم تکلیف دہ انجام پر پہنچتی ہے۔ انگوٹھے کی جڑ میں ابھری ہوئی جگہ ابھار زہرہ کہلاتی ہے (شکل نمبر۲) اگر یہ ابھار واضح ہو تو یہ بھی ازدواجی پرسکون اور پرناز جذبات زندگی کے علاوہ فریقین کے درمیان ایک دوسرے کو سمجھنے کی کافی صلاحیت ظاہر کرتا ہے۔



شکل نمبر۱



شکل نمبر۲



شکل نمبر۳

بعض اوقات اس ابھار کے باہر نیم دائرے کی شکل میں زندگی کی لائن کے ساتھ اندرونی طرف دو متوازی لائنیں موجود ہوتی ہیں۔ (شکل نمبر۲ د، د) یہ لائنیں جذباتی خلوص کی علامت مانی جاتی ہیں۔

اگر یہ دو لائنیں اختتام پر زندگی کی لکیر کے ساتھ باہم مل جائیں۔ یہی وہ علامت ہے جو دو فریقوں کے درمیان قریب تر ہونے کی متوقع وقت کی نشاندہی کرتی ہے۔ (شکل ۲۔ہ) اگر یہ لائن غیر شکستہ اور واضح ہوں تو مستقل تعلق اور پختہ روابط برقرار رکھنے کا باعث تسلیم ہوتی ہیں۔ ●●

کلام آپ کی شخصیت کا آئینہ دار ہے

اگر کوئی اپنی زندگی کو خوشگوار طریقے سے بسر کرنا چاہتا ہے تو اسے اپنی گفتگو میں میانہ روی اور نرمی اختیار کرنی چاہیئے۔ مخاطب کو اچھی طرح اپنی بات سمجھانے کے لئے یا کسی بات کی اہمیت کو جتلانے کے لئے مخاطب کے ذہن و فکر کو سامنے رکھ کر مناسب انداز اختیار کریں اور اگر مخاطب آپ کی بات کو سمجھ نہ سکے یا ٹھیک طرح سے سن نہ سکے تو پھر اپنی بات کو دہرا دیں اور نرمی سے کام لیتے ہوئے اپنی بات سمجھانے کی کوشش کریں جس سے بھی بات کریں اس کی عمر، مرتبے اور اس سے اپنے تعلق کا لحاظ رکھتے ہوئے بات کریں ماں باپ، استاد اور دوسرے بڑوں سے دوستوں کی طرح جب چھوٹوں سے گفتگو کریں تو اپنے مرتبے کا لحاظ رکھتے ہوئے شفقت اور شائستگی سے بات چیت کریں۔

اگر کوئی پوچھے تو پہلے غور سے اس کی بات سنیں اور خوب سوچ سمجھ کر جواب دیں بغیر سوچے سمجھے جلد بازی سے کام لیتے ہوئے جواب دینے سے بعض اوقات خفت و شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے اس بات کا بھی لحاظ رکھیں کہ اگر کوئی دوسرے سے سوال کر رہا ہو تو خود بڑھ چڑھ کر جواب دینے کی کوشش نہ کریں اگر دو اشخاص آپس میں گفتگو کر رہے ہوں تو بغیر اجازت دخل نہ دیں اور نہ کبھی کسی کی بات کاٹ کر بولنے کی کوشش کریں اگر بولنا ضروری ہو تو اجازت لے کر بولیں۔

زکوٰۃ کی قسمیں

یہ ایک ایسا راز پنہاں ہے جس سے ہزاروں عاملین واقف نہیں صرف کاملین کے ارشاد کے مطابق عمل کرتے رہے اور اسی کی تعلیم دوسروں کو دیتے رہے زیادہ سے زیادہ کسی سائل کے جواب میں یہ فرماتے کہ کسی آیت یا اسم کی زکوٰۃ سوا لاکھ ہے جو ۴۱ یوم میں پوری کرنی ہے۔ اس کے سوا یہ علم نہیں کہ سوا لاکھ کی تعداد ہر آیت یا اسم کی ہے اور وہ زکوٰۃ کی قسموں میں سے کس قسم کی زکوٰۃ ہے۔ آیا سوا لاکھ کی زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد اس عمل سے عمر بھر کام لے سکتے ہیں یا وقتی طور پر اگر عمر بھر کیلئے عامل ہو جائے گا تو ہر روز کسی مخصوص تعداد میں پڑھنے کی ضرورت ہے یا نہیں۔

قسم اوّل:۔ عامل اپنے نام کے اعداد کے مطابق ۴۱ یوم روزانہ پڑھے تو وہ عمل ایک دفعہ کام دے گا ہمیشہ نہیں۔

قسم دوم:۔ جو عمل پڑھنا ہو اس کے حروف کی تعداد جتنی ہو اتنی ہزار مرتبہ روزانہ ۴۱ یوم پڑھے تو ہمیشہ کے لئے عامل ہو جائے گا۔ عامل اس کا سیف زبان ہو جاتا ہے پھر وقت ضرورت صرف ایک مرتبہ پڑھنا کافی ہوتا ہے۔

قسم سوم:۔ عمل کے جتنے حروف ہوں اتنے سو مرتبہ روزانہ پڑھے یہ زکوٰۃ بھی ایک ہی بار کام دیتی ہے مگر قسم اول سے بہتر ہے۔

قسم چہارم:۔ زکوٰۃ صغیرہ عمل کے قواعد قمری جتنے ہوں اتنے ہی بار روزانہ پڑھے۔ یہ زکوٰۃ عملی ہے اور معتبر بھی۔

قسم پنجم:۔ زکوٰۃ کبیر۔ عمل کے اعداد قمری کو حروف عمل سے ضرب دو اور حاصل ضرب کو روزانہ پڑھو یہ زکوٰۃ صغیر سے زیادہ قوی ہے ہمیشہ کے لئے عامل ہو جائے گا۔

قسم ششم:۔ زکوٰۃ اکبر: عمل کبیر کے اعداد کو پھر حروف کی تعداد سے ضرب دے کر روزانہ پڑھیں یہ کبیر سے بھی زیادہ قوی ہے کہ اس اسم کے موکل سامنے آکر عامل سے ملاقات کریں گے۔

قسم ہفتم:۔ زکوٰۃ اکبائر: عمل اکبر کی تعداد کو پھر حروف کے اعداد سے ضرب دے کر پڑھیں یہ اکبر سے بھی زیادہ قوی ہے اس اسم کے مؤکل خادم ہو کر ہر وقت ساتھ رہیں گے۔

قسم ہشتم:۔ زکوٰۃ اکبر الکبائر: یہ آخری زکوٰۃ ہے یعنی عمل اکبر کی تعداد کو پھر حروف کی تعداد سے ضرب دے کر پڑھیں اس کو کبریت احمر یا لعل سپید کہتے ہیں۔ اسی تعداد کو اس اسم کا نصاب کہتے ہیں۔

نوٹ:۔ ان اقسام میں تعداد عمل کثیر ہو جاتی ہے اسمائے باری تعالیٰ کی تلاوت تو ممکن ہے۔ مگر آیات قرآنی کی زکوٰۃ صغیر بھی ادا کرنا ممکن نہیں۔ اس کے لئے اکابرین نے یہ طریقہ درج فرمایا ہے۔ جس کی ۵ قسمیں ہیں۔

قسم اوّل عشر:۔ نصاب کی نصف تعداد کو کہتے ہیں۔

قسم دوم:۔ دور مدور، عشر کے نصف کو کہتے ہیں۔

قسم سوم قفل:۔ در و مدور کے نصف کو کہتے ہیں۔

قسم چہارم بذل:۔ قفل کے نصف کو کہتے ہیں۔

قسم پنجم ختم:۔ بذل کے نصف کو کہتے ہیں۔

بالکل معمولی طریقہ پر زکوٰۃ کی قسمیں اور بھی ہیں مگر ان میں یہ خطرہ رہتا ہے کہ عمل کبھی فائدہ کرتا ہے کبھی نہیں یا صرف ایک دفعہ ہی عمل کام دیتا ہے۔ ہاں یہ ایک فائدہ یقیناً ہے کہ کسی عمل کے اعداد اتنے زیادہ ہیں کہ زکوٰۃ صغیر ہی ادا کرنا مشکل ہو تو وہاں یہ طریقہ کام دے گا۔

اصغر:۔ یعنی تعداد صغیر کا نصف کر کے پڑھے اس کو اصغر کہتے ہیں۔

صغائر:۔ اگر اصغر کی تعداد بھی پڑھنا دشوار ہو تو اصغر کا نصف

کرکے پڑھیں اس کو صغائر کہتے ہیں۔

اصغر الصغائر:۔ صغائر کے نصف کو اصغر الصغائر کہتے ہیں۔ یہ زکوٰۃ کی ادنیٰ قسم ہے اس سے کم تر نہیں واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم (کاشف الاسرار شریف) زکوٰۃ کبیر اور زکوٰۃ اکبر، کبائر اور اکبر الکبائر: ان اقسام کے لئے یہ ضروری نہیں کہ ایک نشست میں یہ تعداد پوری کی جائے یا ہر روز اتنی تعداد میں عمل پڑھا جائے بلکہ ۴۱ سے تقسیم کرکے حاصل عدد کے مطابق ۴۱ دن میں اس تعداد کو پورا کیا جاسکتا ہے۔

عامل کے لئے عمل پڑھتے وقت یکسوئی اشد ضروری ہے بغیر اس کے عمل بے اثر ثابت ہوگا۔

جب کسی حاجت کے لئے کوئی عمل پڑھا جاتا ہے تو اکثر کامیابی نہیں ہوتی۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ بھی ہوتی ہے کہ دماغ میں انتشار رہتا ہے دل میں بے چینی۔ طرح طرح کے اوہام و وسواس کا آنا اور عمل کے پڑھنے میں دل کا نہ لگنا وغیرہ۔ اسکے اسباب پر غور کیا گیا تو تجربہ ہوا کہ یہ معدہ کے اندر خشکی اور قبض کے سبب گیس بن کر اوپر کو چڑھتا ہے جس سے دل و دماغ میں انتہائی بے چینی رہنے لگتی ہے نہ نماز میں دل لگتا ہے نہ کسی کام کرنے کو جی چاہتا ہے۔ خصوصاً ایسے وقت میں جبکہ تفکرات کا غلبہ ہو۔ اگر رائی کے برابر فکر ہے تو ایک پہاڑ بن کر تمام کاموں میں رکاوٹ کا سبب بن جاتی ہے اور دل و دماغ کے انتشار کے سبب عمل بے اثر ثابت ہوتا ہے۔ جیساکہ مولانا روم نے فرمایا ہے

برزباں تسبیح دردل گاؤ خر!
ایں چنیں تسبیح کے دارد اثر

عمل کے ذریعے سے یکسوئی حاصل کرنے اور دلوں کے راز معلوم کرنے کا مجرب نسخہ

فجر کی اذان سے قبل یعنی جیسے ہی صبح صادق شروع ہو بستر سے اٹھ بیٹھے اور حوائج ضروری سے فارغ ہو کر وضو کرکے خاموش مصلیٰ پر بیٹھ جائیے اور زور سے سانس لے کر روک لیجئے اور دل کی دھڑکن کی طرف دھیان لگائیے کہ وہ اللہ اللہ کہہ رہا ہے اور جب سانس ٹوٹے تو تین چار سانسیں اوپر نیچے اس طرح لیجئے کہ اوپر کو سانس جائے تو اللہ اور نیچے کو جائے تو الا اللہ کی آواز آپ کو صاف سنائی دے۔ پھر ایک دم سانس روک لیجئے اور یہی عمل دہرائیے۔ پہلے روز کم از کم پندرہ منٹ تک پھر ہر روز اندازے سے پانچ منٹ بڑھاتے جائیے۔ یہاں تک کہ کم سے کم ایک گھنٹہ روزانہ یہ عمل جاری رہ سکے۔ اور عہد کرلیجئے کہ جب تک زندہ ہیں، یہ عمل ترک نہ کریں گے۔ اس عمل کے کرنے سے نہ صرف یکسوئی حاصل ہوگی بلکہ جب کوئی ضرورت مند آپ کے سامنے آکر بیٹھے اور آپ اسی طرح سانس روک کر اپنے دل کی طرف غور کریں اور اپنے قلب کی توجہ دوسرے کے دل پر ڈالیں گے کہ کس مقصد سے آیا ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے قلب میں انکشاف ہوجائے گا۔ جو سو فیصدی صحیح ہوگا۔ ●●

اپنے کاموں میں تنظیم اور ربط پیدا کیجئے

مشہور انگریز شاعر پوپ کا شعر ہے ترتیب کائنات کا پہلا اصول ہے یاد رکھئے زندگی میں ترقی اور کامرانی حاصل کرنے کے لئے بھی یہ اصول بنیادی اہمیت رکھتا ہے اس کو اپنا لینے سے آدمی کا کام خود بخود بہت آسان اور ہلکا ہوجاتا ہے اور وہ نسبتاً بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرسکتا ہے اگر ممکن ہو، تو اپنے لئے گھر کا ایک کمرہ یا گوشہ مخصوص کرلیں جہاں آپ کا ہر کاغذ اور ریکارڈ بہت ترتیب اور صفائی سے الماری یا شیلف میں محفوظ رکھا ہو۔ اگر آپ کا حافظہ کمزور ہے تو ڈائری میں ضروری باتیں اور ان کی تفصیلات درج کرلیا کریں تاکہ پتہ چلتا رہے کونسا ضروری کام آپ کرچکے ہیں اور کونسا ابھی باقی ہے۔ ان چھوٹی چھوٹی باتوں پر عمل پیرا ہونے سے نہ صرف وقت بچ سکتا ہے بلکہ ہر کام بہتر طریقے سے انجام پا سکتا ہے۔ کسی کام کو انجام دینے میں غیر ضروری تاخیر اور تساہل کا مظاہرہ بہت نقصان دہ ہے اس سے پریشانی اور اعصابی گھبراہٹ کے سوا اور کچھ حاصل نہیں ہوتا جتنی جلد کوئی کام سرانجام پا جائے اتنا ہی اچھا ہے اس سلسلے میں اگر آپ "ابھی ختم کرو" کے نعرے کو حرز جان بنالیں، تو کوئی وجہ نہیں کہ آپ کی زندگی کامیابی اور کامرانی سے بسر نہ ہو۔

عملیات کے خزانے

عمل مؤکل برحق

جلالی وجمالی پرہیز پہلے تین دن روزے، خلوت تنہائی، صاف وپاکیزہ جگہ ہر نماز کے بعد سورۃ کوثر ایک ہزار مرتبہ پڑھ لیا کریں اور اس کے بعد پھر یہ دعوت متبرک پڑھیں۔

اللّٰھم انی ما اسئلك بموجبات رحمتك
وعزائم مغفرتك ان تسخرلی خدام
ھذہ السورۃ عبدك عبد الكريم
الاما احبت وسمعت والمغت بحق
شیخ ۲ مردیخ ۲ بحق من كليم موسیٰ
تكليما علی طور سلنا الوحا ۳ العجل ۳
الساعۃ ۳ بار بارك اللّٰہ فيك وعليك۔

جب مؤکل حاضر ہو جاوے تو اس کی تعظیم کریں ہر کام میں مدد کا وعدہ لے لو اور تحریر لکھوالو۔ جب ضرورت ہو خلوت میں چلے جاؤ اور سورۃ کوثر پڑھو اسی ساعت میں آجائے گا۔

بخور گوگل، سندرس، صندل سرخ، لوبان اور ذکر

عمل مؤکل

میرا آزمایا ہوا عمل ہے جو آپ کی نظر کر رہا ہوں۔ یہ عمل نوچندی ہفتہ یا اتوار سے شروع کریں جنگل یا کسی غیر آباد جگہ جہاں مدار کثرت سے اُگا کریں اور پھول بکثرت ہوں۔ آک کا درخت ہو جس میں پھول لگے ہوئے ہوں ایک ڈبیہ ڈھکن والی جس میں تقریباً سات پھول سما جائیں۔ ڈبیہ اور اگربتی لے کر دن مذکورہ کو درخت مدار کے پاس جائیں اور ٹھیک وقت زوال عین دوپہر کے وقت پہلے درخت مذکورہ کے نیچے اگربتی جلائیں اور درخت سے ایک پھول توڑ کر آیت شریفہ

سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِيْمٍ۔

سات بار پڑھ کر ڈبیہ میں ڈال دیں اسی طرح ہر پھول پر سات بار آیۃ شریفہ پڑھ کر ڈبیہ میں ڈالتے جائیں۔ کل سات پھولوں پر عمل کریں۔ اسی طرح وقت مقررہ پر آکر عمل کیا جائے۔ ۴۰ روز بلا ناغہ عمل جاری رکھیں۔ دوران عمل درخت پر سے پھول ختم ہونے پر دوسرے درخت سے پھول توڑ کر عمل کیا جائے۔ عمل کے دوران کوئی شخص، مسافر، اجنبی یا دیہاتی آپ سے بات کرے یا راستہ معلوم کرے تو ہرگز بات نہ کریں۔ کوئی چیز طلب کرے یا ڈبیہ طلب کرے تو بھی جواب نہ دیں نہ ہی بات کریں۔ آخیر چالیسویں دن یا اکتالیسویں دن مؤکل حاضر ہوگا عمل ختم کرنیکے بعد میں مؤکل کی طرف رجوع کریں۔ پہل اپنی طرف سے نہ کریں اس سے وعدہ اطاعت جائز کام کا لیں۔ ڈبیہ اپنے پاس محفوظ رکھیں۔ اس سے آسان اور کامیاب عمل پوری دنیا میں ملنا بہت مشکل ہے۔ یہ ہمارا خاندانی عمل ہے اس میں اجازت براہِ راست ہم سے ضرور کرلیں ——— یہ خاندانی عمل ہے۔ اجازت کے بغیر حاضری اس کی بہت مشکل ہے۔ آج پہلی دفعہ سپرد قلم کیا ہے۔ ایسا عمل آپ کو کتابوں میں یا کسی عامل سے نہیں مل سکتا۔

عمل استخارہ لاجواب

یہ عمل استخارہ اکابرین سے ماخوذ ہے یہ بہت اچھا استخارہ ہے ہر چیز اس میں معلوم ہوتی ہے۔ مکان کی بالائی منزل پر کاغذ پر جو الفاظ تحریر کریں وہ الفاظ مبارک یہ ہیں۔

یَاحاً بِحَقٍّ یا میکائیل

پھر دو رکعت نماز استخارہ برائے دریافت حالات وغیرہ پڑھ کر ستر (۷۰) بار یہ پڑھ کر تحریر کیا ہوا کاغذ جو مکان کی بالائی منزل پر تحریر کیا تھا سر کے نیچے رکھ کر سو جائیں۔ خواب میں حالات کا مشاہدہ کریں۔ بلند جگہ پر حروف بالا لکھا ہیں باقی تمام کام کمرہ میں کرنا ہے۔ مکمل حالات معلوم ہوں گے۔ جیسے آپ ٹی وی پر تصویر دیکھتے ہیں ویسے ہی حالات معلوم ہوں گے۔ سو فیصد جواب درست ملے گا۔ اگر کاغذ قلم تکیے کے نیچے رکھ کر سوئیں گے تو تحریر شدہ کاغذ ملے گا جو بالکل درست اور صحیح ہوگا۔

ہمارے دادا حضور اس عمل کے عامل خاص تھے اور رات کو یہی استخارہ کرتے تھے۔ صبح لوگوں کو پورے حالات بتاتے تھے۔ اس دن وہی حالات ہوتے تھے جو میرے دادا حضور بتا چکے ہوتے تھے اور لوگ بہت حیران ہو جاتے تھے۔ اور پھر اُن سے استفادہ کرتے تھے۔

چنے کا عمل

(اخفا کا سو فیصد درست عمل)

اب آتے ہیں اخفا کی طرف جو بہت ضروری عمل ہے۔ جو ہمارے دادا حضور مستقل طور پر اس کو کیا کرتے تھے۔

ایک سال پرانے چنے کے ۴۱ دانے لے کر ہر دانہ پر ایک ایک بار سورۃ یٰسین پڑھ کر دم کر کے کسی اچھی محفوظ جگہ پر بو دیں پھر باوضو اس جگہ بیٹھ کر روزانہ بلا ناغہ ایک بار سورۃ یٰسین پڑھتے رہیں۔ یہاں تک کہ اُس کے شگوفے نکل پڑیں اور دانے پک کر تیار ہو جائیں۔ چنے پکنے میں تقریباً تین ماہ درکار ہوں گے۔ سب دانے ایک ہی جگہ بو دیئے جائیں۔ الگ الگ نہ بوئے جائیں۔ بہر حال جب چنا پک کر تیار ہو جائے تو اس کو معہ جڑوں کے زمین سے اکھاڑ لیں اور مٹی وغیرہ دھو کر باوضو مصلے پر بیٹھ کر ایک آئینہ سامنے رکھیں اس کی جڑیں اپنے ہاتھ میں رکھ کر سورۃ یٰسین پڑھنا شروع کر دیں۔ آئینے میں اپنے آپ کو دیکھیں۔ اگر آپ کا چہرہ آئینہ میں نظر نہ آئے تو مطلب پورا ہو گیا اور جب کبھی آپ کو انسانوں کی نظر سے چھپ جانے کی غرض ہو تو آپ اس جڑ کو ہاتھ میں لے لیں یا لفافہ میں رکھ لیں یا سر میں باندھ لیں۔

نوٹ:۔ پتے اور شاخیں زمین کے اندر دفن کر دیں صرف جڑ کو حفاظت سے رکھیں۔ عمل کے شروع تک جلالی جمالی پرہیز رکھنا ضروری ہے۔

دشمنوں کے ہر قسم کے ہتھیار بند کرنے کیلئے

جب آپ کے دشمن بہت زیادہ ہو گئے ہوں اور کہیں بھی آسرے کی اُمید نظر نہ آتی ہو۔ آپ خدا سے مدد مانگیں، دشمن کا ہتھیار آپ کے اوپر اثر نہ کرے تو اپنے پاس اس تعویذ کو مشک و زعفران سے ہرن کی جھلی پر لکھ کر اپنے پاس رکھیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَکَّلَ عَلَی اللّٰہِ وَقَدْ ھَدٰنَا سُبُلَنَا وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰی مَآ اٰذَیْتُمُوْنَا وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُتَوَکِّلُوْنَ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا وَّاَنَّکُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۝ صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ وَجَعَلْنَا مِنْ بَیْنِ اَیْدِیْھِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِھِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰھُمْ فَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ۝ یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ یُرْسَلُ عَلَیْکُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ ھیون حنسون مھوب وَقِفُوْھُمْ اِنَّھُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ مَا لَکُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ بَلْ ھُمُ الْیَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ وَاَقْبَلَ بَعْضُھُمْ عَلٰی بَعْضٍ تبلا و موت شمخا شھاخ شمیاخ۔ شمخائیل۔ شمخ۔ طفوش۔ ظلفیوش۔ معائیل۔ ادرفوس۔ طھطائیل۔ عینائیل۔ عمیتائیل۔ شماخ۔ مھنوش۔ یانوش۔ مدریوش۔ کشخائیل شماخ العالی علی کل براخ اجیبو وعقروا یامارز۔ ویاکمطم ویاقشورہ ویاطیکل جمیع السلاء واضربوا عن حاملی ھذا الاسماء بحق سام افیخ افتوح طارش مھوش بارش۔ شفطورش عمیوش صغنوش شمیخ فقیاش کمیخ ادریائیل

مھائیل کشخائیل۔ عمیائیل عموئیل فلفائیل
مھرائیل عینائیل۔ جبرائیل۔ فوق بلسان
اجنارکم ھوالسمیع البَصِیرُ العَلِیم الخَبِیر
الحیُّ القَادِرُ المُقتَدِرُ القَدِیرُ الَّذِی
یُحیِ العِظَامَ وَھِیَ رَمِیمٌ ھُوَالاَوَّلُ
وَالاَخِرُوالظَّاھِرُوَالبَاطِنُ وَھُوَ بِکُلِّ
شَیءٍ عَلِیمٌ۔

اس ساری عزیمت کو لکھ کر سامنے رکھے اور ساری عزیمت کو سات بار پڑھ کر دم کرلیں پھر جس کے پاس یہ تعویذ ہوگا۔ اُس کو مجرب ہے۔ فقیر کی طرف سے عام اجازت ہے۔ پاکیزگی کے ساتھ عمل میں لائیں۔ کوئی ہتھیار آپ پر اثر نہیں کرے گا۔ بہت مجرب ہے۔

اسم اعظم آیت الکرسی معظم و مکرم

جناب حضرت سلیمان بن داؤد اپنی کتاب مبادیات صفحہ ۲۷۶ میں لکھتے ہیں آیت میں جو برکتیں ہیں یہ قرآن کا خاص حصہ ہے۔ جس پر دنیا قائم ہے۔ یہ اسم اعظم ہے۔ کئی بیماروں کو اس سے شفا ملتی ہے۔ صرع مرگی والے مریض کو آناً فاناً میں ۱۱ بار پڑھ کر دم کردیں۔ فوراً اُٹھ کر بیٹھ جائے گا۔ یہ تسخیر وحاضرات خلائق اور فتوحات غیبی و ہر شر مخلوقات سے امن وامان اور قبول حاجات کے لئے دُعا فوراً قبول ہوتی ہے۔ اس کا نور تجلّی آسمان پر جاتا ہے۔ بزرگان کاملین کا معمول ومجرب ہوتا ہے۔

آیت الکرسی مع اسمائے باری تعالےٰ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ ہ اِعتَصَمتُ
بِاللّٰہِ الَّذِی لَآ اِلٰـہَ اِلَّاھُوالحَیُّ
القَیُّومُ القَائِمُ الدَّائِمُ لَا تَاخُذُہٗ
سِنَۃٌ حَاضِرٌ نَاظِرٌ وَلَانَومٌ ہ لَہٗ مَافِی
السَّمٰوٰتِ وَمَافِی الاَرضِ قَادِرٌ قَدِیرٌ
عَلیٰ کُلِّ مَخلُوقٍ مَن ذَالَّذِی یَشفَعُ
عِندَہٗ اِلَّا بِاِذنِہٖ کَرِیمٌ رَحِیمٌ یَعلَمُ
مَا بَینَ اَیدِیھِم وَمَا خَلفَھُم لَاخِلَافَ
وَلَاکِذبَ جَبَّارٌ قَھَّارٌ غَفَّارٌ سَتَّارٌ

وَلَایُحِیطُونَ بِشَیءٍ مِن عِلمِہٖ اِلَّا بِمَا
شَاءَ اللّٰہُ الرَّحمٰنُ الرَّحِیمُ ہ حَافِظُ
حَفِیظٌ رَقِیبٌ وَکِیلٌ نَاصِرٌ نَصِیرٌ بِحَقِّ
اللّٰہُ الَّذِی ذَوَالَ المَلَائِکِ وَلَافَنَاءِ
الحُکمِ حَکَمَ بَرحَکِیمَ بِحَقِّ نَبِی اللّٰہُ
اسمُہٗ احمَدُ حَامِدٌ مَحمُودٌ فِی التَّوراۃِ
وَالانجِیلِ وَالزَّبُورِ وَالفُرقَانِ
مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ
وَسَلَّمَ وَالصِّدِّیقِ وَالفَارُوقِ وَذِی
النُّورَینَ والمُرتَضیٰ آئمہ رِضوَانَ
اللّٰہِ تعالیٰ اَجمَعِینَ؛ بِحَقِّ شَیخ
عَبدُ القَادِرِ جِیلانی سَخِّرلِی مِن
اَھلِ السَّمٰوٰتِ وَمِن اَھلِ
الاَرضِینَ بِقُدرَتِکَ یَا قَدِیرُ
القَادِرِینَ وَبِحُکمِکَ یَا اَحکَمَ
الحَکِمِینَ یَا قَدِیرُ یا حَکِیمُ
بِرَحمَتِکَ یَا اَرحَمَ الرَّاحِمِینَ۔

اسم اعظم آیت الکرسی کے تصرّف کے خواص وبرکات اور وظیفے وغیرہ کی طاقتیں

شروع بروز جمعرات عروج ماہ قمری میں بعد از نماز فجر رو بقبلہ ہو کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سو بار درود شریف پڑھے۔ پھر بہ روح حضرت غوث الاعظم سورۃ فاتحہ سورۃ اخلاص گیارہ گیارہ بار پڑھ کر بطریق اسم اعظم آیت الکرسی چار چار مرتبہ اول بطرف دھوپ مغرب پھر شمال پھر جنوب پھر مشرق ہر چار طرف منہ کرکے پڑھے۔ پھر رو بقبلہ ہو کر اکتالیس بار اسم اعظم آیت الکرسی پڑھ کر پھر سو بار درود شریف کا ورد ضرور یکسو ہو کر پڑھیں۔ اس طرح روزانہ بلا ناغہ ہمیشہ ورد رکھیں۔ چند روز میں تسخیر خلائق اور حاضرات مخلوق اور فتوحات غیبی کے دروازے کھل کر تنگ دستی فقر و فاقہ سے خوش حال ہو جائیں گے۔ اور تمام مخلوق کی نظروں میں عزیز ترین رہیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔
اگر ملوک وسلاطین یا مطلوب خاص کو مسخر کرنا چاہیں تو

حسب طریق بالا اول وآخر درود شریف گیارہ گیارہ بار پڑھ کر مطلوب کی صورت اپنی آنکھوں میں حاضر کرکے اکتالیس (۴۱) روز اول یا تین روز میں حاضر ہوکر ہمیشہ کے لئے مطیع و فرمانبردار ہوکر غلام بے دام ہوجائے گا۔

اگر کسی بھی مجلس میں جانے سے قبل اول وآخر سات بار تازہ پانی پر سات مرتبہ دم کرکے اپنے منہ پر مل کر مجلس میں جائے تو تمام اہل مجلس با ادب تعظیم وتکریم سے پیش آئیں گے اور دشمنوں اور حاسدوں کی زبانیں بند ہوجائیں گی۔ اگر بطور حصار بوقت خواب چار چار بار پڑھ کر اسے چاروں طرف دم کردیں تو مؤکلات آیت الکرسی، دیو پری، جن بھوت، چڑیل اور ہر اذیت ناک جانور اور دشمنوں کے ہر حربہ سے حفاظت کریں گے بفضل خدا تعالیٰ۔

عمل ہذا اکثر امراء، وزراء، ملوک، سلاطین علماء حکماء، فقراء اور اولیائے کرام کا معمول رہا ہے جس کے تصرف سے جمیع خلائق ان کو عزیز ترین رکھتی ہے۔

فوائد اسم معظم و مکرم آیت الکرسی کے لاتعداد ہیں۔ مختصر تحریر کئے جاتے ہیں۔ باقی خواص و فضائل ورد کرنے والے پر خود منکشف ہوجائیں گے۔ خداوند تعالیٰ آپکو ہر قسم کی کامیابی عطا فرمائے۔

چور کا اندھا ہونا

اگر بوقت سونے کے ایک مرتبہ پڑھکر اپنے ہاتھوں پر دم کرکے زور سے تالیاں مارے جہاں تک تالیوں کی آواز پہنچے گی اس جگہ تک چور، ظالم، ڈاکو ہرگز نہیں آسکے گا۔ اگر اس حد میں آجائے تو اندھا ہوجائے گا۔ باہر اس حد سے نکل نہیں سکے گا۔

ایک رات میں حاضری مؤکل

شب جمعۃ المبارک کو سورۃ اخلاص کو چھیاسٹھ (۶۶) بار تلاوت کریں بعد ازاں ذکر اسم اللہ ذات یا اللہ کو پانچ ہزار چھ سو اکیس (۵۶۲۱) مرتبہ پڑھے۔

اس کے بعد ہزار بار درود شریف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھے۔ اس کے بعد ایک ہزار مرتبہ ماشاء اللہ کہے۔ پھر اس کے بعد ہزار مرتبہ درود شریف پڑھے۔ پھر اس جگہ زمین پر سو رہے۔ تو آپ کے پاس خواب میں ایک فرشتہ آئے گا اور جو کچھ آپ کے دل میں ہے وہ اس کی تمہیں خبر دے گا۔ ہر شب جمعہ اس عمل کی مداومت و مواظبت رکھے گا تو منجملہ صالحین اور اولیاؤں کے ہوجائے گا۔ باذن اللہ تعالیٰ۔

اسمائے خاتم خیر

ان سے بھی بہت کام لئے جاسکتے ہیں۔ سریانی زبان کے حروف اسم الٰہی ہیں خداوند تعالیٰ کے یہ اسم اعظم ہیں۔ اس سے عامل ہر کام لے سکتا ہے۔

اااآم اااآ ھے ﻫ
خ ظ ش ل ج ز

صفات

اگر کسی سے ملاقات کو جانا ہو تو مشک و زعفران سے ان حرفوں کو لکھ کر دھو کر ایک شیشی میں رکھیں۔ جب کسی کی ملاقات کو جانا ہو تو تھوڑا سا اس میں سے منہ پر مل لے جس کے پاس جائے گا یا جو دیکھے گا۔ اس سے نہایت محبت و اخلاق سے پیش آئے گا۔ اور مخلوق پر تمہارا رعب ہوگا۔ ہر شخص تمہارا استقبال کرے گا۔ انشاء اللہ۔

دوسرا اسمائے خاتم سریانی زبان

بڑے بڑے عاملوں اور جامع صوفیوں میں اس خاتم کو بڑے انداز میں دیکھا گیا ہے۔

٨ اااآم # ااآ
ف خ ظ ت ش

شمخیائیل حال اسرافیل میطرون توکلوا یاخدام ھذہ الاسماء فلاں کا کام ھوجائے۔

جو کچھ آپ کا ارادہ ہو یہاں پر لکھدے وہی مطلب سونی صدبر آوے گا۔ مجرب در مجرب ہے۔

عمل فتح مندی

چاند کی پہلی رات کو اسم یا مُنعِم کو ۴۰۰۰ بار مع اول اور آخر درود شریف کا ورد کریں تو اس اسم کی زکوٰۃ پوری ہوجاوے گی۔

اس کے بعد ہمیشہ بعد نماز صبح ۲۰۰ مرتبہ ورد رکھے تاکہ عمل جاری وساری رہے۔ جتنی فتوحات اس اسم میں رکھی گئی ہیں کسی اور جگہ دیکھنے میں نہیں آئیں۔ خاکسار دوران سفر جب ایک شہر پہنچا تو اُجاڑ بیابان میں دیکھا اپنے گھر والوں کے ساتھ وہاں پر میدان میں باباجی مقیم تھے وقت ضرورت میں نے اُن سے پوچھا یا بابا جی آپ تو کہتے ہیں کہ کھانا کھا کر جانا۔ ہمیں تو یہاں کچھ نظر نہیں آتا۔ نہ چولہا نہ پانی نہ لکڑیاں میں نے حیران ہوتے ہوئے سوال کیا۔ باباجی مسکراتے بڑے کم اعتقاد ہو آخر جس نے پیدا کیا ہے معلوم ہے اس نے کیا کہا تھا۔ کہ میں کسی کو بھوکا نہیں سلاؤں گا۔ بھوکا اٹھاؤں گا ضرور۔ میں نے کہا جی باباجی یہ بات تو بالکل سچ ہے۔ انسان ہوں ناں آخر۔ دیکھو اب خدا کی قدرت انہوں نے یہی نقش لکھ کر ہوا میں لٹکاتے ہوئے بولے میرے خدا تو ہی رازق ہے۔ دعا مانگی میرے پاس بیٹھ گئے۔ تقریباً باتوں باتوں میں آدھ گھنٹہ گزر گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک مرد ہاتھ میں روٹی لئے آیا۔ باباجی خادم حاضر ہے۔ آپ کا مہمان چلا گیا کہ بیٹھا ہے۔ روٹی حاضر ہے۔ کیا لائے ہو دوست۔ جو مہمانوں کے لئے ہوتا ہے وہی ہوگا۔ میرے خیال میں وہ مؤکل معلوم ہو رہا تھا۔ اب وہ بزرگ اس وقت کسی دوسرے مقام پر ہیں۔ یہ بزرگ کسی کے محتاج نہیں تھے۔ اکثر صاحب طریقت بزرگان دین اس اسم کی تعلیم اپنے مریدوں کو دیتے تھے۔ خاکسار بھی اپنے شاگردوں کو اجازت دیتا ہے۔ نقش مخمس یہ ہے۔

۱۵ ۴۲	۸ ۳۵	۱ ۲۸	۲۴ ۵۱	۱۷ ۴۴
۱۶ ۴۳	۱۴ ۴۱	۷ ۳۴	۵ ۳۲	۲۳ ۵۰
۲۲ ۴۹	۲۰ ۴۷	۱۳ ۴۰	۶ ۳۳	۴ ۳۱
۳ ۳۰	۲۱ ۴۸	۱۹ ۴۶	۱۲ ۳۹	۱۰ ۳۷
۹ ۳۶	۲ ۲۹	۲۵ ۵۲	۱۸ ۴۵	۱۱ ۳۸

دفعہ ہر قسم جادو ٹونہ وغیرہ

اکثر دیکھا گیا ہے کہ مکان میں خون کے چھینٹے یا مٹی پتھر وغیرہ ہوائی روحیں پھینکا کرتی ہیں اور کبھی جادو ٹونہ وغیرہ سے آتے ہیں۔ اس کیلئے ایک انگلی برابر لوہے کی کیلیں منگا کر ہر کیل پر دس دس بار آیت اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّاَكِيْدُ كَيْدًا پڑھ کر دم کرکے چاروں طرف ہر کمرے کے کونوں میں اور ہر دروازے کے اوپر ایک کیل گاڑ دیں۔ اصحاب کہف کے نام بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الٰہی بحرمت یملیخلنا کشفوطط تبیونس اذرقطیولس کشا فطیونس یوانسیوس وکلیم قطمیر جملہ زحمت دریں خانہ دور شود بحق اسماء اصحاب کہف۔ پر لکھ کر ہر کمرہ کے دروازے پر لٹکا دیں اور دعا سے پڑھتے چند بار پانی پر دم کرکے چھڑک دیں بس ہر قسم کا جادو ٹونہ جن بھوت پری جو بھی دخل انداز ہوگا دور ہو جائے گا۔ مجرب ہے۔

عداوتِ دشمن

بروز ہفتہ آخری ماہ قمر بوقت طلوع آفتاب ساعت زحل ماہ منقلب میں نقش مخمس لکھ کر چاروں طرف سے آیت وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لکھ کر پھر اس نقش کے الگ الگ خانے بنائیں جن کی تعداد پچیس ہوگی پھر ہر خانہ میں ایک فلفل سیاہ لپیٹ کر دعائے برہتی ایک مرتبہ پڑھ کر دشمن کے آستانہ میں دفن کر دیں۔ بس بعد ہفتہ قدرت خدا کا تماشہ ملاحظہ کریں۔ کام بہت جلد ہوگا۔ مکان چھوڑ دے گا۔ لڑائی جھگڑا آپس میں جدائی ہو جائے گی۔ نقش یہ ہے۔

وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ

۷	۶۱	۵	۸	۶۲
۶	۱۰	۱۵	۱۴	۵۹
۶۴	۱۷	۱۳	۹	۱
۶۳	۱۲	۱۱	۱۶	۲
۳	۴	۶۰	۵۷	۵۸

اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ بغض فلاں بن فلانۃ
البغض فلاں بن فلانۃ الوحا العجل الساعۃ

(side text: وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ — اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)

ہر چیز کی خود حفاظت

اگر چوروں سے بچنا ہے یا کسی اور نقصان سے بچاؤ کے لئے ایک کاغذ پر لکھ کر صندوق یا دیگر سامان وغیرہ میں یہ اسماء وغیرہ رکھ دیں۔ تو ہر قسم کے نقصان سے وہ چیز محفوظ رہے گی اور اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گی۔ انشاء اللہ وہ اسماء یہ ہیں۔

اَللّٰہُ حَفِیْظٌ لَطِیْفٌ۔ قَدِیْرٌ بسم اُذُمیٌّ
حَسَنٌ قَیُّوْمٌ لَا یَنَامُ۔

خدا خود اس کی حفاظت کرے گا۔

دس اسماء شریف باری تعالیٰ

توریت کے باب توحید کی بیسویں آیت میں لکھا ہے کہ یہ دس نام تبارک تعالیٰ کے بہت بلند فضیلت رکھتے ہیں۔ جو شخص ان ناموں کو بعد درود اول و آخر گیارہ گیارہ بار اور ان دس اسماء کو پانچ سو مرتبہ پڑھے اگر وقت نہ ہو سکے تو ایک تسبیح ضرور پڑھے۔

شَرُالولذرعی جوسَامنوعـاً
عَالِمًاطیُوسُونًا سَلیخا مُلیخاً
مَلقُومًا یَا قَیُّومُ بِحقِ کٓھٰیٰعٓصٓ
وَ بِحقِ حٰمٓعٓسٓقٓ ط

کوئی دشمن یا کوئی بلا۔ اس کے اوپر حملہ آور نہیں ہو سکتی اور خصوصاً ان ناموں کے پڑھنے سے ہر قسم کی مفلسی دور ہو کر چند ماہ میں پڑھنے والا تونگر ہو جاتا ہے کیونکہ ان ناموں میں مثل مقناطیس کے جیسے اثر ہے۔ ہر برائی کو دور کرتا ہے۔ ہر بھلائی بھاگتی چلی آتی ہے۔

برائے بیداری وقت مقررہ

اگر کوئی رات کے کسی وقت میں بیدار ہونا چاہتا ہو تو سوتے وقت سورۃ کہف کے آخری رکوع میں ان الذین آمنوا تا آخر سورۃ تک ان چاروں آیات کی تلاوت تین تین بار کرے۔ پھر کہے اے اس آیت شریف کے خادمان مجھے فلاں وقت پر جگا دینا بابرکت ان آیتوں کے انشاء اللہ تعالیٰ وقت مقررہ پر بیدار ہو جاؤ گے۔

مجرب ہے۔

دیگر برائے بیداری وقت ضرورت

اکثر بزرگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وظیفہ پڑھنے کیلئے یا تہجد پڑھنے کو وقت مقررہ پر اپنا نام لے گا اور سوتے وقت کہے گا کہ مجھے فلاں وقت پر بیدار کر دینا ضروری ہے۔ فی الحقیقت یہ بھی درست ہے فوراً وقت پر بیدار ہو جائے گا۔

برائے زبان بندی حاسدان

اگر حاسدان کی زبان بندی کرنا چاہتے ہو تو جب چاند تنزل میں ہو رہا ہو یا قمر در عقرب ہو۔ یا قمر تحت الشعاعیں ہو تو یہ عمل زبان بندی کا کریں۔

منہ میں تھوڑی سی موم رکھ کر کسی سے بات نہ کریں۔ خاموش تنہائی کی جگہ میں بیٹھ کر حروف صوامت کے ساتھ معہ نام والدہ جس کی زبان بند کرنی منظور ہو لکھ کر تکسیر کرکے جب زمام یا لکل آئے تو پھر تمام حروف مرکب کرکے مطرب کریں پھر ایک سکہ کی پتری پر لکھ کر تختی کے حاشیے پر لکھیں۔

بستم ہوش وعقل وگوش وزبان
وحواس واحساس ظاہری وباطنی
فلاں بن فلانہ کی بستم شود۔

اور پھر اس پترے کو اندھیری کوٹھری میں وزن کے نیچے دبا دیں۔ پس حاسد کی زبان بند ہو جائے گی کہ بات بھی نہ کر سکے گا۔ حروف صوامت یہ ہیں۔

ا د و ہ ط ک ل م س ع ص ر

دوسرا طریقہ برائے عزت وسرخروئی

اس تعویذ کو لکھ کر دعائے برہتیہ پڑھ کر دم کرکے تعویذ بنا کر پاس رکھے۔ ہر قسم کی ذلت اس شخص کی طرف رخ نہ کرے گی۔ اور مدام خوش وخرم عزت وتمکنت سے زندگی بسر ہوگی۔ انشاء اللہ اس کے ہر قسم کے دشمن کی ذلت ہوگی اور ذلیل وخوار ہوں گے اگر حکمران کے سامنے جائے گا مثل موم کے حاکم ہو جائیں گے اور تمام مخلوق اس کی ماں باپ کی طرح خدمت کریں گے۔ جہاں جائے گا مخلوق کی نظروں میں عزیز رہے گا۔

عزمت علیکم یا معشر الجن والانس

۷۸۶

بسم	الله	الرَّحمٰن	الرَّحیم
الله	الرَّحمٰن	الرَّحیم	بسم
الرَّحمٰن	الرَّحیم	بسم	الله
الرَّحیم	بسم	الله	الرَّحمٰن

وشیاطین والارواح ان تجعلوا

حامل کتابی هذا انی عن کبیر محوسا

بخت کشادہ گردن

اگر کسی لڑکی یا لڑکے کی شادی نہ ہوتی ہو تو باوضو دعائے برھتیہ ایک مرتبہ و یا لطیفُ سو بار روزانہ ورد رکھیں۔ چند روز میں بخت کشادہ ہو کر ہر قسم کی کفالت ہوگی۔ مجرب ہے۔

آسیب یا جن کا اثر دور ہو

اگر کسی پر جن، دیو، پری یا کسی قسم کا دوسرا آسیب ہو جس سے مریض بڑے بڑے خواب اور ہمیشہ مختلف قسم کی بیماریوں میں رہتا ہو تو دعائے برھتیہ تعویذ بنا کر اس کا دھواں مریض کے ناک میں دیں خواہ کسی قسم کا آسیب ہو۔ یا گلے میں تعویذ بنا کر ڈال دیں۔ اچھا ہو جائے تو بہتر ورنہ دعائے برھتیہ کو کاغذ پر لکھ کر فتیلہ بنا کر اس کا دھواں مریض کی ناک میں دیں خواہ کسی قسم کا آسیب ہو فوراً بولنے لگ جائے گا۔ اور شور وغل مچائے گا کہ مجھے چھوڑ دو اگر عہد لے کر چھوڑ دیا جائے تو بہتر ہے۔ پھر اس مریض کے پاس کوئی آسیب نہ آئے گا۔ انشاء اللہ۔ ●●

ایک مقولہ

دنیا میں نامور وہ ہوتا ہے جو زیادہ شور مچائے لیکن کامیاب وہ ہوتا ہے جو خاموش رہے اور کام محنت اور سلیقہ سے کرے۔

علمِ نجوم اور اپریشن

(۱) نئے چاند سے پانچ یوم قبل اور پانچ یوم بعد کا وقت اپریشن کروانے کے لئے بہترین ہوتا ہے کیونکہ اس وقت جسم کے مائعات کا اتار اپنی کم ترین سطح پر ہوتا ہے۔ لہٰذا سوجن کا امکان کم ہوتا ہے۔

(۲) مکمل چاند سے پانچ یوم قبل اور پانچ یوم بعد کا وقت اپریشن کروانے کے لئے غیر موافق ہوتا ہے۔ اس وقت جسم کے مائعات کا چڑھاؤ اپنی بلند ترین سطح پر ہوتا ہے جس کی وجہ سے سوجن اور جریان خون کا خطرہ ہوتا ہے۔

(۳) جس دن سیارہ قمر کسی قسم کی نظر قائم نہ کرے وہ دن اپریشن کے لئے صحیح نہیں ہوتا نتیجے میں مزید پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ یا دوسرا اپریشن کروانا پڑتا ہے۔

(۴) سیارہ شمس یا قمر جس برج میں ہوں اس برج سے متعلق اعضاء کا اپریشن نہیں کروانا چاہئے اور جس وقت قمر برج جوزا، سنبلہ، قوس، حوت میں ہو ایسے وقت بھی اپریشن کروانے سے احتیاط کرنی چاہئے۔

(۵) قمر جب برج ثور، اسد، عقرب یا دلو میں ہو تو ایسا وقت اپریشن کروانے کے لئے بہتر ہوتا ہے ایسے وقت ہونے والا اپریشن منصوبے کے مطابق ہوتا ہے سرجن کے ہاتھ مستحکم رہتے ہیں اور کوئی پیچیدگی پیدا نہیں ہوتی۔

(۶) جس وقت قمر آپکی تاریخ پیدائش کے برج میں ہو اور سیارہ مریخ زحل نیپچون یورینس پلوٹو سے نحس نظر بنائے یا مقابلہ پر ہو تو اپریشن نہ کروائیں۔ اگر قمر اور مریخ کے نحس نظرات کے وقت اپریشن کروائیں تو اپریشن کے بعد زائد اخراج خون ہوتا ہے۔ سوجن اور ورم بڑھتا ہے۔

(۷) مریخ کی رجعت کے وقت بھی کیا گیا اپریشن خون کا زائد بہاؤ لاتا ہے اور ڈاکٹر سے غلطی بھی ہو سکتی ہے ایسے وقت سرجن اپنا استحکام اور مضبوطی کھو دیتے ہیں اور ناقابل اعتبار ہوتے ہیں۔ اپریشن کے وقت دخل اندازی ہوتی ہے یا سرجن کی توجہ کسی اور طرف مبذول ہو جاتی ہے اور وہ پوری توجہ سے اپریشن نہیں کر پاتا ہے۔

غذا کے ذریعہ علاج

اس بات پر غور کریں کہ "خوردن برائے زیستن" سے کیا مراد ہے؟ مذکورۃ الصدر بیانات سے ثابت ہو چکا ہے کہ درخت اور جانور تندرست جب ہی رہتے ہیں کہ جب ان کو ان کی قدرتی غذا ملتی رہے اور حفظان صحت کے قواعد کی پوری پوری پابندی ہوتی رہے۔ پانی اور ہوا بھی غذا ہی میں شامل ہو چکے ہیں۔ زندگی کے لئے روشنی اور گرمی بھی لازمی ہیں۔ قدرت نے روشنی اور گرمی آفتاب کے ذریعہ ہمیں عطا کی۔ ہوا ہمارے ارد گرد ہر جگہ موجود ہے مختلف ملکوں کی مختلف قدرتی آب و ہوا کے موافق ہمیں سایہ میں بیٹھنے کپڑا پہننے اور آگ سینکنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ چھاننے یا مقطر کرنے سے صاف پاکیزہ پانی حاصل ہو سکتا ہے۔ ترکاریوں اور میووں میں سے بھی پانی دستیاب ہو سکتا ہے۔ رہا یہ کہ صحت پر غذا کا کیا اثر ہوتا ہے اور علاج بالغذا کے خاص طریقے کیا ہیں۔ پس بخار اور دوسری سب سوزشی بیماریوں میں فاقہ بہترین علاج ہے۔ غلبۂ اشتہا کے وقت قدرے تازہ دودھ اور پانی اکسیر کا کام دیتا ہے۔ فاقہ ہمارا مجوزہ علاج ہے۔ اس لئے کہ جب ہم بیمار ہوتے ہیں تو بھوک کم ہو جاتی ہے۔ بھوک کا نہ لگنا قدرتی علاج ہے اور یہی بیماری کی علامت بھی ہے اور مرض کی حالت میں نہ صرف معدہ بلکہ کل اعضائے جسمانی اور نظام عصبی آرام کے خواہاں ہوتے ہیں جب بخار یا شدید مرضوں میں کھانا کھانا بند ہو جاتا ہے تو خون کی مقدار گھٹنے سے دل کی محنت گھٹ جاتی ہے۔ اسی طرح قوت ہاضمہ کو بھی کام نہیں کرنا پڑتا۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نظام عصبی کی صحت بحال ہو جاتی ہے۔ نوے فیصدی مریضوں میں زکام زیادہ کھانے کا نتیجہ ہوتا ہے۔ زکام کے مریضوں کو اس کا نہایت ہی عمدہ علاج جو معلوم ہے۔

وہ فاقہ اور آرام ہے۔ بدہضمی بیماریوں کی ماں ہے۔ ضعف دل کے بیماروں میں ۸۰ فیصدی ایسے بیمار ہوتے ہیں۔ جن کو دل کی بیماری فساد معدہ سے لاحق ہوتی ہے۔ بدہضمی، بےخوابی لرزہ، مالیخولیا، جنون اور درد سر کی شکایت ہوتی ہے۔ فساد معدہ میں کمزوری دماغ لازمی ہے۔ دس بیماروں میں سے نو بیمار چند روز کے فاقہ، مناسب غذا عمدہ چپاتی اور پھل کھاتے رہنے سے تندرست اور اچھے ہو جاتے ہیں۔ اگر مرض کا موجب بسیار خوری نہ ہو بلکہ اور قسم کی بے قاعدگیاں اور بیہودگیاں ہیں۔ جن سے اعصاب کے فعل و حرکت میں نقص لاحق ہو گیا ہو تو اس صورت میں اعصاب کو گرم ہوا یا نمدار چادر سے تحریک دے سکتے ہیں۔ اگر اعصاب میں سردی نفوذ کی ہوئی ہو تو گرم پانی اور مالش سے اعصاب کو قوت و حرکت پہنچا سکتے ہیں۔ مقوی اور خون پیدا کرنے والے پھلوں سے جسم کو طاقت پہنچا سکتے ہیں۔ اعصاب کو قدرتی اغذیہ مثلاً انگور، آم، سیب اور تیتر بٹیر کے گوشت سے از سر نو تر و تازہ کر سکتے ہیں۔ بے قاعدگی اور بیہودگی کو ترک کرنے سے قدرت کی دی ہوئی نعمتوں پر شاکر رہنے سے صحت یقینی ہے۔ قواعد حفظان صحت پر عامل نہ ہونا۔ خالص پانی اور قدرتی اغذیہ کو ترک کر کے شراب چائے قہوہ اور سور کے گوشت پر زندگی بسر کرنا قانون قدرت کو توڑنا ہے۔ قوانین قدرت پر عامل رہنے اور اسباب صحت کو ترک نہ کرنے سے تندرستی انسان کے ہاتھ میں ہے۔ کسی کو یہاں تک بھوکا ماریں کہ قریب المرگ ہو جائے اور معدہ بالکل ہی غذا ہضم نہ کر سکے اور غدود خون کو پیدا نہ کر سکیں۔ تو ایسی صورت میں مریض لاعلاج ہوتا ہے۔

قدرت نے طبیعت میں وہ قوت ازالہ امراض کی ودیعت کی ہے۔ جس کا ہمیشہ صحت کی طرف میلان رہتا ہے۔ یہ خاص قوت خداداد جدا کئے ہوئے ہاتھ پاؤں کو دوبارہ نہیں بنا سکتی ہے۔ لیکن سخت مریضوں کو تندرست ہوتے دیکھتے ہیں۔ ان سب حالتوں میں جراح اور حکیم نہیں بلکہ قدرت ہی صحت بخشتی ہے۔ فرض کرو کہ ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ جراح ہڈیوں کو ان کی جگہ پر لگا سکتا ہے۔ اس کے سوا اور کچھ نہیں کر سکتا ہے۔ قدرت استخوانی مادہ اس مقام پر لاتی ہے۔ جہاں اس کی ضرورت ہے اور ٹوٹے ہوئے ٹکڑوں کو جوڑ دیتی ہے۔ حکیم کا اس میں کچھ دخل نہیں ہوتا۔ وہ صرف آرام غذا اور علاج کی چند شرائط ہی بتا سکتا ہے۔ زخموں کی بھی یہی حالت ہوتی ہے۔ بیرونی آلائش تو انسان دور کر سکتا ہے اور زخم کے منہ کو ملا سکتا ہے اور سوزش کو بھی عندالضرورت گھٹا سکتا ہے۔ لیکن نئے مادہ کا ایک ذرہ یا عضلہ یا عصب کا ایک ریشہ بھی انسان پیدا کر کے نہیں لگا سکتا۔ انسان کی طاقت میں شفا نہیں ہے جلد کے تفصیہ یا اس کی مناسب تقویت کے لئے انسان مدد دے سکتا ہے اور بعض اوقات اندرونی رکاوٹیں بھی دور کر سکتا ہے۔ لیکن نظام عصبی اپنا فعل خود بخود ادا کرتے ہیں۔ حکیم حرارت کم و بیش کر سکتا ہے اور حرکت کے تیزی و سستی گھٹا بڑھا سکتا ہے۔ لیکن زہریلے مادہ کو جذب کرنا اور تندرست مادہ کو مناسب مقام پر لانا قدرت کے ہاتھ میں ہے "شَفَاءٌ مِنْ جَانِبِ اللّٰہِ" کا مقولہ واقعی درست ہے۔ ایک دفعہ آنکھوں کا ایک مشہور حکیم شہر لندن سے ایک کپتان کی مجروح آنکھ کے معائنہ کے لئے بلایا گیا۔ اس نے کہا "کپتان صاحب کی ازالہ شکایت کے لئے قدرت حق الوسع معاون ہے" قدرت جو کچھ کر سکتی ہے ہمیشہ کرتی رہتی ہے اور انسان صرف اصول و شرائط میں تغیر و تبدل کر سکتا ہے اور صحت کے لئے شرطیں لازمی ہیں۔ آرام، صفائی ہوا، اور غذا، ہمدردی اور امید مرض کو دور کرتی اور خوش اخلاقی کا لازمہ ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادت کو ہر مسلمان پر فرض قرار دیا ہے۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ "حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ" یعنی مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔ سلام کا لوٹانا، بیمار پرسی کرنا، جنازہ کے ساتھ چلنا، دعوت کو قبول کرنا اور چھینک کا جواب دینا۔ ایک دوسری روایت میں فرماتے ہیں۔ لِلْمُؤْمِنِ عَلَی الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ يَعُودُهُ إِذَا مَرِضَ وَيَشْهَدُهُ إِذَا مَاتَ. وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ. وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ، وَيُشَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ وَيَنْصَحُ لَهُ إِذَا غَابَ أَوْ شَهِدَ" یعنی مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں۔ اگر بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے۔ اگر مر جائے تو اس کے کفن میں شریک ہو۔ اگر پکارے تو بولے اگر ملاقات ہو تو اس کو سلام کرے اگر چھینکے تو اس کی چھینک کا جواب دے اور ظاہر غائب اس کی خیر خواہی کرے۔ اسلام نے جو کافہ انام کی ہمدردی میں اپنی آپ ہی نظیر ہے۔ غیر مسلم کی عیادت کو بھی مستحسن قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ اس حدیث سے مظہر ہے "اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُودُوا الْمَرِيضَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ" یعنی بھوکے کو کھانا کھلاؤ۔ بیمار کو پوچھو اور اسیر کو رہا کرو۔ جس میں مسلم و غیر مسلم کی کوئی قید موجود نہیں ہے۔ اصول مذہب اسلام پر عامل ہونا نہ صرف ہمارے قلبی گناہوں کا ہی تدارک ہے۔ بلکہ ہمیں دنیا میں پاک اور تندرست زندگی عطا کرنے کا بھی ضامن ہے۔ لیکن قدرتی طریق اور سب سے بڑا اصول علاج کا یہ ہے کہ بدن کی ساخت اور اعصاب کی پرداخت عمدہ ہو تاکہ پاکیزہ اور صاف خون پیدا ہوتا ہے۔ خون کا مادہ غذا ہے۔ عمدہ غذا سے عمدہ خون بن سکتا ہے۔ بدن کی اچھی صحت اور بناوٹ خون کے عمدگی پر منحصر ہے۔ علاج بالغذا سے ہماری یہی مراد ہے۔ خوردن برائے زیستن، علاج بالغذا کا مقدم اصول ہے۔ یورپ میں ایک علاج "انگوری علاج" کہلاتا ہے۔ شہر پیرس کے باشندے ضعیف، مضمحل، بدہضمی میں گرفتار اور عیاشی کے شکار ہوتے ہیں۔ وہ دیہات کی کھلی اور تازہ ہوا کھا کر انگوروں پر اوقات بسر کر کے تندرست ہو جاتے ہیں۔ تین چار پونڈ انگور ہر روز ناشتہ کرتے ہیں۔ روٹی وزن میں ۸ سے ۱۲ اونس تک کھانی چاہئے اور انگور بقدر برداشت طبیعت کسی چیز کے پینے کی احتیاج نہیں۔ کیونکہ انگور میں خالص مقطر پانی بکثرت ہوتا ہے۔ اس میں پرورش کے اجزاء بدرجہ کمال پائے جاتے ہیں اور اس علاج سے مریض اس طرح صحت یاب ہو جاتے ہیں کہ ہر روز ان کا ردی غلیظ اور زہریلا مادہ جسم سے نکلتا رہتا اور اس کی جگہ نیا پاکیزہ اور صحت بخش مادہ پیدا ہو جاتا ہے۔ ہر ایک علاج کا حقیقی اصول یہی ہے۔

اگلے زمانہ میں حکیم لوگ لوگوں کی شریان چیر کر بہت سا "خراب خون" ان کے بدن سے نکالا کرتے تھے تاکہ اس کی جگہ صاف خون بھر جائے لیکن موجودہ تحقیقات سے یہ ضروری علاج ثابت نہیں ہوتا۔ خون کی عفونت جلد کے مساموں سے پھیپھڑوں گردوں اور آنتوں سے نکلتی رہتی ہے۔ ہم ان محافظانِ صحت کو نہانے ورزش اور مالش کرنے، چلنے پھرنے، ہوا خوری کرنے اور عمدہ اغذیہ کے کھانے سے کافی مدد پہنچا سکتے ہیں۔ وہ اس طرح صاف ستھرے رہتے ہیں۔ کسی مرض میں مبتلا نہیں رہتے اور اپنے فرائض کو باقاعدہ ادا کرتے رہتے ہیں۔

انگوروں اور آلوؤں کے رس سے خارش پیدا ہو جاتی ہے۔ کھٹے اور نمکین پھلوں سے اس کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ لیموں کا پانی خارش کو دور کرتا ہے اور ایسا ہی تازہ میوے اور ترکاریاں اس کے لئے مفید ہیں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بڑے جہاز کے لوگوں میں خارش کا مرض پھیلا تو ان میں سے دس بارہ لوگ جن کی خدمت نہ کی جاسکتی تھی۔ ایک جزیرہ میں جاکر چند ہفتہ رہ کر صحت یاب ہو گئے اور جو ڈاکٹروں کے زیر علاج تھے وہ چند مہینوں میں تندرست ہوئے۔ تحقیقات سے معلوم ہوا کہ اس جزیرہ کی ترکاریوں اور میوؤں کی خاصیت خارش کے لئے مفید ہے۔ ردی مادہ کا اخراج صفائی سے ہو سکتا ہے۔ مرض کی حالت میں صفائی اور عمدہ اغذیہ معاون طبع ہیں۔ طبیعت کی تقویت کا نتیجہ صحت ہے خون سے جسم نشو و نما پاتا ہے اور اعصابی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ کمی خون میں دماغ کام نہیں کر سکتا۔ خون عمدہ اور صاف ہونا ضروری ہے۔ اگر دماغ میں خون کم پہنچے تو ضعف اور غشی طاری ہوتی ہے۔ زیادہ پہنچے تو اس کا نتیجہ بھی یہی ہے جو کہ اجتماع خون کے لئے لازمی ہے۔ اگر خون متعفن ہو تو دماغ بھدا اور کاہل ہو جاتا ہے۔ اگر خون میں آکسیجن نہ ہو تو چہرہ زرد اور طبیعت سست ہونے لگتی ہے۔ اگر خون زہریلا ہو تو تمام جسم میں زہر اثر کر جاتا ہے۔ افیون یا شراب کا نشہ اس کا بیّن ثبوت ہے۔ خون میں اثر کرنا تو درکنار بلکہ بعض کا قول ہے کہ بیر شراب پینے والوں کو بیر شراب ہی دکھائی دیتی ہے اور یہ بھی واقعی درست خون جو عمدہ روٹی یا عمدہ میووں سے بنتا ہے وہ دماغ اور بدن کے کل اعضاء کی پرورش نہایت عمدگی سے کرتا ہے۔

انگور مقوی غذا ہے۔ یہ سال بھر تازہ رہ سکتا ہے۔ انگور کا مربہ بنا لیا جائے تو سالوں تک درست رہ سکتا ہے۔ خشک انگور جن کو مویز بھی کہتے ہیں اتنا پانی جذب کر سکتے ہیں کہ جتنا ان میں سے خشک ہو جاتا ہے اور انگور سے خون عمدہ بنتا ہے۔

پرورش کرنے کا مادہ آم، خربوزہ، انگور، ناشپاتی وغیرہ سب میں ہوتا ہے۔ انسان نارنگی پر بھی زندگی بسر کر سکتا ہے۔ لیکن گو دیدار پھل مثل انجیر، خرمہ، ناشپاتی، سیب وغیرہ میں پرورش کا مادہ زیادہ ہوتا ہے۔ بلکہ امریکہ میں جانوروں کو سیب، آڑو، کھلا کر موٹا تازہ کرتے ہیں اور نیو جرزی اور ڈیلاویر میں سینکڑوں مربعوں یا ہزاروں بیگھوں میں آڑو کے درخت ہوتے ہیں۔ اچھی فصل میں درخت کے بوجھ سے ٹوٹنے لگتے ہیں اور فصل کی پیداوار اس قدر زیادہ ہوتی ہے کہ لوگ نہ جمع کر سکتے ہیں اور نہ ہی بڑے بڑے شہروں میں کھپ سکتی ہے۔ پھلوں کو ان دنوں کپّوں میں بھر کر ہزار ہا من محفوظ رکھے جاتے ہیں اور جلد خشک کرنے والی کلوں کے ذریعہ ضائع ہونے سے بچائے جاتے ہیں اور فرائض مذہبی کی ادائیگی کا انحصار صحت پر ہے کوہ میلون کے قریب دریا سیورن کی وادی کے پاس دریا ایون گرتا ہے۔ ملک انگلستان میں سب سے عمدہ اور خوشنما ترین زرخیز دریا ایون کی وہ وادی ہے جو قصبہ ایوزہام کے اردگرد ہے۔ جس کے صدہا میل مربعہ پر باغ باغیچے واقع ہیں۔ جن میں موسم گرما میں ہزار عورتیں اور بچے گاجر، گوزبیری، بیر، شہتوت، وغیرہ جمع کرنے کی نوکری کرتے ہیں اور جو ریل گاڑیوں پر لاد لاد کر قصبہ جات شمالی میں شہر گلوسگو تک پہنچائے جاتے ہیں۔

اناج اور میوہ کی پرورش کرنے والی قوت یا جوہر تخمیر سے (جس سے شراب بنتی ہے) بدل جاتی ہے سیب کچے پکے کھا کر بھی انسان جی سکتا ہے۔ ہر سال بے حساب عمدہ میوجات شراب بنانے میں ضائع کئے جاتے ہیں۔

تخم اطالیہ میں عمدگی سے بوئی جاتی ہے یہاں کے کاشتکار اور زمیندار پیداوار کی افراط سے یکساں فائدہ اٹھاتے ہیں۔ انگلینڈ میں میوجات کے درخت بہت کم لگائے جاتے ہیں۔ غالباً یہاں کے زمینداروں کو اس کا شوق نہیں ہے۔

•••

ایک پروفیسر کے بھیس میں بدروح

حبیب اور نظام دونوں بہت گہرے دوست تھے۔ گاؤں بھر میں ان کی دوستی کو رشک کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ وہ دونوں بچپن کے دوست تھے اور اب جوان ہونے کے بعد بھی ان کی دوستی قائم تھی۔ حبیب ایک اچھا ٹیلر ماسٹر تھا اور اس نے گاؤں میں ہی دکان کھول رکھی تھی جبکہ نظام شہر سے مختلف اشیاء لاکر گاؤں میں بیچا کرتا تھا۔ اس نے بھی گاؤں میں ایک چھوٹی سی دکان لے رکھی تھی۔ جب نظام شہر گیا ہوتا تو اپنے چھوٹے بھائی ذیشان کے حوالے دکان کر جاتا تھا کہ اس کی غیر موجودگی میں بھی کام چلتا رہے۔ ایک روز نظام شہر جانے کے لئے بس سٹینڈ پر آیا تو حبیب بھی اس کے ساتھ تھا۔ وہ اسے رخصت کرتے آیا تھا۔ "تو کتنے روز میں واپس آجائے گا؟" حبیب نے نظام سے پوچھا۔ "اس مرتبہ میں جلدی واپس آجاؤں گا کیونکہ اس مرتبہ مجھے صرف لاہور ہی جانا ہے اور کہیں نہیں جانا اس لئے پانچ چھ دن میں واپس آجاؤں گا۔" نظام نے جواب دیا۔ "بس تو پھر ٹھیک ہے ۔۔۔ تیرے واپس آنے کے بعد ہم اس پروفیسر سے ملنے چلیں گے۔" حبیب نے کہا۔ "ہاں ہاں بالکل ۔۔۔ اس سے ملنا ضروری ہے۔" نظام نے کہا۔ "باؤ جی! آپ لوگ اندر بیٹھ جائیں ۔۔۔ بس روانہ ہونے والی ہے۔" بس کے کنڈیکٹر نے نظام اور حبیب سے کہا۔ "او یار! یہی اندر بیٹھے گا کیونکہ اس نے جانا ہے۔" حبیب نے ہنس کر کنڈیکٹر سے کہا تو وہ بھی مسکرا دیا۔ پھر وہ آس پاس کھڑے لوگوں سے بولا۔ "بھئی جس جس نے جانا ہے وہ بس میں بیٹھ جائے۔" "اچھا یار! میں اب چلتا ہوں۔" نظام نے حبیب سے بغلگیر ہوتے ہوئے کہا۔ پھر کچھ دیر بعد وہ بس میں بیٹھ گیا۔ کچھ ہی دیر بعد بس نے ہارن بجائے اور رینگنے لگی تو نظام اور حبیب نے ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر الوداعی ہاتھ ہلائے اور بس روانہ ہو گئی۔ "تم نے کہاں جانا ہے؟" نظام کے ساتھ بیٹھے ہوئے شخص نے بے تکلفانہ انداز میں اس سے پوچھا۔ "لاہور جانا ہے یار۔" نظام نے بھی بے تکلفانہ انداز میں جواب دیا۔ پھر قدرے توقف کے بعد اس نے کہا۔ "تم ہمارے گاؤں کے نہیں لگتے ہو۔۔۔ کہاں سے آئے ہو؟" "میرا نام رشید ہے۔ میں فیصل آباد سے آیا تھا تمہارے گاؤں۔" اس شخص نے نظام کو بتایا۔ "کس کے گھر آئے تھے؟" نظام نے پوچھا۔ "پروفیسر کے پاس آیا تھا۔" رشید نے جواب دیا تو نظام کو جیسے ایک جھٹکا سا لگا۔ پھر اس نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے پوچھا۔ "تم پروفیسر کے رشتہ دار ہو؟" "دوست ہے وہ میرا۔" رشید نے بتایا۔ نظام نے ایک گہرا سانس لیا پھر کچھ دیر تک سوچنے کے بعد بولا۔ "یار! اس پروفیسر کے بارے میں بڑی عجیب عجیب باتیں پھیلی ہوئی ہیں گاؤں میں ۔۔۔ کیا وہ حقیقت ہیں؟" "کیا باتیں پھیلی ہوئی ہیں؟" رشید نے دھیرے سے مسکراتے ہوئے پوچھا پھر اس نے جیب سے سگریٹ کا پیکٹ نکال لیا۔ نظام کے جواب دینے سے پہلے ہی اس نے پوچھا۔ "سگریٹ پیتے ہو؟" "میرے پاس ہے سگریٹ۔" نظام نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا۔ "ارے تو یار یہ لو نا، پیو۔" رشید نے پیکٹ میں سے ایک سگریٹ کو تھوڑا سا باہر نکال کر نظام کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ نظام نے سگریٹ انگلیوں میں دبا لیا تو رشید نے بھی ایک سگریٹ نکالنے کے بعد اسے ہونٹوں میں دبا لیا۔ پھر اس نے ماچس کی تیلی جلاکر دونوں سگریٹ سلگائے اور بولا۔ "ہاں ۔۔۔ اب بتاؤ پروفیسر کے بارے میں کیا باتیں پھیلی

ہوئی ہیں گاؤں میں؟" "کچھ لوگ کہتے ہیں کہ وہ کوئی پراسرار مخلوق ہے کیونکہ جن کھنڈرات میں وہ رہتا ہے وہاں کوئی نہیں رہ سکتا۔۔۔ وہاں جنوں، بھوتوں کا ڈیرا ہے، رات میں خوفناک آوازیں آتی ہیں ان کھنڈرات سے، شعلے اٹھتے دکھائی دیتے ہیں۔۔۔ اور یہ باتیں ابھی سے نہیں نہایت عرصے سے ہو رہی ہیں۔ اس گاؤں میں ہی پیدا ہوا ہوں۔۔۔ جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے ان کھنڈرات کے بارے میں یہی سنا ہے کہ وہاں بھوتوں اور جنوں کا قبضہ ہے، پھر پروفیسر وہاں آرام سے کیسے رہ رہا ہے؟ وہ کہتا ہے کہ وہ وہاں تحقیق کر رہا ہے۔" نظام اپنی بات ختم کرنے کے بعد سوالیہ نگاہوں سے رشید کی طرف دیکھنے لگا۔ "تم نے اپنی زندگی میں کبھی کھنڈرات میں کچھ دیکھا ہے؟" رشید نے اس سے پوچھا اور سگریٹ کا دھواں اندر کھینچنے لگا۔ "نہیں۔۔۔ میں نے تو کچھ نہیں دیکھا۔

لیکن دوسرے لوگوں نے بہت کچھ دیکھا ہے۔" نظام نے جواب دیا۔ رشید دھیرے سے مسکرا کر بولا۔ "بس یہی تو بات ہے کہ اس طرح کی باتیں مشہور ہو جاتی ہیں۔۔۔ اب دیکھو تم نے وہاں کچھ نہیں دیکھا اور تم کہہ رہے ہو کہ کھنڈرات میں جنوں بھوتوں کا قبضہ ہے، میں اگر تمہاری بات مان لوں اور اسے آگے بڑھاؤں تو یہ بات نہ جانے کہاں سے کہاں پہنچ جائے گی، میرا خیال ہے کہ تم تک بھی یہ بات اسی طرح پہنچی ہے جبکہ حقیقت میں کبھی کسی نے کچھ نہیں دیکھا۔" "ایسی بات نہیں ہے۔۔۔ ہمارے گاؤں کے بہت سے لوگوں نے بھوتوں اور بدروحوں کو دیکھا ہے۔" نظام نے کہا۔ "ہو سکتا ہے انہیں غلط فہمی ہوئی ہو۔" رشید نے خیال ظاہر کیا۔ "او یار! ایک دو انسانوں کو تو غلط فہمی ہو سکتی ہے سو پچاس کو تو نہیں ہو سکتی۔" نظام نے دھیرے سے ہنس کر طنزیہ انداز میں کہا۔ "بہرحال! میں نہیں مانتا اور میرا دوست پروفیسر بھی ایسی باتوں کو نہیں مانتا اس لئے وہ بڑے مزے سے ان کھنڈرات میں رہ رہا ہے اور اپنا تحقیق کا کام کر رہا ہے۔۔۔ میں بھی ایک دو روز میں واپس آجاؤں گا اور پھر پروفیسر اور میں مل کر کام کریں گے۔" رشید نے کہا۔ "تم لوگ کیا تحقیق کر رہے ہو؟" نظام نے پوچھا۔ "دراصل ہمیں عالمی سطح کے ایک رسالے کے ذریعے معلوم ہوا تھا کہ اس گاؤں میں اور جہاں کھنڈرات ہیں اس جگہ پر کچھ قیمتی اشیاء دفن ہیں۔۔۔ ہم نے انہی اشیاء کی تلاش میں یہاں کام شروع کیا ہے۔" رشید نے

بتایا۔ نظام ایک گہرا سانس لے کر کچھ سوچتا رہا پھر بولا۔ "وہ قیمتی اشیاء کیا ہیں؟۔۔۔ ہیرے جواہرات۔۔۔ سونا چاندی یا کچھ اور؟" "رسالے نے اس بارے میں لکھا ہے کہ اس نے جس کتاب سے وہ مضمون لے کر چھاپا ہے وہاں صرف یہ لکھا ہے کہ قیمتی اشیاء اس علاقے میں دفنائی گئی تھیں۔۔۔ یہ تقریباً پانچ سو سال پہلے کی بات ہے۔" رشید ابھی مزید کچھ کہنا چاہتا تھا کہ نظام نے اس کی بات کاٹ کر ہنستے ہوئے کہا۔ "پانچ سو سال۔۔۔ وہ قیمتی چیزیں تو نہ جانے کب کی لے گئے ہوں گے لوگ۔" "تم صحیح کہتے ہو۔۔۔ مضمون میں لکھا گیا ہے تقریباً دو سو سال پہلے اس علاقے میں اچھی طرح ان قیمتی اشیاء کی تلاش کی گئی تھی لیکن یہاں سے کچھ نہیں ملا تھا، اس کے باوجود کچھ محققین کا خیال ہے کہ وہ چیزیں اب تک یہیں کہیں دفن ہیں۔" رشید نے بتایا۔ نظام چند لمحے سوچنے کے بعد بولا۔ "پھر تو تم لوگ اپنا وقت ضائع کر رہے ہو۔" رشید نے سگریٹ کا ایک گہرا کش لیتے ہوئے گردن کو دھیرے سے اثبات میں ہلایا اور بولا۔ "ہو سکتا ہے ہماری محنت ضائع جائے لیکن یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہم لوگوں کو وہ قیمتی اشیاء مل جائیں۔" "رسالے میں مضمون چھپنے کے بعد تو اور لوگوں کو بھی تم لوگوں کی طرح قیمتی اشیاء حاصل کرنے کا شوق پیدا ہوا ہوگا۔۔۔ کیا کوئی اور یہاں نہیں آیا؟" نظام نے رشید سے پوچھا اور سگریٹ کا کش لینے لگا۔ "نہیں ابھی تک تو ہمیں یہاں کوئی نہیں ملا۔ ہو سکتا ہے کہ باقی لوگ تمہاری طرح سوچ رہے ہوں کہ خوامخواہ وقت ضائع ہوگا۔" رشید نے مسکرا کر کہا تو نظام بھی خجالت کے ساتھ مسکرا دیا۔ پھر کچھ دیر بعد اس نے رشید سے پوچھا۔ "کیا تم لوگ وہاں پر کھدائی کرتے ہو؟" رشید نے کچھ دیر سوچنے کے بعد جواب دیا۔ "نہیں۔۔۔ ہمارا کچھ اور طریقہ کار ہے۔" "وہ کیا ہے؟" نظام نے دلچسپی سے پوچھا۔ "اگر تمہیں یہ جاننے کا شوق ہے تو جمعرات کو تم مجھے ان کھنڈرات میں مل لینا، وہاں تم خود ہی دیکھ لوگے کہ میں اور پروفیسر کس طرح کام کرتے ہیں۔" رشید نے کہا اور جواب طلب نگاہوں سے نظام کی طرف دیکھنے لگا۔

نظام کچھ دیر سوچنے کے بعد بولا۔ "ٹھیک ہے۔۔۔ میں تمہیں جمعرات کو وہاں مل لوں گا، اس وقت تک میں بھی واپس آجاؤں گا۔۔۔ میرے ساتھ میرا دوست حبیب بھی ہوگا۔۔۔ ویسے میں اور حبیب کچھ دنوں سے پروگرام بنا رہے تھے کہ کھنڈرات

کی طرف جاکر پروفیسر کے بارے میں معلومات کریں گے اور گاؤں والوں کو حقیقت سے آگاہ کریں گے کیونکہ گاؤں کے اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ پروفیسر بھی کوئی بدروح ہے۔" "ہاہاہا۔" رشید نے نظام کی بات پر ایک بلند قہقہہ لگایا۔ پھر اپنے ہاتھ میں پکڑی سگریٹ کا آخری کش لینے کے بعد اسے بس کی کھڑکی سے باہر پھینکنے کے بعد بولا۔ "یار! مجھے تو اس بات پر ہنسی آتی ہے کہ لوگوں کو ذرا سا بہانہ مل جائے پھر وہ کسی کو بھوت اور بدروح بنانے میں دیر نہیں لگاتے۔"

نظام خجالت کے ساتھ ہنسنے لگا پھر بولا۔ "ویسے تم صحیح کہتے ہو، میں اور میرا دوست جلیب بھی بھوتوں اور بدروحوں پر زیادہ یقین نہیں رکھتے لیکن جب لوگ زیادہ ہی یقین دلاتے ہیں تو ہمیں کچھ کچھ یقین آنے لگتا ہے..... خیر اس سے پہلے بھی کئی مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ کھنڈرات میں آکر کوئی رہا یا وہاں سے قہقہے سنائی دیئے یا روشنی دکھائی دی تو ہمارے گاؤں کے مولوی صاحب نے ان باتوں کا پتہ لگا کر گاؤں والوں کو حقیقت بتائی۔" "کیا بتایا تھا مولوی صاحب نے؟" رشید نے جلدی سے پوچھا۔ "ایک مرتبہ تو کچھ لوگ کھنڈرات میں آکر ٹھہرے تھے، گاؤں والے انہیں بدروحیں سمجھے پھر مولوی صاحب نے کھنڈرات میں موجود لوگوں سے بات چیت کے بعد بتایا کہ وہ بدروحیں نہیں بلکہ گورنمنٹ کے لوگ ہیں جو اپنے کسی کام سے کھنڈرات میں ٹھہرے ہیں۔" نظام نے بتایا۔ "اور قہقہوں وغیرہ کے بارے میں مولوی صاحب نے کیا بتایا؟" رشید نے دلچسپی سے پوچھا "اس بارے میں ان کا کہنا تھا کہ وہ بدروحوں کے قہقہے ہیں جو مستقل قیام نہیں کرتیں، ان کے کہنا تھا کہ بدروحیں کچھ دنوں میں خود ہی یہاں سے چلی جائیں گی اور ایسا ہی ہوا کہ کچھ ہی دنوں بعد قہقہے بند ہوگئے اور روشنی بھی نظر نہیں آئی۔" نظام نے بتایا۔ "تو اب پروفیسر کے بارے میں مولوی صاحب نے کیا کہا ہے؟" رشید نے پوچھا۔ "دراصل مولوی صاحب آج کل شدید بیمار ہیں اس لئے وہ کہیں آجا نہیں سکتے، کافی کمزور بھی ہوگئے وہ اس لئے اٹھنا بیٹھنا بھی ان کے لئے مشکل ہو رہا ہے لہٰذا اب گاؤں کے لوگوں نے مشورہ کیا تھا کہ کچھ لوگ جاکر پروفیسر کے بارے میں پتہ لگائیں کہ وہ کیا ہے، ویسے کچھ لوگوں کا یہ بھی خیال ہے کہ پروفیسر انسان ہی ہے اور اپنے کسی خاص کام سے کھنڈرات میں ٹھہرا ہوا ہے اور پھر اکثر وہ گاؤں کے ہوٹل پر چائے پینے بھی آتا ہے۔ جہاں وہ کسی سے زیادہ بات نہیں کرتا۔ صرف اس نے ہوٹل والے کو یہ بتایا تھا کہ وہ پروفیسر ہے اور اپنے کسی خاص کام سے کھنڈرات میں ٹھہرا ہوا ہے۔" نظام نے بتایا۔ "تو اس نے بالکل صحیح بتایا ہے اپنے بارے میں لیکن گاؤں کے کچھ وہمی لوگ اسے بدروح قرار دینے لگے، اس میں اس بیچارے کا کیا قصور ہے؟" رشید نے مسکرا کر کہا۔ "ویسے میں اور میرا دوست تمہارے پاس ضرور آئیں گے لیکن تمہیں ہمارا ایک کام کرنا ہوگا!" نظام نے کہا۔ "وہ کیا؟" رشید نے جلدی سے پوچھا۔ "تم پروفیسر سے کہنا کہ اگر اسے برا نہ لگے تو تم دونوں کسی روز میرے گھر کھانا کھا لینا..... اس طرح میں گاؤں کے لوگوں کو بھی بلا لوں گا۔ پروفیسر کی طرف سے ان کا شک ختم ہوجائے گا اور میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ میرے دوست جلیب اور مجھ سے جو کچھ ہوسکا ہم لوگ تمہارے لئے کریں گے مگر ایک بات کا خیال رکھنا۔" نظام نے کہا۔ "وہ کیا؟" رشید نے جلدی سے نظام کی بات کاٹ کر پوچھا۔ "تم لوگ گاؤں والوں کو یہ نہیں بتانا کہ تم لوگ قیمتی اشیاء تلاش کر رہے ہو بلکہ انہیں بتانا کہ تم لوگ یہاں آثارِ قدیمہ کی تلاش میں ہو..... اگر تم یہ بتاؤ گے کہ تم لوگ قیمتی اشیاء کی تلاش میں ہو تو ہوسکتا ہے کہ کچھ لالچی لوگ تم لوگوں کے پیچھے لگ جائیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ اگر تم لوگ قیمتی اشیاء تلاش کرلو تو وہ لوگ تمہیں مار ڈالیں اور خود وہ قیمتی اشیاء لیکر غائب ہوجائیں۔" نظام نے رشید کی بات کا جواب دیا۔ "ٹھیک ہے..... جیسا تم کہتے ہو میں ویسا ہی کروں گا..... ویسے تم جیسے سمجھدار آدمی سے دوستی کرنے کو جی چاہتا ہے۔" رشید نے کہا اور نظام کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھ کر ہاتھ بڑھا دیا۔ نظام نے بھی مسکرا کر اس کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔

نظام بدھ کو واپس گاؤں پہنچ گیا۔ اس وقت وہ جلیب کی دکان پر بیٹھا تھا۔ جلیب اپنا کام بھی کرتا جا رہا تھا اور اس سے باتیں بھی کرتا جا رہا تھا۔ نظام جلیب کی دکان پر کام کرنے والے کاریگر اختر کے جانے کا انتظار کر رہا تھا تاکہ وہ رشید والے مسئلے پر اس سے بات چیت کرسکے۔ کچھ دیر بعد اختر چلا گیا تو نظام نے جلیب سے کہا۔ "شکر ہے یار..... یہ اختر تو گیا میں سوچ رہا تھا کہ پتہ نہیں کب تک وہ کام کرے گا۔" جلیب نے بھنویں سکیڑ کر نظام کی طرف دیکھا اور پوچھا۔ "کیا کوئی خاص

بات کرنی ہے تم نے؟" "ہاں یار ــــ ایک خاص بات ہی کرنی ہے۔" نظام نے پہلو بدلتے ہوئے کہا۔ "ہاں تو بول بھی یار۔" حبیب نے قدرے بے چینی سے کہا۔ "یار پروفیسر کے بارے میں کچھ پتہ چلا ہے۔" نظام نے کہا۔ "کیا پتہ چلا ہے؟" حبیب نے بے چینی کے ساتھ پوچھا اور اپنا کام چھوڑ کر نظام کے پاس آکر بیٹھ گیا۔ نظام نے اسے رشید سے ہونے والی ملاقات کے بارے میں سب کچھ بتا دیا۔ حبیب کسی سوچ میں پڑ گیا پھر بولا۔ "ویسے مجھے شروع ہی سے اس بات کا کافی حد تک یقین تھا کہ پروفیسر کوئی بدروح وغیرہ نہیں ہے، ہاں البتہ اس کا پُراسرار رویہ دیکھ کر میں کبھی کبھی یہ سوچتا تھا کہ کہیں وہ کوئی ایسا مجرم نہ ہو جو یہاں کھنڈرات میں آکر رہ رہا ہے؟" "خیر ــــ اب کل ہم دونوں کھنڈرات کی طرف چلیں گے۔" "وہاں رشید بھی مل جائے گا اور وہ ہماری ملاقات پروفیسر سے بھی کروا دے گا پھر ہم اسے اپنے گھر پر کھانے کی دعوت بھی دے دیں گے۔" نظام نے کہا۔ "ٹھیک ہے ــــ کل کس وقت چلنا ہے؟" حبیب نے پوچھا۔ نظام سر کھجاتے ہوئے بولا۔ "یار! یہ تو میں نے رشید سے پوچھا ہی نہیں تھا کہ ہم لوگ کس وقت وہاں آئیں۔" "تو ایسا کرتے ہیں کہ شام پانچ بجے یہاں سے چلیں گے۔ ساڑھے پانچ تک وہاں پہنچ جائیں گے۔

آدھے گھنٹے ان سے بات چیت کرنے کے بعد واپس آجائیں گے۔ شام میں جانے کے لئے میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ اس وقت موسم کچھ بہتر ہو چکا ہوگا ورنہ تو صبح سے ہی شدید گرمی ہوتی ہے۔" حبیب نے مشورہ دیا۔ نظام اثبات میں گردن ہلاکر بولا۔ "ٹھیک ہے ... کل شام پانچ بجے چلیں گے۔"

دوسرے روز شام پانچ بجے حبیب نے کاریگر اختر سے کہا۔ "دیکھو بھئی ــ میں اور نظام تو ایک ضروری کام سے جا رہے ہیں ــ اگر ہم جلدی آگئے تو ٹھیک ہے ورنہ تو دکان بند کرکے چلے جانا۔" "ٹھیک ہے ماسٹر صاحب۔" اختر نے سعادت مندی سے کہا۔ حبیب اور نظام دونوں دکان سے باہر آگئے۔ اور کھنڈرات کی طرف چلے گئے۔ "یار! میں ایک بات سوچ رہا ہوں۔" نظام نے کہا۔ "وہ کیا؟" حبیب نے جلدی سے پوچھا۔ "ہم لوگ بھی اگر پروفیسر اور رشید کے ساتھ مل کر قیمتی چیزوں کی تلاش کریں تو یقیناً وہ لوگ ہمیں بھی حصہ دیں گے۔"

"او یار! ان چکروں میں نہ پڑو ــــ وہ دونوں یقیناً امیر ہوں گے تبھی ایسے فضول کاموں میں اپنا وقت برباد کر رہے ہیں ــ ان کے گھر میں کھانے کو پورا ہوگا بھائی ــ میں اور تو ہیں غریب آدمی، اگر ہم ان چکروں میں پڑ گئے تو گھر کا خرچ کون چلائے گا؟" حبیب نے کہا۔ نظام کچھ دیر سوچنے کے بعد بولا۔ "بات تو تیری ٹھیک ہے لیکن ہم ان سے کوئی خاص معاہدہ کر سکتے ہیں، ان کی کوئی خاص قسم کی مدد کر سکتے ہیں اور شام کے بعد کا وقت انہیں دے سکتے ہیں۔" "اور اگر ان کی اور ہماری ساری محنت ضائع چلی گئی تو؟" "ضروری تو نہیں کہ وہ قیمتی اشیاء مل ہی جائیں؟" حبیب نے نظام کی بات سے اختلاف ظاہر کیا۔ "اچھا چل ٹھیک ہے یار ــ ایسی کوئی بات نہیں کریں گے ان سے۔" نظام نے ہنس کر گویا ہتھیار ڈالتے ہوئے کہا۔ جب انہیں دور سے کھنڈرات نظر آنے لگے تو نظام نے زیادہ غور سے ان کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ اس کی نگاہیں رشید اور پروفیسر کی تلاش میں تھیں۔ اور وہ کچھ دیر بعد کھنڈرات کے بالکل قریب پہنچ گئے۔ "یار! یہاں تو کوئی نظر نہیں آ رہا ہے۔" حبیب نے آس پاس کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔ "رشید!" نظام نے حبیب کی بات پر کوئی تبصرہ کرنے کی بجائے زور سے رشید کو آواز دی اور منتظر نگاہوں سے کھنڈرات کے اندرونی حصے کی طرف دیکھنے لگا۔ کچھ ہی دیر بعد رشید ایک ٹوٹی ہوئی دیوار کے پیچھے سے نمودار ہو گیا۔ اس کے چہرے پر دوستانہ مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔ اس نے ہاتھ ہلاتے ہوئے کہا۔ "آگئے تم لوگ۔" "ہاں یار ــــ وعدہ جو کیا تھا آنے کا۔" نظام نے بھی مسکراتے ہوئے کہا پھر رشید نے قریب پہنچ کر نظام اور حبیب سے ہاتھ ملایا۔ "یہ ہے میرا دوست حبیب، جس کا میں نے تم سے تذکرہ کیا تھا۔" نظام نے رشید کو بتایا۔ "اچھا اچھا۔" رشید نے مسکرا کر کہا۔ پھر بولا۔ "آؤ تم لوگ میرے ساتھ۔" "یار! وہ پروفیسر کہاں ہے؟" نظام نے رشید سے پوچھا۔ "اسی کے پاس تو لے جا رہا ہوں تم لوگوں کو!" رشید نے خوش دلی کے ساتھ کہا۔ کچھ دیر بعد رشید ان دونوں کو لے کر ایک تہہ خانے میں پہنچ گیا جہاں کئی موم بتیاں روشن تھیں۔ ایک کونے میں بڑے سے پتھر پر پروفیسر بیٹھا ہوا تھا۔ وہ نظام اور حبیب کا بڑے غور سے جائزہ لے رہا تھا۔ جب وہ اس کے قریب پہنچے تو اس کی سرخ آنکھیں دیکھ کر نظام اور حبیب کو اندازہ

ہوا کہ شاید وہ کئی دنوں سے سویا نہیں ہے۔ نظام نے کچھ کہے بغیر پروفیسر کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔ پروفیسر نے گہری نظروں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام لیا پھر اس نے پرجوش انداز میں ہاتھ ہلایا۔ اس کے بعد پروفیسر نے حبیب سے بھی ہاتھ ملایا اور بولا۔ "اچھا۔۔۔ تم لوگ میرے بارے میں کہتے ہو کہ میں بدروح ہوں۔" نظام دھیرے سے مسکرا کر بولا۔ "جی ہاں۔۔۔ یہ لوگوں کا خیال ہے ہمارا نہیں۔" "ویری گڈ۔۔۔ یہ اچھی بات ہے کہ تم دوسروں سے مختلف ہو۔" پروفیسر نے بھی مسکرا کر کہا پھر حبیب اور نظام کو اپنے قریب بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ وہ دونوں بیٹھ گئے تو رشید ان سے بولا۔ "میں تم لوگوں کی خاطر تواضع کے لئے کچھ لاتا ہوں۔" "نہیں رہنے دو۔۔۔ ہم لوگ تو صرف تم لوگوں سے ملنے آئے ہیں۔" نظام نے رشید کو رکنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "اوہ نہیں یار۔۔۔ تم لوگ اتنی دور سے آئے ہو کچھ نہ کچھ تو ہونا چاہئے۔" رشید نے مسکرا کر کہا پھر وہ تہہ خانے سے باہر چلا گیا۔ "تمہاری تحقیق کہاں تک پہنچی؟" نظام نے بے تکلفانہ انداز میں پروفیسر سے پوچھا۔ پروفیسر ایک گہرا سانس لے کر کچھ دیر سوچتا رہا پھر بولا۔ "تحقیق بہت حد تک کامیاب رہی ہے۔" "اوہ۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ قیمتی اشیاء جلد ہی تمہیں مل جائیں گی۔" نظام نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ "ہاں۔۔۔ امید تو ہے۔" پروفیسر نے کہا۔ "چلو اچھی بات ہے تم لوگوں کی محنت رائیگاں نہیں جائے گی۔" نظام نے ایک بار پھر خوشگوار لہجے میں کہا۔ "ویسے یہ بڑی عجیب سی بات ہے کہ کچھ لوگ مجھے بدروح کہتے ہیں۔" پروفیسر نے کہا اور ہنسنے لگا۔ "ارے یار چھوڑو ان کے کہنے سے کیا ہوتا ہے۔۔۔ ہم تمہیں یہاں دعوت دینے آئے ہیں۔ کہ تم ہمارے گھر پر کسی روز کھانا کھاؤ اس دن ہم گاؤں کے کچھ معزز لوگوں کو بھی بلا لیں گے، اس طرح گاؤں کے لوگوں کی یہ غلط فہمی دور ہو جائے گی کہ تم بدروح ہو۔" "تم یہ کیسے کہہ سکتے ہو کہ انہیں غلط فہمی ہوئی ہے؟" پروفیسر نے نظام سے معنی خیز انداز میں مسکراتے ہوئے پوچھا۔ "کیا مطلب؟۔۔۔ میں کچھ سمجھا نہیں۔" نظام نے قدرے حیرت سے کہا۔ "میرا مطلب ہے ہو سکتا ہے کہ ان لوگوں کو غلط فہمی نہ ہوئی ہو اور میں واقعی بدروح ہوں۔" پروفیسر نے دھیرے سے ہنس کر کہا۔ "ہاہاہا" نظام نے قہقہہ لگانے کے بعد کہا۔ "تم ایک پروفیسر ہو، پڑھے لکھے انسان۔۔۔ تم بھلا بدروح کیسے ہو سکتے ہو؟"

"ہاں۔۔۔ یہ تم نے ایک اہم بات کہی کہ میں ایک پروفیسر ہوں اور پڑھا لکھا انسان ہوں، بھلا میں کیسے بدروح ہو سکتا ہوں، لیکن ہو سکتا ہے کہ میں نے یہ بھی جھوٹ کہا ہو کہ میں پروفیسر ہوں اور پڑھا لکھا ہوں یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ میں اپنی شیطانی طاقت سے ایک پروفیسر جتنا کام کر سکتا ہوں، پھر تم کیا کہو گے؟" پروفیسر اپنی بات ختم کرنے کے بعد مسکراتے ہوئے نظام کی طرف سوالیہ نگاہوں سے دیکھنے لگا۔ "تو کیا تم یہ ثابت کرنا چاہتے ہو کہ ہم تمہیں بدروح مان لیں؟" نظام نے مسکرا کر پروفیسر سے پوچھا۔ "لیکن اگر تم نے مجھے بدروح تسلیم کر لیا تو پھر تم لوگوں کے لئے ہی بڑی مشکلات پیدا ہو جائیں گی کیونکہ تم لوگ پھر یہاں سے بھاگنے کے بارے میں سوچو گے جبکہ اگر غور کیا جائے تو تم لوگ یہاں سے بھاگ نہیں سکتے، اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ تم لوگ اس وقت تہہ خانے میں ہو جہاں سے نکلنے میں کافی وقت لگے گا اور میں تم لوگوں کو باہر نکلنے سے پہلے ہی پکڑ لوں گا، اگر تم کسی طرح میرے ہاتھ سے بچ بھی گئے تو پھر میرا ایک ساتھی باہر موجود ہے جو تم لوگوں کو پکڑ لے گا تو کیا ایسی صورت میں تم لوگ مجھے بدروح تسلیم کرنا چاہو گے؟" پروفیسر نے نظام سے معنی خیز انداز میں مسکراتے ہوئے پوچھا۔ "یار! کچھ سمجھ نہیں آ رہی کہ تم کیا کہنا چاہتے ہو؟ بہرحال ہم تمہیں بدروح تسلیم نہیں کرنا چاہتے۔" نظام نے قدرے بیزاری سے کہا۔ "تم مجھے بدروح کیوں تسلیم نہیں کرنا چاہتے؟" پروفیسر نے پراسرار مسکراہٹ چہرے پر بکھیر کر نظام سے پوچھا۔ نظام کی بجائے حبیب نے جواب دیا۔ "اس لئے کہ تم بدروح ہو ہی نہیں۔" "یہ تم سے کس نے کہہ دیا کہ میں بدروح نہیں ہوں؟" پروفیسر نے حبیب سے پوچھا۔ پروفیسر کے چہرے پر اب بھی معنی خیز مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔ "ہم سے اگرچہ کسی نے نہیں کہا کہ تم بدروح نہیں ہو تو یہ بھی نہیں کہا کہ تم بدروح ہو۔" حبیب نے جواب دیا۔ اسی لمحے رشید تہہ خانے میں داخل ہوا۔ اس نے پروفیسر سے کہا۔ "پروفیسر! تم مہمانوں کو لے کر آ جاؤ میں نے چائے تیار کر لی۔" اپنی بات کہنے کے بعد رشید واپس چلا گیا۔ "آؤ۔۔۔۔ تم لوگ میرے ساتھ۔" پروفیسر نے اٹھتے ہوئے کہا۔ پھر وہ پتھر سے نیچے اتر آیا۔ نظام اور حبیب بھی اس کے پیچھے تھے۔

پروفیسر آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا آگے بڑھنے لگا۔ نظام اور حبیب نے بھی اس کی رفتار سے قدم بڑھا دیئے۔ پروفیسر انہیں ایک اور تہہ خانے میں لے آیا۔ یہاں ایک بہت بڑی لمبی سی کھانے کی میز موجود تھی جو کافی بوسیدہ تھی اور اس کے گرد کچھ کرسیاں تھیں جو قدرے بہتر حالت میں تھیں۔ میز کے عین درمیان میں تین بڑی موم بتیاں ایک شمع دان میں جل رہی تھیں۔ رشید ایک جانب کھڑا تھا۔ پروفیسر ایک کرسی پر بیٹھ گیا تو رشید نے نظام اور حبیب کو بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ جب وہ دونوں بیٹھ گئے تو نظام بھی ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ پھر اس نے سامنے بڑی کیتلی میں سے چائے کپوں میں انڈیلی اور سب کے سامنے ایک ایک کپ رکھ دیا۔ "رشید! ان لوگوں کو یقین نہیں آ رہا کہ میں بدروح ہوں۔" پروفیسر نے رشید کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھ کر کہا۔ "کیوں بھئی تم لوگ اس کی بات کا یقین کیوں نہیں کر رہے ہو؟" رشید نے نظام اور حبیب کی طرف دیکھ کر پوچھا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔ "اس لئے کہ یہ بدروح ہیں ہی نہیں۔" نظام نے بھی مسکرا کر جواب دیا۔ "یہ تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ یہ بدروح نہیں ہے؟" رشید نے نظام سے پوچھا۔ "اس لئے کہ تم نے خود کہا تھا کہ یہ بدروح نہیں ہے بلکہ تمہارا دوست ہے اور تم دونوں یہاں قیمتی اشیاء کی تلاش میں آئے ہو؟" نظام نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ "اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ جو کچھ میں نے کہا تھا۔ وہ سچ تھا؟" رشید نے معنی خیز مسکراہٹ کے ساتھ نظام سے پوچھا۔ "یار! میرا خیال ہے کہ مذاق بہت ہو گیا۔۔۔ اب ہمیں سنجیدہ ہو جانا چاہئے لہٰذا اب تم مجھے یہ بتاؤ کہ تم لوگ کب ہمارے گھر دعوت پر آؤ گے؟" نظام نے رشید سے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔ "یہ تو پروفیسر ہی بتا سکتا ہے۔" رشید نے جواب دیا اور سوالیہ نگاہوں سے پروفیسر کی طرف دیکھنے لگا۔
"اس کے بارے میں بعد میں بتاؤں گا فی الحال چائے پی جائے۔" پروفیسر نے موم بتیوں کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا پھر اس نے چائے کا کپ اٹھا کر ہونٹوں سے لگا لیا۔ حبیب، نظام اور رشید نے بھی اپنے کپ اٹھا لئے۔ پہلا گھونٹ بھرتے ہی حبیب اور نظام کو احساس ہوا کہ چائے میں ایک عجیب سا ذائقہ ہے۔ وہ دونوں سوچنے لگے کہ آخر کیا چیز ملائی گئی ہے چائے میں اور پھر کچھ دیر تک سوچنے کے بعد نظام کو معلوم ہو گیا کہ چائے میں کس چیز کا ذائقہ تھا اور وہ کچھ دہشت زدہ ہو گیا کیونکہ وہ خون کا ذائقہ تھا۔ اس کا دماغ تیزی سے سوچنے لگا۔ اسے خیال آنے لگا کہ کہیں واقعی پروفیسر اور رشید بدروحیں تو نہیں ہیں۔ کیونکہ وہ دونوں عجیب وغریب باتیں کرتے رہے تھے۔ نظام سے اب چائے پی نہیں جا رہی تھی لیکن یہ بھی عجیب سی بات ہوتی کہ وہ چائے پینے سے انکار کر دیتا اور پھر اسے یہ بھی اندازہ نہیں تھا کہ جو کچھ وہ سوچ رہا ہے وہ واقعی سچ ہے یا نہیں یعنی چائے میں واقعی خون کا ہی ذائقہ تھا یا کسی اور چیز کا۔ اس نے بمشکل ایک گھونٹ اور بھرا۔ اس کے بعد اسے متلی سی ہونے لگی، اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اگر اس نے زیادہ چائے پی تو اسے قے ہو جائے گی۔ اس نے حبیب پر ایک نظر ڈالی۔ وہ دھیرے دھیرے چائے پی رہا تھا۔ "ہاں۔۔۔ تو تم کہہ رہے تھے کہ اگر چمگادڑ کا روپ دھارنا ہو تو کیا کرنا چاہئے۔۔۔۔" "تو اس کے لئے صرف اور صرف ایک تازہ مردہ قبر سے نکالنے کے بعد اس کا کلیجہ کھانا پڑتا ہے اور پھر ٹھیک تین گھنٹے بعد تین چمگادڑوں کا خون پینا پڑتا ہے باقی عمل ویسا ہی ہو گا جیسے کہ پہلے عمل میں ہے۔" پروفیسر نے نہایت سنجیدگی کے ساتھ رشید سے کہا تو حبیب اور نظام حیرت سے ان دونوں کی طرف دیکھنے لگے۔
"قبر سے نکالے جانے والے مردے کو کتنا تازہ ہونا چاہئے؟" رشید نے پروفیسر پوچھا۔ "جتنا تازہ ہو اتنا اچھا ہے لیکن بارہ گھنٹے اس کی معیاد ہے۔۔۔ اگر مردے کو دفنائے جانے کے بعد بارہ گھنٹے کے اندر اندر نکال لیا جائے تو یہ عمل کامیاب رہتا ہے۔" پروفیسر نے جواب دیا۔ "تو اس کے لئے مجھے قبرستان پر گہری نگاہ رکھنی پڑے گی۔" رشید نے ایک گہرا سانس لینے کے بعد کہا اور چائے کا کپ منہ سے لگا لیا۔ "ہاں۔۔۔ یہ تو تمہیں کرنا پڑے گا۔" پروفیسر نے کہا۔ "تو ٹھیک ہے۔۔۔ یہاں سے جانے کے بعد میں اس عمل پر توجہ دوں گا اور قبرستان پر گہری نگاہ رکھوں گا۔ جونہی کوئی مردہ دفنایا جائے گا، میں اسے جلد سے جلد قبر سے نکالنے کی کوشش کروں گا۔" رشید نے کہا۔ "یہ تم لوگ کیسی باتیں کر رہے ہو؟" نظام نے حیرت زدہ لہجے میں رشید اور پروفیسر سے پوچھا۔ "اوہ معاف کرنا یار۔۔۔ ہم لوگ اپنی باتوں میں مصروف ہو گئے جبکہ تم ہمارے مہمان ہو اور ہمیں تمہاری طرف زیادہ توجہ دینی چاہئے۔۔۔ خیر یہ بتاؤ کہ چائے پسند آئی تم لوگوں کو۔" رشید نے نظام اور حبیب کی طرف دیکھ کر پوچھا۔ "چائے میں تم نے کیا ملایا ہے؟"

نظام نے بُرا سامنہ بنا کر پوچھا۔" اس میں وہ چیز ملائی گئی ہے جو تم لوگوں نے آج تک نہیں پی ہوگی۔" رشید نے مسکرا کر جواب دیا۔
"کیا ملایا ہے اس میں؟" نظام نے چائے کی طرف دیکھتے ہوئے رشید سے پوچھا۔"تم بتاؤ تمہیں کیا محسوس ہوتا ہے؟" رشید نے نظام کی بات کا جواب دینے کی بجائے مسکرا کر اس سے پوچھا۔
"مجھے تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے اس میں خون ملایا گیا ہو۔" نظام نے جواب دیا اور پیالی کو تھوڑا سا جھکانے کے بعد موم بتی کی روشنی کی مدد سے اندازہ لگانے کی کوشش کرنے لگا کہ وہ جو کچھ کہہ رہا ہے چائے سے اس کی کچھ تصدیق ہوتی ہے یا نہیں۔ لیکن چائے کا عجیب سا رنگ دیکھنے کے بعد اسے بالکل اندازہ نہیں ہو سکا کہ چائے میں خون ملایا گیا ہے یا نہیں۔"تم کیوں خواہ مخواہ شک کر رہے ہو؟ ... آرام سے چائے پیو۔" رشید نے معنی خیز انداز میں مسکرا کر نظام سے کہا۔" یار نظام! تم صحیح کہتے ہو ... اس میں تو خون کا ذائقہ ہے۔" حبیب نے اپنے سینے کو مسلتے ہوئے کہا پھر اس نے قدرے سخت لہجے میں رشید سے پوچھا۔"کیا ملایا ہے بھئی تم نے اس میں؟" "تم بتاؤ کیا ملایا ہے؟" رشید نے مسکراتے ہوئے حبیب سے پوچھا۔"خون ہی لگتا ہے۔" حبیب نے جواب دیا۔" تو پھر خون ہی ہوگا۔" رشید نے بے نیازی سے کہا۔"کیا مطلب؟ ... کیا واقعی اس میں خون ہے؟"
" نظام نے بے چینی کے ساتھ بلند آواز میں رشید سے پوچھا۔
"ہاں بھئی ... اس میں خون ہی ہے لیکن اس میں اتنا پریشان ہونے والی کون سی بات ہے۔ ہم لوگ تو اکثر خون پیتے رہتے ہیں۔" رشید نے کہا۔"کیا تم لوگ سنجیدہ ہو یا ہمارے ساتھ مذاق کر رہے ہو؟" نظام نے رشید سے پوچھا۔"مذاق؟ کیسا مذاق؟ ہم لوگ تو سنجیدہ ہیں۔" رشید نے جواب دیا۔" تو اس کا مطلب ہے کہ تم لوگ واقعی بدروحیں ہو؟" نظام نے سخت لہجے میں رشید اور پروفیسر کی طرف دیکھ کر کہا۔"تم لوگ آرام سے بیٹھے رہو ... میں اور رشید کچھ بات چیت کرنا چاہتے ہیں۔" پروفیسر نے ہاتھ ہوا میں لہرا کر تحکمانہ انداز میں نظام اور حبیب سے کہا۔"ہم یہاں سے جانا چاہتے ہیں ... ہمارے جانے کے بعد تم لوگ کرتے رہنا باتیں۔" نظام نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا پروفیسر دھیرے سے ہنس کر بولا۔"تم لوگ یہاں سے نہیں جا سکتے ... آرام سے بیٹھ جاؤ۔" "ہم یہاں سے کیوں نہیں جا سکتے؟" نظام نے میز پر ایک زوردار مکا مار کر کہا۔ وہ بظاہر تو غصے میں نظر آ رہا تھا لیکن وہ اندر سے دہشت زدہ ہو چکا تھا اور سوچ رہا تھا کہ اب پتہ نہیں وہ اور حبیب یہاں سے زندہ بچ کر جائیں گے یا نہیں۔"اس لئے کہ ہم تمہیں یہاں اس لئے نہیں لائے ہیں کہ تمہیں یہاں سے جانے دیں۔" پروفیسر نے خوفناک انداز میں کہا۔"تو پھر تم لوگ ہم سے کیا چاہتے ہو؟" حبیب نے پروفیسر سے پوچھا۔"تمہارے خون کے علاوہ ہمیں تمہاری کسی چیز سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔" پروفیسر نے نہایت اطمینان سے جواب دیا۔"تم کسی صورت میں ہمارا خون نہیں پی سکتے۔" نظام نے اک بار پھر میز پر زوردار مکا مار کر پروفیسر سے کہا۔
" آرام سے بیٹھ جاؤ ... ہم جب چاہیں تمہارا خون پی سکتے ہیں۔ لیکن فی الحال ہم آپس میں کچھ بات چیت کرنا چاہتے ہیں۔" رشید نے تحکمانہ انداز میں نظام سے کہا۔"اس کا مطلب ہے کہ تم ہمیں گھیر کر یہاں لائے ہو؟" نظام نے خونخوار انداز میں رشید سے پوچھا۔ اس نے دھیرے سے ہنس کر جواب دیا۔"ہاں یار ... کوئی آرام سے تو ہمارے ساتھ آتا نہیں ہے اس لئے ہم اسی طرح گھیر گھار کر اپنے شکار کو لاتے ہیں۔" نظام نے ایک زوردار مکا میز پر مارا اور چیخ کر بولا۔"مکار آدمی۔" رشید دھیرے سے ہنس کر مطمئن انداز میں بولا۔"ساری حقیقت جاننے کے بعد بھی تم مجھے آدمی کہہ رہے ہو؟" "میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا۔" نظام نے کہا اور پھرتی سے میز پر چڑھ گیا۔ پھر اس نے نہایت تیزی کے ساتھ ایک لات پروفیسر اور رشید کو ماری اور چھلانگ لگا کر تہہ خانے سے باہر جانے والے راستے کی طرف بھاگا۔ ساتھ ہی وہ زور سے چیخا۔
"بھاگو حبیب۔" کچھ دیر بعد وہ تہہ خانے سے باہر آ گیا لیکن پھر ایک خونخوار بھیڑیئے کو اپنے سامنے دیکھ کر وہ دائیں طرف مڑ گیا۔ اور تیزی سے بھاگنے لگا۔ اچانک نہ جانے کس طرح رشید اس کے سامنے آ گیا اور دونوں ہاتھ اپنی کمر پر رکھنے کے بعد معنی خیز انداز میں مسکراتے ہوئے بولا۔
"تمہارا کیا خیال ہے تم یہاں سے بچ کر چلے جاؤ گے؟"
نظام نے تیزی کے ساتھ آیت الکرسی پڑھنی شروع کر دی۔ پھر اس نے آیت الکرسی مکمل کرنے کے بعد ایک پھونک رشید پر ماری۔ رشید کو ایک جھٹکا لگا۔ پھر وہ اچانک غائب ہو گیا۔ نظام نے آس پاس کا جائزہ لیا پھر اس نے تیزی سے بھاگنا شروع کر دیا۔ اچانک اس کے سر پر کوئی

چیز بڑے زور سے لگی اور نظام چکرا کر گر پڑا لیکن پھر جلد ہی اس نے اپنے آپ کو سنبھالا اور دل میں مختلف آیتیں پڑھنا شروع کر دیں۔ یہاں تک کہ وہ تہہ خانوں سے باہر آ گیا۔ باہر اندھیرا چھا چکا تھا۔ نظام کو کچھ حیرت ہوئی کیونکہ ابھی انہیں آئے اتنا وقت نہیں گزرا تھا کہ رات ہو جاتی۔ وہ اپنا سر سہلاتا اور زور زور سے آیتیں پڑھتا ایک طرف چلنے لگا۔ اس نے آسمان کی طرف دیکھا۔ آسمان پر چاند چمک رہا تھا۔ پھر اسے اپنے عقب میں پھڑپھڑاہٹ سنائی دی۔ اس نے گھبرا کر پیچھے مڑ کر دیکھا ایک خوفناک اور بہت بڑی چمگادڑ جس کی آنکھیں سرخ تھیں تیزی سے اس کی طرف آ رہی تھی چمگادڑ نے اس پر حملہ کر دیا۔ نظام نے جھکائی دے کر اپنی جان بچائی تو چمگادڑ کافی دور آگے چلی گئی پھر پلٹ کر تیزی سے آئی۔ نظام نے آیت الکرسی پڑھ کر اس پر پھونک ماری تو چمگادڑ اس کے قریب سے ہو کر گزر گئی۔ پھر چمگادڑ کچھ دیر تک یونہی اس پر حملے کرتی رہی اور وہ آیتیں پڑھ پڑھ کر اپنے آپ کو بچاتا رہا۔ اچانک ایک آواز آئی۔ "گھبراؤ نہیں۔ بیٹا میں تمہاری مدد کو آ گیا ہوں" نظام نے فوراً آواز کی جانب دیکھا۔ وہاں گاؤں کے مولوی صاحب کھڑے تھے۔ نظام بھاگ کر ان کے قریب چلا گیا۔ مولوی صاحب نے اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔ وہ گھبرا کر بولا۔ "مولوی صاحب! وہ ۔۔۔ وہ حبیب بدروحوں کے پاس ہی ہے۔" "تم فکر نہ کرو ۔۔۔ وہ بھی حفاظت سے ہے۔" مولوی صاحب نے کہا اور پھر انہوں نے کچھ پڑھ کر اپنی طرف تیزی سے آتی ہوئی چمگادڑ پر پھونک دیا۔ چمگادڑ فوراً واپس پلٹ گئی اور پھر کچھ ہی دیر بعد وہ نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ آہستہ آہستہ اندھیرا چھٹنا شروع ہو گیا اور شام کا وقت ہو گیا۔ "کیا صبح ہو گئی ہے؟" نظام نے مولوی صاحب سے پوچھا۔ "نہیں ۔۔۔ شام ہوئی ہے" مولوی صاحب نے جواب دیا۔ "شام!" نظام نے قدرے حیرت سے کہا۔ "ہاں بیٹا ۔۔۔ اب وہی وقت ہو گیا ہے جو ہونا چاہئے تھا ۔۔۔ بدروحوں نے اپنی شیطانی طاقت سے رات کر دی تھی" مولوی صاحب نے بتایا۔ "مولوی صاحب! حبیب کہاں ہے؟" نظام نے پوچھا۔ "آؤ ۔۔۔ اسے پہلے ہی گھر لے جایا جا چکا ہے" مولوی صاحب نے پیار بھرے لہجے میں نظام سے کہا۔ "آپ یہاں کیسے آ گئے مولوی صاحب؟" نظام نے راستے میں پوچھا۔ "تم گھر چل کر آرام کر لو ۔۔۔ میں تمہیں سب کچھ بتا دوں گا ۔۔۔ اس وقت تمہیں آرام کی شدید ضرورت ہے۔" مولوی صاحب نے کہا۔ پھر کچھ ہی دیر بعد دور ایک تانگہ آتا دکھائی دیا۔ کچھ دیر بعد تانگہ نزدیک آ گیا تو نظام نے کوچوان کو پہچان لیا۔ وہ گاؤں کا ہی رہنے والا تھا۔ اس کا نام زمان تھا۔ اس نے تانگہ مولوی صاحب اور نظام کے بالکل قریب لا کر روک دیا۔ مولوی صاحب نے اس سے پوچھا۔ "کیا حبیب کی طبیعت ٹھیک ہے؟" "نہیں مولوی صاحب! اس کی حالت ٹھیک نہیں ہے۔" کوچوان نے بتایا۔ "اوہ ۔۔۔ تو پھر جلدی چلو۔" مولوی صاحب نے کہا اور تیزی سے تانگے میں بیٹھنے لگے۔ نظام بھی تانگے میں بیٹھ گیا۔ کوچوان نے تانگہ موڑا اور گاؤں کی طرف دوڑا دیا۔ "حبیب کو کیا ہو گیا ہے؟" نظام نے پریشان لہجے میں کوچوان سے پوچھا۔ "وہ بے ہوش ہے اور اس کے منہ سے جھاگ بہہ رہا ہے۔" کوچوان نے بتایا۔ "ذرا تیز چلو۔" مولوی صاحب نے کوچوان سے کہا تو اس نے تانگے کی رفتار تیز کر دی۔ کچھ دیر بعد وہ سب حبیب کے گھر پہنچ گئے۔ حبیب گھر کے صحن میں چارپائی پر لیٹا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں اور اس کے منہ سے جھاگ نکل رہا تھا۔ اس پاس بہت سے لوگ کھڑے تھے۔ "یار تجھے کیا ہو گیا ہے؟" نظام نے جذباتی انداز میں کہا۔ اور پھر حبیب سے لپٹ گیا۔ "نظام بیٹا! تم ذرا ہٹ جاؤ ۔۔۔ میں حبیب کو ٹھیک کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔" مولوی صاحب نے نظام کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پیار بھرے لہجے میں کہا تو نظام حبیب سے علیحدہ ہو گیا لیکن اس کی نظریں حبیب پر ہی جمی ہوئی تھیں۔ مولوی صاحب نے کچھ پڑھ کر حبیب پر پھونکا تو اسے ایک شدید جھٹکا لگا۔ پھر کچھ دیر تک مولوی صاحب حبیب پر پڑھ کر پھونکتے رہے اور حبیب کو جھٹکے لگتے رہے۔ بالآخر حبیب نے آنکھیں کھول دیں۔ "میں ۔۔۔ میں کہاں ہوں؟" حبیب نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے نحیف آواز میں پوچھا۔ "تم اپنے گھر پر ہو اور خیریت سے ہو۔" مولوی صاحب نے حبیب کے ماتھے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پیار بھرے لہجے میں جواب دیا۔ پھر انہوں نے قریب کھڑے ایک آدمی سے کہا۔ "پانی لے کر آؤ۔" وہ آدمی تیزی سے دوڑتا ہوا گھر کے اندرونی حصے میں گیا اور پھر چند ہی لمحوں بعد واپس آ گیا اس کے ہاتھ میں گلاس تھا جسے اس نے مولوی صاحب کی طرف بڑھا دیا۔

انہوں نے گلاس ہاتھ میں لینے کے بعد حبیب سے کہا۔ "لو بیٹا! یہ پانی پیو۔" پھر انہوں نے سہارا دے کر حبیب کو اٹھایا اور اسے پانی پلا دیا اور خالی گلاس ایک آدمی کے حوالے کر دیا۔ کچھ دیر بعد حبیب کی حالت کافی بہتر ہو گئی۔ نظام اور وہ ایک دوسرے سے لپٹ گئے۔ وہ کافی دیر تک ایک دوسرے سے لپٹے رہے۔ پھر جب جذبات کا طوفان کچھ تھما تو وہ الگ ہونے کے بعد ایک دوسرے کے قریب بیٹھ گئے۔ گاؤں کے بہت سے لوگ انکے پاس جمع تھے۔ "یار! تیرے ساتھ کیا ہوا تھا؟" نظام نے حبیب سے پوچھا۔ "پہلے تو بتا کہ تیرے ساتھ کیا ہوا تھا؟" حبیب نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے اس سے پوچھا۔ نظام نے اپنے ساتھ گزرنے والے تمام حالات اسے سنا دیئے۔ پھر اس نے حبیب سے پوچھا کہ اس پر کیا گزری تھی تو حبیب نے کہا۔ "جب تو نے پروفیسر اور رشید کو لات مارنے کے بعد مجھ سے کہا کہ بھاگو تو میں بھی بھاگنے لگا لیکن پروفیسر نے بڑی تیزی کے ساتھ مجھے پکڑ لیا اور میں نے دیکھا کہ رشید تیرے پیچھے بھاگا تھا۔ اسی وقت پروفیسر نے مجھے چھوڑ دیا اور پھر ایک بڑی کالی چمگادڑ ٹکراتا ہوا تہہ خانے سے باہر چلا گیا۔ میں نے تہہ خانے سے باہر نکلنے کی کوشش کی لیکن اسی وقت رشید تہہ خانے میں آگیا۔ اس نے مجھ سے کچھ باتیں کیں اور پھر بتایا کہ وہ میرا خون پیئے گا اور پروفیسر تیرا خون پیئے گا۔ میں نے تہہ خانے سے بھاگنے کی اپنی سی کوششیں شروع کر دیں اور بالآخر رشید نے مجھے پکڑ لیا۔ پھر پتہ نہیں کیا ہوا کہ مجھے اپنا دل بند سا ہوتا محسوس ہوا، مجھے پسینے آگئے اور میرے ہاتھ پیر بے کار محسوس ہونے لگے۔ میں زمین پر گر گیا۔ رشید نے ایک خونخوار بلا کی شکل اختیار کر لی اور وہ میرا خون پینے کے لئے میرے قریب آنے لگا۔ اس وقت میں بے ہوش ہو گیا۔ پھر جب ہوش میں آیا تو میں ایک تانگے میں تھا اور مولوی صاحب کوچوان زمان سے کہہ رہے تھے کہ وہ مجھے گھر پہنچائے۔ اس کے بعد میں پھر سے بے ہوش ہو گیا اور اب مجھے ہوش آیا ہے۔" "مولوی صاحب! آپ کو کیسے پتہ چلا کہ ہم لوگ کھنڈرات میں خونی پروفیسر اور اس کے ساتھی رشید کے ہاتھوں میں پھنس چکے ہیں؟" نظام نے پوچھا۔ مولوی صاحب اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوتے بولے۔ "اس بات کا تو مجھے اسی روز اندازہ ہو گیا تھا جس روز پروفیسر گاڑی میں آیا تھا کہ وہ بدروح ہے اس نے سب سے پہلا کام یہی کیا کہ مجھ پر عمل کر کے مجھے شدید بیمار کر دیا۔ شاید وہ چاہتا تھا کہ میں چلنے پھرنے کے قابل نہ رہوں۔ پھر جس روز تم اور حبیب کھنڈرات کی طرف گئے تو تمہیں گاؤں کے پٹواری مختار نے دیکھ لیا۔ اس نے تم لوگوں سے بات نہیں کی، وہ بتا رہا تھا کہ اس کا اور تمہارا کوئی چھوٹا موٹا جھگڑا چل رہا ہے، لیکن وہ تم لوگوں کو خطرے میں نہیں دیکھ سکتا تھا اسی لئے اس نے آکر مجھے بتایا۔ میں نے فیصلہ کیا کہ تم لوگوں کو یقیناً کسی طرح پروفیسر نے بلوا لیا ہے۔ پھر جب میں وہاں پہنچا تو پروفیسر اور اس کا ساتھی اپنا کام کرنے کے لئے تیار تھے۔ میں نے حبیب کو پروفیسر کے ساتھی کے ہاتھ سے بچایا، اسے زمان کے حوالے کرنے کے بعد میں تمہاری تلاش میں نکلا اور پھر تم بھی جلد ہی مل گئے۔" "اب پروفیسر اور رشید کا کیا بنا ہے مولوی صاحب؟" حبیب نے پوچھا۔ "پروفیسر کا ساتھی رشید تو مارا گیا ہے۔ لیکن پروفیسر اپنی جان بچا کر بھاگنے میں کامیاب ہو گیا ہے۔" مولوی صاحب نے بتایا۔ "وہ کہاں گیا ہو گا؟" نظام نے مولوی صاحب سے پوچھا۔ "پتہ نہیں ـــ بدروحوں وغیرہ کا کوئی خاص ٹھکانہ نہیں ہوتا وہ کہیں بھی چلا گیا ہو گا۔" مولوی صاحب نے جواب دیا۔ نظام کچھ دیر سوچنے کے بعد بولا۔ "اس کا مطلب ہے کہ وہ کہیں اور لوگوں کے لئے مصیبت بن سکتا ہے۔" مولوی صاحب نے کہا۔ "ہاں ـــ ہو سکتا ہے کہ وہ دنیا کے کسی اور حصے میں چلا گیا ہو اور وہاں اپنا کام کرے اور ہو سکتا ہے اپنے مقصد میں کامیاب رہے یا پھر کسی عامل وغیرہ کے ہتھے چڑھ کر اپنی جان گنوا بیٹھے۔" "کیا آپ اس کے لئے کچھ نہیں کر سکتے؟" حبیب نے مولوی صاحب سے پوچھا۔ "نہیں ـــ اب وہ یہاں سے جا چکا ہے اور پتہ نہیں کہاں ہو گا۔" مولوی صاحب نے جواب دیا۔ "مختار کہاں ہے مولوی صاحب؟ ـــ ہم اس کا شکریہ ادا کرنا چاہیں گے کہ اس کی وجہ سے ہماری جان بچی۔" حبیب نے کہا۔ "وہ کسی کام کے سلسلے میں دوسرے گاؤں گیا ہوا ہے جب واپس آئے تو تم لوگ اس کا شکریہ ادا کر دینا ـــ ویسے اب تم لوگ صدقہ دو اور شکرانے کے نفل پڑھو کہ تمہاری جانیں بچ گئی ہیں۔" مولوی صاحب نے نظام اور حبیب کو ہدایت کی۔ "جی بہت بہتر مولوی صاحب!" نظام نے ادب سے کہا پھر قدرے توقف کے بعد اس نے پوچھا۔ "مولوی صاحب! ایک بات بتائیں ـــ ان بدروحوں نے ہمیں خون والی چائے پلائی تھی۔ آخر انہوں نے ایسا کیوں کیا؟ کیا اسکا کوئی خاص مقصد تھا؟" "نہیں ـــ وہ اپنی تمام حرکتوں سے تمہیں دہشت زدہ کرنا چاہتے ہوں گے انکا صرف ایک ہی مقصد تھا اور وہ یہ کہ تمہارا خون پی لیں جو وہ آرام سے پورا کر سکتے تھے، باقی باتوں اور حرکتوں سے وہ تم لوگوں کو صرف دہشت زدہ اور خوف زدہ کرنا چاہتے ہوں گے۔" مولوی صاحب نے جواب دیا۔ نظام اور حبیب انکی بات سنکر کسی سوچ میں ڈوب گئے اور مولوی صاحب بھی ایک گہرا سانس لینے کے بعد کچھ سوچنے لگے۔

آپ کتنے پانی میں ہیں؟

مقابلہ نمبر ۹

	سوالات	متوقع جوابات			
		الف	ب	ج	د
۱	صابن کس پیغمبر کی ایجاد ہے۔؟	حضرت صالحؑ	حضرت ادریسؑ	حضرت نوحؑ	حضرت موسیٰؑ
۲	حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کس صحابیؓ کو "امین الامت" کا لقب عطا کیا۔؟	ابوبکر صدیقؓ	عمر فاروقؓ	عبیدہؓ ابن جراحؓ	علی کرم اللہ وجہہؓ
۳	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں کتنے صحابہؓ پورے قرآن کے حافظ تھے۔؟	۲۰	۲۲	۲۴	۳۰
۴	حج کے موقعہ پر خانہ کعبہ کو کس چیز سے غسل دیا جاتا ہے۔؟	آب زمزم سے	عرقِ گلاب سے	مائے بحر سے	مائے عطر سے
۵	جانوروں کی بولی سمجھنے والے پیغمبر کونسے تھے۔؟	حضرت داؤد علیہ السلام	حضرت سلیمانؑ	حضرت موسیٰؑ	حضرت عیسیٰؑ
۶	اسلام میں سب سے پہلے تعمیر ہونے والی مسجد کونسی ہے۔؟	مسجد نمرہ	مسجد نبوی	مسجد حرام	مسجد قبا
۷	ہندو قوم میں کونسا پرندہ مقدس مانا جاتا ہے۔؟	کبوتر	نیل کنٹھ	بگلہ	مور
۸	اردو میں افسانے کی ابتدا کس نے کی تھی۔؟	کرشن چندر نے	منشی پریم چند نے	سعادت حسن منٹو نے	ابن صفی نے
۹	اقوام متحدہ کا دن کب منایا جاتا ہے۔؟	۲۴ر اکتوبر	۲۵ر دسمبر	یکم جنوری	۱۵ر مارچ
۱۰	"نامۂ مبارک" طلسماتی دنیا کے کس نمبر میں چھپا تھا۔؟	جادو ٹونا نمبر میں	جنات نمبر میں	شیطان نمبر میں	ہمزاد نمبر میں

نوٹ:۔ جوابات دیتے وقت سوالات نقل کرنے کی ضرورت نہیں۔ ترتیب نمبر کے ساتھ اپنا جواب لکھیں۔ پورا جواب لکھنے کے بجائے اگر الف، ب، ج، د میں سے کوئی حرف ہی لکھ دیں تب بھی کافی ہے۔ جوابات دیتے وقت ٹوکن ضرور لگادیں۔ ٹوکن پر اپنا نام اور پتہ لکھیں۔ آپ کے جوابات ہمیں ۳۰ر جنوری تک مل جانے چاہئیں ——— اپنے پوسٹ کارڈ یا لفافہ پر "آپ کتنے پانی میں ہیں" ضرور لکھ دیں۔ ٹوکن صلا پر موجود ہے۔

خط و کتابت کا پتہ:۔ ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند (یوپی) پن کوڈ نمبر ۲۴۷۵۵۴

کرشماتِ مؤکلات

از قلم حکیم مجید الماس

دنیا میں سب سے بڑا تسخیر اور فتوحات کا عمل

اس دعائے برہتیہ میں غضب کی تسخیر اور فتوحات ہیں دنیا بھر کی فتوحات کے ہر کام تسلی بخش ہیں۔

حضرت امام زین العابدین اور دیگر بزرگانِ دین کہتے ہیں کہ یہ فتوحات بغیر جنات کی فتوحات اور تسخیر حضرت سلیمان علیہ السلام اس میں دعائے برہتیہ سے تسخیر کرتے تھے۔ اور بادشاہ جن یکتالوس حضرت سلیمان علیہ السلام سے بہت ڈرتے تھے۔ اور جنوں کو بہت جلد حکم ماننے کا حکم دیتے تھے۔ بادشاہ جنات یکتالوس کے منہ سے آگ نکلتی تھی۔ اور بیل کی طرح بڑے بڑے سینگ ہوتے تھے۔ لوگوں کو اپنے منہ سے نکلنے والی آگ سے بھسم کر دیتے تھے۔ اور سلیمان بن داؤدؑ فرماتے تھے کہ اس دعائے برہتیہ میں بلا کی تسخیر فائق ہے۔

دعائے برہتیہ کو ماہِ سعید رات کے بارہ بجے اتوار کی رات کو ہفتہ کی رات بارہ بجے آتی ہے۔ اور اتوار شروع ہوتا ہے۔ بلا کی تسخیر ہے۔ جگہ میں تنہائی لازمی ہے۔ جگہ پاک صاف اور باوضو ہو کر عود لوبان جلا کر اول اور آخر درود شریف سو سو بار اور دعائے برہتیہ ۲۲۵ بار روزانہ سات دن تک ورد کرے۔ اس دعائے برہتیہ کا عامل ہو جائے گا۔ لیکن جب دعائے برہتیہ پڑھتے ہوئے جمیع ما اجرکوبہ پر پہنچے تو یہ الفاظ بہت ضروری تعداد لازمی قرار دیئے گئے ہیں ——— اس کا نام نسخہ تسخیری ہے۔

وَتُوَكِّلُوا اسَخِّرْ لِي قُلُوبُ جَمِيعِ الْمَخْلُوقَاتِ وَتَحْضُرُ لِي مِنْ كُلِّ آوْلَادِ آدَمَ وَبَنَةِ حَوَّا الْمُسَخِّرَاتِ وَالْحَاضِرَاتِ إِلَى هٰذَا الْمَكَانِ وَجَلْبُ جَمِيعِ الْمَنَافِعِ وَوُسْعَتِ الرِّزْقِ وَدَائِمِ الْفُتُوحِ وَدَفْعِ جَمِيعَ الْمَضَرَّاتِ عَنِّي وَعَنْ مَا يَحُوتَهُ

شَفِقَتِيْ بِحَقِّ اِسْمِ اللّٰهِ الْاَعْظَمِ اِحْتَرِقْ مَنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ نَبَا الْمُوْقَدَةِ اَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ الَّتِيْ عَاهَدْتُمْ بِهَا عِنْدَ بَابِ الْهَيْكَلِ الْكَبِيْرِ وَبِحَقِّ اَهْيَا اِشْرَاهِيَا اَذُوْنِيْ اَصْبَاؤُتْ اَلِ شَدَّاىَ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ هَيَا اَلْوَحَا ۲ الْعَجَل ۲ اسَاعَةِ ۳ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ وَعَلَيْكُمْ۔

ملا کر پڑھا کریں۔ اس طرح روزانہ پڑھیں۔ اس کے بعد روزانہ بطور ورد چوبیس بار ہمیشہ پڑھتے رہیں عامل ہونے کے بعد بُردبار، خوش خلقی، وسعت حوصلہ اختیار کرے۔ اللہ کی مخلوق دن رات آپ کی مرید ہوتی چلی جائے گی۔ ہزاروں مخلوق کو فائدہ ہوگا۔

عامل کو چاہیئے خیرات، یتیموں، بیوگان، مسکین غرباء، فقراء کو کھانے و لباس سے جس طرح فائدہ پہنچایا جا سکے دن بدن ہر وقت عامل کے پاس مخلوق کا ہجوم لگا رہے گا۔ اگر ایک مرتبہ کے عمل سے کامیابی نہ ہو تو اکل جلالی اور ترک حیوانات کر کے عمل کریں ضرور کامیابی ہوگی۔

اس سے بڑھ کر دنیا میں تسخیر کا کوئی عمل نہیں ہے۔ ہر کام میں کامیابی ہی کامیابی۔ مجید الماس، الماس بابا اور زنجانی صاحب سے عام اجازت کی آزادی ہے۔ اگر کچھ سمجھ میں نہ آئے تو یہ حقیر خاکسار حاضر خدمت ہے۔ آپ لوگوں کو اجازت دیتا ہے۔ جس کا دل چاہے عمل میں لا کر فائدہ حاصل کر کے عاجز کو اور بچوں کو دعائے خیر سے نوازیں۔

مؤکلات کو کسی کے پاس روانہ کرنا

اگر کسی عامل، فقیر، بادشاہ، یا کسی کے پاس روانہ کرنا ہو۔ کسی بھی حاجت کے لئے مؤکل روانہ ہوگا تو پاپرہیز جلالی و جمالی۔ یعنی جس چیز میں روح و جان رہتی ہو۔ اس کا گوشت، مچھلی۔

انڈا، دودھ، دہی، گھی اور بدبودار اشیاء مثلاً لہسن، پیاز، ہینگ وغیرہ بالکل نہ کھائے۔ دن کو روزہ رکھے۔ رات کو بعد نماز عشاء جگہ تنہائی میں اوّل اور آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف اور دعائے برہتیہ ایک ایک بار پڑھے۔ اور سورۃ الناس ایکہزار بار پڑھے۔ ہر سینکڑے کے بعد دعا پڑھے۔ مثلاً اگر کسی کو اپنی محبت میں مبتلا کرنا ہو تو وہ کلمات یہ ہیں۔ جو میں لکھ رہا ہوں۔ ان کلمات کا ورد کرنا ہوگا۔

اَجِیْبُوْا وَتَوَکَّلُوْا اَیُّھَا الْوَاسْ الْخَنَّاسْ وَادْخُلُوْا بقلبِ فلاں بنت فلاں یَا اَلْمُحَبَّۃِ وَالْمَوَدۃِ وَعطفُوْا قلبہٗ عَلَیَّ۔ تو مطلوب محبت میں بے قرار ہو کر حاضر ہوگا۔

اگر قضائے حاجات کے لئے کسی کے پاس مؤکل بھیجنا ہو تو بطریقہ بالا اوّل و آخر درود شریف اور دعائے برہتیہ پڑھنا لازمی ہے۔ اور سورۃ الناس ہزار بار پڑھتا جائے اور ہر سینکڑے کے بعد یہ کلمات پڑھنا بہت ضروری ہے۔ اور ہر کام سہل ہوگا۔

اَجِیْبُوْا وَتَوَکَّلُوْا اَیُّھَا الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسْ وَادْخُلُوا عَلٰی فلاں ابن فلاں فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ اَوْضَرِبُوْہُ بِالسُّیُوْ وَالْحَرَابِ وَایْقُظُوْہُ وَسْموالہٗ حَاجَتِیْ وَعَرِّفُوْہُ بِاِسْمِیْ وَکُنِیَّتِیْ وَمَحَلِّیْ بِحَقِّ ھٰذِہِ السُّوْرَۃِ الشَّرِیْفَۃِ ط

پس وہ شخص صبح پہنچ کر حاجت روائی کرے گا۔ اگر اپنی محبت میں کسی کو نیند بند کرنی ہو تو سورۃ النّاس کے ہر سینکڑے کے بعد یہ کلمات پڑھنا ضروری ہے۔

وہ کلمات یہ ہیں جو پڑھنے ضروری ہیں۔

اَجِیْبُوْا وَتَوَکَّلُوْا اَیُّھَا الْوَاسْ الْخَنَّاسِ بِعَقْدِ نَوْم فلاں بن فلاں حَتّٰی لَا یَاْکُلُ وَلَا یَشْرَبُ وَلَا یَنَامُ بِحَقِّ ھٰذِہِ السُّوْرَۃِ الشَّرِیْفَۃِ وَسَخِّرُ وَالِیْ قَلْبَہٗ وَفُؤَادَہٗ وَالبسُوْا رُوحَانِیَّتَہٗ بِحَقِّ ھٰذِہِ السُّوْرَۃِ الشَّرِیْفَۃِ ط

اگر عورت ہو تو جہاں قلبہ ہے وہاں قلبہا پڑھیں۔ مطلوب کی اس قدر نیند بند ہوگی کہ کھانا پینا سب کچھ بھول کر کپڑے پھاڑتا ہوا طالب کے پاس پہنچ جائے گا۔

مؤکلات کے ذریعہ جنّات کو حاضر کرنا

ایک پاک صاف نابالغ بچّے کی ہتھیلی پر بر خاتم غزالی یا سلیمانی لکھ کر اور لوبان کی دھونی روشن کرکے بچّے کی ہتھیلی کو دھونی کے دھوئیں کے مقابل کرکے دعوت برہتیہ پڑھتا جائے۔ اور مؤکلات کو حکم صادر کرے کہ ہتھیلی کی انگلیاں متفرق کردیں۔ جب انگلیاں الگ الگ دکھائی دیں تو ان کو حکم دے کہ ہتھیلی سر پر رکھ دے۔ جب یہ کام بھی مؤکل کردیں تب اُن سے کہے کہ اس بچّے میں حلول کرو اور بچّہ کو بغیر تکلیف کے زمین پر لٹا دو۔ فوراً بچّہ بے ہوش ہوجائے گا۔ اس وقت بچّے پر ایک پاک سفید چادر اوڑھا دیں۔ پھر بچّہ کی طرف خطاب کرکے اسماء عہد کو پڑھ کر یہ آیت پڑھیں۔

وَقَالُوْا لِجُلُوْدِھِمْ لِمَ شَھِدْتُّمْ عَلَیْنَا قَالُوْا اَنْطَقَنَا اللّٰہُ الَّذِیْ اَنْطَقَ کُلَّ شَیْءٍ ط اَنطقَ ایّھا الروح بحقِّ۔ یہ تمام اسماء جو پڑھنے ہیں۔ اَلَّذِیْ انطق النملۃ سلیمان بن دَاؤد عَلَیْہِ السَّلَام وَاَنطق عیسٰی فِی الْمَھْدِ صَبِیًّا۔

اور ضروری ہے کہ ان کلمات کو باربار پڑھتا رہے۔ یہاں تک کہ وہ بچّہ بولنے لگے۔ اس وقت تک پڑھتا رہے۔ اس وقت جو کچھ دریافت کرنا ہو اس سے دریافت کرے۔ صحیح خبر سولہ آنے دے گا۔ اور وہ خبر سو فی صد سچ ثابت ہوگی مثلاً غائب یا مسافر یا خزانہ جو معلوم کریں بتائے گا۔ یا دو لشکروں میں حالت معلوم کرنا ہو کس کی فتح ہوگی یا کسی بیمار کا مرض یا دوا معلوم کرنا ہو تو دریافت کریں۔ فوراً جواب ملے گا۔

جب تمام سوال وجواب سے فارغ ہوجائیں تو مؤکل کو آگے دی ہوئی ترکیب سے رخصت کردے۔ بچّہ ہوشیار ہوکر اُٹھ بیٹھے گا جو شخص اس عمل پر کامیاب ہوگیا وہ دنیا کا بادشاہ ہے۔

خزانہ معلوم کرنا

اگر زمین میں خزانہ معلوم کرنا ہو تو اس کی ترکیب یہ ہے کہ ایسے درخت کی لکڑی لیں جس میں پھل نہ لگا ہو۔ اس لکڑی پر خاتم سلیمانی کے حروف اور سات حروف حا لکھیں پھر جس جگہ خزانہ کا خیال ہو۔ وہاں اس لکڑی کو ڈال دیں۔ اور خشک دھنیا آگ پر روشن کردیں۔ اور اکیس بار دعوت برہتیہ کو پڑھیں۔ ہر بار مؤکلات کو حکم کریں کہ اس لکڑی کو خزانہ کی جگہ کھڑا کردیں مؤکلات ایسا ہی کریں گے۔ تم وہاں سے خزانہ نکال لو اور خزانہ نکالنے میں کوئی مانع نہیں۔ جن وغیرہ درپیش ہو تو لوبان ذکر سیاہ روشن کریں۔ اور برہتیہ کو پڑھ کر مؤکلات کو اس کے مانع کے دفع کرنے کا حکم دیں۔ پس ہر قسم کا مانع دفع ہوگا۔

خزانہ نکالنے میں انشاءاللہ کوئی دقت نہ ہوگی۔

برائے تسخیر حُبّ

اگر اپنے لئے یا کسی دوسرے کیلئے چاہو کہ مخلوق تم سے محبت کرے تو نارِیہ اعظم کے ساتھ ایسے انڈے پر جو مرغی نے پہلا دیا ہو لکھ کر بخور لوبان دے کر دعوت بر ہتیہ سات بار پڑھ کر دم کریں۔ اور مؤکلات کو اپنے یا اس شخص کے لئے جس کے واسطے عمل کرنا درکار ہے۔ حکم دیں کہ فلاں بن فلاں سے محبت ہو جائے پس فوراً وہ شخص اس سے محبت کرنے لگ جائے گا۔ لیکن انڈا ایسی جگہ دفن کریں جہاں تھوڑی گرمی انڈے کو پہنچتی رہے۔

تسخیر خلائق

"یَا مُسْتَطِیْعُ" اس اسم کی ایک سو تیس (۱۳۰) بار روزانہ صبح کو اوّل اور آخر بمع تین تین مرتبہ درود شریف آخر پر ہمیشہ ورد رکھیں۔ پس ہر وقت مجمع خلائق تمہارے پاس لگا رہے گا۔ اور ہر طرح کا فائدہ آپ کو ملے گا۔ اخلاق بلند رکھیے۔

برائے حُبّ

اگر تم معشوق یا مطلوب کو دور دراز سے بلانا چاہتے ہو تو اتوار کے روز روزہ رکھیں اور پاکیزہ مکان میں تنہا بیٹھ کر بیالیس (۴۲) بار دعوت کو پڑھیں اور مؤکلات کو اس کے حاضر ہونے کا حکم دیں۔ اور گوگل اور لوبان کا بخور روشن کریں۔ مطلوب چند ہفتوں میں حاضر ہونے میں بہت بے قرار ہوگا۔

نقش برائے حُبّ

نقش برائے حُبّ مجرّب کا یہ بھی نقش ہے۔ نقش لکھکر دعائے برہتیہ پڑھ کر دم کریں۔ لوہے کے پترے پر لکھکر آگ میں رکھیں۔ اور لوبان جلائیں۔ مطلوب بیقرار ہو کر فوراً حاضر ہوگا بہت ہی مجرّب نقش ہے۔ آنکھ جھپکتے ہی کام دکھائے گا۔

۷۸۶

۲۳۷	۲۴۰	۲۴۳	۲۲۹
۲۴۲	۲۳۰	۲۳۶	۲۴۱
۲۳۱	۲۴۵	۲۳۸	۲۳۵
۲۳۹	۲۳۴	۲۳۲	۲۴۴

احرق قلب فلاں بنت فلانہ بعشق محبت فلاں بنت فلانہ بیقرار شدہ حاضر اید بحق ھذہ الاسماء برہتیہ الوحا العجل الساعۃ الساعہ

کسی دشمن یا ظالم کو شہر سے نکالنا

اگر تم کسی ظالم کو یا دشمن کو شہر یا مکان سے نکالنا چاہتے ہو۔ تب خاتم سلیمانی کے مفرد حروف ا جھ ز ط ہر حرف اپنے عدد کے موافق ایک تابوت اور کوری ٹھیکری پر لکھیں۔ مُر اور لہسن کی دھونی روشن کر کے اس کے اوپر ٹھیکری پکڑے رہو سات بار یا اکیس بار دعوت کو پڑھیں اور مؤکلات کو اس ظالم یا دشمن کو وہاں سے نکالنا ہو تو حکم کریں۔ اور پھر اس ٹھیکری کو پیس کر اس مکان یا شہر کے دروازے میں ڈال دیں۔ وہ شخص نکل جائیگا۔

کسی دشمن کو اندھا کرنا

اگر کوئی کسی شخص کو اندھا کرنا چاہے تو تب ایک گندا انڈا لیکر اس پر مفردات خاتم کو ان کے اعداد کے مطابق لکھو۔ (اور تین ق لکھو اور پانچ ل اور چار د) اس شخص کا نام مشہور اور اس کی ماں کا نام بھی لکھیں۔ پھر اس انڈے کو حُرّ، مُر، لہسن، پیاز کے چھلکے اور انڈے کے چھلکے کی دھونی روشن کریں۔ اور دعوت کو اکیس بار پڑھیں اور کسی اندھیرے مکان میں دفن کر کے دھواں اس کے اندر کر دیں۔ وہ شخص اندھا ہو جائیگا۔ مگر عامل کو خدا سے خوف کرنا چاہیئے۔ اور جو شخص اس بات کا مستحق ہوتا ہے اس کے واسطے یہ عمل کرے ورنہ اس کا وبال عامل کے سر پر ہوگا۔ اور اگر عامل اپنے عمل کا اثر اتارنا چاہے تب انڈے کو نکال کر حروف اس پر دھو ڈالے اور دعوت کو لکھ کر اس شخص کو پلائے اس کا منہ دھلائے تو وہ تندرست ہو جائے گا۔

کسی عورت کا خون جاری کرنا

اگر کسی عورت کا خون جاری کرنا چاہتے ہو اور وہ عورت فاجرہ یا زانیہ ہو تب خاتم کے حروف کو بطریق مذکورہ ایک سُرخ کاغذ میں لکھ کر سُرخ حریر کا ڈورا اس پر باندھیں۔ بعد ایک نرسل کے اندر اس کو رکھ کر موم سے منہ بند کر دیں۔ اور دھاگے کا سرا باہر نکال کر نہر جاری کے مشرق کی طرف دفن کر دے اور دعوت کو اکیس بار پڑھ کر اس پر دم کرے۔ اور مؤکلات کو خون کے جاری کرنے کا حکم کریں۔ نیز بخور بھی روشن کریں۔ خون جاری ہو جائے گا۔

ظالم کو بیمار کرنا

اگر کسی ظالم شخص کو بیمار کرنا مقصود ہو تو ایک مچھلی کے پیٹ میں سفیدی گرم بھرے۔ اور ایک کاغذ میں حروف مفردات خاتم بھی لکھ کر اس کے ساتھ رکھے۔ پھر مُردہ کے کفن کا کپڑا اس پر لپیٹ کر اس پر بھی یہ لکھے کہ اے خدا ان اسماء کے طفیل فلاں بن فلاں کو بیمار کر اور دارچینی کی دھونی کے ساتھ سات بار دعوت کو پڑھ کر دم کرے۔ اور اس مچھلی کو پرانی قبر میں جہاں کوئی جاتا نہ ہو دفن کر دیں۔ اور خود اس کے نشان کو معلوم رکھے۔ تاکہ وہ شخص ہلاک نہ ہو۔ ورنہ اس کا گناہ عامل کی گردن پر ہوگا یہ یاد رہے۔ کیوں کہ عمل سے مارنیوالا ایسا ہے کہ جیسے تلوار سے مارنے والا اور جب اس کو تندرست کرنا ہو تو مچھلی کو نکال کر اس کے پیٹ سے سفیدی دور کریں۔ اور کپڑے سے حرف وغیرہ کو دھو ڈالے اور دعوت کو لکھ کر اس شخص کو پلائے۔ اس کے پانی سے نہلاتے۔ انشاء اللہ وہ تندرست ہوگا۔

خیر و شر کے اعمال

معلوم ہو کہ اس دعوت کے ساتھ خیر و شر کے اعمال کئے جاتے ہیں۔ شرط ریاضت اور تقویٰ کے ساتھ اور عامل جب خیر کا عمل کرے۔ مثال کے طور پر مطلوب کو حاضر کرنا یا بادشاہوں سے فائدہ اٹھانا یا محبّت وغیرہ کے واسطے یا فراخی رزق کے لئے تو ان اعمال کو عروج ماہ کرنا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ اور اچھے بھی ہوتے ہیں۔ اگر شر کے اعمال کرنے مقصود ہوں۔ مثلاً دو اشخاص کے درمیان عداوت ڈالنی ہے، کسی کو بیمار کرنا ہے، ہلاک کرنا ہے یا زبان بند کرنی ہے تب یہ اعمال نزول ماہ میں کرنا چاہئیں۔

محبّت کے واسطے

پس اگر تم کسی شخص کو کسی دوسرے پر عاشق کرنا چاہو۔ تب خاتم دعوت کو آگے آ کر لکھ رہا ہوں۔ ایک کپڑے پر لکھ کر یا مطلوب کے پاؤں کی مٹی کو چراغ میں جو بالکل کورہ ہو۔ چنبیلی کے تیل میں چراغ کو روشن کریں۔ دن کو یا رات کو تنہائی کے مکان میں جلوتری اور لوبان ذکر کی دھونی روشن کر کے دعوت کو سات بار پڑھیں۔ مطلوب بے قرار ہو کر طالب کے پاس پہنچ جائیگا۔

اگر اس پر ہلکا عمل کرو تو پاؤں کے تلے کی مٹی نہ ملے تب خاتم کو کوری ٹھیکری پر لکھ کر آگ میں ڈال دیں اور بخور کو روشن کریں مطلوب حاضر ہوگا۔

کل دُنیا کو تسخیر کرنا

اگر تم اپنے کسی شخص یا تمام مخلوق کے درمیان محبّت کرنا چاہتے ہو یا پوری مخلوق کو تسخیر کرنا چاہتے ہو۔ تب خاتم کو مع حروف ناریہ اعظم کے ساتھ اس انڈے پر لکھیں۔ جو مرغی نے پہلا دیا ہو اور اس کو بخور مذکور کی دھونی دے کر دعوت کو سات مرتبہ اس پر دم کر کے آگ میں دفن کریں۔ اور مؤکلات کو اپنے اور اس شخص یا تمام مخلوق کے درمیان محبّت کا حکم دیں ساری مخلوق تم سے محبّت اور رفاقت کرے گی۔ انشاء اللہ۔

مسخّر کرنا، زبان بند کرنا

اگر تم یہ سوچو کہ کوئی تمہیں بُرا نہ کہے۔ اور تمہارے مطیع ہوں تو ایسا ہے کہ خاتم کو اور اس کے گرد پوری دعوت مشک اور زعفران اور عرق گلاب کے ساتھ ہرن کی جھلّی پر لکھ کر جلوتری اور لوبان ذکر کی دھونی دیں۔ سات بار دعوت پڑھ کر اس پر دم کریں۔ اور مؤکلات کو تمام مخلوق کے مطیع ہونے اور زبان بند کرنے کا حکم صادر اپنے مؤکلات سے کروائیں۔ مؤکلات فوراً حکم کی تعمیل کریں گے۔ عجیب تاثیر مشاہدہ کرے گا۔

مردبستہ کو کھولنا

اگر مردبستہ کو کھولنا یا سحر کا دور کرنا یا دیوانہ کو تندرست کرنا چاہتے ہو۔ تب دعوت خاتم کو بطریق مذکورہ ہرن کی جھلّی پر مشک، زعفران اور عرق گلاب سے لکھ کر عود، جلوتری کی دھونی دیں۔ اور دھونی دیتے وقت سات بار دعوت پڑھیں۔ اور مؤکلات کو دفع سحر یا مردبستہ کو کھولنے کا حکم صادر کریں جنّات کو دفع کرنے کا حکم دیں۔ ایسا ہی ہوگا بحکم تعالیٰ۔





سارے بھائی اپنے بڑے بھائی روبن کی گفتگو غور اور حیرت سے سنتے رہے۔ انہیں معلوم نہ تھا کہ حاکم مصر کی صورت میں یوسف علیہ السلام بھی اُن کے پاس کھڑے ہیں۔ یوسفؑ بھی اُن کی یہ ساری باتیں سنتے رہے اور جب روبن اپنی بات کہہ چکا تو یوسفؑ اُن کے پاس سے ہٹ گئے اور ایک طرف جا کر خوب روئے۔ پھر یوسفؑ سنبھلے، اپنے بھائیوں کے پاس آئے اور اُن کی زبان سے اُن کے سارے حالات جاننے کے بعد آپ نے پھر انہیں مخاطب کر کے کہا "جب تم دوبارہ ادھر آؤ تو اپنے سب سے چھوٹے بھائی کو بھی لے کر آنا۔ تم دیکھتے ہو کہ میں کس طرح پورا غلّہ دیتا ہوں۔ اور کس طرح مہمان نوازی کرتا ہوں۔ اے ارضِ کنعان کے رہنے والو یہ بھی سُن رکھو، اگر تم اپنے اس چھوٹے بھائی کو ساتھ نہ لائے تو پھر میں دوبارہ تمہیں غلّہ نہ دوں گا۔ اور میں سمجھوں گا کہ تم نے مجھ سے جھوٹ بولا ہے۔ ایسی صورت میں تم لوگ میرے پاس نہ آنا اور نہ ہی مجھے اپنی شکل دکھانا۔"

اس گفتگو کے بعد یوسفؑ نے اپنے خدّام کو حکم دیا کہ اُن کے بوروں میں اناج بھر دیا جائے۔ جب اُن کے بورے تیار ہو گئے تو انہوں نے اناج خریدنے کے لئے جو نقدی یوسفؑ کو پیش کی تھی وہ نقدی بھی یوسفؑ نے اس بنا پر اُن کے بوروں میں ڈالدی کہ شاید اُن کے پاس اور رقم نہ ہو اور وہ دوبارہ اناج لینے کیلئے اِدھر کا رُخ نہ کریں۔ اس کے علاوہ اُن کے بوروں میں نقدی ڈالنے کی دوسری وجہ یہ تھی کہ آپ نے یہ گوارہ نہیں کیا کہ اپنے والدِ محترم اور بھائیوں سے کھانے کی قیمت وصول کریں۔ لہٰذا اناج کی قیمت انہوں نے اپنے پاس سے ادا کر دی۔ اس طرح یوسفؑ کے بھائی غلّہ لے کے مصر سے کنعان کی طرف روانہ ہو گئے۔

جب یہ سارے بھائی اپنے والدِ محترم یعقوبؑ کے پاس پہنچے تو انہیں ساری روداد سناتے ہوئے کہنے لگے "اے ہمارے باپ ہم نے اپنے بھائی شمعون کو وہاں چھوڑ دیا اور غلّہ لے کر واپس آ گئے۔ سو اب آپ ایسا کریں کہ بنیامین کو ہمارے ساتھ بھیج دیں تاکہ ہم اور غلّہ لانے کے ساتھ ساتھ اپنے بھائی شمعون کو بھی ساتھ لے کر آئیں۔"

بیٹوں کی گفتگو سُن کر یعقوبؑ سخت فکر اور کشمکش میں پڑ گئے۔ اس دوران میں اُن کے بیٹوں نے اپنے اپنے اناج کے بورے کھولے تو اُن بوروں میں سے وہ نقدی بھی نکل آئی جو انہوں نے اناج کی قیمت کے طور پر یوسفؑ کو ادا کی تھی۔ یعقوبؑ اور اُن بیٹے یہ دیکھ کر بہت پریشان ہوئے۔ چند لمحوں کے سکوت کے بعد یعقوبؑ نے کہا۔

"اے میرے بیٹو! تم تو مجھے بے اولاد کر دینا چاہتے ہو۔ یوسفؑ نہ رہا پھر شمعون بھی گیا اور اب تم لوگ بنیامین کو بھی اپنے ساتھ اجنبی سرزمین کی طرف لے جانا چاہتے ہو۔ یہ سب باتیں میرے خلاف ہیں۔"

تب بڑے بیٹے روبن نے اپنے باپ سے کہا "اگر میں بنیامین کو آپ کے پاس واپس لے کر نہ آؤں تو اے میرے باپ! اس کی پاداش میں آپ بے شک میرے دونوں بیٹوں کو قتل کر دیجئے گا۔ آپ بنیامین کو مجھے سونپ دیں۔ میں اُسے آپ کے پاس واپس لے کر آؤں گا۔"

یعقوبؑ نے دکھ بھری غمگین آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ میرا بیٹا بنیامین تم لوگوں کے ساتھ نہ جائے گا۔ کیوں کہ اس کا بھائی یوسفؑ مر گیا ہے اور وہ اکیلا رہ گیا ہے۔ اگر مصر کی

طرف جاتے ہوئے اس پر بھی کوئی آفت آپڑی تو تم لوگ میرے سفید بالوں کو غم کے ساتھ قبر میں اتار کر رکھ دوگے۔"

یعقوب علیہ السّلام کے بیٹے خاموش ہوگئے اور اُس غلّے کو سنبھالنے میں لگ گئے جو وہ اپنے ساتھ لائے تھے۔ اس طرح یہ بات آئی گئی ہوگئی اور دن تیزی سے گزرنے لگے۔

ارضِ کنعان میں قحط نے اور زیادہ شدّت اختیار کرلی تھی۔ لوگ اناج کو ترسنے لگے تھے اور ایک ریلے اور طوفان کے سے انداز میں وہ اپنی ضرورت کا اناج حاصل کرنے لگے تھے۔ یعقوبؑ کے بیٹے مصر سے جو غلّہ لائے تھے وہ ختم ہونے کے قریب آیا تو آپ سخت فکر مند ہوئے۔ لہٰذا ایک روز انہوں نے اپنے بیٹوں کو بلا کر کہا کہ جو اناج تم لوگ لے کر آئے تھے۔ وہ ختم ہونے کے قریب آگیا ہے۔ لہٰذا تم لوگ ایک بار پھر مصر کا رُخ کرو اور وہاں سے پہلے کی طرح اناج لے کر آؤ۔

جب یعقوبؑ اپنی بات کہہ چکے تو ان کا بیٹا یہودا بولا "اے ہمارے باپ! اس شخص نے جو کہ مصر کا حاکم ہے۔ ہمیں تاکید کے ساتھ کہہ دیا تھا کہ جبتک تم لوگ اپنے چھوٹے بھائی کو بھی اپنے ساتھ لے کر نہ آؤ۔ میرا منہ نہ دیکھنا۔ پس اے ہمارے باپ! جب تک بنیامین ہمارے ساتھ نہیں جاتا۔ ہم مصر کا رُخ نہیں کریں گے۔ ہاں اگر آپ بنیامین کو ہمارے ساتھ بھیجنے پر تیار ہیں تو ہم ابھی اور اسی وقت آپ کے حکم کے مطابق اناج لانے کے لئے مصر کی طرف روانہ ہوجائیں گے۔"

یعقوبؑ نے غم واندوہ اور پریشانی کے عالم میں اپنی گردن جھکالی۔ چند ثانیوں تک وہ کسی گہری سوچ میں کھوئے رہے پھر اپنے بیٹوں کو مخاطب کرتے ہوئے انہوں نے انتہائی دُکھ اور مایوسی سے کہا۔ "اے میرے بیٹو! تم لوگوں نے مجھ سے کیوں بدسلوکی کی؟ تم نے مصر کے اس حاکم کو کیوں بتادیا کہ تم لوگوں کا ایک بھائی اور بھی ہے"؟

یہودا نے انتہائی انکسار کے ساتھ جواب دیتے ہوئے کہا۔ "اے والد محترم! مصر کے اُس حاکم نے بضد ہوکر ہمارا اور ہمارے خاندان کا حال پوچھا کہ کیا تمہارا باپ اب تک جیتا ہے اور کیا تمہارا کوئی اور بھائی بھی ہے۔؟ تو اے میرے باپ! ہم نے اس کے سوال کے مطابق اُسے بتادیا کہ ہمارا باپ جیتا ہے اور یہ کہ ہم کل بارہ بھائی ہیں جب کہ ایک ہم سے کھو گیا ہے اور سب سے چھوٹا بھائی ہمارے باپ کے پاس رہتا ہے۔ ہمیں کیا معلوم تھا کہ ہمارے اس طرح جواب دینے پر وہ کہہ دے گا کہ اپنے چھوٹے بھائی کو بھی ساتھ لے کر آؤ۔" یہودا چند لمحے رُک کر اپنے باپ کے چہرے پر اُترتے چڑھتے جذبات کو دیکھتا رہا اور پھر دوبارہ وہ اپنے باپ کو قائل کرنے کی خاطر کہہ رہا تھا۔ "اے ہمارے باپ! بہتر ہے کہ آپ بنیامین کو ہمارے ساتھ کردیں کہ ہم مصر کا رُخ کریں۔ وہاں سے اپنی ضرورت کا اناج لے کر آئیں۔ تاکہ ہم آپ اور ہمارے بال بچے زندہ رہیں۔ میں بنیامین کا ضامن ہوتا ہوں۔ واپسی پر آپ بنیامین کو مجھ سے لیجئے گا۔ اگر میں اُسے آپ کے پاس لاکر نہ کھڑا کردوں تو میں ہمیشہ کے لئے گنہگار ٹھہروں گا۔ اے میرے باپ! جس طرح ہم نے پہلی بار آپ سے بنیامین کو ہمارے ساتھ بھیجنے کی گزارش کی تھی۔ اگر آپ اُس وقت بنیامین کو ہمارے روانہ کردیتے تو اب تک ہم مصر سے دوسری بار اناج لے کر لوٹ بھی آئے ہوتے۔"

یہودا کی اس گفتگو کا یعقوبؑ پر خاطر خواہ اثر ہوا۔ اس لئے اُن کی جھکی ہوئی گردن سیدھی ہوگئی تھی۔ اپنے چہرے پر پھیلے ہوئے تفکرات بھی انہوں نے دور کردیئے تھے۔ پھر وہ اپنے بیٹوں سے یوں مخاطب ہوئے۔

"اے میرے بیٹو! اصل بات یہی ہے تو ایسا کرو کہ یہاں سے کچھ نذرانے بھی اُس مہربان حاکمِ مصر کے لئے لے جاؤ اور وہ نقدی بھی واپس لے جاؤ جو پہلی بار اناج خریدتے وقت تمہارے بوروں میں ڈال دی گئی تھی۔ ہوسکتا ہے اس سے بھول ہوگئی ہو اور اس نقدی کو پاکر وہ تم لوگوں سے راضی اور خوش ہو اور اپنے چھوٹے بھائی بنیامین کو بھی ساتھ لیتے جاؤ اور دوبارہ مصر سے اناج لے کر آؤ اور میرا خدا! جو قادرِ مطلق اور واحد ولاشریک ہے، اُس حاکمِ مصر کو تم پر مہربان کردے کہ وہ بنیامین کو اُس کی خواہش کے مطابق ساتھ لے جانے پر میرے اسیر کئے ہوئے بیٹے شمعون کو بھی رہا کردے۔"

یعقوبؑ کی اس اجازت پر اس کے بیٹے بے حد خوش ہوئے تب انہوں نے یوسفؑ کو پیش کے لئے نذرانے اور اناج خریدنے کے لئے نقدی لی اور اپنے چھوٹے بھائی بنیامین کو لے کر مصر کی طرف روانہ ہوگئے۔

پہلے کی طرح اُن لوگوں کو پھر یوسفؑ کے سامنے پیش کیا گیا۔

جب یوسفؑ نے اپنے بھائیوں کے ساتھ ——————

اپنے چھوٹے بھائی بنیامین کو دیکھا تو آپ بہت خوش ہوئے۔ اور

آپ نے انہیں اپنے گھر میں ٹھہرانے کا بندوبست کیا۔ منتظم انہیں اپنے ساتھ اُن کے گھر لے گیا اور پھر شمعون کو بھی وہاں لے آیا۔ اس طرح وہ گیارہ بھائی یوسفؑ کے گھر میں جمع ہوئے۔ اس موقع پر بڑے بھائی روبن نے اپنے سارے بھائیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"یہ جو حاکم مصر نے ہم سب کو اپنے گھر پہنچا دیا ہے تو مجھے اندیشہ ہے کہ وہ ہمیں کہیں کسی اور ہی دُکھ یا تکلیف میں نہ پھنسا مارے۔ مجھے خوف ہے کہ وہ نقدی جو پہلی بار ہمارے بوروں میں رکھ کر واپس کردی گئی تھی۔ اس نقدی کی وجہ سے شاید وہ حاکم ہمیں اپنے گھر میں بند کر دینا چاہتا ہے تاکہ اُسے ہمارے خلاف بہانہ مل جاتے اور اس بہلنے ہمیں اپنا غلام بنالے اور ہم سے ہماری نقدی اور باربرداری کے جانور چھین لے۔ اے میرے بھائیو! ہمیں اپنی بہتری اور رہائی کے لئے ضرور کچھ کرنا چاہیئے۔ دیکھو، حاکم مصر کا منتظم اُس سامنے والے کمرے میں گیا ہے۔ اُسی سے اس سلسلے میں گفتگو کرتے ہیں۔ اور اپنی حیثیت کو واضح کرنے کے لئے اُسے اُس نقدی کے متعلق بتادیتے ہیں"۔

سارے بھائی مل کر اُس منتظم کے کمرے کی طرف گئے۔ جب منتظم نے اُن سب کو یوں ایک ساتھ اپنے کمرے میں آتے دیکھا تو اُس نے کسی قدر حیرت کے ساتھ اُن سے پوچھا۔

"اے میرے عزیزو! تم مجھے پریشان سے لگتے ہو۔ کیا میں اس کی وجہ جان سکتا ہوں"؟

یہودا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ "تمہارا اندازہ درست ہے۔ ہمیں ایک معاملے کا خوف ہے اور اُسی سلسلے میں اس وقت تم سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ ہم تم پر یہ انکشاف کرنا چاہتے ہیں کہ ہم پہلے بھی یہاں سے اناج لے جاچکے ہیں اور ...."

"میں جانتا ہوں" منتظم بیچ میں بول پڑا۔ "تم پہلے بھی یہاں سے اناج لے جاچکے ہو۔ پر اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ تمہیں اس بار بھی پہلے کی طرح اناج ملے گا۔ دراصل ...."

"تم میرا مطلب نہیں سمجھے .... میں تم سے کچھ اور کہنا چاہتا ہوں" یہودا نے قطع کلامی کرتے ہوئے کہا۔ "ہاں تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہم پچھلی بار یہاں سے اناج لے کر گئے۔ جب اپنے گھر جاکر ہم نے اپنے بوروں کو کھولا تو ہمارے بوروں سے وہ نقدی بھی نکلی جو ہم نے ادا کر کے اناج خریدا تھا۔ سوائے عزیز! وہ نقدی ہم اپنے ساتھ واپس لیتے آئے ہیں اور اس بار اناج خریدنے کے لئے ہم علیحدہ نقدی لائے ہیں اور ہم نہیں جانتے کہ وہ نقدی کس نے ہمارے بوروں میں رکھ دی تھی"۔ یہودا جب خاموش ہوا تو یوسفؑ کے منتظم نے اُن سب سے کہا۔

"تم سب کی سلامتی ہو، اس معاملے میں تم لوگ خوفزدہ نہ ہو میں تو یہ کہوں گا کہ تمہارے خدا نے تمہارے ہی اناج کے بوروں سے تم لوگوں کو خزانہ عطا کردیا ہے لہٰذا اس نقدی کو تم لوگ اپنے پاس رکھو اور اپنے استعمال میں لاؤ۔ جہاں تک پہلے اناج کی قیمت کا سوال ہے تو وہ مجھے اسی وقت مل گئی تھی۔ اب تم آرام سے بیٹھو اور اس معاملے میں فکرمند نہ ہو۔ تم ساتھ والے کمرے میں بیٹھ کر آرام کرو"۔

سب بھائی مطمئن سے ہو کر دوسرے کمرے میں جا بیٹھے تھے۔ اس منتظم نے ان سب کی خوب دیکھ بھال کی۔ اُن کے غسل کا انتظام کیا۔ اُن کے جانوروں کو چارا مہیا کیا۔ اور ان سب کے لئے بہترین کھانے پکوائے۔ یہاں تک کہ دوپہر کے وقت یوسفؑ خود بھی وہاں آپہنچے۔ وہ اسی کمرے میں اپنے بھائیوں کے پاس آبیٹھے اور سب بھائیوں نے اُن کو تحائف پیش کیے جو وہ اپنے باپ کے کہنے پر ساتھ لائے تھے پھر یوسفؑ نے اُن سے انتہائی بے چینی سے پوچھا۔

"تمہارا بوڑھا باپ جس کا ذکر تم لوگوں نے پچھلی بار کیا تھا۔ کیا وہ اب تک جیتا ہے اور اچھا ہے"؟

"اے ہمارے محسن!" روبن بولا۔ "ہمارا باپ اب تک جیتا ہے۔ اور خداوند کریم کی مہربانی سے وہ خیریت سے ہے"۔

اس کے بعد یوسفؑ نے اپنے سامنے بیٹھے ہوئے اپنے چھوٹے بھائی بنیامین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سوالیہ انداز میں پوچھا۔ "تو یہ ہے تمہارا بھائی جسے تم نے اپنے ساتھ لانے کا وعدہ کیا تھا۔ تم نے چوں کہ اپنا وعدہ خوب نبھایا ہے۔ لہٰذا میں تمہیں تمہاری ضرورت کے مطابق اناج دے کر سب بھائیوں کو واپس جانے کی اجازت دے دوں گا"۔ اس کے بعد یوسفؑ وہاں کچھ دیر بیٹھ کر اپنے بھائیوں سے باتیں کرتے رہے لیکن اپنے چھوٹے بھائی کو اپنے سامنے دیکھ کر اور اس کے علاوہ اپنے باپ کی یاد نے اُن کی حالت بُری کردی تھی۔ وہ وہاں سے اُٹھ گئے اور ایک دوسرے کمرے میں جاکر اپنے حالات پر جی بھر کر روئے پھر دوبارہ ہاتھ منہ دھوکر اپنے بھائیوں کے پاس آگئے اور اُن کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا۔ کھانے کے بعد یوسفؑ اپنے

منتظم کو علیحدگی میں لے گئے اور بڑی رازداری سے کہا۔

"ان لوگوں کے بوروں میں جتنا اناج وہ لے جاسکیں بھر دینا۔ اور پھر ایسا کرنا کہ میرا جو چاندی کا پیالہ ہے سب سے چھوٹے بھائی بنیامین کے بورے میں رکھ دینا اور انہیں یہ بھی بتا دینا کہ کل صبح ہی صبح ایک قافلہ یہاں سے جائے گا لہٰذا وہ لوگ بھی اس قافلے کے ساتھ کوچ کر جائیں۔"

منتظم نے حسب ہدایت اُن کی روانگی کے تمام انتظامات کر دیئے۔ پھر اگلے روز صبح ہی صبح شمال کی طرف جانے والے قافلے کے ساتھ وہ روانہ ہو گئے۔

یہ چھوٹا سا قافلہ ابھی مصر کے شہر ممفس سے تھوڑی دور ہی گیا تھا کہ پیچھے سے کچھ لوگ گھوڑوں کو سرپٹ دوڑاتے ہوئے آئے اور قافلے کے قریب پہنچ کر بلند آواز میں بولے۔

"اے قافلے والو! ٹھہرو۔ تم لوگ چور ہو۔"

قافلہ رُک گیا۔ پھر روبن نے اُن آنے والے گھڑ سواروں سے پوچھا۔ "تمہاری کیا چیز چوری ہو گئی ہے۔ جس کا ہم پر الزام لگا رہے ہو۔"؟

ہم کو ہمارے حاکم کا چاندی کا پیالہ نہیں ملتا۔" ایک سوار بولا۔ "وہ غائب ہے۔ اور ہمیں شک ہے کہ وہ تم لوگوں ہی میں سے کسی کے پاس ہے اور سنو جو بھی اُس پیالے کو لا کر دے گا، میں ضمانت دیتا ہوں کہ اُسے ایک اونٹ کے بوجھ کے برابر غلہ انعام میں دیا جائے گا۔"

اس بار یہودا نے اُن سواروں سے کہا۔ "بخدا تم کو خوب معلوم ہے کہ ہم ملک میں فساد پھیلانے والے نہیں ہیں۔ ہم چوری کے عادی نہیں اور نہ ہی یہ ہمارا شیوہ ہے۔ شاید تم لوگوں کو معلوم ہوگا کہ ہم تو وہ نقدی بھی لوٹانے کے لئے اپنے ساتھ لے آئے تھے جو غلطی سے پہلی بار ہمارے اناج کے بوروں میں ڈال دی گئی تھی۔ اگر ہم ایسا کر سکتے ہیں تو ہم مصر کے حاکم کا پیالہ کیونکر چرا سکتے ہیں۔ جب کہ وہ ہمارا محسن ہے کہ اس نے ہمیں ہماری ضرورت کے مطابق دوبارہ اناج دیا ہے۔ اس کے علاوہ ہمیں اپنے ساتھ کھانا کھلانے کی سعادت بخشی۔ سوائے تعاقب کرنیوالو! ہم کیوں کر اپنے محسن کا پیالہ چرا سکتے ہیں۔"

تب اُن تعاقب کرنے والوں نے یہودا کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔ "اگر تم میں سے کسی پر چوری ثابت ہو جائے تو پھر کہو۔ اُس چور کی کیا سزا ہونی چاہیئے۔"؟

یہودا نے اپنے باپ کی شریعت کے مطابق اُن لوگوں کو جواب دیتے ہوئے کہا۔ "جس شخص کے اسباب میں سے حاکم کا پیالہ ملے پس وہ شخص خود ہی ایسی چوری کی سزا ہے۔ یعنی اُس چوری کے عوض اُسے غلام بنا لیا جائے۔ ہم لوگ چوروں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔" اس کے بعد سب بھائیوں نے اپنے اپنے جانور سے اناج کے بورے اُتارے اور تعاقب کرنے والوں نے اُن کی تلاشی لینا شروع کر دی۔ انہوں نے پہلے بڑے بھائیوں کے بوروں کو دیکھا اور آخر میں جب انہوں نے بنیامین کے بورے کی تلاشی لی تو اُس میں سے چاندی کا پیالہ نکل آیا۔ اس پر تعاقب کرنے والوں نے کہا۔

"تم لوگوں نے دیکھا۔ ہم نہ کہتے تھے کہ حاکم کا چاندی کا پیالہ تم لوگوں ہی میں سے کسی ایک کے پاس ہے۔ لہٰذا تمہارے اپنے کئے ہوئے فیصلے کے مطابق جس جوان کے بورے سے یہ پیالہ نکلا ہے۔ اُسے ہم اپنے ساتھ واپس لے کر جائیں گے اور یہ ہمارے ہاں ایک غلام کی سی زندگی بسر کرے گا۔"

جب حاکم کا پیالہ بنیامین کے بورے سے نکلا تو دوسرے بھائی غم اور دُکھ میں آہ و بکا کرنے لگے اور جب تعاقب کرنیوالے بنیامین کو اپنے ساتھ لے جانے لگے تو دوسرے بھائیوں نے بھی اپنے جانوروں کو موڑا اور اُن کے ساتھ ہو لیئے۔

جب سارے بھائیوں کو یوسفؑ کے سامنے پیش کیا گیا تو انہوں نے تعجب سے اُن کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ "تم لوگوں نے میرے ساتھ یہ بُرائی کیوں کی۔ جب کہ میں تو تم پر احسان ہی کرنے والا تھا۔"

"اے مالک!" یہودا نے گلوگیر سی آواز میں کہا۔ "ہم کیا بات کریں۔ اب جب کہ ہم پر بُرائی ٹھہرا دی گئی ہے اور ہمارے اس چھوٹے بھائی کو غلام بنا لیا گیا ہے تو میں بھی اس کے ساتھ یہیں غلام کی حیثیت سے رہ جاؤں گا۔ جس طرح یہ یہاں غلامی کرے گا ویسے ہی میں بھی یہاں غلامی کی زندگی بسر کرتا رہوں گا۔"

یوسفؑ نے نرمی سے یہودا کو سمجھاتے ہوئے کہا۔ "خدا نہ کرے کہ ایسا ہو جس کے پاس پیالہ نکلا ہے۔ صرف وہی یہاں غلام بن کر رہے گا۔"

اس پر یہودا کو طیش آگیا۔ "اے حاکم مصر!" وہ تیز لہجے میں بولا۔ "ہم نے پہلی مرتبہ آپ سے کہا تھا کہ ہمارا ایک بوڑھا باپ ہے اور اس کے بڑھاپے کا سہارا ہمارا چھوٹا بھائی ہے اور یہ چھوٹا

بھائی بھی اب اپنی ماں کا اکیلا ہی رہ گیا ہے کہ اس کا بڑا بھائی بچپن ہی میں کھو گیا تھا۔ سو ہمارا باپ ہمارے اس چھوٹے بھائی پر جان دیتا ہے۔ لیکن اے مالک! آپ نے ہم سے کہا تھا کہ اپنے اس چھوٹے بھائی کو ساتھ لے کر آؤ گے تو پھر دوبارہ اناج ملے گا۔ ہم آپ کی خواہش کے مطابق اس چھوٹے بھائی کو ساتھ لے کر آئے۔ اب جبکہ اس پر چوری کا الزام لگ گیا ہے اور غلام بنا کر یہاں روک لیا گیا ہے تو اے مالک! ہم اسے یہاں چھوڑ کر کیسے اور کیوں کر اپنے باپ کا سامنا کر سکیں گے۔ جب ہمارے باپ کو یہ خبر ہوگی کہ بنیامین کو چوری کے الزام میں روک لیا گیا ہے تو مجھے خدشہ ہے کہ ہمارا بوڑھا باپ یہ صدمہ برداشت نہیں کر سکے گا۔ وہ تو اسے ہمارے ساتھ بھیجتا ہی نہ تھا۔ پر میں اس معاملے میں ضامن بنا اور کہا کہ اگر میں اپنے چھوٹے بھائی کو تیرے پاس لے کر نہ آؤں تو میں گنہگار ٹھہروں گا۔ اس لئے میری آپ سے گزارش ہے کہ ہمارے چھوٹے بھائی کو رہا کر دیا جائے تاکہ یہ واپس جاکر ہمارے باپ کے سکون اور اطمینان کا باعث بنے اور اس کے بدلے مجھے یہاں غلام بنا کر رکھ لیا جائے۔"

"ایسا کیوں کر ممکن ہے کہ جس نے چوری کی ہے اس کے بجائے کسی اور کو غلام بنا کر رکھ لیا جائے۔ لہٰذا جو پکڑا گیا ہے وہی غلام بن کر یہاں رہے گا۔ اور اب تم سب یہاں سے اپنی سرزمین کی طرف لوٹ جاؤ۔"

سب بھائی یوسفؑ کے حکم کے مطابق وہاں سے نکل آئے۔ اور باہر آکر بڑے بھائی روبن نے اپنے دوسرے بھائیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

اے میرے عزیز بھائیو! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہمارے باپ نے بنیامین کو واپس لانے کا ہم سے پختہ عہد لیا تھا؟ اور سنو میرے بھائیو! اس سے پہلے یوسفؑ کے معاملے میں بھی تم سے کوتاہی، غلطی اور گناہ سرزد ہو چکا ہے۔ جب کہ اس موقعے پر میں تم سب کو منع کرتا تھا کہ یوسفؑ کو کوئی تکلیف نہ دو کہ آخر کو وہ ہمارا بھائی ہے۔ پر تم نے میری بات نہ مانی تھی۔ بلکہ تم تو الٹے میری جان کے بھی درپے ہو گئے تھے۔ ان حالات میں تو اب میں مصر کی سرزمین نہ چھوڑوں گا۔ جبتک کہ میرے والدِ محترم مجھے واپس آنے کا حکم نہ دیں یا جب تک اس معاملے پر خدا کا کوئی حکم نازل نہ ہو جائے۔

لیکن دوسرے بھائیوں نے منت سماجت کر کے روبن کو اپنے ساتھ چلنے پر رضامند کر لیا۔ اس طرح سارے بھائی بنیامین کو یوسفؑ کے پاس چھوڑ کر اور اناج لے کر ارضِ کنعان کی طرف کوچ کر گئے۔

بھائیوں کے چلے جانے کے بعد یوسفؑ نے اپنے چھوٹے اور حقیقی بھائی بنیامین کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔ "اے عزیز! اگر تم چاہو تو میں تمہارے بھائی کی جگہ ہو جاؤں؟"

بنیامین نے دکھ سے کہا۔ "میری ایسی قسمت کہاں کہ آپ جیسا میرا کوئی بھائی ہو۔"

اس پر یوسفؑ رو پڑے اور بنیامین کو اپنے ساتھ لپٹا کر ٹوٹتی ہوئی آواز میں کہا۔ "اے میرے عزیز بھائی! میری طرف غور سے دیکھ۔ میں ہی تیرا بڑا بھائی یوسفؑ ہوں۔ مجھے بھیڑیے نے نہیں کھایا تھا بلکہ بھائیوں نے مجھے ایک اندھے کنوئیں میں ڈال دیا تھا۔ وہاں میرے اللہ نے میری مدد فرمائی۔ ایک قافلے نے مجھے وہاں سے نکالا اور یہاں مصر میں لاکر فروخت کر دیا۔ پھر میرے رب نے مجھے خوابوں کی تعبیروں کا جو علم عطا کیا تھا وہ یہاں میرے کام آیا اور اسی بنا پر تم دیکھتے ہو کہ آج میں مصر کا حاکم ہوں۔"

دونوں بھائی ایک دوسرے سے لپٹ کر خوب روئے۔ اس کے بعد یوسفؑ نے اسے اپنے سامنے بٹھا کر تمام حالات تفصیل سے سنا ڈالے۔ جب وہ اپنا احوال کہہ چکے تو بنیامین نے حیرت اور تعجب سے پوچھا۔

"اے میرے بھائی! آپ جانتے تھے کہ آپ کی جدائی میں والدِ محترم انتہائی بے چین اور غمزدہ ہوں گے۔ پھر آپ نے انہیں اپنی خیریت کی اطلاع کیوں نہ کی کہ انہیں اطمینان اور سکون مل جاتا۔ اے میرے بھائی! آپ کے پاس بہت مواقع تھے۔ جب آپ اپنے متعلق والدِ محترم کو اطلاع دے سکتے تھے۔ جب آپ غلام تھے اس وقت بھی آپ کسی تجارتی کارواں یا کسی سوداگر کے ہاتھ ہمارے لئے پیغام بھیج سکتے تھے۔ جس وقت آپ عزیزِ مصر کے گھر میں تھے۔ تب تو آپ کو آزادی اور آسائش کا سامان حاصل تھا۔ اس وقت آپ بڑی آسانی کے ساتھ اپنے متعلق کوئی خبر پہنچا سکتے تھے۔ اور پھر جب آپ کو مصر کی حاکمیت حاصل ہوئی تو آپ اپنی خیریت کے علاوہ خود چل کر بھی والدِ محترم کی خدمت میں حاضر ہو سکتے تھے۔ اے میرے بھائی! آپ کی جدائی میں رو رو کر ان کی حالت بہت بری ہو چکی ہے۔ اور اب

اُن کی بینائی بھی جاتی رہی ہے۔"

"برادرِ عزیز!" یوسفؑ نے بڑے پیار اور نرمی سے بنیامین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "تمہارا کہنا درست ہے۔ بہت مواقع تھے کہ جب میں کسی کے ہاتھ خط بھیجنے کے علاوہ خود بھی وہاں جا سکتا تھا۔ لیکن جو کچھ میں نے کیا وہ بحکم قضا و قدر اور بہ اشاراتِ وحی کیا۔ اس میں میرے اپنے ارادے اور نیت کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ جس طرح میرے رب نے میری راہنمائی کی، میں نے ویسا ہی کیا۔"

یوسفؑ کے اس جواب پر بنیامین مطمئن ہو گیا۔ پھر یوسفؑ نے اپنی بیوی اور بچوں سے اس کا تعارف کرایا اور اس طرح بنیامین مصر میں یوسفؑ کے پاس رہنے لگا تھا۔

دوسری طرف تمام بھائی اناج لے کر یعقوبؑ کے پاس آئے اور انہیں وہ سب حالات سُنا ڈالے جن کی بنا پر بنیامین کو وہاں روک لیا گیا تھا۔ اپنے بیٹوں سے بنیامین کی اسیری سے متعلق سُن کر یعقوبؑ کی حالت ناقابلِ برداشت ہو گئی۔ قبل اس کے کہ وہ کچھ کہتے، یہودا نے اپنی اور دیگر بھائیوں کی حیثیت واضح کرتے ہوئے کہا۔

"اے ہمارے باپ! بنیامین نے چوری کی۔ اس لئے وہ گرفتار کر لیا گیا اور ہم تو آپ سے وہی بیان کرتے ہیں جو کچھ وہاں ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ بے شک! ہم نے آپ سے بنیامین کو واپس لانے کا عہد کیا تھا۔ پر ہم غیب کی باتیں تو نہ جاننے والے تھے اور نہ ہمیں یہ معلوم تھا کہ بنیامین وہاں چوری کرے گا۔ اگر ایسا ہم پہلے سے جانتے تو ہم کبھی بھی آپ سے اُسے واپس لانے کا عہد نہ کرتے۔ اے ہمارے باپ! اگر آپ کو ہماری ان باتوں کا یقین نہ ہو تو آپ ممفص سے باہر اس بستی والوں سے پوچھ سکتے ہیں۔ جس بستی کے پاس حاکمِ مصر کے آدمیوں نے ہم سب کے سامان کی تلاشی لی تھی اور اُن کی موجودگی میں بنیامین کے بورے سے حاکمِ مصر کا چاندی کا پیالہ نکل آیا تھا۔ اے پدرِ محترم! اگر آپ ایسا نہ کر سکیں تو پھر آپ اُس قافلے والوں سے پوچھ سکتے ہیں۔ جس کے ساتھ ہم مصر سے اپنے گھر آئے ہیں اور اس قافلے میں کنعان کے بہت سے لوگ ہیں۔ اے ہمارے باپ! ہم نے وہی کچھ آپ سے کہا ہے جو ہم نے دیکھا۔ اس میں ہم نے آپ سے ذرّہ برابر بھی جھوٹ نہیں کہا۔"

اپنے بیٹوں کی گفتگو سُن کر یعقوبؑ کے دل میں یوسفؑ کی یاد تازہ ہو گئی۔ اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ اور انہوں نے آہ بھرتے ہوئے انتہائی تأسف اور دکھ سے کہا۔

"ہائے افسوس! یوسفؑ پر اُس نے تو غم اور دُکھ سے میری کمر ہی توڑ کر رکھ دی ہے۔"

اُس پر یہودا بولا۔ "اے ہمارے باپ! بخدا آپ تو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے یوسفؑ کی یاد ہی میں لگے رہیں گے۔ اور ہمیں خدشہ ہے کہ اسی طرح یوسفؑ کی یاد میں گھل گھل کر آپ اپنی جان دیدیں گے۔"

یوسفؑ کی یاد میں رو رو کر یعقوبؑ کی آنکھیں پہلے ہی سفید ہو چکی تھیں۔ اور آپؑ کی بینائی بھی جاتی رہی تھی۔ اس کے علاوہ آپ بہت ضعیف اور لاغر ہو گئے تھے۔ اور گزشتہ چھبیس برس سے آپ کی حالت ایسی ہی تھی۔ اپنے بیٹوں کی باتیں سُن کر آپ نے فرمایا۔

"اے فرزندو! تمہیں میرے رونے اور واویلا کرنے سے کیا بحث؟ میں تو اپنے رنج و غم کی صرف اپنے رب ہی سے شکایت کرتا ہوں، تم سے اس بارے میں کچھ نہیں کہتا اور اپنے اللہ کی باتوں کو جس قدر میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ سنو میرے فرزندو! میرے بیٹے یوسفؑ نے بچپن میں ایک خواب دیکھا تھا وہ خواب میرے رب کی طرف سے تھا اور مجھے قوی یقین ہے کہ ایک روز اس خواب کی تکمیل ضرور ہو گی۔ لہٰذا میرا دل کہتا ہے کہ یوسفؑ جہاں کہیں بھی ہے زندہ ہے۔ سوائے میرے بیٹو! بنیامین اور یوسفؑ کی تلاش میں تم سب ایک بار پھر مصر کا رُخ کرو۔ بنیامین تو اس وقت مصر میں ہے اور یوسفؑ کو جو مصر میں جا کر تلاش کرنے کے لئے تمہیں کہہ رہا ہوں تو میں یہ اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا بلکہ میرے رب نے میری راہنمائی کی ہے۔ میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ میں اپنے رب کی وہ باتیں جانتا ہوں جن کا تمہیں علم نہیں ہے۔ سوائے میرے بچو! ایک بار پھر اناج لینے کے لئے مصر کا رُخ کرو اور وہاں اپنے دونوں بھائیوں کو تلاش کرو۔"

یعقوبؑ کی یہ گفتگو سُن کر اُن کا بیٹا شمعون بولا۔ "اے ہمارے باپ! ہم کیسے غلّہ لینے کے لئے پھر مصر کا رُخ کریں جبکہ اس وقت ہمارے پاس نقدی بھی نہیں ہے۔"

"گھر کے برتن اور دیگر اثاثہ لے جاؤ"، یعقوبؑ نے فرمایا "لیکن تم مصر کا رُخ ضرور کرو۔ مجھے اپنے رب سے اُمید ہے کہ تم اپنے بھائیوں کو ڈھونڈ نکالنے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔"

(باقی آئندہ)

طنزیہ مضمون

اذانِ بُت کدہ

ابوالخیال فرضی

اس مرتبہ ماہِ مبارک میں میری بھی خواہش تھی کہ میں پورے روزے رکھوں اور ۷ وقت کی نماز ادا کروں۔ اس سال تہجد اور اشراق پڑھنے کا بھی پروگرام تھا۔ اگر آپ کسی پر یہ بات ظاہر نہ کریں تو پھر آپ سے کیا پردہ۔ میں نے مسلم گھرانہ میں پیدا ہونے کے باوجود ایسی زندگی گذاری ہے کہ مجھے کچھ بھی سمجھا جا سکتا تھا لیکن مسلمان نہیں۔ ساری زندگی میں نے اپنے محلّے کے لوگوں کا ناک میں دم رکھا ــــ اور صورتِ حال حرف بہ حرف یہ تھی کہ۔ بوڑھے بھی خفا مجھ سے ہیں اور بچے بھی ناخوش گرداً تھا میں لوگوں کے لئے بن نہ سکا قند"۔ لیکن ایک فقیر کی دعاؤں کے طفیل مجھے سنبھلنے کا موقعہ مل گیا۔ اور میں نے بالآخر یہ فیصلہ کر ہی لیا کہ میں ایسی زندگی گذاروں گا کہ اللہ بھی مجھ سے راضی رہے اور اس کے بندے بھی ــــ چنانچہ اس سال میں نے رمضان کے پہلے ہی دن سے نماز روزے کا پروگرام سیٹ کر لیا۔

اب آپ سے کیا جھوٹ بولوں کہ اس طرح کے پروگرام میں پچھلے رمضان میں بھی سیٹ کر چکا تھا۔ لیکن ہوا یہ کرتا تھا کہ دوسرے عشرے سے بالکل صوفی بن جاؤں گا۔ اور جب بدنصیبی سے دوسرا عشرہ بھی بالکل صاف گذر جاتا تھا تو پھر مصمم ارادہ یہ کیا کرتا تھا کہ آخری عشرے میں اتنی عبادت کرونگا کہ کراماً کاتبین کو بھی حیرت میں ڈال دوں گا وہ بھی بیچارے میری نمازیں اور روزے لکھتے لکھتے تھک جایا کریں گے۔ پھر یہ خیال ہوا کرتا تھا کہ طاق راتوں میں تمام رات جاگونگا لیکن بُرا ہو شیطانِ لعین کا قید میں جاکر بھی کم بخت ہمیں بہکاتا اور پھسلاتا رہتا ہے۔ طاق راتیں بھی سو کر ہی گذر جاتی تھیں۔ لیکن چونکہ میں مردم شماری کے لحاظ سے باقاعدہ مسلمان ہی تھا اس لئے عزم یہ کر لیا کرتا تھا کہ ۲۷ ویں شب کو مغرب سے لیکر اذانِ فجر تک سجدے میں پڑا رہوں گا۔ اور ندائے غیبی کے بغیر سر نہیں اُٹھاؤں گا۔ لیکن ۲۷ ویں شب بھی آکر گذر جاتی تھی اور عبادت کی توفیق نصیب نہیں ہوتی تھی۔ لیکن میں پھر بھی بخدا اُمیدوار رہا کرتا تھا۔ میں نے اپنے بڑوں سے سنا تھا کہ ماہِ مبارک کی ۲۹ ویں شب بھی بہت اہم ہوا کرتی ہے اسمیں رحمتیں تقسیم کی جاتی ہیں چنانچہ میں پروگرام بنا لیا کرتا تھا کہ اس شب میں تو میں دن چھپنے سے پہلے ہی سے مصلّی سنبھال لوں گا اور عبادت کی توفیق نہ بھی ہو تب بھی عبادت سے باز نہیں آؤں گا۔ لیکن ہائے رے بدنصیبی یہ رات بھی آکر گذر جاتی تھی اور میں روایتی مسلمانوں کی طرح رات کا آدھا حصہ گپا شپ میں گزار دیتا تھا اور بقیہ آدھا خراٹوں کے ساتھ سو کر۔ لیکن اس سال میں نے پیر ضامن کی قسم یہ ارادہ کر لیا تھا کہ اتنی نمازیں پڑھوں گا کہ پیروں پر ورم آجائے گا۔ اور تیس کے تیس روزے کھانے پینے کے جملہ اہتمام کے ساتھ دل کی گہرائی سے رکھوں گا لیکن ستیا ناس ہو ان عورتوں کا ان کو اللہ نے ناقص العقل بنا کر ہم مردوں کا کباڑا کر دیا ہے۔ ماہِ مبارک سے ایک ہفتے پہلے میری اہلیہ فرمانے لگیں کہ نماز پڑھنے کا مزا جب ہے جب نماز پڑھنی آتی ہو۔ اور روزے رکھنے کا فائدہ جب ہے جب روزے کے مسائل سے پوری طرح واقفیت ہو۔ بات تو بیوی کی سولہ آنے درست تھی لیکن مجھے کچھ ناگوار گذری۔ کیونکہ جب بھی میرے عیب سے پردہ اُٹھتا ہے تو بہت کوفت ہوتی ہے۔ گویا کہ بیوی اس بات سے

واقف تھی کہ نماز بھی صحیح طور پر نہیں پڑھ سکتا تھا۔ بات کتنی بھی درست سہی لیکن بیوی کے زبان سے سنکر طبیعت کو بہت کڑھن ہوئی ۔ لیکن اس وقت مصلحت اسی میں تھی کہ بیوی سے اُلجھنے کے بجائے مفاہمت کا راستہ اختیار کروں۔ میں نے اس کی بات کی تائید کرنے کی غرض سے کہا۔ بیگم! تم صحیح کہتی ہو نماز پڑھنے کا مزا جب ہی آتا ہے جب نماز پڑھنی آتی بھی ہو۔ لیکن اس عمر میں نماز کس سے سیکھوں! قاعدہ بغدادی اُٹھا کر کہاں جاؤں؟

آپ کوئی کتاب تو لیکر آئیں میں ہی آپ کو سکھا دوں گی۔ میں تو نماز صحیح پڑھ لیتی ہوں۔

غضب خدا کا۔ کیا دور آگیا ہے اب یہ بیویاں ہماری استاد بنیں گی۔ اور ان کا کیا بھروسہ سبق یاد نہ ہونے پر بنا دیں مُرغا۔ اس خیال سے میری روح کانپ اٹھی اور میں نے باادب با ملاحظہ اپنی بیوی سے عرض کیا۔ بیگم! میں اپنی مسجد کے امام سے نماز سیکھوں گا۔ لیکن آپ کا شاگرد بننے میں تو میرا حقِ شوہریت متأثر ہو جائے گا۔ پھر میں کس دفعہ کے تحت آپ پر آنکھیں نکالوں گا۔

بیگم صاحبہ ہونٹوں کے بجائے اپنی ناک سے ہنستے ہوئے بولیں۔ چلئے کسی سے بھی سیکھئے آپ نماز پڑھنا تو سیکھئے کب تک یوں ہی ترخاتے رہیں گے۔ اور اللہ میاں کو دھوکہ دیتے رہیں گے۔ اور اس کے بعد میں ایک دن اپنی شرم اُتار کر امام صاحب کے کمرے میں داخل ہو گیا۔ اور میں نے ان سے اس بات کی فرمائش کی کہ میں نماز سیکھنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ مجھے نماز پڑھنی نہیں آتی۔

امام صاحب سچ مچ کے نیک تھے وہ میرے ارادہ سے بہت خوش ہوئے اور انہوں نے بڑے شفیق لہجہ میں فرمایا۔ کہ میں تمہیں نماز کے تمام طور طریقے ایک ہفتے میں سکھا دونگا۔ سب سے پہلے امام صاحب نے مجھے نیت کے بارے میں بتایا۔ اور سمجھایا کہ نیت کس طرح باندھی جاتی ہے۔

اُف میرا دماغ۔ ایک ہی منٹ میں فلم کے پورے گانے یاد ہو جاتے ہیں۔ لیکن ایک چھوٹی سی نیت کسی بھی طرح کھوپڑی میں نہیں اُتر رہی تھی۔ دراصل دماغ دوسری نوعیت کی چیزوں کا عادی ہو چکا تھا۔

پھر بھی کوشش بسیار کے بعد نیت کا فلسفہ کھوپڑی میں اُتر گیا۔ اس کے بعد سبحانک اللھم وغیرہ کا نمبر آیا تو وہاں بھی کافی جتن کرنے پڑے۔ امام صاحب بھی پیٹے ہی رہے اور مجھے مسلمان بنانے کی فکر کرتے رہے۔ یقین کریں۔ اور یقین نہ بھی کریں تو میرا کچھ بگڑتا نہیں۔ لیکن سچ یہی ہے کہ ایک ہفتے میں کم سے کم سَو مرتبہ یہ خیال دل میں آیا۔ یار چھوڑو یہ نماز روزے کے مسائل۔ جہاں بغیر سیکھے اتنی گذر گئی وہاں باقی بھی گذر جائے گی۔ اور مرنے کے بعد کسی بھی طرح گھس جائیں گے جنت میں۔ سنا تھا کہ کسی پیر کا دامن پکڑا تو پھر کچھ کئے دھرے بغیر بھی جنت مل جاتی ہے۔ تو پکڑ لیں گے کسی پیر کا دامن۔ اور پیروں کے تو دامن بھی اتنے بڑے بڑے ہوتے ہیں کہ آسانی سے ہاتھ آجائیں گے، لیکن بھئی مشکل تو یہ تھی کہ میری ہی بیوی پیچھے پڑ گئی تھی کہ بس اب نماز پوری طرح سیکھ کے ہی دم لینا۔ ورنہ پھر میں ناک میں دم کر دوں گی اور گھر سے باہر امام صاحب میرے گلے میں لٹک گئے تھے۔ بالآخر ہوا یہ کہ جو نماز آج تک اللہ کے ڈر سے نہیں سیکھی تھی وہ بیوی کے ڈر سے سیکھ لی۔ نماز کے طور طریقے جب ازبر ہو گئے تو بڑی بیتابی کے ساتھ ماہِ مبارک کے چاند کا انتظار کرنے لگا۔ اور آپ لوگوں کی دعا سے اچانک اس قدر نیک ہو گیا تھا کہ ظہر کے بعد ہی سے اپنے گھر کی چھت پر چڑھ کر رمضان کا چاند اُفق پر تلاش کر رہا تھا۔ ہمارے پڑوس میں ایک کبوتر باز بھی رہتے ہیں بہت پُرانے بدنصیب ہیں آندھی ہو یا طوفان یہ کبوتر اُڑانے سے باز نہیں آتے ان کے پردادا کے بارمیں مشہور تھا کہ انہوں نے سَو سال کی عمر میں کنکوے اُڑائے تھے۔ اور یہ اپنے خاندان کی روایت کو برقرار رکھنے کے لئے کبوتر بازی میں اپنا خون سفید کر رہے ہیں۔ مجھے چھت پر دیکھا تو بولے۔ خیریت تو ہے۔ کیا دیکھ رہے ہو اِدھر اُدھر۔ کچھ نہیں۔ چاچا۔ بس وہ رمضان کا چاند دیکھنے کی کوشش کر رہا ہوں ۔

لیکن سنا ہے کہ وہ تو مغرب کے وقت نظر آتا ہے ۔۔۔

دراصل چاچا۔ ذوقِ عبادت پریشان کر رہا ہے ۔ چاند نظر آئے تو نماز کے لئے نیت باندھوں ۔ ماشاءاللہ۔ ان کے لب و لہجہ میں طنز تھا۔ یہ تمہارے اوپر نیکی کا بھوت کب سے سوار ہو گیا۔ یار ابھی تو تمہارے کھانے کھیلنے کے دن ہیں۔ ابھی سے اگر نیک ہو گئے تو تمہاری تندرستی کا کیا بنے گا۔

چاچا جان ایک دن ایک مقرر صاحب فرما رہے تھے کہ اللہ کو جوان کی عبادت پسند ہے۔

تو تم باز نہیں آؤگے۔۔ ان کے لہجے میں شاید بیزاری تھی۔ پارسائی کے لئے ساری زندگی پڑی ہے ابھی تو تم یار دوستاں کا دل بہلاؤ ۔۔۔ ہم جیسے لوگوں سے ملو اور بیوی بچوں کے ساتھ مٹر گشت کرو۔ بھری جوانی میں اگر لوگ حسن بصری بننے لگے تو اس دنیا کا کیا بنے گا یہ تو صنم خانۂ تصوف بن جائے گی ۔۔۔

چھوڑو چاچا۔ میں کفر کی باتوں سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ اور بیوی کی بھی پناہ چاہتا ہوں۔ جی ہاں۔ میری بیوی نے اب مکمل ارادہ کرلیا ہے کہ وہ مجھے پارسا بناکے چھوڑے گی۔

اس سے کہنا ـــــــــــــ کہ برابر والے انکل کہہ رہے تھے کہ اگر وہ اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے تو عین تمہاری زندگی میں بیوہ ہو جائے گی ۔۔ ارے ہم نے بڑے بڑے نیک دیکھے ہیں۔ لیکن سچ مچ کے بزرگ اسی وقت بنے جب ٹانگیں پوری طرح قبر میں لٹک گئیں۔ اس عمر میں تمہیں پارسا بنانے کی تلقین کرنا محبت نہیں سازش ہے۔ بیٹا تم چھت سے نیچے اُترو اور کسی ماہر نفسیات سے ملو۔ ورنہ بے بھاؤ مارے جاؤگے۔

یار کیسی دنیا ہے۔ میں دل ہی دل میں بڑبڑایا۔ بھلا بتاؤ ہمیں نیک نہیں ہونے دیتے۔ ہم نے کیا بگاڑا ہے ان کمبخلوں کا۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

میں پریشان ہو کر چھت سے نیچے اُتر گیا اور بیگم سے میں نے عرض کیا۔ یہ چاچا کبوتر باز فرما رہے تھے کہ ابھی تمہاری عمر ہی کیا ہے۔ ابھی سے یہ نیکی کا بھوت کیوں سوار کرلیا اپنے ناتواں کاندھوں پر۔

حاسد ہیں حاسد ۔۔ ڈرتے ہوں گے کہ صحیح طریقے سے صحیح وقت پر نمازیں پڑھکر کہیں تم جنت میں داخل نہ ہو جاؤ۔

آئی سی۔ اب آئی بات سمجھ میں۔ جب ہی تو کہوں کہ وہ مجھے ورغلانے کی تبلیغ کیوں کر رہے تھے۔ انہیں اندیشہ ہو گیا ہوگا کہ وہ تو کبوتر اڑاتے رہ جائیں گے اور میں جنت الفردوس میں کوئی مکان گھیر لینے میں کامیاب ہو جاؤنگا۔ جاؤ میں نے بھی چاچا جان اب فیصلہ کرلیا ہے کہ اگر چاند نہ ہوا تو کل کو صبح دس بجے سے رمضان کا چاند دیکھوں گا۔ اور اب کے تسبیح بھی ہاتھ میں لے لوں گا ۔۔۔ دیکھتا ہوں کہ تم مجھے جنت میں جانے سے کیسے روکتے ہو۔

اور ۲۹ کا چاند نہ ہونے کی وجہ سے اگلے دن میں صبح دس بجے چھت پر چڑھ گیا۔

چاچا کبوتر باز سے پھر ملاقات ہوئی۔ بولے۔ دھیان نہیں دیا ہماری بات پر۔ میں نے کہا۔ چاچا اب میں نے فیصلہ کرلیا ہے کہ بھری جوانی میں عبادت کروں گا۔ اور اللہ سے جنت الفردوس وصول کروں گا۔

اماں رحم کھاؤ اپنی جوانی پر ۔۔ بیٹا ماں باپ کی موجودگی میں یتیم ہو جاؤگے۔ کچھ نہیں دھرا اس نیکی ویکی کے راستے میں۔

چاچا۔ ایک بات کہوں۔ میرے لہجہ میں مبلغین کا سا پیار تھا۔ کیا آپ نماز نہیں پڑھتے۔ تعجب ہے کہ آپ کو نماز کی فرصت نہیں ۔۔۔

او۔ اُلو کے پٹھے ۔۔ چاچا چیخ پڑے۔ ابھی ایک وقت کی نماز تو نے نہیں پڑھی ہے۔ اور تبلیغ شروع کردی ۔۔ بڑا آیا جنت کا ٹھیکیدار بنکر۔ اتنے جوتے لگاؤں گا کہ نانی اماں یاد آجائیں گی۔ چاند دیکھنے کے بہانے سے لونڈیوں کو دیکھتا ہے۔ کل سے چڑھ تو چھت پہ ۔۔۔

چاچا اول فول بکتے رہے اور میں ایک دم چھت سے اُتر کر اپنی بیوی کی آغوش میں پہونچ گیا اور تقریباً رونے کے سے انداز میں بولا۔

بیگم کیا ہو گیا ان دنیا والوں کو ۔۔۔ یہ ہم نمازیوں کا صبر کیوں سمیٹ رہے ہیں۔ بیگم ان لوگوں کی باتیں سنکر دل یہ کہتا ہے کہ آ اب لوٹ چلیں۔ کچھ نہیں رکھا اس نیکی کے راستے میں ۔۔ ایک تو نمازیں پڑھکر خود کو ہلکان کرو دوسرے ان کم بختوں کی صلواتیں سنو۔

توبہ کرو توبہ ۔۔ آپ کو شیطان بہکا رہا ہے ۔۔ اب جب آپ نے اس رمضان میں نماز روزے کا ارادہ کرلیا ہے تو بس ڈٹے رہو ۔۔ اور آپ چھت پر چڑھتے ہی کیوں ہیں جو لوگوں کو بہکانے کا موقعہ ملے۔

بیگم۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ چاند دیکھنے کی خواہش چھت پر چڑھا رہی تھی۔ بس نہیں چل رہا ہے کہ چاند مغرب کے بجائے ظہر کے وقت ہی نظر آجائے اور میں بس ابھی سحری کھالوں ۔۔۔

چھوڑیں لوگوں کی باتیں ۔ میں نے تو فیصلہ کر لیا ہے کہ اس سال تمہیں رمضان میں نماز پڑھوا کے چھوڑوں گی ۔۔ اور اگر میرا بس چل گیا تو روزے بھی رکھوا کے چھوڑوں گی ۔

بیوی کے لب ولہجے سے سازش کی سی بو آرہی تھی ۔ میں لرز گیا ۔ یار کہیں ایسا نہ ہو کہ نماز روزے کی آڑ میں یہ سچ مچ کی بیوی بن جائے اور کل سے لاٹھی چارج شروع کر دے ۔ بڑی فکر سی ہو گئی ۔ لے دیکھے ہم مسلمانوں کے پاس ایک بیوی ہی تو ایسی چیز ہے جس کے کان مروڑ کر ہمیں اپنی مردانگی کا احساس ہو جاتا ہے اور اس پر غصہ عضائی کر کے ہمیں اندازہ ہوتا ہے کہ ہم بھی ہیں تیس مار خاں اور اگر نیکی کے چکر میں پڑ کر بیوی ہی ہاتھ سے نکل گئی پھر کیا ہوگا ۔ گھر سے باہر تو ہماری کوئی حیثیت ہے نہیں گھر میں بھی آلو کا بھرتہ بن جائیں گے ۔۔۔ اور پھر نیت بیوی کے سامنے بھی باندھنی پڑا کرے گی ۔ ابھی اس طرح کی باتوں سے دل پریشان تھا ۔ اور اچھے بُرے خیالات آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ کبڈی کھیل رہے تھے کہ بیوی شور مچاتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئی ۔

اے جی مبارک ہو ۔ چاند ہو گیا ۔۔

یقین کرو بیوی کی زبان سے چاند کی اطلاع سنکر ایسا لگا جیسے روح نکل گئی ہو ۔۔۔

کیا ہوا ۔۔ بیوی نے بگڑ کر پوچھا ۔ شاید میرے چہرے پر رات کے بارہ بج رہے تھے ۔

کچھ نہیں ۔۔ میں سوچ رہا ہوں کہ نماز کل سے شروع کروں گا ۔

بالکل نہیں ۔ میں نے آپ کے کپڑوں پر پریس کر دی ہے ۔ تراویح آج ہی سے ہوں گی اور آپ آج ہی سے نماز پڑھیں گے ۔

بیگم جی ! میں نے ابھی تک تراویح کا نہ ارادہ کیا ہے نہ آپ سے وعدہ ۔۔ تراویح تو بڑے بڑے سورما نہیں پڑھ پاتے ۔ ابھی میں ہلکی پھلکی والی نمازیں پڑھوں گا ۔ اور اگر ہمت برقرار رہی تو تراویح رمضان کے بعد پڑھ لوں گا تمہاری قسم ۔

بالکل نہیں ۔ آپ آج ہی سے تراویح پڑھیں گے اور میں مسجد تک آپ کو چھوڑنے جاؤں گی ۔

یار ۔ کیا مصیبت ہے تم بیوی ہو یا تھانے دار ۔۔

حضور میں ۔ آپ کی گھر والی ہوں ۔۔ اور گھر والی تھانیدار کی بھی باپ ہوتی ہے ۔ کیا سمجھے ۔ اُٹھو اور غسل کر و ۔ بغیر پانی کے پیشاب کرتے ہو ساری ٹانگیں ناپاک ہو رہی ہونگی ۔

او ۔ ایک نئی مصیبت اب پاکی ناپاکی کا بھی خیال رکھو ۔ چاچا ٹھیک کہہ رہے تھے کہ اگر نیکی کا آسیب چڑھا لیا تو ماں باپ کی موجودگی میں یتیم ہو جاؤ گے اور بیوی کی موجودگی میں رانڈ ۔۔ لیکن اب کیا کریں ہم نے تو خود ہی راستہ چنا تھا ۔ اب بھرو ایک مہینے تک مصیبت ۔ اوہو یہ تو کفر ہو گیا ۔ نہیں نہیں ۔ اللہ مجھے معاف کرے ۔ نہا دھو کے میں تیار ہو گیا ۔ بچے بھی بہت خوش تھے کہ آج پاپا نماز پڑھنے مسجد جا رہے ہیں ۔ میرا بڑا بچہ بولا ۔۔ پاپا میں آپ کو بتا دوں گا کہ مسجد کدھر ہے ۔

ابے اُلو کے پٹھے تو مجھے مسجد کا پتہ بتائے گا ۔۔ میں نے کل ہی مسجد میں جا کر دو روپے کی رسید کٹوائی ہے ۔۔ اللہ میاں کے ذمہ ایک سو چالیس روپے واجب ہو گئے ہیں ۔

وہ کس حساب سے ۔ بیوی نے مجھے ٹوپی اُڑھاتے ہوئے کہا ۔

ایک ملا جی کہہ رہے تھے کہ رمضان میں ایک کے بدلے ستر ملتے ہیں ۔ تو دو کے بدلے ایک سو چالیس ملیں گے ۔

لیکن رمضان تو آج سے شروع ہوا ہے ۔۔۔

بیگم صاحبہ ! مجھے آپ نرا گدھا نہ سمجھیں ۔ اللہ میاں پوری دنیا کے ہیں اور سنا ہے کہ سعودی عرب میں ایک دن پہلے رمضان آجاتے ہیں تو رمضان دنیا میں آچکے ہیں اس لئے حساب لین دین کا کل سے بدل چکا ہے ۔

ٹھیک ہے ٹھیک ۔ اب آپ نماز کے لئے چلئے ۔ اور آپ کو قسم ہے کہ جب تک آخری رکعت امام نہ پڑھالے مسجد سے باہر مت نکلنا ۔ ورنہ میں پاڑی کٹ کر دوں گی ۔

بیگم ! میں تراویح انشاء اللہ کل سے پڑھوں گا بس آج تو عشاء کی نماز پر قناعت کرنے دو ۔ میں ایک دم اتنا بڑا مسلمان نہیں بن سکتا ۔۔۔ یقین کرو اگر آپ کو نیک لوگ اچھے لگتے ہیں تو میں آہستہ آہستہ امام ابو حنیفہ بن جاؤں گا ۔۔ آپ مجھے ایک دم نہ ہانکیں میں انسان ہوں اور بہ فضلِ ایجاب و قبول آپ کا شوہر ہوں ۔۔ آپ نماز روزے کے چکر میں میری حیثیت خراب نہ کریں ۔۔

میں زندہ رہ گیا تو ۲۰ نہیں چالیس رکعتیں پڑھ کر دکھاؤں گا لیکن آج تو میں پہلی بار مسجد میں جا رہا ہوں دو گھنٹے وہاں کیسے رہ لوں گا ــ میرے تو اوسان خطا ہو رہے ہیں ــ

اور جب میں مسجد پہونچا تو مجھے حیرت ہوئی جن کے بارے میں کل تک یہ یقین نہیں تھا کہ وہ مسلمان ہیں وہ سب مسجد میں نظر آئے۔ مسجد میں بڑی چیخ و پکار تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے نماز روزے مفت میں بٹنے لگے ۔ اور حوریں لائن لگا کر تقسیم کی جائیں گی۔ مجھے دیکھکر نمازیوں کو تو حیرت ہوئی البتہ جتنے بے نمازی تھے سب نے شور مچایا۔ آپ بھی آگئے ماشاء اللہ ــ میں نے سوچا کہ کہدوں کہ میں آپ کی طرح نہیں آیا میں باقاعدہ نماز پڑھنے کی ڈگری اپنے ساتھ لایا ہوں۔ حق مغفرت کرے امام صاحب کی کہ انہوں نے سات دن میں مجھے پانچوں وقت کی نماز پڑھنی سکھادی۔ ابھی مسجد میں ہنگامہ ہو رہا تھا۔ اور نئے نئے نمازی اُچھل کود کر رہے تھے کہ امام صاحب نے صفیں درست کرنے کا اعلان کیا ــ میں نے دیکھا کہ کئی لوگ بغیر وضو ہی کے صفوں میں لگ گئے میں نے جلدی سے نیت یاد کی ــــ لیکن پتہ نہیں کیا ہوا۔ امام صاحب کی یاد کرائی ہوئی نیت دماغ سے نکل گئی۔ جلدی میں بس یہ کہہ پایا ــ

نیت کرتا ہوں رمضان کی نماز کی اس امام کے سمجھانے کے مطابق جس سے سیکھی ہے میں نے نماز اپنی بیوی کے دباؤ ڈالنے کی وجہ سے منہ میرا اس امام کی کمر کی طرف دل ہے میرا خانہ کعبہ میں اور خوف ہے مجھ پر طاری اُس عورت کا جسے کہتے ہیں زوجہ ۔ اللہ اکبر۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ بس جو یاد آیا کہہ دیا۔ اب اللہ جانے اور اس کا کرم جانے ــ امام صاحب پتہ نہیں کیا کیا پڑھتے رہے وہ رکوع میں گئے تو ہم بھی چلے گئے۔ جو یاد آیا پڑھ دیا ــ پھر سجدے میں بھی جو یاد آتا رہا پڑھتے رہے۔ کیا پڑھا کچھ پتہ نہیں ــ ہاں یہ یقین ہے نماز کے ارکان میں کچھ آگے پیچھے تو ہو گیا تھا لیکن کوئی ایسی چیز نہیں پڑھی کسی بھی رکن میں جو نماز کے اندر کی نہ ہو ــ اس لئے بھروسہ ہے کہ نماز تو ہو ہی گئی ہوگی۔ نماز پڑھکر جب گھر واپس آیا تو بیوی ایک تھالی میں کھانے پینے کی چیزیں لئے اس طرح دروازے پر کھڑی تھی جیسے میں مسجد سے نہیں کسی شفا خانے سے لوٹ رہا ہوں ۔

یہ کیا حرکت ہے بھئی ــــ

تھک گئے ہوں گے نا ــ اب کچھ کھا پی لیجئے ــ

تم عورتوں نے بڑا پریشان کیا ہے ۔ میں نے یہ کہکر تھالی اس کے ہاتھ میں سے لے لی ہے ۔ اور کیا تم نے نماز پڑھ لی ــ؟

نہیں ۔ جب اللہ میاں کی مرضی نہیں تھی ۔

کیوں اللہ نے کیا نماز پڑھنے کو منع کر دیا ہے ــ

چھوڑو۔ بچے جاگ رہے ہیں۔ آپ کو پتہ نہیں ہے کیا ۔ کہ آج کل میں عبادت نہیں کر سکتی ۔

مزے ہیں تم عورتوں کے ــ میں نے زبان کے ساتھ ساتھ گردن بھی ہلائی ــ

ارے ہم مردوں کو تو پورے مہینے یہ ہو جایا کرتا تو نماز سے چھٹکارا مل جاتا ــ لیکن ایسی قسمت کہاں تھی ــ

کیا بکواس کرتے ہیں ۔ وہ چلائی ــ

یہ بکواس نہیں ہے۔ یہ بات فقہ کی ہے ۔ اب آپ چائے بنائیں ۔ میں بہت تھک گیا ہوں ۔ اس لئے آج مجھے سحری میں اُٹھانے کی غلطی نہ کرنا ۔ دو چار دن کے بعد میں بغیر آپ کے سمجھائے روزہ رکھ لوں گا ــ

بالکل نہیں۔ قطعًا نہیں۔ ہرگز نہیں ــ روزے کل سے شروع ــ ورنہ میں اپنے گھر چلی جاؤں گی ــ

بڑی مشکل میں آگیا ہوں ــ اچھا بیگم ایک بات بتاؤ۔ کیا تم میری قبر میں جاؤ گی ۔ ارے بھئی اگر میں روزہ نہیں رکھوں گا تو میں جہنم میں جاؤں گا آپ کا کیا بگڑے گا ــ

آپ جہنم میں جائیں اور میں جنت میں۔ بھلا یہ کیسے ممکن ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ میں آپ کے بغیر خوش نہیں رہ سکتی پھر آپ سے جُدا ہونا کیسے پسند کروں گی ــ

کون کہتا ہے کہ آپ مجھ سے الگ رہیں۔ تم بھی روزے مت رکھو پھر تم بھی جہنم میں جاؤ گی۔ اس طرح دونوں ایک ساتھ رہیں گے ــ

خوب گذرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو۔

محترم! ہم دونوں نماز روزے کر کے جنت میں ایک ساتھ

رہیں گے — اوراس سال میں آپ سے پورے روزے رکھواؤں گی اور مہینے بھر میں ڈیڑھ سو بار مسجد میں بھیجوں گی۔
بیگم۔ تم اس حاکمانہ لب ولہجہ سے اپنا نکاح نامہ خراب کررہی ہو— میں تمہارا مجازی خدا ہوں۔ مجازی گدھا نہیں ہوں۔
اب آپ سوجایئے آپ بہت تھک گئے ہیں۔ اور میں آپ کو ۳ بجے اٹھادوں گی تہجد کی نماز کے لئے۔
اُف میرے باپ کے اللہ تعالیٰ! کیا حشر ہوگا میرا۔ یہ تو مجھے سچ مچ کا ابراہیم ابن ادھم بنادے گی۔
اور پھر صبح یہ ہوا کہ اس نے تین بجے سے مجھے جھنجھوڑنا شروع کردیا۔ لیکن میں بھی بہت اصیل النسل ہوں پانچ بجے سے پہلے اُٹھ کر نہیں دیا۔ روزہ تو خیر رکھنا پڑا۔ لیکن دوسرے بہت سارے منصوبے جو نیک اور پرہیزگار بننے کے تھے وہ خواب وخیال ہی رہے۔ ہاں اتنا ضرور ہوا کہ خوامخواہ کوئی نہ کوئی ہنگامہ سرِراہ بھی ہوتا رہا اور مسجد میں بھی — سرِراہ والی لڑائی میں اکثر مجھے سامنے والے کو اس بات کی یاددہانی کرنی پڑی تھی کہ میں روزے سے ہوں۔ اس لئے لڑائی کا مزا نہیں آئے گا۔ کیونکہ حسب روایات میں اس وقت زیادہ بکواس نہیں کرسکتا بہت احتیاط کے ساتھ مجھے زبان چلانی پڑے گی اور دورانِ لڑائی محتاط رہنے سے لڑائی کا مزا کرکرا ہوجاتا ہے۔ لہٰذا اگر لڑائی کی حسرت نکالنی ہے تو عید کے بعد کہیں ملنا تب بتاؤں گا کہ میں کیا ہوں اور ایک منٹ میں کتنی گالیاں بک سکتا ہوں۔ اس شرط کے ساتھ کہ میرے ایمان میں پھر بھی کوئی خلل واقع نہیں ہوگا۔
گھر میرا حال یہ تھا کہ بات بات پر غرّاتا تھا۔ جس طرح گھٹیا درجے کے شرابی یہ ثابت کرنے کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔ کہ وہ نشے میں ہیں اسی طرح میں یہ ثابت کرنے میں لگا رہتا تھا کہ میں روزے سے ہوں۔ میرے بچے بھی میرا بہت خیال رکھتے تھے انہیں اندازہ تھا کہ میں روزے سے ہوں اس لئے میں قانونی طور پر قابلِ رحم ہوں۔ رہی بیوی تو وہ اس بات سے خوفزدہ رہتی تھی کہ کہیں میں جھلا کر روزہ نہ توڑ دوں۔ اس کا حال تو یہ تھا کہ اگر میں بیت الخلا میں زیادہ دیر تک بیٹھتا تھا تو وہ فکرمند ہوجاتی تھی کہ شاید میں بیت الخلا کی تنہائی کا فائدہ اُٹھاکر کچھ کررہا ہوں۔ ایک دو بار تو اس نے پانچ منٹ زیادہ ہوتے ہی آوازیں لگانی شروع کردیں۔
اے جی سوگئے کیا۔ آج باہر آنے کا ارادہ نہیں ہے کیا۔
اجی آپ اندر کیا کررہے ہیں۔ عجیب بے تکے سے سوال وہ کیا کرتی تھی اور بھول جاتی تھی کہ میں کس قدر معیاری شوہر ہوں۔ اور اس طرح کے سوالوں سے میری شخصیت پامال ہوسکتی ہے۔ اور میں اسے عورت سمجھ کر معاف کردیا کرتا تھا۔
اسی طرح عید کا دن آگیا۔ لیکن سچ یہ ہے کہ پورے رمضان ایمانداری سے صرف دس روزے رکھ سکا۔ اور نمازیں بس اتنی پڑھیں بس جتنی پڑھ سکتا تھا اب یہ اللہ کا کرم ہے کہ پورا خاندان یہ سمجھتا رہا کہ میں نے پورے روزے رکھے ہیں اور پانچوں وقت کی نماز ادا کی ہے۔
بیوی بھی خوش تھی کہ اس کا شوہر جنت الفردوس کا حقدار ہوگیا۔ کیسے پاگل ہیں یہ میرے سماج کے لوگ انہیں یہ نہیں معلوم کہ ہم جیسے آزاد فطرت کے لوگ کوئی پابندی گوارہ نہیں کرسکتے۔ اور ہم تو پیدائشی مسلمان ہیں۔ ہم نماز روزے سے کوئی شغف نہ بھی رکھیں تو ہمارے اسلام وایمان پر کوئی فرق کیسے پڑسکتا ہے۔ ہم نے ختنے کرواکر اپنی جان کی قربانی دی ہے وہی ہمارے ایمان کی بقا کے لئے کافی ہے۔ پھر بھی اس سال نماز روزے سے اس لئے وابستگی رکھی — کیونکہ بیوی کو خوش رکھنا بھی ضروری تھا۔ بیوی ناراض ہوجاتی ہے تو گھر میں قیامت برپا ہوجاتی ہے۔ اور میں تو الامان والحفیظ اس بات کا قائل ہوں۔

رات بھر عشق کیا صبح کو توبہ کرلی!
قیس کے قیس رہے ہاتھ سے بیوی نہ گئی

ہاں۔ عید کے دن عین بارہ بجے شامتِ اعمال یہ ہوئی کہ حسن الہاشمی تشریف لے آئے۔ یہ جب بھی آتے ہیں میری بیوی کو میرے خلاف چڑھادیتے ہیں۔ اِدھر میری بیوی کا بھی حال یہ ہے کہ اس کا نکاح تو مجھ سے ہوا ہے لیکن یہ حکم کی تعمیل کرتی ہے حسن الہاشمی کی۔ بھلا یہ آدمی ہمیں تنخواہ کے سوا اور کیا دے سکتا ہے۔ میں نے بہت سمجھایا کہ حسن الہاشمی ایک رسالے کے ایڈیٹر ہیں اور یہ ایڈیٹر لوگ بہت خطرناک ہوتے ہیں۔ ان کا قرب اچھا نہیں — کسی دن تمہارے لئے قلم اُٹھ گیا تو پتہ نہیں کیا لکھدیں گے — لیکن کچھ کرلو اور کچھ کہہ لو۔ بیوی ہے کہ ٹس سے مس نہیں ہوتی۔ حد سے

زیادہ اُن کا ادب کرتی ہے اور وہ جو بھی کہتے ہیں اسکا یقین کرتی ہے۔ عید کے دن اُن کو دیکھ کر مجھے ایسا لگا کہ میری زندگی کا آخری دن ہے۔ کیونکہ حسن الہاشمی مالدار قسم کے آدمی ہیں وہ ہم غریبوں کے گھر بغیر بُلائے کیسے نازل ہو گئے۔ میرے منہ سے بے اختیار نکلا۔

آپ کا شانِ نزول ــــ؟ جی میرا مطلب یہ ہے کہ آپ کیسے تشریف لے آئے۔ اور میں آپ کو کہاں بٹھاؤں۔ آپ ایسا کریں میرے سر پر بیٹھ جائیں۔

میں یہاں بیٹھنے نہیں آیا۔ حسب عادت انہوں نے سنجیدگی کا بیڑہ غرق کرتے ہوئے کہا۔ پورے شہر میں اس بات کا چرچا ہو رہا ہے کہ تم نے پورے روزے بھی رکھے ہیں اور ساری نمازیں پڑھی ہیں۔ اور گھر والوں کے ساتھ بھی تم ٹھیک ٹھاک رہتے ہو۔ اس لئے میں بطورِ انعام پانچ ہزار روپے دے رہا ہوں۔

محترم ــــ لیکن وہ ہماری جنت کا کیا بنے گا ــــ دراصل میں نے تو جو کچھ بھی کیا ہے وہ جنت کی خاطر کیا ہے۔ آپ کے پانچ ہزار روپے سے کہیں ایسا نہ ہو اللہ میاں جنت نہ دینے کا فیصلہ کر لیں ــ

اللہ تو جو دے گا وہ تمہیں اپنی شان کے مطابق دے گا۔ یہ تو حقیر سا انعام ہے۔ اور یہ اس لئے ہے تاکہ تم آئندہ اسی طرح اچھی زندگی گذارو۔ نماز روزوں کی بھی پابندی رکھو اور اپنے بیوی بچوں کو بھی خوش رکھو۔

وہ چلے گئے تو میں سوچنے لگا کہ کس قدر بے وقوف انسان ہے اسے یہ خبر نہیں کہ میں نے تو صرف دس روزے رکھے ہیں اور نمازیں بھی گنڈے دار پڑھی ہیں ــ اور یہ تو نیکیوں کا پورا پے منٹ دے گیا۔

بیوی نئے نئے نوٹ دیکھکر بولی۔ کتنے اچھے ہیں ہاشمی صاحب تمہارے اندر حوصلہ پیدا کرنے کے لئے بے چارے پانچ ہزار روپے دے گئے۔

بیگم۔ تم ان کی طرف داری مت کیا کرو۔ میں دیکھتا ہوں جب بھی تم ان کی طرف داری کرتی ہو تمہارے چہرے کی سُرخی دگنی ہو جاتی ہے ــــ اور یہ شرعاً ناجائز ہے۔

بکو مت۔ وہ چیخی۔ تمہیں شرم نہیں آتی۔ وہ ایسے ویسے انسان نہیں ہیں۔ بہت پہونچے ہوئے ہیں۔

ارے جانے دو بیگم۔ تمہیں تو میرے سوا ہر آدمی پہونچا ہوا نظر آتا ہے۔ کاش تم میری حقیقت تک پہونچ سکتیں۔ تو تمہیں اندازہ ہو جاتا کہ ابوالخیال فرضی دنیا کا سب سے اچھا شوہر ہے۔

بیوی مسکرا کر بولی۔ ارے ہم کو دعائیں دو تمہیں مومن بنا دیا۔ یہ سن کر مجھے غصہ ہی تو آ گیا، اس کا مطلب یہ ہے کہ میں پہلے سے مومن ہی نہیں تھا۔ بیگم تمہارے خیالات کو دیمک لگتی جارہی ہے۔ اگر تم نے ان کی اصلاح نہ کی تو ہم دونوں کا نکاح متأثر ہو جائے گا۔

اچھا اب اُٹھیئے۔ ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا ہے۔

بکواس مت کرو۔ ہمارا تمہارا یہ معاہدہ تھا کہ رمضان رمضان میں پابندی سے نماز پڑھوں گا وہ میں نے پڑھ لی۔ اب آپ اُنگلی پکڑتے پکڑتے پہونچا پکڑنے کی کوشش نہ کریں۔ اور محترمہ بیگم صاحبہ! میرا دل تو ہے صنم آشنا۔ مجھے کیا ملے گا نمازمیں ــ

یہ سنکر بیوی نے مجھے اس طرح گھور کر دیکھا کہ جیسے مجھے زندہ کو ہڑپ کر جائے گی۔ واقعی یہ عورتیں بڑی ستم گر ہوتی ہیں اگر یہ حسنِ اتفاق سے ناقص العقل نہ ہوتیں تو مردوں کے گلے میں پٹے ڈالے پھرا کرتیں اور بے چارے مرد پالتوں گدھوں کی طرح ان کے پیچھے پیچھے پھرا کرتے۔ اب جبکہ وہ ناقص العقل ہیں تب بھی ہم مردوں کی درگت کافی بن جاتی ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے؟ (یار زندہ صحبت باقی)

ٹوکن انعامی مقابلہ ۹

نام ــــــــــــــــــــ
مکمل پتہ ــــــــــــــــــــ
دستخط ــــــــــــــــــــ

طلسماتی دُنیا خبرنامہ

خشک میوہ اور مونگ پھلی کا مکھن خواتین کیلئے سود مند

شکاگو، ایک طبی مطالعہ سے معلوم ہوا ہے کہ جو لوگ اور خاص طور سے عورتیں اگر خشک میوہ یا مونگ پھلی کا مکھن ہفتہ میں کئی مرتبہ استعمال کرتے رہیں تو ذیابیطس پیدا ہونے کا اندیشہ کم ہوجاتا ہے۔ بادام، کاجو اور مونگ پھلی میں فائدہ مند چکنائی کافی مقدار میں ہوتی ہے اس کے علاوہ ان میں اور کئی غذائیت کے اجزاء ہوتے ہیں جو گلوکوز بہتر بناتے ہیں اور انسولین میں استحکام پیدا کرتے ہیں۔ یہ دونوں عناصر ایسے ہیں جو نمبر دو یا بڑی عمر میں پیدا ہونے والے ذیابیطس کو روکنے میں بہت مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ اس مطالعہ کے مطابق اس وقت امریکہ میں ایک کروڑ ساٹھ لاکھ افراد اور دنیا بھر میں تیرہ کروڑ پچاس لاکھ افراد اس مرض میں مبتلا ہیں۔ یہ مطالعہ ۱۹۸۰ء میں شروع ہوا تھا جس میں تقریباً ۸۴ ہزار خاتون نرسوں نے حصہ لیا تھا۔ یہ مطالعہ ہارورڈ یونیورسٹی کی نرسس ہیلتھ اسٹڈی کے تحت گیارہ امریکی ریاستوں میں ہوا تھا۔ اس طویل تحقیقات سے پتہ چلا کہ اگر کوئی عورت ایک آونس یا ۲۸.۳ گرام گریاں ہفتہ میں پانچ مرتبہ استعمال کرے تو اس کو ذیابیطس ہونے کا خطرہ ۲۷ فیصد کم ہوجاتا ہے اس کے علاوہ اگر پانچ آونس یا ۱۴۱.۸ گرام یا اس سے زیادہ مونگ پھلی کا مکھن ایک ہفتہ میں استعمال کیا جائے تو اس سے ذیابیطس کی بیماری کا خطرہ ۲۱ فیصد کم ہوجاتا ہے۔

اس رپورٹ میں یہ نہیں بتایا گیا کہ مردوں کو بھی اتنی مقدار کی گریاں کھانے سے اتنا ہی فائدہ ہوتا ہے جتنا عورتوں کو۔ بادام کاجو اور مونگ پھلی کے استعمال سے دل کو بھی فائدہ ہوتا ہے اور اس کی بہت سی بیماریوں کو روکتا ہے۔

افطار پارٹی کی رقم یتیم بچوں کی بہبود پر خرچ

صدر جمہوریہ کا فیصلہ

نئی دہلی ۲۷ر نومبر۔ صدر جمہوریہ ڈاکٹر اے پی جے ع نے ماہِ صیام میں غریبوں اور حاجت مندوں کی مدد کے کی تکمیل کے لئے وہ رقم یتیم خانوں کے یتیم بچوں کی بہبود دینے کا فیصلہ کیا ہے جو بصورت دیگر افطار پارٹی پر خرچ ہے۔ قوم کو رمضان کی مبارک باد پیش کرتے ہوئے ڈاکٹر ع نے امید ظاہر کی ہے کہ ماہِ صیام کی برکت سے ملک میں ہم آہنگی قائم ہوگی، خوشحالی آئے گی اور ہمارے عوا انداز سے سوچنے کی توفیق عطا ہوگی۔ راشٹرپتی بھون سے ریلیز میں کہا گیا ہے کہ راشٹرپتی بھون میں افطار پارٹی کر بجائے اس سال وہ رقم یتیموں کی بہبود پر خرچ کی جائے

تین ممبران پارلیمنٹ پر جرمانہ

میڈرڈ۔ اسپین کی پارلیمنٹ میں خانگی تشدد کے موضوع بحث کے دوران کمپیوٹر پر فحش فلمیں دیکھتے ہوئے پکڑے جانے پر جماعت کے تین ممبران پارلیمنٹ پر جرمانہ عاید کیا گیا ہے۔ غور طلب ہفتہ خانگی تشدد کے تحت بیوی کے ساتھ مار پیٹ کے موضوع پر بحث چ

قاری محمد میاں کے انتقال پر ایصالِ ثواب کا ا

دیوبند (۲۷ر نومبر) حضرت مولانا قاری محمد میاں صاحب کی و ہاشمی روحانی مرکز کی طرف سے ایصالِ ثواب کا اہتمام کیا گ ہاشمی روحانی مرکز نے مرحوم کی علمی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے انکی مغ اور ترقی درجات کی دعا کی۔ اس تقریب میں مولانا حسن الہاشمی سربراہ ہاشمی روحانی مرکز بہ نفس نفیس شریک رہے۔